سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسُدُ الغابة

في

معرفة الصحابة

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ——— اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ

نام مؤلف ——— علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہ (م ۶۳۰ھ)

ترجمہ ——— مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی۔

موضوع ——— سوانح و اذکار صحابۂ رسولؐ

نقش اول ——— ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ

نقش ثانی ——— جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ

تذکرۂ صحابہ ——— چھ سو اکیس

ناشر ——— مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

طابع ——— کمبائن پرنٹرز لاہور

قیمت جلد سوم، چہارم و پنجم ——— [illegible]/- روپے

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

فہرست ترجمہ اسد الغابہ جلد پنجم

ترجمہ اسد الغابہ جلد پنجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب الشین والقاف والکاف

(سیدنا) شقران (رضی اللہ عنہ)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے - اسی لقب سے مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام صالح تھا حبشی غلام تھے عبدالرحمٰن
ابن عوف کی ملک میں تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیتاً انکو پیش کیا تھا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ
ایسا نہیں ہوا بلکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں عبدالرحمٰن بن عوف سے مول لیا تھا اور بعد بدر کے آپ نے انکو آزاد کردیا
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت انکے لیئے بھی وصیت کی تھی یہ بھی اُن لوگوں میں ہیں جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے غسل میں شریک تھے شقران کی نسل کے آخری شخص نے مدینہ میں بعہد خلافت ہارون رشید - بصرہ میں بھی انکی نسل کا ایک شخص تھا
مصعب نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا آیا اُنہوں نے کوئی اولاد چھوڑی تھی یا نہیں - ابو معشر نے کہا ہے کہ شقران بدر میں شریک تھے مگر حضرت نے
انکو حصہ نہیں دیا - ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ترمذی سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے زید
ابن اخرم طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن فرقد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے جعفر بن محمد سے انھوں نے اپنے والد سے
سنا کہ وہ کہتے تھے جس شخص نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودی وہ ابوطلحہ تھے اور جس نے (قبر میں) آپ کے نیچے چادر
بچھائی وہ شقران تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام - جعفر کہتے تھے مجھے ابن ابی رافع نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے شقران
سے سنا وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں نے ہی قبر میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی تھی اور عبداللہ بن احمد بن حنبل نے
اپنے والد سے انھوں نے اسود بن عامر سے انھوں نے مسلم بن خالد سے انھوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے انھوں نے اپنے والد سے
انھوں نے شقران سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گدھے پر سوار خیبر کی طرف
جارہے تھے اور اشارہ سے نماز پڑھتے تھے - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا شقیق (رضی اللہ عنہ))

ابن سلمہ۔ کنیت انکی ابو وائل اسدی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا مگر آپ سے کچھ سنا نہین۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد ہین۔ ہشیم نے مغیرہ سے انھون نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق[1] آیا وہ ہر چالیس اونٹ مین ایک اونٹ لیتا تھا مین اسکے پاس اپنا مینڈھا لے آیا اور مینے کہا کہ اسکی زکوۃ لے لو اُسنے کہا اسپر زکوۃ واجب نہین ہے یہ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے اُسوقت مین بچہ تھا (مگر ایسا تھا کہ) جانورون کو (چرا کے) اپنے گھر واپس لے آتا تھا اور عاصم نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین اپنے گھر کے اونٹون کو چرایا کرتا تھا کچھ سوارون کا میری طرف گذر ہوا میرے اونٹ بھڑک کر بھاگے اُن سوارون مین سے ایک شخص نے کہا کہ تم لوگون نے اس لڑکے کے اونٹون کو بھگا دیا ہے اسکے اونٹون کو اسکے پاس لے آؤ چنانچہ وہ لوگ میرے اونٹون کو لے آئے پھر مینے انہین سے کسی شخص سے پوچھا کہ یہ کون ہین جنھون نے کہا کہ اس لڑکے کے اونٹون کو اسکے پاس لے آؤ اس شخص نے کہا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے مگر صحیح نہین ہے انکی وفات ۹۹ھ مین ہوئی۔ انھون نے نرکل کا ایک چھپر بنا لیا تھا اُسی مین یہ اور انکے جانور رہتے تھے جب کسی جہاد مین جاتے تو اس چھپر کو کھول کے رکھدیتے اور جب لوٹتے تو پھر اسکو بنا لیتے جنگ صفین مین حضرت علی کے ہمراہ تھے اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی و سعد و ابن عباس و ابن مسعود وغیرہم سے انھون نے روایت کی ہے انسے شعبی نے اور منصور بن معتمر نے اور سبیعی نے اور اعمش وغیرہم نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا شکل (رضی اللہ عنہ))

ابن حمید عبسی۔ انسے انکے بیٹے شتیر نے روایت کی ہے۔ ہمین اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند سے محمد بن عیسی بن سورۃ (ترمذی) تک روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو احمد زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سعد بن اوس نے بلال بن یحیی عبسی سے انھون نے شتیر بن شکل سے انھون نے اپنے والد شکل بن حمید سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا تعلیم کیجیے کہ مین اسکے ذریعہ سے پناہ مانگا کرون حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا تم یہ دعا پڑھا کرو اللھم[2] انی اعوذ بک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر منیی۔ انھون نے حضرت علی اور حذیفہ سے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

---

[1] مصدق اُس شخص کو کہتے ہین جو زکوۃ تحصیل کرنے کے لیے حاکم وقت کی طرف سے مقرر ہو ۱۲ [2] ترجمہ اے اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کان کے شر سے۔ اور اپنی آنکھ کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنی شرمگاہ کے شر سے۔ ان چیزون کا شر یہ ہے کہ انسے ناجائز فعل صادر ہو ۱۲

باب الشین والمیم

(سیدنا) شماس (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن شرید بن ہرمی بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی - عامر بن مخزوم کی اولاد سے ہین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ
شماس انکا لقب ہو اور عثمان انکا نام ہو یہ ابوعمرؔ کا قول ہو انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ عثمان کے نام مین بھی کیا جائیگا یہ شروع
زمانے مین اسلام لائے تھے اور انھون نے اور انکی والدہ صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس نے جو شیبہ اور عتبہ کی بہن تھین حبش
کی طرف ہجرت کی تھی پھر یہ حبش سے لوٹے اور مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آئے غزوہ بدر مین شریک ہوے اور غزوۂ احد مین شہید
ہوے چونتیس برس کی عمر مین انکی شہادت ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مینے (لڑائی مین) شماس کے مثل کسیکو
نہین پایا سوا سانپ[1] کے مطلب یہ تھا کہ وہ غزوۂ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت لڑے اُس دن جس طرف
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اُٹھتی تھی داہنی طرف یا بائین طرف آپ شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ آپ کی طرف سے لڑ رہے ہین
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے انھون نے اپنے کو ڈھال بنا دیا ہی یہانتک کہ مقتول ہوئے اور مدینہ اُٹھا کے لائے
گئے اُس وقت کچھ جان انمین باقی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو ام سلمہ کے پاس لیجاؤ چنانچہ لوگ انکو وہین لے گئے
وہین انھون نے وفات پائی پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مقام احد مین لیجا کے انھین دفن کیا جائے انھین کپڑون
مین جنمین انکی وفات ہوئی حالانکہ یہ[2] ایک دن رات (معرکہ جنگ سے آنیکے بعد) زندہ رہے مگر انھون نے کچھ کھایا پیا نہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ انپر نماز[3] پڑھی اور نہ انھین غسل دلوایا اور ابو عبید نے بیان کیا ہو کہ شماس بدر کے دن شہید ہوے مگر یہ انکا
وہم ہو - انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) شمعون (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن خنافہ - کنیت انکی ابو ریحانہ - ازدی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انصاری ہین اور بعض کہتے ہین قریشی ہین
اور بعض کا قول ہو کہ قرظی ہین اور انصار کے حلیف تھے - مگر صحیح میرے نزدیک یہ ہو کہ یہ ازدی ہین - بعض لوگون نے بیان

---

[1] سانپ کی لڑائی مشہور ہو جب وہ غصہ مین آجاتا ہو تو پیچھا نہین چھوڑتا اور نہایت بلا کی اور تیزی سے حملہ کرتا ہو یہانتک کہ اپنے مقابل کو مار ڈالے
یا خود مارا جائے ۱۲ [2] شہید کا حکم یہ ہو کہ اُسے غسل نہین دیا جاتا اور نیا کفن نہین دیا جاتا بلکہ انھین خون آلود کپڑون کے ساتھ دفن کر دیا جاتا ہو بشرطیکہ
معرکہ جنگ سے زندہ نہ آئے یا زندہ آئے تو منافع حیات سے متمتع نہو ۱۲ [3] حنفیہ کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی کیونکہ شہداء
احد کے لیے نماز پڑھنا احادیث صحیحہ مین وارد ہو ۱۲

گیا ہے کہ انکا نام شمعون ہے حین مہملہ کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ غین معجمہ کے ساتھ ابن یونس نے کہا ہے کہ یہی میرے نزدیک صحیح ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں آپ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں - شام میں بیت المقدس میں رہتے تھے انسے عمرو بن مالک جنبی اور ابو رشدین بن کریب بن ابرھہ اور عبادہ بن نسی اور شہر بن حوشب نے اور مجاہد وغیرہم نے روایت کی ہے یہ ان لوگوں میں تھے جو فتح دمشق میں شریک تھے اور مصر بھی گئے تھے سرزمین جزیرہ کے مقام میا فارقین میں سرحد پر بھی رہے تھے پھر شام لوٹ آئے صحابہ کے نیکوکار اور عابد لوگوں میں تھے - ہمیں ابو یاسر بن ابی یاسر دقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زید بن حباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن ابی ریحانہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ دس باتوں کو بہت ناپسند کرتے تھے دانتوں کے تراشنے کو۔ بالوں کے اکھاڑنے کو۔ گودنا گودنے کو۔ دو مردوں یا دو عورتوں کے باہم لپٹ کے لیٹنے کو اس طرح کہ دونوں کے درمیان میں کوئی کپڑا نہو اور پیٹ پر یا مونڈھے پر ریشمی کپڑا اس جگہ اور اس جگہ لگانے کو یعنی کپڑوں کے نیچے اور شانوں پر۔ اور سوا حاکم کے اور کسی کے انگوٹھی پہننے کو۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی بیٹی ریحانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم تھیں یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

باب الشین والنون

(سیدنا) شنتم (رضی اللہ عنہ)

انسے انکے بیٹے عاصم نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو آپکے دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر پہونچتے تھے اور جب دو رکعتوں کے بعد آپ اُٹھتے تھے تو صرف اپنے زانو پر ہاتھ رکھکر اُٹھتے تھے بغوی نے اس حدیث میں انکا نام شنتم لکھا ہے اور کہا ہے کہ شنتم کا ذکر اس حدیث کے سوا اور کہیں میں نے نہیں سنا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے شنتم سے لاعلمی ظاہر کی ہے اور انھوں نے شییم دو یاے تحتانیہ کے ساتھ لکھا ہے اور حسن بن علی بردعی اور ابو العباس مستغفری اور ابن ماکولا وغیرہم نے ان دونوں کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے انکا ذکر شین مع الیاء کی ردیف میں انشاء اللہ تعالی اس سے زیادہ آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے یہاں لکھا ہے -

باب الشین والہاء والواو

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن اسما ابن مر بن شہاب بن ابی شمر بن معدی کرب بن سلمہ بن مالک بن حارث بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن

---

[1] بعض لوگ خوبصورتی کے خیال سے دانتوں کو ترشواتے ہیں اور بعض لوگ ان میں سونے کی کیلیں جڑواتے ہیں غرض ان کو ترشواتے ہیں ۱۲

ثور بن مرتع کندی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے پھر اسلام لائے ۔ یہ ابن شاہین اور ابن کلبی کا قول ہی
انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **شہاب** (رضی اللہ عنہ)

ابن خرفہ۔ انکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم رکھا تھا۔ عبداللہ بن ولید حبسی نے یزید بن شہاب بن خرفہ سے انھون نے
اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہی مینے کہا شہاب بن خرفہ
آپ نے فرمایا تمھارا نام مسلم بن عبداللہ ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **شہاب** (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن مذعور بکری ذہلی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ہجرت کر کے آئے تھے۔ انکی حدیث عمیر بن حاجب بن یزید
ابن شہاب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا شہاب سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس ہجرت کر کے گیا تھا پھر آپکا ذکر کرتے رہتے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **شہاب** (رضی اللہ عنہ)

سعد بن ہشام کے والد ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہی انھون نے کہا
شہاب آپ نے فرمایا نہین تمھارا نام ہشام ہی ہمنے انکا ذکر اس مقام کے سوا اور جگہ بھی کیا ہی یہ ابن مندہ کا قول ہی اور ابونعیم
نے قتادہ سے انھون نے زرارہ سے انھون نے سعد بن ہشام سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی
تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جسکا نام شہاب تھا آپ نے فرمایا تمھارا نام ہشام ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ
اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **شہاب** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک یمامی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ بقیہ بن عبداللہ بن شہاب بن مالک نے اپنے والد سے
انھون نے انکے دادا شہاب بن مالک سے روایت کی ہی کہ یہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے
تو سنا کہ ایک عورت نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ ہم لوگون کی دعائے سلامتی کیون نہین کرتے آپ نے فرمایا کہ تم
ایسے قبیلہ سے ہو جو بڑی بات کو کم سمجھتے ہین اور آپ نے انکو ایسی بات کے کہنے سے جو فائدہ نہ دے اور اس بات کے
پوچھنے سے جو مفید نہو منع فرمایا[له]۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی۔

له اللہ اکبر کیسی جامع نصیحت ہی اگر آدمی التزام کرے کہ بے فائدہ بات نہ کہے نہ پوچھے تو اکثر برائیون سے محفوظ رہیگا ۱۲

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن مجنون جُرمی۔ قبیلہ جرم بن ابان سے ہین عاصم بن کلیب کے دادا ہین یہ اور انکے والد کلیب دونون صحابی ہین اور انھون نے حضرت سے حدیثین سنی ہین اور روایت کی ہین انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ انکو شتیر کہتے ہین اور بعض لوگ انکو شہاب بن کلیب بن شہاب جرمی کہتے ہین مگر یہ صحیح نہین۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہو۔ عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین مسجد (اقدس) مین گیا اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینک۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انکا نام شہاب بن کلیب بن شہاب جرمی لکھا ہو اور ابونعیم اور ابوعمر نے شہاب بن مجنون لکھا ہو یہ دونون ایک ہین۔

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ صحابہ مین سے ایک شخص تھے مصر مین فروکش تھے ابوعمر نے انکو شہاب انصاری لکھا ہو انسے جابر ابن عبداللہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ جو شخص کسی مومن کی عیب پوشی کرے تو گویا اُسنے ایک مردہ کو زندہ کیا حضرت جابر اس حدیث کے پوچھنے کے لیے انکے پاس مصر گئے تھے انھون نے بیان کیا کہ ہان یہ حدیث مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور اس حدیث کو بیان کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) شہر (رضی اللہ عنہ)

ابن باذام انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صنعا کا حاکم بنایا تھا جب اسود عنسی نے دعوی نبوت کیا تو شہر نے اُس سے قتال کیا شہر کی شہادت اسود کے ظہور کے پچیس دن بعد ہوئی اسود نے انکی بی بی آزاد سے نکاح کیا جو فیروز دیلمی کی چچازاد بہن تھی انکی بی بی نے اسود کے قتل مین مدد دی تھی۔ انکا تذکرہ طبری وغیرہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) شُویفع (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انکی حدیث عبداللہ بن عمرو بن شویفع نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا شویفع سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خود بات کہنے مین یا دوسرے کی بات سننے مین حیا سے کام نہ لے وہ یا تو ولد الزنا ہو یا اسکی ماں نے ناپاکی کی حالت مین اسکا حمل حاصل کیا یہ حدیث حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً مروی ہو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

سفی؂ اے دلون کے بدل دینے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ ۱۲ ؂ دیکھیے تحصیل احادیث کا شوق صحابہ کرام کو کس قدر تھا اُس زمانہ مین مدینہ سے مصر کا سفر آسان نہ تھا جسکو حضرت جابر نے صرف ایک حدیث کے لیے اختیار کر لیا تھا ۱۲

باب الشین والیاء

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

اسماعیل بن ابراہیم کے دادا ہین مشہور شخص ہین انکا ذکر ابراہیم کے نام مین ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

علی بن شیبان کے والد ہین۔ ان سے انکے بیٹے علی نے روایت کی ہے۔ انکی حدیثین اہل یمامہ سے مروی ہین مدار انکی حدیثون کا محمد بن جابر یمامی پر ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک یا ابن یحییٰ انصاری ثم السلمی۔ ابوہبیرہ یحییٰ بن عباد بن شیبان کے دادا ہین۔ اہل کوفہ سے ہین اشعث بن سوار نے ابوہبیرہ سے انھون نے انکے دادا ابوہبیرہ سے انھون نے انکے دادا شیبان سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اسوقت موذن (فجر کی) اذان دے رہا تھا اور حضرت سحور کھا رہے تھے (مجھے) فرمایا کہ آؤ برکت والی سحور کھاؤ مینے عرض کیا کہ مین روزے کا ارادہ رکھتا ہون ہمارے اس موذن کی آنکھ مین کچھ کمزوری ہے اس وجہ سے اسنے صبح ہونے سے پہلے اذان دیدی ہے اور ابوہبیرہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے بھی روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالرحمن سلمی۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے۔ عبدالصمد بن سلیمان ازرق بصری نے اپنے والد سے انھون نے شیبہ بن عبدالرحمن سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کری کو برکت کی چیز فرماتے تھے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ کنیت انکی ابوہاشم قریشی عبشمی ہین معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں ہین۔ انکی والدہ جناس بنت مالک بن مالک بن مضرب بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی ہین انکی آنکھ جنگ یرموک مین شہید ہو گئی تھی حضرت معاویہ کے زمانے مین انھون نے وفات پائی۔ طبرانی اور سعید قریشی وغیرہ نے انکا نام شیبہ لکھا ہے مگر یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین ہم کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر اس سے زیادہ کرینگے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن ابی طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی ۔ قریشی عبدری حجبی ہین اہل مکہ سے ہین کنیت انکی ابو عثمان ہے
اور بعض لوگ ابی صفیہ کہتے ہین انکے والد عثمان ہین جو بلقب اوقص مشہور ہین جنکو حضرت علی نے احد کے دن اسی حال مین کہ اوقص
کافر تھے قتل کیا تھا ۔ شیبہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین حنین کے دن ۔ زبیر نے کہا ہے کہ شیبہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین کے دن اس ارادہ سے ہو لیئے تھے کہ آپ کو دھوکہ دے کے شہید کر دین چنانچہ (ایک
موقع پر) حضرت کو غافل پاکے اسی ارادے سے آگے بڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھ لیا اور فرمایا کہ اے شیبہ آگے
آؤ پس اللہ نے انکے دل مین رعب ڈالدیا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئے تو آپ نے اپنا ہاتھ انکے سینے پر رکھا اور
اور بعد اسکے فرمایا کہ شیطان کو اپنے پاس سے دور کر دو پس اللہ نے انکے دل مین ایمان پیدا کر دیا اور یہ مسلمان ہو گئے اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑتے رہے یہ اسدن اُن لوگون مین سے تھے جو ثابت قدم رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے قتل سے انکے باز رہنے کے اور وجوہ بھی بیان کیے گئے ہین ۔ ہمین ابو جعفر عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک
خبر دی وہ ابن اسحاق سے غزوہ حنین کے متعلق روایت کرتے تھے کہ جب مسلمانون کے قدم ڈگمگا گئے تو کلدہ بن حنبل چلایا کہ آگاہ
رہو جادو باطل ہو گیا صفوان بن امیہ نے جو اُسوقت مشرک تھے کہا کہ چپ رہ خدا تیرے مُنھ کو چاک کرے خدا کی قسم یہ بات
کہ مجھے قریش کا کوئی آدمی پرورش کرے مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ ہوازن کا کوئی شخص مجھے پرورش کرے ۔ شیبہ بن عثمان بن
ابی طلحہ نے کہا ہے کہ آج مین اپنا بدلہ لونگا شیبہ کے والد احد کے دن بحالت کفر مقتول ہوے تھے (پس شیبہ نے کہا کہ مین اپنے
باپ کے عوض مین) آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دونگا چنانچہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے چلا مگر کوئی چیز
سامنے سے آئی اور اُسنے میرے دل کو چھپا لیا جس سے مجھے اس کام پر قدرت نہوئی مین سمجھ گیا کہ حضرت پر قابو نہ ملے گا ۔
شیبہ نیک مسلمانون مین سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور انکے چچا کے بیٹے عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ کو کعبہ کی کنجی
دی تھی اور فرمایا تھا کہ اے ابو طلحہ کی اولاد اسکو تم ہمیشہ ہمیشہ قیامت تک اپنے پاس رکھو کوئی شخص تم سے اسکو نہ لیگا مگر جو ظالم ہوگا
چنانچہ انھین شیبہ کی اولاد مین کعبہ کی حجابت ہے کعبہ کی کنجی ہمارے اس زمانے تک انھین کے پاس ہے ۔ ہمین ابن ابی حبہ نے اپنی
سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے سفیان نے واصل احدب سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین شیبہ بن عثمان کے پاس (ایک دن) بیٹھا ہوا تھا انھون نے کہا ایک مرتبہ
حضرت عمر اسی مقام پر بیٹھے جہان تم بیٹھے ہو اور انھون نے کہا مینے یہ ارادہ کیا ہے کہ کعبہ مین جسقدر سونا چاندی ہے اسکو لوگون مین تقسیم
کر دون مینے کہا یہ آپ کو زیبا نہین ہے آپ سے پہلے آپ کے صاحبین (یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و ابو بکر صدیق) نے

ایسا نہین کیا پس حضرت عمر اپنے ارادہ سے باز آ گئے اور کہا کہ ہان وہ دونون ایسے ہی تھے کہ انکی اقتدا کی جائے انکی وفات
شعمہ مین ہوئی بعض لوگون نے انکو مولفۃ القلوب مین ذکر کیا ہو اور یہ کہ آخر مین انکا اسلام اچھا ہو گیا تھا سفیان بن عیینہ نے
عبداللہ بن زیادہ سے انھون نے مصعب بن شیبہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم مین سے کوئی شخص کسی مجلس مین جائے تو دیکھے کہ اگر اُس مقام مین گنجایش ہو تو وہین بیٹھ جائے
ورنہ دوسرے کسی مقام کو تلاش کرے اور وہان بیٹھ جائے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

(سیدنا) شیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کثیر اشجعی - انکا تذکرہ سعید قرشی وغیرہ نے صحابہ مین لکھا ہو سعید نے کہا ہو مین انکو صحابی سمجھتا ہون - واقدی نے محمد بن
عمر سے انھون نے شملہ بن عمر بن واقد سے انھون نے عمر بن شیبہ بن ابی کثیر اشجعی سے انھون نے اپنے
والد سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا منہ نابینہ پینے سے چھول گیا ہو اسکی نیکیان
سب گر جاتی ہین - بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ اس حدیث کی روایت مین واقدی شملہ سے منفرد ہین اور یحییٰ بن عمیر مزنی نے عمر
ابن شیبہ بن ابی کثیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین اپنی بی بی سے اختلاط کر رہا تھا کہ یک وہ
اکرین اور مر گئین یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہو پس مین اپنے والد کے پاس گیا اور مینے اپنی بی بی کا ذکر کیا کہ مجھسے یہ غلطی ہوئی میرے
والد نے کہا کہ تم اس عورت کے وارث نہین ہو سکتے - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو-

(سیدنا) شُتیم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عاصم - اور بعض لوگ کہتے ہین ابو سعید - سہمی ہین یعنی قبیلہ بنی سہم بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن
ریث بن غطفان سے ہین - اپنے والد سے انھون نے روایت کی ہو کہ وہ کافرون کے ایک لشکر مین تھے جبکہ خیبر کے یہودیون نے
کفار کی مدد کی تھی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیبر کی پیداوار سے آدھے چھوہارے دینے کا وعدہ فرمایا اشر طیکہ وہ
لوٹ جائین مگر میرے والد نے اس سے انکار کیا یہ کہتے تھے پھر ہمنے لشکر مین ایک آواز سنی کہ اے لوگو اپنے اپنے گھرون کو
واپس جاؤ یہ آواز سنتے ہی لوگ بے تامل واپس چلے گئے اور ہم ٹھیر گئے پھر ہمنے جاسوسون کو داہنی بائین جانب بھیجا مگر
ہمین پتہ نہ چلا کہ یہ آواز کہان سے آئی تھی ہم سمجھتے ہین کہ یہ آواز آسمان سے آئی تھی اور تحقیق یعنے ابولیث نے عاصم بن شتیم سے
انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو آپ کے دونون گھٹنے انھون سے پہلے
زمین پر پہونچتے تھے انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے اسی طرح کیا ہو اور بعض لوگون نے شتیم ابو عاصم اور شتیم ابو سعید کے درمیان
مین فرق کیا ہو ابو عاصم کے متعلق انھون نے کہا ہو کہ انکا نام شتیم ہو نون اور تے کے ساتھ اور ابو سعید کے بارے مین کہا ہو کہ

انکا نام شیم ہو دو یائے تحتانیہ کے ساتھ اور ابن ماکولا نے کہا ہو کہ شنتم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور انسے انکے بیٹے عاصم نے روایت کی ہو۔

حرف الصاد المہملۃ۔ باب الصاد والالف

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

انصاری سلمی۔ انکا ذکر ابوسعید خدری کی حدیث میں ہو۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے انھون نے سعید بن عبدالرحمن ابن ابی سعد خدری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا ابوسعید خدری سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بنی عمرو بن عوف کی مسجد کی طرف گئے آپنے اپنے اصحاب مین سے ایک شخص کو جنھین لوگ صالح کہتے تھے (انکے مکان پر جاکر) آواز دی وہ باہر نکل آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ پکڑ لیا یہانتک کہ جب آپنے مسجد کے اندر جانیکا ارادہ کیا تو صالح نے اپنا ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے نکال لیا اور کسی باغ مین جاکے غسل کیا بعد اسکے آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوے انکا انتظار کر رہے تھے آپنے فرمایا کہ اے صالح تم کہان چلے گئے تھے انھون نے عرض کیا کہ جس وقت آپ نے مجھے آواز دی مین اپنی بی بی کے ساتھ اختلاط کر رہا تھا جس وقت مینے آپکی آواز سنی فوراً نکل آیا مگر جب آپ نے مسجد مین جانا چاہا تو مجھے یہ بات پسند نہوئی کہ بغیر غسل کیے ہوے مسجد مین جاؤن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان پانی پانی سے ہو۔ اس حدیث کو ذکوان نے بھی ابوسعید سے روایت کیا ہو مگر انھون نے انکا نام نہین بیان کیا اسیطرح ابوہریرہ اور ابن عباس نے بھی انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

ابن خیوان۔ سبائی۔ بکر بن سوادہ نے صالح سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین نماز پڑھ رہا تھا اسنے آپ کے عمامہ پر سجدہ کر لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر سے عمامہ اتار دیا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ یہ صالح عقبہ بن عامر وغیرہ سے روایت کرتے ہین اور مین انکو صحابی نہین سمجھتا۔

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے عرف انکا شقران ہو اور وہ اسی لقب سے مشہور ہین نام انکا صالح ہو حبشی تھے پہلے عبدالرحمن بن عوف کے غلام تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین انکو ہبہ کر دیا تھا اور آپ نے انکو

سلہ مطلب یہ ہو کہ خروج منی سے غسل لازم ہوتا ہو اس حدیث سے بعض لوگون نے یہ مسئلہ نکالا ہو کہ صرف دخول سے غسل واجب نہین ہوتا حنفیہ کے خلاف اور مستند انکا کتب فقہ مین دیکھو۔

آزاد کر دیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مول لیا تھا۔ ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جو لوگ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین اُترے تھے وہ یہ لوگ تھے علی بن ابی طالب فضل بن عباس اور قثم بن عباس اور شقران غلام رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اوس بن خولی۔ انسے حضرت علی نے فرمایا تھا کہ تم بھی اُترآو چنانچہ یہ بھی سب لوگون کے ساتھ اُترے تھے یہ سب لوگ پانچ تھے جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک مین رکھے گئے اُسوقت شقران نے اُس چادر کو لیا جسکو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوڑھتے تھے اور کبھی بچھا لیتے تھے اس چادر کو انھون نے قبر مین بچھا کر آپ کے ساتھ اسکو بھی دفن کر دیا ابن عباس سے ایک دوسری سند سے مروی ہو کہ شقران آپکے غلام تھے نام انکا صالح تھا اور بواسطہ سعید بن مسیب کے حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

قرظی۔ مصر سے حضرت ماریہ قبطیہ کے ساتھ مدینہ آئے تھے۔

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

ابن متوکل۔ کنیت انکی ابو کثیر ہے یحیی بن ابی کثیر کے والد ہین۔ مازن بن غضوبہ کے غلام تھے یا ور مازن بن غضوبہ مقام یمامہ مین شہید ہوے تھے ان دونون کی قبر وہین ہو۔ علی بن حرب نے حسن بن کثیر بن یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے والد ابو کثیر ایک حسین و جمیل آدمی تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مازن سے پوچھا کہ اے مازن یہ تمھارے ساتھ کون ہو انھون نے کہا یہ میرے غلام ہین صالح بن متوکل حضرت نے فرمایا کہ انکے ساتھ بھلائی کرتے رہو انھون نے (اسی وقت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انکو آزاد کر دیا[1] انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا یہ صحابہ مین سے ایک شخص ہین۔ ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ایک شخص جنکا نام صالح تھا اپنے بھائی کو لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مین یہ چاہتا ہون کہ اپنے اس بھائی کو آزاد کر دون حضرت نے فرمایا کہ اللہ ہی نے انکو آزاد کر دیا جب وہ تمھاری ملک مین آئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

---

[1] شریعت نے قاعدہ مقرر کر دیا ہو کہ اگر کسیکا عزیز غلام ہو اور کسی طرح وہ اپنے عزیز کی ملک مین آجائے تو ملک مین آتے ہی آزاد ہو جائیگا پس آزادی خود خدا کی دی ہوئی ہو۔

(سیدنا) صامت (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ بیٹے اشیری مغربی کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہو اس کتاب مین جو انھون نے ابو عمر یعنے ابن عبد البر پر استدراک کرنے کے لیے لکھی ہو کہ ابو عیسی نے انکا نام اُن لوگون مین روایت کیا ہو جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کی حدیث روایت کی ہو اور ابو اسحاق سبیعی نے انکی حدیث کو بھی بیان کر دیا ہو انھون نے کہا ہو کہ ہمسے ابراہیم بن محمد نے حسن بن ابی قتیبہ سے انھون نے عبد الرحمن بن ثابت بن صامت سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا اپنے جسم پر لپیٹ کر نماز پڑھی وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ صدفی نے بھی اپنی کتاب معجم بین حربی کی ایسی حدیث روایت کی ہو مگر ابو عمر نے اس حدیث کو ثابت بن صامت کے نام سے روایت کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ صحابی ثابت ہین اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ (ثابت بھی صحابی نہین ہین بلکہ) انکے بیٹے عبد الرحمن صحابی ہین ثابت کی وفات تو زمانہ جاہلیت مین ہو چکی تھی ابو عمر نے اپنی کتاب استیعاب مین انکا تذکرہ ثابت کے نام مین کیا ہو اور مسلم نے طبقات مین انکا ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) صامت (رضی اللہ عنہ)

حبیب بن خراش تمیمی کے غلام تھے۔ اُنکے غلام کا ذکر حبیب کی ردیف مین ہو چکا ہو حبیب بدر مین شریک تھے اور انکے ساتھ انکے غلام صامت بھی تھے۔ صامت خاندان انصار سے بنی سلمہ کے غلام تھے یہ ابن کلبی کا قول ہو۔

باب الصاد والباء والحاء

(سیدنا) صبیح (رضی اللہ عنہ)

ابو اُحیحہ یعنے سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کے غلام تھے۔ انھون نے بدر کی طرف جانیکا ارادہ کیا تھا اور اسکا سامان کر لیا تھا مگر بیمار ہوگئے۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اونٹ پر ابو سلمہ بن عبد الاسد کو سوار کر دیا تھا۔ بدر کے بعد تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انھون نے خود ابو سلمہ کو اپنے اونٹ پر سوار کر دیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سوار نہین کیا تھا۔ یہ ابو عمر کا قول ہو۔ اور ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہو کہ صبیح ابو العاص بن امیہ یعنی ابی احیحہ کے غلام تھے مگر صحیح ابو عمر کا قول ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابن ماکولا نے انکا نام صُبیح بالضم لکھا ہو اور کہا ہو کہ سعید بن عاص کی اولاد کے غلام تھے جو ابو اضحی کے غلام تھے مین نہین جانتا یہ وہی صبیح ہین یا اور کوئی واللہ اعلم۔

(سیدنا) صبیح (رضی اللہ عنہ)

حویطب بن عبدالعزی کے غلام تھے محمد بن اسحاق کے نانا ہین جیسا کہ سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انھون نے اپنے والد
محمد بن صبیح سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ محمد بن اسحاق کے نانا کہتے تھے مین حویطب کا غلام تھا مینے
حویطب سے خواہش کی کہ وہ مجھے مکاتب کردین اسی پر یہ آیت نازل ہوئی والذین یبتغون الکتاب مما ملکت ایمانکم فکاتبوہم ان
علمتم فیہم خیرا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) صبیح (رضی اللہ عنہ)

حضرت ام سلمہ کے غلام تھے - ابراہیم بن عبدالرحمن بن صبیح غلام حضرت ام سلمہ نے اپنے دادا صبیح سے روایت کی ہے کہ انھون نے
کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر تھا کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین آئے اور ایک گوشہ مین مجھ سے مل کے بیٹھ گئے پھر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ بہت بھلائی پر ہو آپ اسوقت ایک خیبری چادر اوڑھے ہوئے
تھے وہی چادر آپنے ان لوگون کو اڑھا دی اور فرمایا جو کوئی تم سے لڑے مین اس سے لڑونگا اور جو کوئی تم سے صلح کرے
مین اس سے صلح کرونگا - یہ حدیث صبیح سے اسی سند سے مروی ہے اور سدی نے صبیح سے انھون نے زید بن ارقم سے اس
حدیث کو روایت کیا ہے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) صبیحہ (رضی اللہ عنہ)

بن حارث بن جبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشی تیمی - مہاجرین مین سے تھے یہ قریش کے ان پسندیدہ
لوگون مین سے تھے جنکو حضرت عمر بن خطاب نے نشانات حرم کی تجدید پر مقرر کیا تھا - حضرت عمر نے انکو سفر مین اپنے ساتھ رہنے
کے لیے بلایا تھا چنانچہ یہ سفر مین حضرت عمر کے ساتھ رہے - انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) صحار (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عباس اور بعض لوگ کہتے ہین صحار بن صخر بن شراحیل بن منقذ بن حارثہ بن ظفر
ابن دیل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس سے ہین عبدی ہین دیلی ہین - انسے انکے دونون بیٹون عبدالرحمن
اور جعفر نے اور منصور بن ابی منصور نے روایت کی ہے - ہمین ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ نے
اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک روایت کر کے خبر دی کہتے تھے ہمسے قواریری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالاعلی بن
عبدالاعلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سعید بن ایاس جریری نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے انھون نے عبدالرحمن

ف۱ ترجمہ جو غلام تمہارے مکاتب بننے کی خواہش کریں انکو مکاتب کردو اگر تم انمین کچھ بھلائی پاتے ہو مکاتب اس غلام کو کہتے ہین جسکو اسکا مالک لکھدے کہ اسقدر روپیہ مجھکو دیدو تو آزاد ہو جاؤگے ۔

ابن صحار عبدی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ چند قبیلے فلان فلان زمین مین نہ دھنس جائینگے مین سمجھ گیا کہ یہ لوگ عرب کے ہین کیونکہ اہل عجم مین قبیلے نہین ہوتے بلکہ وہ اپنی بستیون کے نام سے مشہور ہوتے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الصاد مع الخاء والدال

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر انصاری۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا تذکرہ طبرانی نے لکھا ہے مگر انھون نے کوئی حدیث انکی نہین بیان کی۔ سعید قریشی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھون نے اپنی سند سے حسین بن سالم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا صخر بن جبیر کہتے تھے ہم چوتھی ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھکر پہونچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین حکم دیا تو ہمنے حج کا احرام توڑ کے عمرہ کا احرام باندھ لیا اور کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان مین سعی کرکے اس احرام سے باہر ہو گئے اور تمام وہ باتین ہمارے لیے جائز ہوگئین جو غیر محرم کے لیے جائز ہوتی ہین اور ہمنے وہ باتین کین جو غیر محرم کیا کرتے ہین یعنے عورتون کے پاس جانا اور خوشبو لگانا وغیرہ یہانتک کہ جب ترویہ (آٹھوین ذی الحجہ) کا دن آیا اور اُسکے دوسرے دن ہم عرفات جانے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین حکم دیا کہ ہم اپنے حج کو پورا کرلین ہم مین سے ایک شخص نے کہا کہ ہم لوگ عرفات کیونکر جاسکتے ہین ہمارے عضو مخصوص سے منی ٹپک رہی ہے یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ کو ناگوار ہوا اور آپنے فرمایا کہ اے لوگو مجھے تمھاری باتون کی خبر پہونچی اگر میرے ساتھ ہدی نہوتی تو مین بھی تمھارے مثل ہوتا مگر مین احرام سے باہر نہونگا جب تک ہدی اپنے مقام تک نہ پہونچ جائے۔

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو حازم۔ قیس بن ابی حازم احمسی کے والد ہین۔ طبرانی نے اور سعید قریشی وغیرہما نے انکا ذکر صاد کی ردیف مین کیا ہے۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام عوف بن حارث بن عوف بن حشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح ہے یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے ایک دوسرے باب مین کیا ہے اور ابونعیم اور ابوموسی نے انکا تذکرہ نہین کیا ہے۔

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی کنیت انکی ابوسفیان ہے قریشی ہین

۱؎ مطلب یہ کہ شہوت کا غلبہ ہے اور اب ترک جماع نہایت مشکل ہے۔

اُموی ہین ایک دوسری کنیت انکی ابو حنظلہ ہے انکے ایک بیٹے حنظلہ بھی تھے ابو سفیان کی والدہ صفیہ بنت حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ
ابن عبد اللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہین وہ حضرت میمونہ بنت حارث بن حزن زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین - ابو سفیان
واقعہ فیل سے دس سال پہلے پیدا ہوے تھے اور فتح مکہ کی شب مین اسلام لائے تھے غزوۂ حنین اور طائف مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے - انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت خیبر سے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ عنایت فرمائے
تھے جیساکہ آپنے تمام مولفۃ القلوب[سلہ] کو دیا تھا اور ابو سفیان کے دونون بیٹون یزید اور معاویہ کو بھی دیا تھا ابو سفیان نے حضرت سے
کہا کہ واللہ آپ بڑے صاحب کرم ہین میرے ماں اور باپ آپ پر فدا ہو جائین واللہ جب مین آپ سے لڑتا تھا تو آپ لڑنے والے
بھی بہت اچھے تھے اور جب مینے آپ سے صلح کی تو آپ صلح کرنے والے بھی بہت اچھے ہین اللہ آپ کو جزاے خیر دے -
ابو سفیان کی ایک آنکھ غزوۂ طائف مین پھوٹ گئی تھی انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کا حاکم بنایا تھا جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ وہان کے حاکم تھے بعد اسکے پھر یہ مکہ لوٹ آئے اور وہان ایک مدت تک رہے پھر اسکے بعد مدینہ
گئے اور وہین وفات پائی - واقدی نے کہا ہے کہ ہمارے اصحاب بوقت وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو سفیان کے حاکم نجران ہونے سے
انکار کرتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ ابو سفیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت مکہ مین تھے اور نجران مین نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کی طرف سے حاکم عمرو بن حزم تھے بعض لوگون نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ابو سفیان کی دوسری آنکھ جنگ یرموک مین شہید
ہو گئی تھی جنگ یرموک مین مسلمانون کے لشکر مین واعظ بھی تھے یہی انکو جنگ کا جوش دلاتے تھے - انسے ابن عباس نے روایت
کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو خط لکھا تھا یونس بن حبیب نے کہا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ اور انکے بھائی شیبہ بن
ربیعہ اور ابو جہل بن ہشام اور ابو سفیان یہ لوگ ایسے تھے کہ انکی کوئی راے زمانۂ جاہلیت مین رد نہ کی جاتی تھی پھر جب اسلام کا
زمانہ آیا تو ان لوگون کی کچھ راے ہی نہوتی تھی جب ابو سفیان نابینا ہو گئے تو انکا ایک غلام انہین لیکے چلتا تھا - ابو سفیان کی
وفات ۳۱ھ مین ہوئی تھی جبکہ انکی عمر اٹھاسی برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ۳۴ھ مین انکی وفات ہوئی اور بعض کہتے ہین
۳۲ھ مین اور بعض لوگ کہتے ہین انکی عمر تقریباً نوے برس کی تھی - انکا قد میانہ تھا سر بڑا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ پستہ قد تھے -
انکے جنازہ کی نماز حضرت عثمان بن عفان نے پڑھی تھی - ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالے اس سے زیادہ کرینگے
کیونکہ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمان - انکے نام مین اختلاف ہے - یہ اُن رونے والون مین سے ایک شخص تھے انکے اور انکے ساتھیون کے

[سلہ] یہ وہ لوگ ہین کہ جو بالطبع مسلمان نہ ہوئے تھے انکو آنحضرت صلعم نے بہت مال زیادہ دیتے تھے تاکہ انکا دل اسلام کی طرف مائل ہو اور مرض نفاق سے شفا پائین انہین لوگونکو مولفۃ القلوب کہتے ہین ۱۲

حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی تولوا واعینہم تفیض من الدمع - کلبی نے ابو صالح سے انہون نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین کچھ لوگ سواریان مانگنے آئے تاکہ آپکے ہمراہ غزوۂ تبوک مین جائین حضرت نے فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ ان لوگون مین سالم بن عمیر تھے جو بنی عوف کے بھائی تھے اور عبد اللہ بن مغفل تھے اور علیۃ بن زید حارثی تھے اور ابو لیلی یعنی عبد الرحمن بن کعب مازنی تھے اور صخر بن سلمان تھے اور عمرو بن حضرمی تھے اور ثعلبہ بن غنان تھے یہ لوگ محتاج تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریان نہ تھین جنپر انکو سوار کر دیتے لہذا یہ جہاد کے شوق مین روتے ہوئے واپس گئے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن صعصعہ - کنیت انکی ابو صعصعہ زبیدی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ لوگون مین اعلان کردین کہ ہمارے ساتھ (جہاد مین) کوئی کمزور سواری یا شریر جانور لے کے نہ چلے (چنانچہ انہون نے اعلان کردیا) مگر ایک منافق نے اپنی ایک کمزور اونٹنی تھی اُسے لی اور اُسی پر سوار ہو لیا رات کی تاریکی مین (ہم لوگون کو تمیز نہوئی اور) ہمنے اُسکی اونٹنی کو کجاوہ کس لیا جب صبح ہوئی تو ہم اُسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے (اور اس منافق کی شرارت بیان کی) حضرت نے فرمایا اے صخر انہون نے عرض کیا لبیک وسعدیک آپ نے فرمایا کہ لوگون مین اعلان کردو کہ جنت مین مومن کے سوا کوئی نہ جائیگا بیشک اللہ نے جنت کو نافرمان پر حرام کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن حرملہ مدلجی - سعید قریشی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہو - انسے محمد بن محمد بن یحیی نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیا کپڑا پہنکر اللہ تعالی کا شکر کرے اللہ اسکے گناہون کو بخشدیگا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور انہون نے کہا ہو کہ یہ صخر صحابہ مین معلوم ہی نہین ہوتے چہ جائیکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرین یہ تابعین سے روایت کرتے ہین -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن عیلہ بن عبد اللہ بن ربیعہ بن عمرو بن علی بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار بجلی احمسی انکا شمار اہل کوفہ مین ہو انکی حدیث عثمان بن ابی حازم نے اپنے والد سے انہون نے اپنے دادا صخر بن عیلہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہمنے مغیرہ بن شعبہ کی پھوپھی کو (غنیمت مین) لے لیا اور انکو لے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا پھر مغیرہ (مسلمان ہو کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی پھوپھی کے مانگنے کو آئے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو ہمنے انکی پھوپھی کو واپس دیدیا یہ کہتے تھے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ مال قبیلۂ بنی سلیم کا (جو غنیمت میں آیا تھا) دیا تھا پھر وہ لوگ اسلام لے آئے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا مال مانگا حضرت نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اے صخر جب لوگ مسلمان ہو جاتے ہین تو اپنے مال اور اپنی جانین محفوظ کر لیتے ہین لہذا انکے مال انھین واپس کردو چنانچہ مینے انکو واپس کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی کنیت ابو حازم ہی اور انکی حدیث وہ ہی جو ہمسے ابو یاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک بیان کی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابان بن عبداللہ بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچاؤن نے اپنے دادا سے انھون نے صخر بن عیلہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ کچھ لوگ قبیلۂ بنی سلیم کے ظہور اسلام کے بعد اپنی زمین چھوڑ کے بھاگ گئے مینے انکی زمین پر قبضہ کر لیا پھر وہ لوگ اسلام لے آئے اور اس زمین کی بابت انھون نے مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین دعویٰ کیا حضرت نے اس زمین کو واپس دلا دیا اور فرمایا کہ جب آدمی مسلمان ہو جائے تو وہ اپنی زمین اور اپنے مال کا زیادہ مستحق ہی۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ عیلہ انکی والدہ کا نام تھا ابو عمر نے کہا ہی کہ عیلہ نام قریش مین بہت ہوتا ہی۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان صخر کا تذکرہ لکھا ہی اور صخر ابو حازم کا تذکرہ نہین لکھا اور ابو نعیم نے صخر ابو حازم کا تذکرہ لکھا ہی اور ان صخر کا تذکرہ نہین لکھا شاید ان لوگون نے ان دونون صخر کو ایک سمجھا ہی مگر میرا گمان غالب یہ ہی کہ یہ صخر بن عیلہ اور ہین جس نے ان دونون کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہی وہ حق پر ہی اور جس نے ان دونون کو ایک کر دیا ہی اور کہا ہی کہ صخر ابو حازم ہی قیس بن ابی حازم کے والد تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی وہ یہی صخر ہین اس سے وہم ہو گیا ہی چونکہ اسنے ان صخر کی کنیت ابو حازم دیکھی اس وجہ سے اسنے سمجھا کہ یہ صخر والد ہین قیس کے اسکو نسب کا علم اچھی طرح نہین ہی ورنہ اسکو معلوم ہو جاتا کہ یہ صخر اور ہین صخر ابو حازم جو قیس کے والد ہین عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار کی اولاد سے ہین اور یہ صخر بن عیلہ علی بن اسلم کی اولاد سے ہین اسلم مین جا کے دونون کا نسب ملجاتا ہی دونون کی کنیت ایک ہونے سے اسپر یہ بات مشتبہ ہو گئی اس مقام مین ابو عمر حق پر ہین انھون نے صخر والد قیس کا ذکر اس مقام پر نہین کیا بلکہ عوف کے نام مین انکو ذکر کیا ہی کیونکہ وہی نام انکا زیادہ مشہور ہی اور ابو نعیم نے تو بالکل انکا تذکرہ ترک کر دیا ہی حالانکہ انکا تذکرہ چاہیے تھا اور ابو نعیم نے انکے نام مین اختلاف بھی بیان کیا ہی مین نہین جانتا کہ ترک کرنے کی کیا وجہ ہی شاید انھون نے عیلہ انکی والدہ کا نام سمجھا ہی جیسا کہ ابو عمر نے بعض لوگون کا قول بیان کیا ہی۔ ابن کلبی نے ان دونون صخر کا ذکر کیا ہی اور پہلے صخر کی نسبت کہا ہی کہ نام انکا عوف تھا اور کنیت انکی ابو حازم ہی اور انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہی جیسا ہمنے ذکر کیا۔ اور امیر ابو نصر نے کہا ہی کہ صخر بن عیلہ احمسی صحابی ہین کنیت انکی ابو حازم ہی اسکے بعد انھون نے کہا ہی کہ ابو حازم احمسی کا نام عوف بن حارث ہی انکے نام مین اختلاف ہی جو بیان کیا جائیگا وہ بھی صحابی ہین پس امیر ابو نصر نے بھی ان دونون کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہی۔ اور ان دونون کے علیحدہ علیحدہ ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہی کہ ان صخر کے نام مین اختلاف نہین ہی اور صخر

والدقیس کے نام میں اختلاف ہوا اور زیادہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ انکا نام عوف تھا - اور حق بات یہ ہو کہ جس شخص نے ان دونون کو ایک سمجھ لیا اسپر بھی کوئی ملامت نہیں ہو سکتی کیونکہ اُسنے دیکھا کہ نسب بھی ایک ہو اور کنیت بھی ایک ہو اور شہر بھی ایک ہو بلنیے کو نہ بس اُسنے زیادہ غور نہ کیا اور شبہہ میں پڑ گیا - باقی رہا ابو عمر کا یہ کہنا کہ عبلہ نام قریش کی عورتون میں بہت ہوتا ہو تو مجھے نہیں معلوم کہ قریش کی کس عورت کا نام عبلہ ہو بان عبلہ بائے موحدہ کے ساتھ اکثر ہوتا ہو عبلات انھین کی طرف منسوب ہوتی ہین عیلہ یائے تحتانیہ کے ساتھ ہو واللہ اعلم - اور ابو موسیٰ نے ابو حازم والدقیس کا نام صخر بتایا ہو حالانکہ اوپر گذر چکا ہو (کہ انکا صحیح نام عوف ہو) اور اسکو انھون نے طبرانی اور سعید قریشی کی طرف منسوب کیا ہو یہ بھی صحیح نہیں ہو واللہ اعلم -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ عقیلی خلاد بن یزید نے ایوب سے انھون نے حسن بصری سے انھون نے صخر بن قدامہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو برس کے بعد کوئی شخص ایسا نہ پیدا ہوگا جس سے اللہ اپنا کام لے ایوب کہتے تھے پھر مین صخر بن قدامہ سے ملا اور انسے یہ حدیث پوچھی انھون نے اس حدیث سے اپنی ناواقفی بیان کی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن قعقاع باہلی - سوید بن حجیر کے ماموں ہیں - قرہ بن سوید نے اپنے والد سوید بن حجیر سے انھون نے اپنے ماموں صخر بن قعقاع سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان مین ملا اور مینے آپ کی اونٹنی کی باگ پکڑ لی اور مینے پوچھا کہ کون کام ایسا ہو جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے مجھے دور کر دے آپنے فرمایا کہ تمنے بہت مختصر بات پوچھی لیکن درحقیقت وہ بہت بڑی اور طویل ہو (اچھا سنو) فرض نماز پڑھا کرو اور فرض زکوٰۃ دو اور کعبہ کا حج کرو اور جس بات کو تم ناپسند کرتے ہو کہ لوگ تمھارے ساتھ کریں اسکو تم بھی کسی کے ساتھ نکرو بس یہی باتیں تمھیں جنت سے قریب اور دوزخ سے بعید کر دینگی (اچھا اب) اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - احنف - بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام ضحاک ہو تمیمی ہیں سعدی ہیں - انکا ذکر احنف کے نام میں ہو چکا ہو کیونکہ وہی زیادہ مشہور ہو کنیت انکی ابو بحر تھی - حلیم تھے کریم تھے متدین تھے متین تھے بہت ہی عقلمند اور ذہین اور فصیح اور بڑے باعزت تھے بصرہ مین سکونت اختیار کر لی تھی جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (بعد شہادت حضرت عثمان) بصرہ گئیں تو انھون نے صخر کو اپنی طرف سے لڑنے کے لیے بلایا یہ حضرت عائشہ کے پاس گئے (اور لڑائی سے انکار کیا) حضرت عائشہ نے کہا کہ تم خدا کے سامنے امیر المومنین عثمان کے قاتلون سے جہاد نکرنیکا کیا عذر پیش کروگے (اور یہ بات ظاہر ہو کہ مجھے علی سے لڑنا مقصود

نہین ہے بلکہ صرف قاتلان عثمان سے قصاص لینا ہے انھون نے کہا اے ام المومنین آپ بھی تو حضرت عثمان کی برائی بیان کرتی تھین[۱]
حضرت عائشہ نے کہا (مین انکے قتل کو تو نہین کہتی تھی) ان لوگون نے تو انکو اس طرح چوسا جس طرح کپڑا نچوڑا جاتا ہے پھر انکو قتل
کر دیا صخر نے کہا اے ام المومنین مین آپکے اس قول پر عمل کرونگا جو آپ نے بحالت سکون کہا تھا اور جو بات آپ حالت غضب
مین کہہ رہی ہین اُسپر عمل نکرونگا پھر جب حضرت علی بصرہ پہونچے تو انھون نے انکو اپنی طرف سے لڑنے کے لیے بلایا انھون نے
کہا آپ چاہین تو مین اپنی ذات سے آپ کی خدمت مین حاضر ہو جاؤن اور آپ چاہین تو مین اپنے گھر بیٹھ رہون اور دس ہزار[۲]
تلوارین آپ سے روک لون حضرت علی نے فرمایا اچھا تم بیٹھے رہو چنانچہ یہ اور جن لوگون نے انکا کہنا مانا کوئی جنگ جمل مین
شریک نہین ہوا جنگ صفین مین یہ حضرت علی کے ساتھ تھے۔ یہ صخر حضرت مصعب (ابن زبیر) کی حکومت عراق تک زندہ رہے
اور انکے ساتھ کوفہ گئے تھے وہین وفات پائی۔ حضرت مصعب انکے جنازے کے پیچھے پیچھے پیادہ پا گئے اور یہ کہتے جاتے تھے
کہ یہ اہل عراق کے سردار تھے۔ کوفہ سے باہر مدفون ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن لوذان۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہے انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمال کے ساتھ یمن بھیجا تھا۔ انسے انکے بیٹے حبیب نے
روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مین ان لوگون مین تھا جنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمال کے ساتھ یمن بھیجا تھا اور انسے فرمایا تھا
کہ لوگون کو وعظ و نصیحت کرتے رہنا اور پڑھو دعا کرنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا جسکی طرف تمھین لوٹ کر جانا ہے اور اللہ کی راہ مین
کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ نمیری۔ انکا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انھون نے اپنی سند سے یحیی بن جابر طائی سے انھون نے معاویہ سے
انھون نے حکیم سے انھون نے اپنے چچا صخر بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے نحوست کسی چیز مین نہین ہے ہان کبھی برکت عورت مین اور گھوڑے مین اور گھر مین ہوتی ہے۔ ابن قانع نے اسیطرح
اس حدیث کو صخر بن معاویہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابو عمر وغیرہ نے انکا ذکر حکیم بن معاویہ کے نام مین کیا ہے جو اوپر ہو چکا ایسیہی
انکا ذکر اس کتاب مین لکھا ہے جو انھون نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے تالیف کی ہے۔

---

[۱] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت مین چند واقعات اس قسم کے پیش آئے کہ جنسے لوگون نے حضرت عثمان پر اعتراض کیے حالانکہ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت عثمان
[illegible] حضرت عائشہ بھی ان اعتراض کرنے والون مین سے تھین ۱۲ [۲] مطلب یہ ہے کہ بہرطرح سے انکو دبایا اور اپنا مقصد حاصل کیا ۱۲ [۳] یعنی اگر مین نہ لڑونگا تو میری وجہ سے دس ہزار آدمی آپکے لڑنے سے باز آجائینگے ۱۲

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن وداعہ غامدی - غامد ایک شاخ ہے قبیلۂ ازد کی - غامد کا نام عمرو بن عبد اللہ بن کعب بن حارث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک ابن نصر بن ازد تھا - انکا شمار اہل حجاز مین ہے طائف مین رہتے تھے - ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن عطاء نے عمارہ بن حدید سے انھون نے صخر غامدی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے میری امت کے لیے صبح کے اوقات مین برکت عنایت فرمائی ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت جب کوئی لشکر بھیجتے تھے تو اُسے صبح کے وقت روانہ کرتے تھے - یہ صخر ایک تاجر شخص تھے (انھون نے معمول کر لیا تھا کہ) جب کسی تجارت کے لیے (کسی کو) بھیجتے تھے تو صبح کے وقت بھیجتے تھے انکی تجارت مین بڑی برکت ہوئی اور انکا مال بڑھ گیا - صخر سے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث معروف نہین ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) صدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عجلان بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عجلان بن وہب کنیت انکی ابو امامہ باہلی ہین سہمی ہین - سہم ایک شاخ ہے قبیلۂ باہلہ کی سہم بیٹے تھے عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن کے انکی کنیت ابن غالب تھی مقام حمص مین رہتے تھے جو شام کا ایک صوبہ ہے - انسے سلیمان بن عامر جنائزی نے اور قاسم یعنے عبد الرحمن اور ابو غالب حزور اور شرحبیل بن مسلم اور محمد بن زیاد وغیرہم نے روایت کی ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایت کی ہے انکی وفات ۸۶ھ مین ہوئی یہ اپنی داڑھی کو زرد رکھتے تھے سفیان ابن عیینہ نے کہا ہے کہ انکی وفات شام مین تمام صحابہ کے بعد ہوئی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ شام مین تمام صحابہ کے بعد حضرت عبد اللہ بن بشر کی وفات ہوئی تھی اور یہی صحیح ہے سلیمان بن حبیب محاربی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مین حمص کی مسجد مین گیا دیکھا کہ مکحول اور ابن ابی زکریا دونون بیٹھے ہوئے ہین مکحول نے کہا کہ (اسوقت دل چاہتا ہے کہ) ہم حضرت ابو امامہ صحابی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین چلتے اور کچھ انکی خدمت کرتے اور کچھ حدیثین انسے سنتے سلیمان کہتے تھے پس ہم لوگ اُٹھے اور اُنکے پاس گئے ہم لوگون نے انھین سلام کیا انھون نے سلام کا جواب دیا بعد اسکے فرمایا کہ تمھارا میرے پاس آنا تمھارے لیے باعث رحمت بھی ہے اور تمھارے اوپر یہی حجت بھی ہوگا (اگر تم حدیث سنکے اسکی خلاف ورزی کروگے) مینے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امت کے حق مین جھوٹ اور تعصب[1] سے زیادہ اور کسی چیز کا خوف کرتے ہوئے نہین دیکھا آگاہ رہو جھوٹ اور تعصب سے بچے آگاہ رہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین حکم دیا تھا کہ ہم یہ باتین تم تک پہونچا دین آگاہ رہو ہمنے پہونچا دین پس اب تم

---

[1] تعصب سے مراد بیجا حمایت خواہ اپنے عزیزون کی ہو یا دین کی ورنہ تعصب جو سختی کیساتھ اپنے مذہب کی پابندی کے معنی مین ہے عمدہ چیز ہے ۱۲

ان باتون کو جو ہمنے تمھین پہونچائی ہین دوسرون کو پہونچادینا- انکا تذکرہ کنیت کے باب مین انشاءاللہ تعالیٰ اس سے زیادہ آئیگا-

(سیدنا) صُرَد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ ازدی- ہمین ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا قبیلۂ ازد کے وفد کے ہمراہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عبداللہ ازدی آئے اور اسلام لائے اور انکا اسلام بہت اچھا ہوا انھین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم کے مسلمانون پر سردار مقرر کیا تھا اور انھین حکم دیا تھا کہ مسلمانون کو ساتھ لیکر اپنے قرب وجوار یعنے قبائل یمن کے مشرکون سے جہاد کرین چنانچہ صُرَد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جہاد کرنے کے لیے نکلے یہانتک کہ مقام جُرَش مین پہونچے وہ اس زمانے مین ایک شہر تھا شہر پناہ کا پھاٹک بند رہتا تھا یمن کے قبائل اسی شہر مین تھے قبیلۂ خثعم نے بھی وہان جاکے پناہ لی تھی جب انھون نے سنا تھا کہ مسلمان بارادہ جہاد نکلے ہین پس صرد قریب ایک مہینے کے انکا محاصرہ کیے رہے وہ لوگ اُسی شہر کے اندر محفوظ بیٹھے رہے پس صرد لوٹے یہانتک کہ جب ایک پہاڑ مین پہونچے جسکا نام کشر تھا تو جرش کے لوگون نے سمجھا کہ مسلمان بھاگ گئے لہذا وہ انکے تعاقب مین نکلے یہانتک کہ انکو (پہاڑ مین) پایا پس صرد لوٹ پڑے اور انھون نے مشرکون سے سخت جنگ کی- اہل جرش نے دو آدمی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بھیجے تھے تاکہ وہ آپکے حالات پر غور کرین وہ دونون آدمی حضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے عصر کے بعد کا وقت تھا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ شکر (نامی پہاڑ) کس شہر مین ہے اُن دونون جرشیون نے کہا کہ یارسول اللہ ہمارے شہر مین ایک پہاڑ کشر نامی ہے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکا نام کشر نہین ہے بلکہ شکر ہے ان دونون نے کہا کہ اس پہاڑ کا ذکر آپ کیون فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی بھیڑیان وہان اسوقت قربانی کی جارہی ہین پس وہ دونون آدمی حضرت ابوبکر وعثمان رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور کہا کہ دیکھو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے قوم کی ہلاکت کی خبر تمھین سنا رہے ہین تم دونون آدمی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انسے درخواست کرو کہ اللہ سے دعا کرین کہ تمھاری قوم سے اس مصیبت کو دور کرے چنانچہ یہ دونون گئے اور انھون نے حضرت سے درخواست کی حضرت نے فرمایا اے اللہ اس مصیبت کو انسے اُٹھالے پھر وہ دونون آدمی جب اپنی قوم کی طرف لوٹ کر آئے تو انھین معلوم ہوا کہ جس دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اُس دن انپر یہ مصیبت آئی تھی پھر جرش کا وفد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ سب لوگ مسلمان ہوگئے- صُرَد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سنلہ مین آئے تھے-

(سیدنا) صرم (رضی اللہ عنہ)

ابن مکبوع- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سعید رکھا تھا عمر بن عثمان بن عبدالرحمن بن صرم نے اپنے دادا سے انھون نے

فلما اتانا واطمانت بہ النوی واصبح مسرور الطیبۃ راضیا واصبح لایخشی عداوۃ واحد قریبا ولایخشی من الناس باغیا
بذلنا لہ الاموال من جل مالنا وانفسنا عند الوغی والتاسیا اقول اذا صلیت فی کل بیعۃ حنانیک لاتظہر علی الاعادیا

یہ قصیدہ بہت بڑا ہے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ صرمہ وہی ہین جنکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۵۱ کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط
الابیض من الخیط الاسود من الفجر الخ مگر ابوعمر نے صرف صرمہ بن ابی انس کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوانس کا نام قیس بن صرمہ بن مالک
ابن عدی بن نجار ہے انصاری ہین کنیت انکی ابوقیس ہے پس ابوعمر نے کوئی اشتباہ باقی نہین رکھا انھون نے یہ کہدیا کہ ابوانس کا نام
قیس ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ یہ دو شخص ہین اور انھون نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے صرمہ بن مالک کہا ہے انھون نے انکو دادا کی طرف
منسوب کردیا ہے یہی ہین کہ انکے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی احل لکم لیلۃ الصیام الرفث
الی نسائکم الی قولہ من الفجر ابوعمر نے کہا ہے کہ صرمہ ایک شخص تھے جو زمانہ جاہلیت مین رہبانیت ۵۳ اختیار کرچکے تھے کمل پہنتے تھے اور
بتون سے علیحدہ رہتے تھے اور جنابت سے غسل کرتے تھے اور حائضہ عورتون سے علیحدہ رہتے تھے انھون نے نصرانی ہوجانیکا
ارادہ کیا تھا مگر پھر (کچھ سمجھ کے) رک گئے۔ اپنے گھر مین جسکو انھون نے مسجد بنالیا تھا گوشہ نشین ہوگئے تھے وہان کسی حائضہ عورت
یا جنب کو نہ آنے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ مین حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی عبادت کرتاہون برابر اسی
حال مین رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے پس یہ مسلمان ہوگئے اور انکا اسلام اچھا ہوا یہ ایک بہت
بوڑھے آدمی تھے ابوعمر نے انکے چند اشعار بھی ذکر کیے ہین جو انکی کنیت مین ذکر کیے جائینگے۔ حضرت ابن عباس انکے پاس شعر سیکھنے
جایا کرتے تھے۔ ابن کلبی نے بھی انکا نام صرمہ بن ابی انس لکھا ہے اور نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا عمر نے بیان کیا۔
انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا صرمہ رضی اللہ عنہ)

عذری۔ بعض لوگ انکو ابوصرمہ کہتے ہین۔ عبدالحمید بن سلیمان نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انھون نے صرمہ عذری سے
روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق سے جہاد کیا تو ہمین غنیمت مین عرب کی شریف زادیان ملین

۵۱ ترجمہ جب آپ ہمارے پاس (مدینہ مین) تشریف لائے اور اطمینان سے مقیم ہوے ۱۲ اور طیبہ سے خوش اور راضی ہوے ۱۲ اور
آپ کو قریب کے کسی دشمن کا خوف نہ رہا اور نہ کسی باغی کی دہشت باقی۔ ہی دیے ہم نے اپنے عمدہ عمدہ مال آپ پر خرچ کیے ۱۲ اور صلح
وجنگ (دونون موقعون) مین ہم نے اپنی جانین آپ پر نثار کین ۱۲ مین جب کسی عبادت خانے مین نماز پڑھنے جاتا ہون تو کہتا ہون کہ اے
میرے پروردگار اپنی مہربانی سے ہمپر دشمنون کو غالب نہ کر ۱۲ ۵۲ ترجمہ تمھارے لیے روزے کی رات مین اپنی عورتون سے اختلاط کرنا
حلال کیا گیا ہے ۵۳ رہبانیت دنیاوی زندگی کی ان آسائشون کو بھی ترک کردینا جنمین کوئی شرعی قباحت نہو ۱۲

اور ہمپر تجرد کی کیفیت غالب تھی ہمنے چاہا کہ ہم انسے حاجت روائی کرلین اور عزل کرین پھر ہم مین سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہمین سزاوار نہین ہو کہ ہم اس کام کو بغیر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے ہوے کرین درحالیکہ آپ ہم مین موجود ہین چنانچہ ہمنے آپسے پوچھا آپ نے فرمایا کہ عزل کرو یا نکرو جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہو وہ ضرور پیدا ہوگی - ابو سعید خدری سے بھی ایسا ہی مروی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو عمر نے انکا نام صرف لکھا ہو واللہ اعلم -

باب الصاد مع العین

(سیدنا) صَعُب (رضی اللہ عنہ)

ابن جُثامہ جثامہ کا نام یزید بن قیس بن ربیعہ بن عبد اللہ بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن ادد کنانہ لیثی ہیں - والدہ انکی زینب بنت حرب بن امیہ ہین جو ابو سفیان کی بہن تھین - جثامہ نے قریش سے حلف کی دوستی کی تھی یہ صعب ودّان اور ابواء مین جو سرزمین حجاز مین ایک مقام ہو رہتے تھے - انکی وفات حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت مین ہوئی انسے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چراگاہ کا محدود کرنا اللہ اور اسکے رسول کے سوا کسی کو جائز نہین ہمین ابراہیم ابن محمد بن مہران نے اور اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے ابن شہاب سے انھون نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ انسے صعب بن جثامہ نے بیان کیا کہ (اثنائے حجۃ الوداع مین) مقام ودّان یا ابواء مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر انکی طرف ہوا تو انھون نے ایک گور خر (کا شکار) ہدیتاً آپ کی خدمت مین پیش کیا آپنے واپس کر دیا پھر جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے چہرہ مین رنجیدگی کے آثار دیکھے تو آپ نے فرمایا کہ ہمین سزاوار نہ تھا کہ تمہارا ہدیہ واپس کرتے مگر (مجبوری یہ ہو کہ) ہم احرام باندھے ہوے ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابن مندہ نے لکھا ہو کہ انکی وفات حضرت ابو بکر کی خلافت مین ہوے پھر لکھا ہو کہ یہ فتح فارس مین شریک تھے پس اگر وہ اس قول کو علمائے متقدمین سے نقل کرتے تو بیشک معذور ہوتے کیونکہ انمین باہم اس قسم کے اختلافات ہوتے ہین مگر انھون نے تو اس قول کو اپنی طرف سے لکھا ہو کسی کی طرف منسوب نہین کیا کہان فتح فارس کہان حضرت ابو بکر کی خلافت فتح فارس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ہوئی ہو -

(سیدنا) صعب (رضی اللہ عنہ)

ابن منقر - انسے انکی بیٹی ام النبین نے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب کی تھی کہ ایک کنوان اپنے گھر مین کھودین حضرت نے انھین اجازت دی اور اس بات کا حکم دیا کہ کسی کو پانی بھرنے سے نہ روکین

(چنانچہ انھون نے کنوان کھودا) مگر وہ شور نکلا تو حضرت نے انھین ایک تیر دیا انھون نے اُس تیر کو اُسمین گاڑ دیا وہ میٹھا ہو گیا-

(سیدنا) صعصعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صوحان - انکا نسب انکے بھائی زید کے نام مین گذر چکا ہی- صعصعہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مسلمان تھے مگر آپکو دیکھا نہین اس زمانے مین بہت کم سن تھے - اپنی قوم عبد القیس مین سردار تھے فصیح اور خطیب اور زبان آور دیندار فاضل تھے - انکا شمار اصحاب علی رضی اللہ عنہ مین ہی حضرت علی کے ساتھ سب لڑائیون مین شریک رہے صعصعہ وہی شخص ہین کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے اُس مال کو تقسیم کیا جو ابو موسی (اشعری) نے اُنکے پاس بھیجا تھا جو دس لاکھ درہم کا تھا اور اسمین سے کچھ بچ رہا اور لوگون نے باہم اختلاف کیا کہ ہم اسکو کس کام مین صرف کرین تو حضرت عمر نے لوگون کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو تمھارے مال مین بعد تقسیم کچھ بچ رہا ہی پس یہ صعصعہ کھڑے ہو گئے حالانکہ اس زمانے مین نوجوان تھے اور کہا کہ اے امیر المومنین مشورہ اس کام مین لیا جاتا ہی جسکی بابت قرآن نہ نازل ہوا ہو اور جس امر کی بابت قرآن نازل ہو چکا ہی اسکو آپ اُسی مقام مین صرف کیجیے جہان اللہ عزوجل نے حکم دیا ہی آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو تم میرے ہو مین تمھارا ہون پس اسکو حضرت عمر نے مسلمانون کے درمیان مین تقسیم کر دیا یہ اُن لوگون مین تھے جنکو حضرت عثمان نے شام کی طرف بھیجا تھا- انکی وفات حضرت معاویہ کے زمانے مین ہوئی تھی بہت ثقہ تھے حدیث کی روایت کم کرتے تھے- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی-

(سیدنا) صعصعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن حصن یا ابن حصین بن عبادہ نزال بن مُرہ بن عبید بن مقاعس- نام انکا حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ ابن تمیم بن مرہ احنف بن قیس کے چچا ہین- انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی انکی روایت صرف حضرت عائشہ اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے ہی- انسے احنف بن قیس نے اور حسن بصری نے اور انکے بیٹے عبد ربہ بن صعصعہ نے روایت کی ہی- صعصعہ بھائی ہین جزء بن معاویہ کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہواز کے حاکم تھے- ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بصری نے صعصعہ بن معاویہ سے جو فرزدق کے چچا تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے انکے سامنے یہ آیت پڑھی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہ[1] صعصعہ کہتے تھے مجھے یہی کافی ہی اور کچھ پروا نہین اگر مین حضرت سے سوا اسکے کوئی حدیث نہین سنی اس حدیث کو سلیمان بن حرب نے اور ابن مبارک نے جریر سے روایت کیا ہی اور ان دونون نے بھی یزید بن ہارون کی طرح کہا ہی کہ صعصعہ فرزدق کے چچا تھے

[1] ترجمہ پس جو کوئی ذرہ برابر نیکی کریگا وہ اسکو دیکھ لیگا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کریگا وہ اُسکو دیکھ لیگا ۱۲

حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے فرزدق کا نام ہمام ہے وہ بیٹے ہین غالب بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک ابن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے۔ ابونعیم نے اس حدیث کو اسی تذکرہ مین روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے صعصعہ بن ناجیہ کے تذکرہ مین روایت کیا ہے اور ابوعمر نے صعصعہ بن ناجیہ ہی کے تذکرہ مین لکھا ہے انسے حسن (بصری) نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ فرزدق کے چچا ہین اس سے بھی ابن مندہ کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ صعصعہ بن معاویہ کو فرزدق کا چچا کہنا غلط ہے اوسکی بحث انشاءاللہ صعصعہ بن ناجیہ کے نام مین آئیگی۔۔۔ اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے صعصعہ بن معاویہ کے تذکرہ مین جو احنف کے چچا تھے غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ یہ فرزدق کے چچا تھے اس سے بھی ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے۔۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **صعصعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک۔ بن زید مناہ بن تمیم۔ یہ صعصعہ فرزدق شاعر کے دادا تھے فرزدق کا نام ہمام ہے وہ بیٹے ہین غالب بن صعصعہ کے۔ یہ صعصعہ اقرع بن حابس بن عقال کے چچازاد بھائی ہین۔ انسے انکے بیٹے عقال بن صعصعہ نے اور طفیل بن عمرو نے روایت کی ہے اور حسن بصری نے بھی انسے روایت کی ہے اور انھون نے انکو فرزدق کا چچا کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ فرزدق کے دادا ہین بنی تمیم کے اشراف اور بنی مجاشع کے سرداروں مین سے تھے زمانۂ جاہلیت مین یہ زندہ درگور[۱] کی جانے والی لڑکیون کو فدیہ دے کے بچالیتے تھے فرزدق نے انکی اسی بات کی اپنے اس شعر مین تعریف کی ہے

وجدی[۲] الذی منع الوائدات واحیی الوئید فلم تو ئد

ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوموسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علاء بن فضل بن عبدالملک بن ابی سویہ منقری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عباد بن شیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے طفیل بن عمرو نے صعصعہ بن ناجیہ سے جو فرزدق کے دادا تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا حضرت نے مجھپر اسلام پیش کیا مین مسلمان ہوگیا اور حضرت نے مجھے چند آیتین قرآن کی تعلیم فرمائین مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ مینے زمانۂ جاہلیت مین بھی کچھ نیک کام کیے ہین کیا مجھے انکا ثواب ملیگا حضرت نے پوچھا تمنے کیا نیک کام کیے ہین مینے عرض کیا کہ میری دو عشراء[۳] اونٹنیان کھو گئی تھین مین اونکے ڈھونڈنے کے لیے اپنے ایک اونٹ پر سوار ہو کے نکلا چنانچہ وہ

---

[۱] زمانۂ جاہلیت مین رسم تھی کہ غیرت مند لوگ جب انکے یہان لڑکی پیدا ہوتی تو اسکو زندہ دفن کرادیتے تھے لڑکی کی ولادت انکو بہت ناگوار تھی ۱۲ [۲] ترجمہ میرے دادا وہ شخص ہین جو زندہ درگور کرنے والیون کی روک لیتے تھے ؛ اور زندہ درگور کیا جانے والی لڑکی کو بچالیتے تھے ۱۲ [۳] عشراء اس اونٹنی کو کہتے ہین جو دس مہینے کی حاملہ ہو یعنے اسکے وضع حمل کا زمانہ قریب ہو ایسی اونٹنیون کی قدر زیادہ ہوتی ہے ۱۲

اونٹنیاں مجھے مل گئیں) اثنائے راہ میں ایک میدان کے اندر مجھے دو مکان دکھائی دیئے میں نے اُن دونوں میں جانیکا ارادہ کیا ایک مکان میں میں نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا اتفاقاً اس حال میں کہ وہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا اور میں اس سے باتیں کر رہا تھا ایک عورت نے آواز دی کہ میرے بچہ پیدا ہو گیا اُس بوڑھے نے کہا کہ کیا پیدا ہوا عورت نے کہا لڑکی بوڑھے نے کہا تو اسکو دفن کر دے میں نے کہا میں اسکی روح کو تجھ سے مول لیتا ہوں تو اسکو مت قتل کر چنانچہ میں نے اسکو اپنی دونوں اونٹنیوں اور اُس اونٹ کے عوض میں جسپر میں سوار تھا مول لے لیا اور اسلام کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی تین سو ساٹھ زندہ درگور کی جانے والی لڑکیوں کو بچایا ہر ایک کو دو عشرا اونٹنیوں اور ایک اونٹ کے عوض میں مول لیتا تھا پس کیا مجھے کچھ ثواب ملیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو بہت بڑی نیکی تمھاری ہے اسکا ثواب تو تمھیں مل گیا کہ اللہ نے تمھیں اسلام کی عنایت فرمائی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صُعق (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعید قرشی نے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا یہ صحابی ہیں یا نہیں اور انھوں نے اپنی سند سے عبد اللہ بن صعق سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتن کے ٹوٹ جانے میں غصہ اور ناخوشی نہ کیا کرو کیونکہ برتنوں کی بھی عمر ہوتی ہے آدمیوں کی عمر کی طرح۔

باب الصاد والفاء

(سیدنا) صفرہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو معدان۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ حافظ ابو زکریا نے۔ انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو اسحاق یعنی احمد بن محمد بن یاسین نے انکا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو ہرات آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ انکی والدہ صفیہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحیہ۔ انکی کنیت ابو وہب ہے اور بعض لوگ ابو امیہ کہتے ہیں۔ انکے والد امیہ بن خلف غزوہ بدر میں بحالت کفر قتل کئے گئے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو صفوان بن امیہ اپنے دادا کے پاس بھاگ گئے پھر عمیر بن وہب بن خلف جو صفوان کے چچازاد بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور ان کے ساتھ انکے بیٹے وہب بن عمیر بھی تھے ان دونوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صفوان کیلئے امان مانگی آپ نے انکو امان دی اور علامت کیلئے اپنی چادر یا عمامہ انکے پاس بھیجا جس کو پہنکر حضرت مکہ میں داخل ہوئے تھے پس وہب بن عمیر

صفوان سے ملے پس صفوان وہب کے ساتھ آئے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین کھڑے ہو گئے اور اسوقت
لوگ بہت جمع تھے اسلیئے انھون نے بلند آواز سے کہا کہ اے محمد یہ وہب بن عمیر کہتے ہین کہ آپ نے مجھے بقدر مسافت دو ماہ کی امان
دی ہی تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اے ابو وہب (سواری سے) اترو انھون نے کہا نہین جب تک آپ مجھسے
صاف صاف بیان نکر دین مین نہ اترونگا پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اترو تمھین چار ماہ کی مسافت کے بقدر امان
دیا جاتا ہی پس یہ اترے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین تک گئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے کچھ ہتیار
عاریتاً مانگے تھے انھون نے عرض کیا کہ خوشی سے آپ مانگتے ہین یا جبراً حضرت نے فرمایا نہین بلکہ خوشی سے بطور عاریت کے کہ اگر وہ
تلف ہو جائین تو انکا تاوان دیا جائیگا پس انھون نے حضرت کو عاریتاً دیدیئے غزوۂ حنین مین یہ کافرون کیطرف سے تھے۔ جب
مسلمانون کو ہزیمت ہوئی تو کلاہ بن حنبل نے جو صفوان کا اخیافی بھائی تھا کہا کہ دیکھو جادو ٹوٹ گیا صفوان نے کہا چپ رہ خدا تیرے
منہ کو پاک کر دے واللہ مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہو کہ قریش کا کوئی شخص تربیت کرے مراد انکی عوف بن مالک نضری سے تھی پھر
جب مسلمانون کو حنین کے دن فتح ملی تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی (مالِ غنیمت سے حصہ) دیا۔ ہمین ابراہیم بن محمد
فقیہہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن خلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے یحییٰ بن آدم نے ابن مبارک سے انھون نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے
صفوان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن دیا حضرت سے مجھکو
نہایت ہی بغض تھا مگر آپ مجھے برابر دیتے رہے یہانتک کہ تمام لوگون سے زیادہ آپ مجھے محبوب ہو گئے جب صفوان نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بخشش کی کیفیت دیکھی تو کہا کہ خدا کی قسم اس قدر بخشش نبی کے سوا اور کوئی نہین کر سکتا پس یہ اسلام لے آئے پہلے مولفۃ القلوب
سے تھے پھر انکا اسلام بہت اچھا ہو گیا مکہ مین مقیم رہتے تھے انسے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہین کی وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو ہجرت نہ کرے
اسکا اسلام قبول ہی نہ ہوگا پس یہ مدینہ مین ہجرت کر کے آئے اور حضرت عباس بن عبد المطلب کے یہان اترے انھون نے رسولِ خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی کیفیت بیان کی تو آپ نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت ضروری نہین ہی حضرت نے انسے پوچھا کہ تم کس کے یہان
اترے ہو انھون نے کہا عباس ابن عبد المطلب کے یہان حضرت نے فرمایا تم ایسے شخص کے یہان اترے جو تمام قریش مین سب سے
زیادہ قریش سے محبت کرنے والا ہی یہ زمانہ جاہلیت مین بھی اشراف قریش سے تھے اور کھلانے والون[1] مین سے تھے ان کو لوگ
سداد البطحا کہتے تھے قریش مین سب سے زیادہ فصیح تھے لوگون نے کہا ہی کہ کسی خاندان مین پانچ کھلانے والے نہین سوا عمرو بن عبد اللہ
بن صفوان بن امیہ بن خلف کے خلف نے بھی کھلایا اور امیہ اور صفوان اور عبد اللہ اور عمرو نے کھلایا حضرت معاویہ نے ایکروز

---

[1] یعنی اُن لوگون مین تھے جو غربا اور مساکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے مسافرون کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے ۱۲

پوچھا کہ مکہ میں آجکل کون کہلاتا ہی لوگوں نے کہا عبداللہ بن صفوان حضرت معاویہ نے کہا مبارک ہو مبارک ہو یہ وہ روشنی ہی جو کبھی گل نہ ہوگی عبداللہ بن صفوان مکہ میں عبداللہ بن زبیر کے ہمراہ شہید ہوئے اور صفوان بن امیہ نے مکہ میں سنہ ۴۲ھ میں حضرت معاویہ کی شروع خلافت میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہنگامہ شہادت میں شہید ہوئے۔ انسے انکے بیٹے عبداللہ اور عبداللہ بن حارث نے اور عامر بن مالک نے اور طاوس نے روایت کی ہی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن عمرو سلمی۔ بنی اسد بن خزیمہ کے حلیف ہیں۔ غزوہ بدر میں انکی شریک ہونے کی بابت اختلاف ہی انکے بھائی مالک بن امیہ بدر میں شریک تھے اور یہ دونوں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان رضی اللہ عنہ

ابن صفوان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قبیلہ بنی عمرو کے حاکم تھے سیف نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ عثمان بن عمرو سلمی بنی اسد کے حاکم تھے اور صفوان بن صفوان بنی عمرو کے حاکم تھے انکا تذکرہ اشیری نے ابو عمر پر استدراک کرنے کیلئے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان رضی اللہ عنہ

ابن عبداللہ خزاعی بعض لوگوں کا بیان ہی کہ یہ صحابی ہیں۔ انکی حدیث موقوف ہی۔ انسے عبداللہ بن اوس نے روایت کی ہی کہ انھوں نے کہا جب میں مرجاؤں تو میرے کفن کا جو حصہ زمین سے ملا ہو اس کو چاک کردینا اسکے بعد میرے اوپر مٹی ڈالنا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) صفوان رضی اللہ عنہ

ابن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان۔ داؤد بن ابی ہند نے عامر سے انھوں نے صفوان بن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہی کہ انھوں نے کہا میرا گذر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہوا میں دو خرگوش (شکار کئے ہوئے) لٹکائے ہوئے تھا میں نے کہا کہ مجھے چھری نہیں ملی تو میں نے انکو پتھر سے ذبح کردیا ہی حضرت نے فرمایا کھاؤ (حلال ہی) اس حدیث کو علی بن سلیمان واسطی نے داؤد بن ابی ہند سے اسی طرح روایت کیا ہی اور حماد بن سلمہ نے اور یزید بن ہارون نے داؤد سے اس کو روایت کیا ہی اور ان دونوں نے انکا نام صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان رضی اللہ عنہ

ابن عبدالرحمن بن صفوان قریشی جمحی انکے والد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں فتح مکہ کے دن لائے تھے تاکہ یہ آپسے ہجرت پر بیعت کریں حضرت نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کی ضرورت نہیں حضرت عباس نے انکی سفارش کی تو آپ نے انسے بیعت لیلی انکا تذکرہ انکے والد عبدالرحمن کے تذکرہ میں

انشاء اللہ تعالی کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور نیز انھون نے عبد الرحمن بن صفوان کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ یا انکا نام صفوان بن عبد الرحمن ہے انکی حدیث اسی طرح شک کے ساتھ روایت کی ہے اور اکثر راوی انکے متعلق یہ کہتے ہین کہ انکا نام عبد الرحمن بن صفوان ہے انھون نے کہا ہے میرا خیال بھی یہی ہے کہ انکا نام عبد الرحمن بن قدامہ ہے مگر یہ صحیح نہین کیونکہ انھون نے اس تذکرہ مین لکھا ہے کہ یہ جمحی ہین اور ابن قدامہ کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ یہ تمیمی ہین پس یہ دونون ایک کیونکر ہو سکتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن یا عبد الرحمن بن صفوان۔ سعید قریشی نے انکا تذکرہ کیا ہے اور انھون نے اپنی سند سے مجاہد سے انھون نے صفوان بن عبد الرحمن یا عبد الرحمن بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مین) تشریف لائے اور کعبہ مین داخل ہوئے تھے تو مین اپنا لباس پہنا بعد اسکے مین گیا آپ اور آپکے اصحاب حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان مین تھے استلام کر رہے تھے اور اپنے رخسارون کو کعبہ پر رکھے ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پنجستہ سب لوگون کے دروازہ سے قریب تھے مین ان مین سے دو آدمیون کے پاس گیا اور مین نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ کے اندر) کیا کیا کام کئے اُن دونون نے کہا کہ آپ نے اُس ستون کے پاس جو دروازے کے پاس ہے دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ میرا خیال یہ ہے کہ یہ صفوان اور یہ وہ جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا ایک ہین کیونکہ ابوعمر نے عبد الرحمن بن صفوان کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ انسے مجاہد نے روایت کی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ انکا نام صفوان بن عبد الرحمن یا عبد الرحمن بن صفوان ہے پس قریب (قیاس) یہی ہے کہ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عسال۔ بنی جمل بن قاہر بن عامر بن عوثبان بن مراد سے ہین۔ کوفہ مین رہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انھون نے بارہ جہاد کئے تھے۔ انسے عبد اللہ بن مسعود نے اور زر بن حبیش نے اور عبد اللہ بن سلمہ اور ابو الغریف نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہین یہ بنی جمل بن کنانہ بن ناجیہ ابن مراد سے ہین۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بنی زاہر بن مراد سے ہین اور ابن کلبی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے شروع تذکرہ مین کہا کہ یہ بنی زاہر سے ہین۔ ہمین ابومنصور بن سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صعق بن حزن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حکم بنانی نے منہال بن عمرو سے انھون نے زر سے انھون نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھسے صفوان بن عسال مرادی کہتے تھے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ اپنی ایک چادر سے تکیہ لگائے ہوئے مسجد مین بیٹھے تھے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین طلب علم کیلئے آیا ہون آپ نے مرحبا طالب العلم کو مرحبا

طالب علم کو فرشتے اپنے بازوون سے گھیرے رہتے ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اسدی۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ مہاجرین مدینہ مین آہستہ آہستہ یکے بعد دیگرے آگئے اور بنی غنم دودان بھی مسلمان تھے یہ بھی اپنے مردون عورتون سمیت ہجرت کرکے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ مین رہتے تھے انھین مین سے صفوان بن عمرو تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ سُلمی۔ بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہین۔ احد مین شریک تھے مگر بدر مین شریک نہین ہوئے انکے بھائی مدلج اور ثقف اور مالک البتہ اُسمین شریک تھے یہ سب بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ یہ صفوان وہی ہین جنکا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا ہو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو اسدی لکھا ہی اور ابو عمر نے انکو سلمی یا اسلمی لکھا ہی ثقف بن عمرو کے تذکرہ مین وہ مضامین آچکے ہین جو دونون کے ایک ہونے پر دلالت کرتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ تمیمی مُرائی۔ بنی امرء القیس بن زید مناہ بن تمیم سے ہین۔ انسے عبد الرحمن بن صفوان ابن قدامہ نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ یہ مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ہجرت کرکے گئے تھے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اسپر صفوان نے مسح کیا پھر صفوان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپ سے محبت رکھتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) آدمی اسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہی صفوان بن قدامہ نے جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا اس وقت اپنی قوم کو اور اپنے بھائی کے بیٹون کو بلایا تاکہ وہ بھی انکے ساتھ ہو جائین مگر انھون نے نہ مانا لہذا یہ انکو چھوڑ کے چل دیئے اور اپنے ہمراہ اپنے دونون بیٹون عبد العزیٰ اور عبد نہم کو لائے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوکا نام بدلکے عبد الرحمن اور عبد اللہ رکھدیا اسیکے متعلق انکے نصر بن قدامہ کے بیٹے نے یہ اشعار کہے تھے ؎

تحمل[1] صفوان فاصبح غادیا ۔۔۔ بابنائہ عمدا وخلی الموالیا
طلاب الذی یبقی وآثر غیرہ ۔۔۔ فشتان ما یفنی وما کان باقیا
فاصبحت بعد ازالامر منفسد ۔۔۔ واصبح صفوان بیثرب ثاویا
بابنائہ جار الرسول محمد ۔۔۔ مجیبا لہ اذ جاء بالحق داعیا

[1] ترجمہ۔ صفوان اپنے بیٹون کو لیکے سفر کر گئے اور انھون نے (اپنے) اعزہ کو چھوڑ دیا۔ وہ اس چیز کے طالب ہوئے جو باقی رہیگی (یعنی آخرت) اور اسکے علاوہ دوسری چیز اختیار کی پس باقی رہنے والی اور فنا ہو جانیوالی مین بڑا فرق ہو مینے ایک خراب چیز کو حاصل کیا۔ اور صفوان اپنے بیٹون کو لیکے مدینہ مین رہنے لگے محمد رسول اللہ کے پڑوسی ہو گئے۔ اور جب کہ رسول حق کی طرف بلاتے تھے صفوان نے انکی بات مان لی ۱۲

اس ہیں اور اشعار بھی ہیں صفوان مرتے وقت تک مدینہ میں رہے اور اپنے بیٹے عبد الرحمن کو مدینہ میں مقیم چھوڑ گئے تھے عبد الرحمن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک رہے پھر حضرت عمر نے عراق میں مثنی بن حارثہ کی مدد کیلئے جب کہ انھوں نے حضرت عمر سے مدد مانگی تھی جریر اور عبد الرحمن بن صفوان عرانی کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجدیا تھا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن صفوان بن مدان بن حلاحل بن اقیش بن مجاشن بن معاویہ بن شریق بن حردہ بن اسید ابن عمرو بن تمیم تیمی اسیدی صحابی ہیں نیکوکار مہاجرین سے تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد یا محمد بن صفوان۔ علی بن عبد العزیز نے حجاج بن منہال سے انھوں نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے محمد بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی بکریوں کے گلہ میں آئے اور دو خرگوش انھوں نے شکار کئے اور انھیں ایک پتھر سے ذبح کیا پھر انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میں نے انکو ایک پتھر سے ذبح کیا ہے آپ نے فرمایا انکو کھاؤ (حلال ہیں) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور بواسطہ ابن قانع کے ابراہیم بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ حجاج سے اپنی سند سے روایت کرتے تھے کہ انکا نام صفوان بن عبد اللہ ہے انکو اسمیں شک ہے تھا اور ابو الاحوص یعنی سلام بن سلیم سے مروی ہے عاصم بن احول سے وہ شعبی سے روایت کرتے تھے کہ انکا نام محمد صیفی ہے۔ اور شعبہ وغیرہ نے عاصم سے انھوں نے شعبی سے انکا نام محمد بن صفوان روایت کیا ہے اور بعض راویوں نے انکا نام ابو صفوان بن محمد کہا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ قریشی زہری۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ مسور بن مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ کے بھائی ہیں انکے بیٹے قاسم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشیر بن سلمان قاسم بن صفوان زہری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ظہر کی نماز (گرمیوں میں) ٹھنڈا کرکے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث کو مروان فزاری نے اور ابو احمد زبیری نے اور عثمان بن عمر نے اور محمد بن سابق نے اور نضر بن احمد اور فضل بن دکین نے بشیر بن سلمان سے انھوں نے قاسم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے ابو حاتم نے کہا ہے کہ قاسم بن صفوان زہری غیر معروف شخص ہیں صرف بشیر بن سلمان کی حدیث میں انکا ذکر ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن معطل بن ربیعہ بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی ذکوانی - ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کلبی نے کہا ہے صفوان بن معطل بن ربیعہ بن مومل بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج اور کہا ہے کہ کنیت انکی ابو عمر ہے غزوہ مریسیع سے پہلے اسلام لائے اور غزوہ مریسیع میں شریک ہوئے واقدی نے کہا کہ یہ صفوان غزوہ خندق میں اور تمام مشاہد میں جو اسکے بعد ہوئے شریک تھے غزوہ خندق ۵ھ میں ہوا ہے - یہ کرز بن جابر فہری کے ہمراہ قبیلہ عرینہ کے ان لوگوں کی تلاش میں گئے تھے جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹا تھا ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کی ساق میں رہتے تھے - انسے حضرت ابو ہریرہ اور عبدالرحمن بن حارث نے روایت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی تعریف کی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں سوا بھلائی کے انکی نسبت کچھ نہیں جانتا ہوں یہ ہیں جنکے بارہ میں اہل افک[1] نے کہا جو کچھ کہا پھر اللہ عزوجل نے اور اسکے رسول نے انکو بری کر دیا انکا واقعہ مشہور ہے جب صفوان کو یہ خبر ملی کہ حسان بن ثابت بھی ان لوگوں میں ہیں جنھوں نے انکی نسبت وہ باتیں کہیں تو انھوں نے انکو تلوار ماری وہ زخمی ہو گئے اور صفوان نے یہ اشعار (انسے مخاطب ہو کے) کہے -

تلق ذباب السیف منی فاننی غلام اذا ہوجیت لست بشاعر ولکننی احمی حمای واشتفی من الباہت الرامی البراء الطواہر[2]

پس حسان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کی آپ نے اسکے معاوضہ میں انکو ایک باغ چھوہارے کا اور ایک لونڈی شیرین نامی عنایت فرمائی اسی لونڈی سے عبدالرحمن بن حسان پیدا ہوئے - صفوان بڑے شجاع اور نیک برگزیدہ تھے - بصرہ میں انکا ایک گھر بھی تھا - غزوہ ارمینیہ میں بعہد خلافت حضرت عمر ۱۹ھ ہجری میں شہید ہوئے اس دن سردار لشکر عثمان بن ابی العاص ثقفی تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک جزیرہ میں انکی وفات ہوئی جو شمشاط کے قریب ہے اور وہیں مدفون ہوئے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حضرت معاویہ کی خلافت میں روم میں جہاد کرنیکے لیے گئے تھے وہیں انکی پنڈلی ٹوٹ گئی مگر برابر نیزہ چلاتے رہے یہانتک کہ وفات پائی یہ واقعہ ۵۸ھ کا ہے واللہ اعلم - مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا صفوان بن معطل سلمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ میں ایک بات آپسے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اُسے جانتے ہیں اور میں اُسے نہیں جانتا آپنے فرمایا وہ کیا بات ہے انھوں نے کہا کیا دن رات میں کوئی وقت ایسا بھی ہے جسمیں

---

[1] اہل افک ان لوگوں کو کہتے ہیں جنھوں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ پر تہمت لگائی تھی وہ تہمت انہیں صفوان کے ساتھ لگائی تھی ۱۲

[2] ترجمہ تلوار کی باڑھ میری طرف سے جھیلو گے جب مجھے ہجو میں لاؤ گے کیونکہ میں ایک نوجوان ہوں شاعر نہیں ہوں - ہاں میں اپنی عزت بچاتا ہوں - اور بہتان باندھنے والے اور پاک صاف لوگوں پر عیب لگانیوالے سے انتقام حاصل کر لیتا ہوں ۱۲

نماز کروہ ہو حضرت نے فرمایا ہاں جب تم نماز صبح پڑھ چکو تو نماز ترک کر دیہانتک کہ آفتاب نکل آئے کیونکہ آفتاب شیطان کی دو سینگوں کے درمیان میں طلوع کرتا ہو پھر طلوع آفتاب کے بعد نماز ترک کر دیہ وہ وقت ہی کہ اسمین جہنم بھڑکائی جاتی ہو یہانتک کہ جب آفتاب سمت الراس سے ہٹ جائے تو نماز پڑھو نماز قبول ہوگی یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھ لو اسکے بعد پھر غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھو۔ انکا تذکرہ تینون نے کہا ہی

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن ربیعہ بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قریشی فہری۔ ابو نعیم اور ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور ہشام بن محمد نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی صفوان بن وہب بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث۔ یہ ابن بیضاء کی کنیت سے مشہور ہین بیضاء کا نام دعد تھا ہم نے انکا ذکر انکے بھائی سہل کے نام مین کیا ہی یہ بدر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر میں شریک تھے یہ ابن شہاب کا قول ہی اور ابن اسحاق نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شہید ہوئے انکو طعیمہ بن عدی نے قتل کیا تھا اور انھون نے کہا ہی کہ بعض لوگ انکا قول ہی کہ یہ بدر مین شہید نہین ہوئے بلکہ رمضان ۳۸ھ میں انکی وفات ہوئی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ طاعون عمواس مین جو ملک شام مین ہوا تھا انھون نے وفات پائی یہ واقعہ ۱۸ھ ہجری کا ہی بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور رافع بن عجلان کے درمیان مواخات کرادی تھی یہ دونون بدر مین شہید ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عبداللہ بن جحش کے سریہ کیساتھ ابو الکیکر بھیجا تھا وہان انھین نے مال غنیمت لا کے انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی یسئلونک عن الشھر الحرام قتال فیہ[1] اسکو عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن یمان عبسی۔ حذیفہ بن یمان کے بھائی ہین۔ خود قبیلہ عبس سے ہین مگر حلیف ہین بنی عبد الاشہل کے۔ اپنے والد حسیل کیساتھ احد مین تھے اور انکے بھائی حذیفہ بھی انکے ساتھ تھے۔ انکا تذکرہ انکے والد کے نام مین لکھا گیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا صفوان (رضی اللہ عنہ)

یا ابن صفوان اسی طرح انکے نام مین شک کیا گیا ہی۔ سلیمان بن حرب نے شعبہ سے انھون نے سماک بن حرب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا میں نے صفوان یا ابن صفوان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک پاجامہ بیچا آپ نے مجھے حساب سے زیادہ چاندی تول کر دی۔ اس حدیث کو ابن مہدی نے شعبہ سے انھون نے سماک سے روایت کیا ہی وہ کہتے تھے کہ میں نے مالک بن عمرو اور ابو صفوان سے سنا اور زہیر بن معاویہ نے ابو الزبیر سے انھون نے صفوان یا ابن صفوان سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ حٰم سجدہ اور تبارک الذی پڑھے بغیر نہ سوتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

[1] ترجمہ تم سے پوچھتے ہین کہ کیا ماہ حرام مین بھی جنگ (جائز) ہی؟

باب الصاد واللام

(سیدنا) صامت (رضی اللہ عنہ)

زبید بن صلت کے والد ہیں۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ صلت بن زبید بن صامت نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو چھوہارون کے اندازے پر مامور فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ نصف[سلہ] ہمارے لیئے رکھنا اور نصف انکے لیئے چھوڑ دینا کیونکہ وہ چرا لیتے ہین اور ہم ان تک پہونچ نہین سکتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ زبید کے نام مین زے کے بعد یای تحتانیہ ہین۔

(سیدنا) صلت (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو کلیب ہے انکے بیٹے کلیب نے روایت کی ہے سلیمان بن مروان عبدی نے ابراہیم بن ابی یحیی سے انھون نے غنیم سے انھون نے ابن کلیب بن صلت سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور انھون نے کہا کہ آپ کفر کی علامت اپنے بیان سے دور کر دیجئے یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو بہت سے لوگون نے غنیم سے کثیر ابن کلیب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے یہی اولی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صلت (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ قریشی مطلبی۔ قیس اور قاسم فرزندان مخرمہ کے بھائی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور انکے بھائی قاسم کو غنیمت خیبر سے سو وسق دیئے تھے اور قیس کو پچاس وسق دیئے تھے اس کو ابو عمر نے انکے بھائی قاسم کے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور زبیر بن بکار اور ابن اسحاق نے بھی اسکو بیان کیا ہے انھون نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صلت بن مخرمہ کو اور انکے بھائی کو غنیمت خیبر سے سو وسق دیئے تھے جنمین چالیس وسق صلت کے تھے اس سے ابو عمر کے قول کی تائید ہوتی ہے

(سیدنا) صلصال (رضی اللہ عنہ)

ابن دلہمس کینت انکی ابو الغضنفر۔ علی بن سعید نے محمد بن ضو بن صلصال بن دلہمس بن جندلہ بن محتجب بن اعز بن غضنفر بن تیم بن ربیعہ بن نزار بن سعد سے انھون نے اپنے والد ضو سے انھون نے اپنے والد صلصال بن دلہمس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم (ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ اپنے صحابہ کی جماعت مین بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ہمسے فرمایا کہ عبادہ بن صامت بیمار ہین چلو تاکہ انکی عیادت کرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور آگے آگے چلے ہم آپکے پیچھے ہو لئے راستے مین آپکا گذر

سلہ غالباً۔ واقعہ خیبر کا ہے واسکے دو ثلث نصف پیدا وار پر صلح ہوئی تھی لہذا آپ نے درخ انکے اندازہ کیلئے انکو مقرر کیا تھا کہ اسی اندازے سے ان لوگون سے نصف چھوہارے لئے جائیں۔

ایک یہودی پر ہوا جسکا لڑکا مر رہا تھا حضرت اسکی طرف تشریف لیگئے اور آپ نے فرمایا اے قوم یہود کیا تم مجھے توریت مین لکھا ہوا پاتے ہو (جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ) یہودی نے صرف اشارہ کیاکہ نہین اس لڑکے نے (جو حالت نزع مین تھا) کہا ہان واللہ اے رسولِ خدا یہ لوگ توریت مین آپکا ذکر دیکھتے ہین اس کے ہاتھ مین ایک ٹکڑا توریت کا تھا اور بے شک اسمین آپ کی صفت اور آپکے اصحاب کی صفت چمک رہی ہی مگر آپ کو دیکھکر وہ ٹکڑا اس یہودی نے چھپالیا ہو اور مین شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور بے شک محمد اُسکے بندے اور اُسکے رسول ہین اسکے سوا پھر کوئی بات اس لڑکے نے نہین کی یہانتک کہ اسکا انتقال ہوگیا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اس بھائی کے پاس ٹھیرو اور ابن کاحق ادا کرو صفوان کہتے ہین پس ہم لوگ اس یہودی اور اس کے لڑکے کے درمیان مین حائل ہوگئے اور اسکی تجہیز وتکفین کرکے اس کو دفن کیا اور لوٹ آئے یہ حدیث غریب الاسناد والنسب ہی جیساکہ تم دیکھ رہے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا صلصل رضی اللہ عنہ)

ابن شرجیل۔ ابوعمر نے کہا ہی کہ مین انکے نسب سے واقف نہین ہون صحابی ہین انکی کوئی روایت نہین انکا واقعہ مشہور ہی کہ انکو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ اور سبرۃ عنبری اور وکیع دارمی اور عمرو بن محجوب عامری کی طرف بھیجا تھا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدون مین سے ایک یہ بھی تھے۔

(سیدنا صلہ رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم عدوی۔ عدی بن رباب کے خاندان سے ہین نہ یہ عدی بیٹے ہین عبد مناہ بن اد بن طابخہ کے۔ سعید قریشی نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔ حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی نے صلہ بن اشیم سے روایت کی ہی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اسمین دنیا کا کچھ خیال نکرے تو وہ جو چیز اللہ تعالیٰ سے طلب کریگا اللہ اسکو دیگا۔ یہ صلہ سجستان مین ۳۵ھ مین شہید ہوئے اس وقت انکی عمر اکیس تیس برس کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلہ کا ذکر کیا کرتے چنانچہ یزید بن جابر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین ایک شخص ہوگا صلہ اسکی شفاعت سے جنت مین اس قدر لوگ داخل ہونگے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا صلہ رضی اللہ عنہ)

ابن حارث غفاری۔ انکا شمار اہل مصر مین ہی صحابی ہین آپسے ابو صالح غفاری نے یعنی سعید بن عبدالرحمن نے اور ابو قبیل نے روایت کی ہی۔ سعید بن یونس کہتے تھے کہ جو لوگ فتح مصر مین شریک تھے انہین صلہ بن حارث بھی تھے ابو صالح یعنی عبدالرحمن غفاری نے بیان کیاکہ سلیم ابن عنز تجیبی کھڑے ہوئے لوگون کے سامنے وعظ بیان کررہے تھے

انسے صلہ بن حارث غفاری نے کہا جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے کہ خدا کی قسم ہم نے اپنے نبی کا عہد اس وقت تک ترک نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

باب الصّاد والنون

(سیدنا) صنابح (رضی اللہ عنہ)

ابن اعسر احمسی۔ کوفی۔ ابوعمر نے کہا ہی کہ انسے صرف قیس بن ابی حازم نے روایت کی ہی۔ یہ وہ صنابحی نہین ہین جو ابوبکر صدیق رضی سے روایت کرتے ہین اور انسے عطاء بن یسار نے وضو کی فضیلت مین اور اوقات ثلاثہ (یعنی طلوع غروب اور استوا) کے وقت مین نماز کی ممانعت کی حدیث روایت کی ہو انکا صحابی ہونا ثابت نہین۔ صنابحی منسوب ہی یمن کے ایک قبیلہ کی طرف صنابح انکا نام ہی نسبت نہین ہی صنابحی تابعی ہین اور صنابح صحابی ہین انکا شمار اہل شام مین ہی اور یہ کوفی ہین انکی روایت موجود ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ انکا نام صنابح اعسر احمسی ہی اور بعض لوگ انکو صنابحی کہتے ہین۔ کوفہ مین رہتے تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے وہ حدیث روایت کی ہی جو ہمسے ابوالفرج بن ابی الرجا نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی حسن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن جعفر بن اسحاق بن علی بن جابر جابری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن احمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جعفر بن عون نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے انھون نے صنابح سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے آگاہ رہو مین حوض کوثر پر پہونچکے تمہارے لئے انتظام کر رکھونگا اور مین تم لوگون کی کثرت امت کا فخر کرونگا پس تم میرے بعد باہم جنگ نکرنا۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صنابح (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ صنابح احمسی کے علاوہ ہین یہ ابونعیم کا قول ہی اور انھون نے کہا ہی مگر میرے نزدیک یہ وہی ہین اور کہا کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ علیحدہ لکھا ہی اور انھون نے وکیع سے انھون نے صلت بن بہرام سے انھون نے صنابح سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ امت ہمیشہ اپنے دین پر قایم رہیگی جب تک کہ جنازون کو انکے اعزہ نہ چھوڑ دینگی[1]۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی اور ابوموسی نے اس حدیث کے بعد کہا ہی کہ اس کو ابوالشیخ صنابحی سے

[1] مطلب یہ ہی کہ جب تک باہم ہمدردی رہیگی اور ایک دوسرے کے درد و غم مین شریک رہینگے اسوقت تک دین باقی رہیگا اور جب باہم ہمدردی نہ رہیگی یہانتک کہ جنازون مین سوا میت کے اعزہ کے اور کوئی نہوگا اس وقت بدینی پھیل جائیگی ۱۲

روایت کیا ہی اور انھون نے لکنے اور صلت کے درمیان مین حارث بن وہب کو ذکر کیا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابونعیم نے اسی طرح ذکر کیا ہو مگر ابن مندہ نے انکا ذکر نہین لکھا جو ابونعیم ان پر رد کرین مجھے نہین معلوم کہ بعض متاخرین سے اس مقام مین ابونعیم کی کیا مراد ہی انکی عادت تو یہ ہو کہ اس لفظ سے ابن مندہ کو مراد لیا کرتے ہین۔

باب الصاد والہاء

(سیدنا) صہبان (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان کنیت انکی ابوطلاسہ حدیبی۔ انکا شمار اہل شام مین ہی فلسطین کے رہنے والے ہین۔ عبداللہ بن عبدالکبیر نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہمنے صہبان ابوطلاسہ سے سنا وہ کہتے تھے عبدالجبار بن عبدالحارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرکے ہمارے پاس آئے پھر وہ لوٹ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور آپ کے ساتھ ایک جہاد مین شریک ہوئے اور اسی مین شہید ہوئے اور مین (اسوقت) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود تھا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صہیب (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن مالک بن عبد عمرو بن عقیل بن عامر بن جندلہ بن جذیمہ بن کعب بن سعد بن اسلم بن اوس مناہ بن نمر بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار۔ ربیعی نمری کلبی اور ابونعیم نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہی اور واقدی نے کہا ہی کہ یہ صہیب بیٹے ہین سنان بن خالد بن عبد عمرو بن عقیل بن کعب بن سعد کے۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہی کہ صہیب بیٹے ہین سنان بن خالد بن عبد عمرو بن طفیل بن عامر بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد کے پس انھون نے عقیل کے بدلے طفیل کا نام لکھا ہو اور جذیمہ کے بدلے خزیمہ لکھا ہی۔ یہ خود نمر بن قاسط کے خاندان سے ہین اور انکی والدہ سلمی بنت قعید بن مہیص بن خزاعی بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم ہین انکی کنیت ابویحییٰ ہی یہ کنیت انکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ انکو رومی اس وجہ سے کہتے ہین کہ اہل روم انکو کمسنی کیحالت مین قید کرکے گئے تھے انکے والد اور انکے چچا کسریٰ (شاہ فارس) کی طرف سے مقام ابلہ مین حاکم تھے ان لوگون کے مکانات لب دجلہ شہر موصل کے پاس تھے اور بعض لوگ کہتے ہین لب فرات تھے سرزمین جزیرہ مین پس اہل روم نے انپر شبخون مارا اور صہیب کو جو اُس وقت چھوٹے تھے پکڑ لیگئے انھون نے روم ہی مین نشو و نما پائی اسی وجہ سے انکی زبان مین عجمیت تھی پھر انکو اہل روم سے قبیلۂ کلب کے لوگون نے خرید لیا اور مکہ لے آئے پھر عبداللہ بن جدعان تیمی نے جو قبیلۂ کلب کے لوگون سے انکو مول لیکر آزاد کردیا یہ انھین کے ساتھ رہے

یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا۔ اور صہیب کی بی بی اور اُنکے لڑکے اور مصعب زبیری۔ کہتے تھے کہ یہ جب بڑے ہوئے اور انکو عقل آئی تو یہ خود روم سے بھاگ کر مکہ چلے آئے تھے اور ابن جدعان سے انھون نے حلف کی دوستی کی تھی اور انھین کے ساتھ رہے یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو یہ اسلام لے آئے اور اسلام کی طرف سبقت کرنے والون مین ہوئے۔ واقدی نے کہا ہو کہ صہیب اور عمار ایک ہی دن اسلام لائے تھے اور ان دونون کا اسلام کچھ اوپر تیس آدمیونکے بعد ہوا یہ مکہ مین اُن کمزور لوگون مین سے تھے جنھین (راہ خدا مین) تکلیف دیجاتی تھی۔ ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد نے اپنی سند سے ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے عبد اللہ بن جدعان نے صہیب کو قبیلہ کلب سے مکہ مین مول لیا اور قبیلہ کلب کے لوگ روم سے انکو مول لائے تھے پھر عبد اللہ ابن جدعان نے انکو آزاد کردیا جب صہیب اسلام لائے اُس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر مین تھے کچھ اوپر تیس آدمیون کے بعد یہ اسلام لائے یہ مکہ مین ان کمزور لوگون مین تھے جن کو راہ خدا مین تکلیف دیجاتی تھی اور آخری لوگون کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ مین علی بن ابی طالب اور صہیب آئے تھے ۱۵ ربیع الاول کو اس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبا مین تھے وہان سے آگے نہ بڑھے تھے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور حارث بن صمہ کے درمیان مین مواخات کرادی تھی۔ جب یہ ہجرت کرکے مدینہ کی طرف چلے تو چند مشرکون نے انکا تعاقب کیا انھون نے اپنا ترکش نکال لیا اسکے بعد کہنے لگے اے گروہ قریش تم جانتے ہو کہ مین تم سب سے زیادہ تیرانداز ہون خدا کی قسم تم مجھ تک نہین پہونچ سکتے یہانتک کہ جتنے تیر میرے پاس ہین وہ سب مین تمھین ماروں نگا بعد اسکے پھر اپنی تلوار سے تمھین قتل کرونگا جب تک وہ میرے ہاتھ مین رہیگی۔ ہان اگر تم میرا مال چاہتے ہو تو مین تمھین بتادون ان لوگون نے کہا اچھا تم اپنا مال ہمین بتادو تو ہم تمھین چھوڑدین اُسپر اُن لوگون نے عہد کیا تو صہیب نے اپنے مال کا پتہ اُن لوگون کو بتادیا اور خود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اے ابو یحییٰ تمھاری تجارت بہت اچھی رہی پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد[1] حضرت صہیب بدر اور احد اور خندق مین اور تمام غزوات مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمین ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند سے ابوزکریا سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسحاق بن حسن حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو حذیفہ یعنی موسی بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمارہ بن زاذان نے ثابت سے انھون نے حضرت انس سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سبقت کرنے والے چار ہین مین اہل عرب مین سبقت کرنے والا ہون اور صہیب اہل روم مین سبقت کرنے والے ہین اور سلمان اہل فارس مین سبقت کرنے والے ہین اور بلال اہل حبش مین سبقت کرنے والے ہین۔ نیز ہمین ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبد الصمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین نے

[1] ترجمہ بعض لوگ وہ ہین جو اپنی جان اللہ کی رضامندی کیلئے بیچڈالتے ہین اور اللہ بندون پر بڑا مہربان ہے ۱۲

وہ کہتے تھے ہم سے عیینہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے انھون نے مجاہد سے روایت کر کے بیان کیا کہ
وہ کہتے تھے سب سے پہلے جن لوگون نے اسلام ظاہر کیا وہ سات آدمی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر بلال صہیب خباب عمار بن یاسر
سمیہ والدہ عمار رضی اللہ عنہم اجمعین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ نے محفوظ رکھا اور ابو بکر کو انکی قوم و جماعت نے انکے علاوہ اور
لوگ بہت ستائے گئے، پکڑ کے انھین لوہے کی زرہین پہنائی جاتی تھین پھر وہ دھوپ مین لٹائے جاتے تھے ہمین ابو جعفر بن مبارک
ابن احمد زریق واسطی امام جامع مسجد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو السعادات یعنی مبارک بن حسین بن عبد الوہاب نے خبر دی
تھی انسے پوچھا کہ کیا تم سے ابو الفتح بن منصور نے بیان کیا ہے انھون نے اقرار کیا کہ ہان پھر انسے کہا کہ تم سے ابو بکر بن منصور خیاط
مصری نے یہ بیان کیا تھا کہ ہمین ابو الحسین عبد اللہ بن احمد بن علی حنبلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم عبد اللہ بن ابراہیم
بن بالویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے صہیب سے نقل کر کے بیان کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل جنت جنت مین داخل ہو جاینگے تو ایک منادی ندا کریگا کہ اللہ عز و جل کا تم سے ایک وعدہ ہے وہ چاہتا ہے
کہ اسکو پورا کرے وہ لوگ کہینگے کہ وہ کون وعدہ ہے کیا اسنے ہماری نیکیون کا پلہ بھاری نہین کر دیا اور ہمارے چہرون کو روشن نہین کیا
اور ہمین جنت مین نہین داخل کیا اور ہمین دوزخ سے نہین نکالا پھر اب کون سا وعدہ باقی ہے پس انسے حجاب اٹھا لیا جائے گا
اور وہ اللہ تبارک و تعالی کو دیکھینگے پھر کوئی چیز جو انکو دیگئی ہوگی اس دیدار سے زیادہ انھین محبوب نہ رہیگی اسی کو اللہ نے زیادہ
کی لفظ سے تعبیر فرمایا ہے انسے حضرت ابن عمر نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکلا
آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے انگلی کے اشارہ سے جواب دیا۔ ہمین ابو اسحاق یعنی ابراہیم محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے
اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمعیل واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ابو فروہ یعنی یزید بن سنان نے ابو مبارک سے انھون نے صہیب سے نقل کر کے بیان کیا کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ فرماتے تھے
جو شخص قرآن پر ایمان نہین رکھتا جو اسکی حرام کی ہوئی چیزون کو حلال سمجھے۔ حضرت صہیب کی طبیعت مین باوجود اس فضل اور
علو مرتبہ کے مذاق اور حسن خلق بہت تھا انسے مروی ہے کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ مقام قبا مین
تھے آپکے سامنے خطب اور تمر رکھے ہوئے تھے اور مجھے آشوب چشم تھا مگر مینے کھانا شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم آشوب
چشم کی حالت مین تمر کھاتے ہو مینے کہا یا رسول اللہ مین اس آنکھ کی طرف سے کھاتا ہون جو اچھی ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے
یہانتک کہ آپکے دندان مبارک کھل گئے حضرت صہیب کی زبان مین سخت عجمیت تھی زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے
کہ وہ کہتے تھے مین حضرت عمر کے ساتھ عالیہ و بلندی مدینہ مین حضرت صہیب کے ایک باغ مین گئے جب حضرت صہیب نے انکو دیکھا تو کہا

کہنے لگے یناس یناس صرف تمر (یعنی کھجور) کہنے لگے کہ یہ لوگون کو کیون پکارتے ہین مینے کہا وہ اپنے ایک غلام کو پکارتے ہین جنکا نام یحنس ہی زبان کی لکنت کے باعث صاف لفظ نہین نکلتا حضرت عمرؓ نے کہا اے صہیب صرف تین باتین تم مین ہین جنکو مین برا سمجھتا ہون اگر وہ نہ ہوتین تو مین کسی کو تمپر فضیلت نہ دیتا مین دیکھتا ہون کہ تم اپنے کو عرب کیطرف منسوب کرتے ہو حالانکہ تمہاری زبان عجمی ہی اور تم اپنی کنیت ابو یحیی بتاتے ہو جو ایک نبی کا نام تھا اور اپنا مال فضول خرچ کرتے ہو حضرت صہیب نے کہا مال فضول خرچ کرنیکو جو آپنے کہا تو مین بیجا صرف نہین کرتا اور میری کنیت ابو یحیی خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہی لہذا مین اسکو ترک نکرونگا اور مین جو اپنے کو عرب کیطرف منسوب کرتا ہون تو در حقیقت مین عربی ہون مگر کمسنی مین اہل روم مجھے پکڑ لیگئے تھے لہذا مین نے انکی زبان حاصل کرلی اور مین قبیلۂ نمر بن قاسط سے ہون پس مین اپنے کو ضرور انکی طرف نسبت کرونگا۔ حضرت عمر بن خطابؓ صہیب سے بہت محبت رکھتے تھے اور انکو بہت اچھا سمجھتے تھے یہانتک کہ جب وہ زخمی کیے گئے تو انھون نے وصیت کی کہ صہیب نماز جنازہ پڑھائین اور تین مرتبہ مسلمانون کی جماعت کیساتھ نماز پڑھین یہانتک کہ اہل شوری کسی کو خلیفہ کو منتخب کرلین حضرت صہیب کی وفات مدینہ مین شوال ۳۸ھ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین انکی عمر ستر برس کی تھی مدینہ مین مدفون ہین۔ رنگ انکا بہت سرخ تھا نہ لمبے تھے نہ پستہ قد مگر ہان قد چھوٹا تھا سر مین بال بہت تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) صہیب (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ طبرانی نے اور ابن اشکاب نے اور بہت سے لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین کوشیدی ابو غالب اور فورابی اور ابو شروان نے خبر دی یہ لوگ کہتے تھے ہمین ابن زید نے خبر دی نیز ابو موسی کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن علی معمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ایوب بن محمد وزان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن مصعب قرقسانی سے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منصور نے ہلال بن یساف سے انھون نے صہیب بن نعمان سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر مین نماز پڑھنے کی فضیلت بہ نسبت اس جگہ نماز پڑھنے کے جہان لوگ دیکھین ایسی ہی جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔ اس حدیث کو عمر بن یحیی نے ابن مصعب سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

باب الصاد والواو والیاء

(سیدنا) صواب (رضی اللہ عنہ)

صحابہ مین سے ایک شخص ہین انکا ذکر کیا جاتا ہی۔ بصرہ مین رہتے تھے محمد بن ابی یعقوب نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ یہان ایک شخص تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکا نام صواب تھا جب انکے لئے کھانا آتا تو ایک یتیم یا دو یتیم کو ضرور بلاتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن اصلت کنیت انکی ابو قیس۔ انصاری ہین بنی وائل بن زید مین سے ایک شخص ہین یہ اور ان کے بھائی وحوح قریش کیساتھ مکہ چلے گئے تھے اور وہین رہتے تھے فتح مکہ کے دن اسلام لائے یہ ابن اسحاق کا قول ہی اور زبیر نے کہا ہی کہ ابو قیس بن صلت شاعر وحوح کے بھائی تھے اسلام لائے ہی نہین۔ انکا نام حارث بن اصلت تھا انھون نے کہا ہی کہ بعض لوگ انکو عبد اللہ کہتے ہین۔ ابن اسحاق اور زبیر نے جو انکی بابت لکھا ہی اسمین اعتراض ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو الحارث بیٹے ہین ساعدہ بن عبد الاشہل بن مالک بن لوذان کے کسی جہاد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے تھے اثنای راہ مین مقام کدید مین وفات پائی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین کے کرتہ مین کفن دلوایا۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن ربعی بن اوس انکے صحابی ہونے مین کلام ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن سواد بن عباد بن عمرو بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بیعت عقبہ ثانیہ مین شریک تھے بدر مین شریک نہین ہوئے ابن اسحاق نے انکا نام صیفی بن سواد لکھا ہی اور ابن ہشام نے صیفی بن اسود بن عباد لکھا ہی اور نسب ویسا ہی بیان کیا ہی جیسا ہم نے لکھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ قبیلۂ بنی ثعلبہ کے سردار تھے انکے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھدی تھی اسمین انکو انکی قوم پر سردار مقرر کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی ابن عمرو بن سہل بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبد الاشہل۔ بھائی ہین حباب کے بھانجے ہین ابو الہیثم بن تیہان کے والدہ انکی صعبہ بنت تیہان ہین۔ احد کے دن شہید ہوئے انکو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

مرقع بن صیفی کے والد ہین۔ انکی حدیث عمرو بن مرقع بن صیفی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چیونٹی کے مارنے سے منع فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابوموسی نے کہا ہی کہ سعید قرشی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ یحیی بن جلید بن صیفی کے دادا ہین اور انھون نے اپنی سند سے جلید بن صیفی سے انھون نے اپنی والدہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ اپنے پیشاب کرنے کی جگہ بھی تجویز کر لیتے تھے جس طرح رہنے کی جگہ تجویز کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

حرف الضاد ٭ باب الضاد و الحاء

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور انھون نے اپنی سند سے محمد بن عبادہ بن صبیح سے انھون نے نصر بن مزاحم سے انھون نے مندل بن علی سے انھون نے اسماعیل بن زیاد سے انھون نے ابراہیم بن بشیر انصاری سے روایت کی ہی کہ ضحاک انصاری کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کیطرف چلے تو آپ نے علی کو مقدمہ لشکر کا سردار مقرر کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص باغ مین داخل ہو جائے اُسے امن دیدینا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو فرما چکے تو حضرت علی نے اسکا اعلان کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو دیکھا کہ وہ ہنس رہے ہین آپ نے پوچھا کہ تم کیون ہنستے ہو جبریل نے کہا مین (علی کو دیکھکے خوش ہو رہا ہون مین) انکو دوست رکھتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے کہا کہ جبریل کہتے ہیں کہ مین تمکو دوست رکھتا ہون حضرت علی نے کہا مین اس رتبہ پر پہونچگیا کہ جبریل مجھے دوست رکھتے ہین آپ نے فرمایا ہان اور جبریل سے بھی جو افضل ہی یعنی اللہ عزوجل وہ بھی تمھین دوست رکھتا ہی اس حدیث کو عبداللہ بن الجہم رازی نے نصر سے روایت کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ حدیث بواسطہ ابراہیم کے ضحاک سے مروی ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبیرہ بعض لوگ انکو ابوجبیرہ بن ضحاک کہتے ہین۔ حماد بن سلمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے ضحاک بن ابی جبیرہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے زمانہ جاہلیت مین لقب رکھنے کا دستور تھا پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تنابزوا بالالقاب[1]

---

[1] ترجمہ کسی کے برے لقب نہ رکھو ۱۲

بالالقاب اس حدیث کو بشر بن مفضل نے اور اسمٰعیل بن علیہ اور شعبہ اور حفص بن غیاث نے داؤد سے انھون نے شعبی سے انھون نے ابوجبیرہ بن ضحاک سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے ہمین لوگون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی ولا تنابزوا بالالقاب ترمذی نے کہا ہی کہ ابوجبیرہ بن ضحاک بھائی ہین ثابت بن ضحاک کے مگر ابو یعلی موصلی نے انکا نام ضحاک بن ابی جبیرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ ہم سے ہدبہ نے اور ابراہیم بن حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے ضحاک بن ابی جبیرہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا زمانہ جاہلیت مین لقب کا دستور تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اسکے لقب کے ساتھ پکارا تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ وہ اس لقب کو برا سمجھتا ہی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تنابزوا بالالقاب اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ ضحاک بن ابی جبیرہ وہی ضحاک بن خلیفہ ہین ہم انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کرینگے مگر صحیح یہ ہی کہ ابوجبیرہ بیٹے ہین ضحاک بن خلیفہ کے واللہ اعلم انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ثم السلمی۔ عروہ بن زبیر نے انکا ذکر ان لوگون مین کیا ہی جو بیعت عقبہ مین شریک تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنیکے لیئے حاضر تھے اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے انکو شرکاء بدر مین ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبد الاشہل انصاری الاشہلی۔ احد مین شریک تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت مین وفات پائی۔ یہ ضحاک والد ہین ثابت بن ضحاک کے اور ابوجبیرہ کے والد ہین۔ یہی ہین جنھون نے محمد بن مسلمہ سے پانی کی بابت جھگڑا کیا تھا یہ جھگڑا حضرت عمر کے سامنے پیش ہوا تو انھون نے محمد بن مسلمہ سے کہا واللہ اسکے یہان پانی ضرور جائیگا گو تمھارے پیٹ پر ہوکر بہے۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ سب سے پہلا غزوہ انکا بنی نضیر تھا۔ انکی کوئی روایت معلوم نہین انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی اس سے انکے اس قول کی جو ضحاک بن جبیرہ کے تذکرہ مین گذر چکا ہی کہ یہ ضحاک بن خلیفہ ہین تردید ہوتی ہی انھون نے انکو وہان ابوجبیرہ کہا تھا اور ابوجبیرہ ضحاک کے بیٹے ہین اور یہان خود ابوجبیرہ کو ضحاک بنایا پس انھون نے اپنے قول کے خلاف کہدیا صحیح یہ ہی کہ ابوجبیرہ بیٹے ہین ضحاک بن خلیفہ کے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ حمیری۔ انکا ذکر کتاب الصلح مین ہی اس سے پہلے انکا تذکرہ ہوچکا ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن زمل جہنی۔ یہ طبرانی کا قول ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام عبد اللہ بن زمل ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے ان لوگون مین

لکھا ہی جنکا نام حازم نہین مسلم بن عبد اللہ جہنی نے اپنے چچا ابو مشجعہ بن ربعی سے انھون نے ضحاک بن زمل سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز صبح کے اپنا پیر اسی طرح دھرے ہوئے ستر مرتبہ فرماتے تھے سبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ان اللہ کان توابا پھر فرماتے ہین کہ ستر مرتبہ اسکا پڑھنا سات سو گناہون کا معاوضہ ہو سکتا ہی اور جس کے گناہ ایک دن مین سات سو سے بھی زیادہ ہون اسمین کچھ بھلائی نہین پھر اسکو دو مرتبہ کہکر لوگون کیطرف منہ کرکے بیٹھ جاتے تھے اور آپ (اس وقت) خواب کا دیکھنا پسند کرتے تھے الخ بعد انھون نے پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو موسی نے کہا ہی کہ ابن زمل کا نام مین کسی روایت مین نہین دیکھتا ہون طبرانی نے انکا ذکر کیا ہی اور ابو نعیم نے انکی پیروی کی ہی مین سمجھتا ہون کہ ان دونون سے غلطی ہوگئی ہی شاید انکو ضحاک بن زمل کا نام یاد ہوگا وہ سمجھے کہ یہ وہی ابن زمل ہین حالانکہ ضحاک بن زمل تبع تابعین مین ایک شخص ہین انکو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہی۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن حارث بن زائدہ بن عبد اللہ بن حبیب بن مالک بن خفاف بن امرا القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت انھون نے اٹھائی ہی اور آپنے انکے لیئے ایک جھنڈا بھی بندھوا دیا تھا انکا تذکرہ ابن کلبی سے نقل کیا ہی

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی کنیت انکی ابو سعید ہی۔ اسلام لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہی۔ بادیہ مدینہ مین اترا کرتے تھے انکو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم کے مسلمانون پر حاکم مقرر کیا تھا اور انکو ایک خط بھی لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو انکے شوہر کی دیت سے میراث دین وہ دھوکے سے مقتول ہوگئے تھے یہ ضحاک رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تلوار لیئے (پہرہ دینے اکثر) ہوا کرتے تھے بڑے بہادر اور جری تھے تنہا سو آدمیون کی برابر سمجھے جاتے تھے جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کیلیئے چلے تو انکو قبیلۂ بنی سلیم پر سردار بنایا وہ نو سو آدمی تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین کوئی شخص ایسا ہی جو سو کی برابر ہوتا کہ تم پورے ہزار ہو جاؤ پھر آپنے ضحاک سے اس کمی کو پورا کردیا یہ اُن کے سردار تھے اِن کو امیر حاکم اسلیئے مقرر کیا کہ وہ سب قبیلۂ قیس غیلان سے تھے۔ انکو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کا امیر بھی مقرر کیا تھا۔ انکا ذکر عباس بن مرداس سلمی نے اپنے شعر مین کیا ہی۔

ان الذین وفوا بما عاھدتھم جیش بعثت علیھم الضحاکا امرتہ ذرب السنان کانہ لما تکنفہ العدو یراکا حوا یعانق بالیدین وتارۃ یفری الجماجم صارما بتارا

ترجمہ ۔ بیشک وہ لوگ جنھون نے (اے رسول اللہ) آپکے عہد کو پورا کیا وہ اس لشکر کے لوگ تھے جنپر آپنے ضحاک کو سردار بنایا آپنے انکو تیز نیزہ کا سردار بنایا تھا جب کہ دشمن دیکھتا تھا تو انکا گرجاتا تھا وہ نیزہ کبھی ہاتھون سے معانقہ کرتا تھا اور کبھی کھوپڑیونکو کاٹ کے پھینک دیتا تھا ۱۲

انسے سعید بن مسیب اور حسن بصری نے روایت کی ہی ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے زہری سے انھون نے سعید بن مسیب سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب کہتے تھے کہ دیت عاقلہ کو ملیگی اور عورات اپنے شوہر کی دیت سے میراث نہ پائیگی یہانتک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے انسے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو انکے شوہر کی دیت سے میراث دو اس حدیث کو ایک جماعت ائمہ نے زہری سے روایت کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن مسعود بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ انصاری خزرجی۔ بنی دینار بن نجار سے ہین نعمان بن عبد عمرو کے یہ دونون بھائی غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ ابن شہاب کا قول ہی اور یہ دونون احد مین بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم ور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ سعدی۔ سعد تمیم کے خاندان سے ہین۔ عبد اللہ بن عرادہ نے عبد الرحمن بن طرفہ سے انھون نے ضحاک بن عرفجہ سے روایت کی ہی کہ انکی ناک واقعہ کلاب مین زخمی ہوگئی تھی اور ابو الاشہب نے عبد الرحمن بن طرفہ سے انھون نے اپنے والد سے نقل کیا ہی کہ انکی ناک واقعہ کلاب کے دن زخمی ہوگئی تھی اور ابن مبارک نے جعفر بن حیان سے انھون نے ابن طرفہ سے انھون نے عرفجہ سے انھون نے اپنے دادا یعنی عرفجہ سے نقل کیا ہی کہ انکی ناک واقعہ کلاب کے دن زخمی ہوگئی تھی پس کچھ لوگون نے انکا نام عرفجہ بتایا ہی اور کچھ لوگون نے طرفہ اور کچھ لوگون نے ضحاک یہ ابو عمر کا کلام تھا اور ابن مندہ نے عبد اللہ بن عرادہ کا قول نقل کرکے لکھا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ انکا نام عرفجہ بن اسعد ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے کہا ہی کہ انکی ناک زخمی ہوگئی تھی یہ غلط ہی صحیح یہ ہی کہ انکا نام عرفجہ ابن اسعد ہی یہ قول صرف ابن مندہ کا نہین ہی بلکہ اور لوگون نے بھی انکی موافقت کی ہی اور انھون نے اسکی غلطی بھی بیان کی ہی پس ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہ رہا واللہ اعلم۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ قریشی فہری۔ کنیت انکی ابو انیس اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبد الرحمن۔ والدہ انکی امیمہ بنت ربیعہ کنانی ہین۔ یہ ضحاک چھوٹے بھائی ہین فاطمہ بنت قیس کے بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تقریباً سات برس پہلے پیدا ہوچکے تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ صحابی نہین ہین اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

کچھ نہین سنا یہ حضرت معاویہ کیطرف سے حاکم تھے حضرت معاویہ کیطرف سے لڑائیون مین انھون نے بڑے بڑے کام کئے ہین حضرت معاویہ نے انکوایک لشکر کے ساتھ بھیجا تھا یہ پنیج کابل عبور کرکے مقام زقہ مین گئے اور وہان اہل عراق پر حملہ کیا اور مقام ہیت مین مقیم ہے پھر حضرت معاویہ نے انکو زیاد کے بعد سنہ ۵۳ھ مین کوفہ کا حاکم مقرر کیا اور سنہ ۵۸ھ مین انکو معزول کیا جب حضرت معاویہ کی وفات ہوئی تو انھین نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور شہر کو حراست مین لے لیا یہانتک کہ یزید بن معاویہ آگیا پھر یہ یزید کے اور اسکے بیٹے معاویہ کے ہمراہ رہے جب یہ دونون مرگئے تو ضحاک نے دمشق مین حضرت عبداللہ بن زبیر سے بیعت کرلی مروان بن حکم نے جب شام کے بعض حصص پر قبضہ کیا تو ضحاک اس سے مقام مرج راہط مین دمشق کے پاس لڑے ضحاک وہین شہید ہوئے اور انکے ساتھ بہت سے لوگ قبیلہ قیس غیلان کے شہید ہوئے انکی شہادت ۱۵ ذیحجہ سنہ ۶۴ھ مین ہوئی۔ انسے حسن بصری اور تمیم بن طرفہ اور محمد بن سوید فہری اور سماک اور میمون بن مہران نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن زید نے حسن بصری سے انھون نے ضحاک بن قیس سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ضحاک بن قیس نے ابن ہثیم کو جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا یہ لکھ کے بھیجا۔ السلام علیکم اما بعد مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے قریب کچھ فتنے ہون گے تاریک مثل دھوئین کے ان فتنون مین آدمی کا قلب مرجائیگا جس طرح بدن مرجاتا ہے صبح کو آدمی مومن ہوگا او شام کو کافر ہوجائیگا کچھ لوگ اپنے دین کو تھوڑے سے مال دنیا پر بیچ ڈالینگے۔ یزید بن معاویہ مرگیا اور تم لوگ ہمارے بھائی ہو لہٰذا تم ہمسے پیشقدمی نکرنا یہانتک کہ ہم کسی کو اپنے لئے منتخب کرین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن معاویہ تمیمی۔ انھین کو احنف بن قیس کہتے ہین انکا تذکرہ احنف اور صخر کے نام مین ہوچکا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن سعد۔ انکا تذکرہ ابوبکر بن ابی عاصم نے وحدان مین کیا ہے۔ ہمین ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی یعنی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم اور عبدالرحمن بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنی عبداللہ بن محمد بن نورک قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین کثیر بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین بقیہ بن ولید نے عتبہ بن ابی حکیم سے انھون نے سلیمان بن عمر سے انھون نے ضحاک بن نعمان بن سعد سے روایت کرکے خبر دی کہ مسروق بن وائل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوگیا پھر انھون نے عرض کیا کہ مین چاہتا ہون کہ آپ میری قوم کی طرف کچھ لوگون کو بھیجین جو انھین اسلام کی ترغیب دین اور آپ

میری قوم کو ایک خط بھی لکھدیں امید ہو کہ اللہ انھیں ہدایت کرے پس آپ نے حضرت معاویہ کو حکم دیا انھون نے خط لکھا (جسکا مضمون یہ تھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاقیال من حضرموت باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والصدقۃ علی التیعۃ ولصاحبھا التیمۃ وفی السیوب الخمس وفی البعل العشر لاخلاط ولا وراط ولا شغار ولا جلب ولا جنب ولا شناق والعون للسرایا المسلمین لکل عشرۃ ما یحمل العراب من اجبی فقد اربی وکل مسکر حرام۔ یہ خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیاد بن لبید کے ہاتھ بھیجا۔ یہ خط غریب ہو اور مشہور یہ ہو کہ یہ خط آپ نے وائل بن حجر کو لکھدیا تھا۔

باب الضاد والراء

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن ازور۔ ازور کا نام مالک بن اوس بن جذیمہ بن ربیعہ بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ تینون نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابو عمر نے انکا نسب دوسری طرح بیان کیا ہو انھون نے کہا ہو ضرار بن ازور بن مرداس بن حبیب ابن عمرو ابن کثیر بن عمرو بن شیبان اسدی۔ مگر پہلا ہی نسب زیادہ مشہور ہو کنیت انکی ابو الازور ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو بلال مگر پہلی زیادہ مستعمل ہو بڑے شہسوار اور بہادر اور شاعر تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تو انکی ملک مین ایک ہزار اونٹ مع انکے چرواہون کے تھے انھون نے حضرت سے بیان کیا کہ مین اسقدر مال چھوڑکے آیا ہون انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے کچھ شعر کہے ہین آپنے فرمایا سناؤ تو انھون نے کہا

خلعت القداح وعزف القیان ... والخمر اشربہا والثمالا

وکری المجبر فی غمرۃ ... وجہدی علی المسلمین القتالا

فیا رب لاغبنن صفقتی ... فقد بعت اہلی ومالی بدالا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسکے جواب مین) فرمایا کہ اے ضرار تمھاری تجارت خسارہ مین نہ رہیگی۔ یہی ہین جنھون نے مالک بن نویرہ تمیمی کو حضرت خالد بن ولید کے حکم سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین قتل کیا تھا اور یہی ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی صیداء کیطرف جو قبیلہ بنی اسد کی ایک شاخ ہو اور بنی دیل کیطرف قاصد بناکے بھیجا تھا۔ ہمین ابو منصور بن مکارم

صفحہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہو محمد رسول اللہ کیطرف سے [illegible] حضرموت کے نام نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کیلئے ہر چالیس بکریون پر زکوۃ فرض ہو اور تعداد سے زیادہ بکریون پر کچھ نہین کر [illegible] مال مین پانچوان حصہ ہو اور بارانی درختون مین جنکو سینچنے کی ضرورت نہین دسوان حصہ ہو دو آدمی اپنا مال باہم خلط نکرین نہ باہم نہین کوئی شخص نکاح شغار نکرے اور اپنے مال کو اپنے سے جدا نہ رکھے تعداد سے زائد مال کی زکوۃ نہ لیجائیگی مسلمانون کے لشکر کو رسد پہونچانا چاہیئے فی دس آدمی اتنا دینا چاہیئے جو ایک اونٹ اٹھا سکے [illegible] پس [illegible] ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہو۔ [illegible] ترجمہ چھٹے رزم و بزم کے سب سامان چھوڑ دیئے + مین شراب اور دودھ پیا کرتا تھا + اور میری تمام قوت [illegible] کوشش مسلمانون [illegible] پس اے خدا [illegible] میری تجارت کو خسارہ مین نکر دیجیے (ان الفاظ کے) بدلہ مین اپنے [illegible] مال کو چھوڑ دیا ہے

ابن احمد مودب نے اپنی سند سے ابوذکریا یعنی یزید بن ایاس تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ حسن بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حجاج بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن عبید نے اعمش سے انھون نے یعقوب بن بحیر سے انھون نے ضرار ابن ازور سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ دودھ کے خواہشمند کو بلاؤ۔ یہ ضرار جنگ مسیلمہ (کذاب) مین یمامہ مین موجود تھے اور اسمین انکی بڑی آزمایش ہوئی انکے دونون پیر کٹ گئے تو یہ گھٹنون کے بل چلتے تھے اور لڑتے تھے اور گھوڑے انکے اوپر سے نکل جاتے تھے یہانتک کہ موت کی کیفیت انپر طاری ہوئی یہ واقدی کا قول ہے اور بعض لوگون کا قول ہے کہ یہ جنگ یمامہ مین زخمی ہوگئے تھے بعد اسکے انکا انتقال ہوا اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ جنگ اجنادین واقع ملک شام مین شہید ہوئے یہ موسی بن عقبہ کا قول ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انھون نے کوفہ مین بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب وفات پائی اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ اُن لوگون مین سے ہین جو سرزمین جزیرہ کے مقام حران مین فروکش ہوئے تھے اور جنگ یرموک اور فتح دمشق مین شریک تھے۔ اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ ابو جندل اور انکے اصحاب کے ساتھ تھے جب کہ انھون نے شراب پی تھی اور انسے ابو عبیدہ نے پوچھا تھا (کہ تم نے شراب کیون پی) توان لوگون نے جواب دیا کہ فھل انتم منتھون یعنی کیا تم شراب پینے سے باز آؤگے کوئی تاکیدی حکم نہین دیا حضرت ابو عبیدہ نے یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب کو لکھ بھیجا حضرت عمر نے لکھا کہ ان کو بلاکے پوچھو اگر وہ کہین کہ شراب حلال ہے تو انکو قتل کردو اگر وہ کہین کہ حرام ہے تو انپر درے لگاؤ حضرت ابو عبیدہ نے ان لوگون سے پوچھا ان لوگون نے کہا حرام ہے پس انھون نے ان لوگون کے درے مارے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن مرداس بن کثیر بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی فہری انکے والد خطاب اپنے زمانے مین بنی فہر کے رئیس تھے اپنی قوم کیلئے ایک مسافرخانہ بنایا تھا ضرار جنگ فجار کے دن بنی محارب بن فہر کے سردار تھے قریش کے شہسوارون اور بہادرون اور شیرین کلام شاعرون مین سے تھے یہ اُن چار آدمیون مین سے تھے جنھون نے خندق کو کودا تھا زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ قریش مین انسے اور ابن زبعری سے بہتر کوئی شاعر نہ تھا فتح مکہ کے مسلمانون مین سے تھے جو اشعار انھون نے فتح مکہ کے دن کہے تھے انھین مین سے یہ اشعار ہین۔

یا نبی الہدی الیک لجا حی قریش وانت خیر لجا[1] ولقد ضاقت علیهم سعة الارض وعاداهم اله السماء

والتقت حلقتا البطان علی القوم ونودوا بالصیلم الصلعاء

ان سعدا یرید قاصمة الظهر باہل الحجون والبطحاء

---

[1] ترجمہ اے نبی ہدایت آپ کے پاس قریش کا قبیلہ پناہ گزین ہوا ہے اور آپ بہتر جائے پناہ ہین۔ قریش پر دونون حلقہ کمر کے پڑگئے تھے اور انھین سخت مصیبت کی خبر سنادی گئی تھی۔ سعد چاہتے ہین کہ اہل حجون و بطحا کی پیٹھ توڑ دین ۱۲

اس شعر مین سعد بن عبادہ کیطرف اشارہ ہے انھون نے فتح مکہ کے دن کہا تھا کہ آج حرمت حلال کیجائیگی۔ ضرار نے ایک دن حضرت ابوبکر صدیق سے (بطور مذاق کے) کہا کہ قریش کے حق مین ہم آپ سے زیادہ فائدہ رسان تھے ہم نے انکو جنت مین داخل کیا اور تم نے انکو دوزخ مین داخل کیا یعنی ہم نے مسلمانون کو قتل کیا وہ جنت مین گئے اور آپ لوگون نے کافرون کو قتل کیا وہ دوزخ مین گئے۔ اوس وخزرج نے باہم اس بات مین اختلاف کیا کہ سب سے زیادہ احد کے دن کس نے شجاعت دکھلائی تھی ادھر سے ضرار بن خطاب کا گذر ہوا لوگون نے کہا یہ بھی احد مین (کافرون کیطرف سے) شریک تھے یہ بھی اسکے حالات سے واقف ہین انسے پوچھو ضرار نے کہا مین اوس وخزرج کو نہیں جانتا مگر مینے احد کے دن تم مین سے گیارہ آدمیون کا نکاح حورون سے کرادیا تھا یہ کلام ابوعمر کا تھا مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ ضرار بن خطاب کا ذکر کیا جاتا ہے مگر انکی کوئی حدیث نہین ہے انسے حضرت عمر بن خطاب نے روایت کی ہے۔ ابونعیم نے ابن مندہ کا کلام نقل کرکے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہے اور کسی نے انکا تذکرہ صحابہ مین نہین کیا اور نہ اُن لوگون مین کیا ہے جو اسلام لائے مگر ابوعمر کا کلام بھی ابن مندہ کے قول کی تائید کرتا ہے اور ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لئے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ مستقل طور پر لکھا ہے پس کوئی وجہ انکے استدراک کرنیکی نہین ابوالقاسم یعنی علی بن حسن بن عساکر دمشقی نے تاریخ دمشق مین انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہین حضرت ابوعبیدہ کے ہمراہ فتح شام مین شریک تھے اور فتح مکہ کے دن اسلام لائے ان کا اسلام مشہور ہے اور ان کی نظم ونثر انکے اسلام پر دلالت کرتی ہے۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن قعقاع۔ بھائی ہین عوف بن قعقاع کے۔ انکی حدیث زید بن بسطام بن ضرار بن قعقاع نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے مین انکے ساتھ اور ہمارے ساتھ بہت سے لوگ تھے پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مین سے ہر شخص کو دو دو چادرین دئے جانے کا حکم دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن مزنی۔ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ تھے جب انھون نے ربیع الاول ۱۲ھ مین مقام حیرہ کو فتح کیا یہ طبری کا قول ہے اور انھون نے کہا ہے کہ یہ دس بھائی تھے۔

(سیدنا) ضرس (رضی اللہ عنہ)

ابن قطیبہ۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا ذکر حنظلہ بن حذیم کے نام مین ہوچکا ہے یہ وہی یتیم ہین جو حنیفہ کے پاس تھے اور وہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے تھے قریب بلوغ تھے پس حنیفہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر شاہد بنایا تھا کہ انھون نے انکو چالیس اونٹ دئے تھے۔ انکا ذکر حنیفہ کے نام مین ہوچکا ہے۔ ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) ضریح (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ بعض لوگ انکو عرفجہ بن ضریح کہتے ہین ابن لیث نے زیاد بن علاقہ سے انھون نے شریح بن عرفجہ یا عرفجہ بن شریح سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ عنقریب کچھ فتنے ہونگے پس جس شخص کو تم دیکھو کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مین تفریق اور انکے اتحاد مین خلل ڈالتا ہی تو اسکو قتل کردو چاہے کچھ ہو جائے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ ان کے نام مین بہت اختلاف ہی بعض لوگ عرفجہ بن ضریح اور یہی زیادہ مشہور ہی۔

باب الضاد والغین والمیم

(سیدنا) ضغاطر (رضی اللہ عنہ)

روم کے پادری تھے۔ محمد بن اسحاق نے بعض اہل علم سے روایت کی ہی کہ ہرقل (شاہ روم) نے دحیہ بن خلیفہ کلبی سے کہا جب وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لیکے اس کے پاس گئے تھے کہا کہ خدا کی قسم تمھارے صاحب نبی مرسل ہین اور وہ ہی ہین جنکے ہم منتظر ہین اور جنکا ذکر ہماری کتابون مین ہی مگر مین اہل روم سے اپنی جان کا خوف رکھتا ہون اگر ایسا نہ ہوتا تو یقینا مین انکی پیروی کرلیتا پس تم پادری ضغاطر کے پاس جاؤ اور انسے اپنے صاحب کا حال بیان کردو وہ مجھسے زیادہ اہل روم کے نزدیک معظم ہین اب دیکھو وہ کیا کہتے ہین پس دحیہ گئے اور انھون نے ضغاطر سے بیان کیا ان باتون کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ضغاطر نے انسے کہا کہ خدا کی قسم تمھارے صاحب نبی مرسل ہین ہم انکا حال جانتے ہین اور انکا نام ہماری کتاب مین ہی بعد اسکے ضغاطر نے سیاہ لباس جو ان کے جسم پر تھا اتار دیا اور سفید لباس پہن لیا اور عصا ہاتھ مین لیکے اہل روم کے پاس گئے وہ لوگ اسوقت گرجا مین تھے پھر انسے کہا کہ اے معشر روم ہمارے پاس احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خط آیا ہی وہ اس خط مین ہمین اللہ کی طرف بلاتے ہین اور مین شہادت دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور احمد خدا کے رسول ہین پس سب لوگون نے یکبارگی انپر حملہ کیا اور انکو قتل کردیا پس دحیہ ہرقل کے پاس لوٹ کر گئے اور اس سے سارا حال بیان کیا ہرقل نے کہا مین تو تم سے کہہ چکا کہ ہمین اپنی جان کا خوف ہی ضغاطر ان کے نزدیک خدا کی قسم مجھسے زیادہ باعظمت تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضماد (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ ازدی۔ قبیلۂ ازد شنوءہ سے ہین جاہلیت کے زمانے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے۔ دوا علاج اور جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اور علم کی تلاش مین رہتے تھے شروع زمانے مین اسلام لائے۔ یہ ابوعمر کا قول ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ ضماد بن ثعلبہ ازدی قبیلۂ ازد شنوءہ سے ہین ابن مندہ نے اتنی بات زیادہ لکھی ہی کہ بعض لوگ انکو ضمام کہتے ہین۔ ان سب لوگون نے

حضرت ابن عباس کی یہ حدیث روایت کی ہی جو ہم سے ابو الفرج یحییٰ بن محمود ثقفی اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم نے عبدالاعلیٰ یعنی ابو ہمام سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے داود نے عمرو بن سعید سے انھون نے سعید جبیر سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ ضماد مکہ مین آئے قبیلہ ازد شنوءہ سے تھے آسیب کی جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے جب انھون نے مکہ کے بیوقوف لوگون سے سنا کہ محمد کو جنون ہو گیا ہی تو کہنے لگے اگر مین انھین دیکھتا تو شاید اللہ انکو میرے ہاتھ سے شفا دیتا چنانچہ وہ حضرت سے ملے اور کہا کہ اے محمد مین آسیب کی جھاڑ پھونک کرتا ہون اور اللہ میرے ہاتھ پر جسکو چاہتا ہی شفا دیتا ہی کیا آپ کو کچھ ضرورت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ[1] اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ضماد نے کہا حضرت ان کلمات کو پھر پڑھئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پڑھا ایسا ہی تین مرتبہ ہوا انھون نے کہا واللہ مینے کاہنون کا قول سنا ہی اور ساحرون کی گفتگو سنی ہی اور شاعرون کا کلام سنا ہی مگر مینے ایسے کلمات کسی سے نہین سنے واللہ یہ کلمات دریا کے مثل ہین آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ مین آپسے اسلام پر بیعت کرون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اور انھون نے بیعت کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قوم کی طرف سے بھی انھون نے عرض کیا کہ اپنی قوم کی طرف سے بھی پھر ایسا ہوا کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طرف لشکر بھیجا اس لشکر کا گذر انکی قوم کی طرف ہوا تو سردار لشکر نے لشکر والون سے پوچھا کہ کیا تم مین سے کسی شخص نے کوئی چیز ان لوگون کی پائی ہی جسنے کوئی چیز پائی ہو وہ واپس کر دے ایک شخص نے کہا مینے ایک طہارت کرنیکا ظرف پایا ہی سردار نے کہا اسکو واپس کر دو کیونکہ یہ لوگ ضماد کی قوم کے ہین (کافر نہین ہین کہ ان کا مال لے لینا حلال ہو)

(سیدنا) ضمام (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ سعدی۔ بنی سعد بن بکر سے ہین اور بعض لوگ انکو تمیمی کہتے ہین مگر یہ صحیح نہین بنی سعد بن بکر کے بھیجے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہین یہ ۵ھ کا ذکر ہی محمد بن حبیب وغیرہ کا یہی قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہین ۷ھ کا ذکر ہی اور بعض کہتے ہین ۹ھ کا اسکو ابن ہشام نے ابو عبیدہ سے نقل کیا ہی انکی حدیث ابن عباس اور انس اور ابوہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ نے روایت کی ہی طلحہ نے انکا نام نہین لیا انکی حدیث کی سندین سب صحیح ہین۔ ہمین عبید اللہ بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن ولید نے کریب مولی ابن عباس سے انھون نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ بنی سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا وہ آئے اور انھون نے اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پر باندھ دیا وہ ایک قوی آدمی تھے گیسو انکے بڑھے ہوئے تھے بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ

---

[1] ترجمہ سب تعریف اللہ کیلئے ہی ہم اسکی تعریف کرتے ہین اور اس سے مدد مانگتے ہین جسکو اللہ ہدایت کرے اسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین ہے اور جسکو وہ گمراہ کرے اسکا کوئی ہدایت کرنیوالا نہین مین شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور یہ کہ محمد اللہ کے بندہ اور اسکے رسول ہین ۱۲

وسلم کے سامنے آکے کھڑے ہوگئے آپ اپنی مسجد مین اپنے صحابہ کیساتھ بیٹھے ہوے تھے ضمام نے پوچھا کہ تم مین ابن عبد المطلب کون ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین عبد المطلب کا بیٹا ہون پھر ضماد نے کہا اے ابن عبد المطلب مین آپسے ایک بات پوچھونگا اور
پوچھنے مین سختی کرونگا آپ مجھپر ناخوش ہون حضرت نے فرمایا نہین ناخوش ہونگا جو تمہارا جی چاہے پوچھو ضمام نے کہا مین آپ کو آپکے
خدا اور اگلون پچھلون کی خدا کی قسم دلاکر پوچھتا ہون کہ کیا اللہ نے آپ کو ہماری طرف سے رسول بناکر بھیجا ہے آپنے فرمایا بار خدایا ہان
پھر ضمام نے کہا مین آپ کو آپکے خدا اور اگلون پچھلون کے خدا کی قسم دلاکر پوچھتا ہون کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم صرف اسی کی
عبادت کرین اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرین اور جن بتون کو ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے چھوڑ دین آپنے فرمایا بار خدایا
ہان اسکے بعد ضمام نے تمام فرائض اسلام کو یکے بعد دیگرے پوچھا نماز کو زکوۃ کو روزے کو حج کو اور تمام شرائع اسلامیہ کو اور ہر مرتبہ قسم
دلاکر پوچھتے تھے جس طرح پہلی مرتبہ پوچھا تھا جب اس سے فراغت پائی تو کہنے لگا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ مین
ان فرائض کو ادا کرتا رہونگا اور جن باتون سے آپنے منع فرمایا ہے اُن سے پرہیز رکھونگا۔ اس پر زیادتی کرونگا اور نہ اس سے کمی کرونگا
اسکے بعد وہ لوٹ گئے جب وہ چلدیے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ گیسو والا سچ کہتا ہے تو یہ جنت مین داخل ہوگا
ضمام اپنی قوم کے پاس گئے وہ سب لوگ ان کے پاس جمع ہوے سب سے پہلی بات جو انھون نے کی وہ یہی کہ لات و عزی کیا بات
ہی برے ہین لوگون نے کہا اے ضمام چپ رہو دیکھو کہین برص نہو جائے کہین جذام نہو جائے کہین جنون نہ ہو جائے ضمام نے
کہا تمھاری خرابی ہو واللہ لات و عزی نہ نقصان پہونچا سکتے ہین نہ نفع دیسکتے ہین اور بیشک اللہ نے ایک رسول بھیجا ہے اور اُسپر
کتاب نازل کی ہے اس کتاب کے ذریعہ سے تمھین اس (جہالت) سے نکالا ہے جسمین تم تھے اور مین شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہین وہ ایک ہے کوئی اسکا شریک نہین اور محمد اسکے بندہ اور اُسکے رسول ہین جن باتون کا تمھین حکم دیتا ہے ان اور
جنسے منع کرتا ہون یہ سب باتین اسی رسول کے پاس سے لایا ہون راوی کہتا تھا کہ شام تک انکی مجلس مین جسقدر مرد اور عورت
تھے سب مسلمان ہوگئے ابن عباس کہتے تھے ہم نے کوئی وفد ضمام سے افضل نہین سنا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمام (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ثوابہ بن حکم ہمدانی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے اور اسلام لائے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکو ایک تحریر بھی لکھدی تھی یہ اُسوقت کا واقعہ ہے جب آپ تبوک سے لوٹے انکا ذکر ابو عمر نے نمط کے نام مین کیا ہے

(سیدنا) ضمرۃ (رضی اللہ عنہ)

ابن انس انصاری۔ ہمین ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العشائر محمد بن
خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے

ہمین ابو القاسم علی بن محمد بن علی مے بن ابی لیلی المصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران بن بکار براد حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے سعید بن ابی عروبہ سے انھون نے قیس بن سعد سے انھون نے عطاء سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ ابتدای اسلام مین یہ حکم تھا کہ نماز عشاء پڑھنے کے بعد (رمضان مین) کھانا پینا عورتون سے اختلاط کرنا حرام ہو جاتا تھا ایک روز (بعد نماز مغرب کے) ضمرہ بن انس کو نیند کا غلبہ ہوا اور وہ بغیر کھانا کھائے سو گئے پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ چکے تو وہ اٹھے اور انھون نے کھایا پیا صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے کیفیت بیان کی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی[1] احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم الایہ پس یہ حکم اللہ عزوجل کی رحمت سے منسوخ ہو گیا انکے نام مین بہت اختلاف ہی جسکی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی۔ انکا ذکر کسی مقام پر ہو چکا ہی۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بہزی۔ بہز ایک قبیلہ ہی بنی سلیم بن منصور کا۔ یہ ضمرہ مقام حمص مین رہتے تھے۔ ہمین ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریح بن نعمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ یعنی ابن ولید نے سلیمان بن سلیم سے انھون نے یحیی بن جابر سے انھون نے ضمرہ بن ثعلبہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین دو حلہ یمنی پہنے ہوئے گئے حضرت نے فرمایا ای ضمرہ کیا تم اپنے اس لباس کو سمجھتے ہو کہ تمھین جنت مین داخل ہونے دیگا انھون نے کہا یا رسول اللہ میرے لئے استغفار کیجئے مین جبتک انکو اتار نہ ڈالونگا بیٹھونگا نہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای اللہ ضمرہ کی مغفرت کر پس یہ بہت عجلت کے ساتھ گئے اور انھون نے ان دونون حلون کو اتار ڈالا انسے ابو بجیر نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہوگے تاوقتیکہ باہم حسد نکروگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سلمی۔ یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین۔ یونس بن یزید نے ابن اسحاق سے انھون نے محمد بن جعفر ابن زبیر سے روایت کی ہی کہ انھون نے زیاد بن ضمرہ کو عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ انکے والد سعد بن ضمرہ نے انسے بیان کیا سعد بن ضمرہ اور انکے والد ضمرہ دونون حنین مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ظہر کی نماز پڑھ کے ایک درخت کے سایہ مین بیٹھ گئے اور آپکے ساتھ اور لوگ بھی بیٹھے وہ کہتے تھے کہ دفعۃً دو آدمی کھڑے ہوئے عیینہ بن حصن فزاری جو قبیلہ قیس

---

[1] ترجمہ حلال کردیا گیا تمہارے لئے رمضان کی رات مین اپنی عورتون سے اختلاط کرنا ۱۲

لیلان سے تھے اور اقرع بن حابس تمیمی جو قبیلہ خندف سے تھے یہ دونوں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھے اور اپنا ایک مقتول کی بابت جھگڑنا شروع کیا پس مینے عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ واللہ یا رسول اللہ مین اسکو نہ چھوڑونگا یہانتک کہ اسکی عورتونکو وہی مزہ چکھا دون جو اسنے میری عورتون کو چکھایا ہی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیت کیلئے کہا اور برابر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگ دیت پہ اصرار کرتے رہے یہانتک کہ وہ دیت پر راضی ہوگئے بعد اسکے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ قاتل کو لے آؤ مین اسکے لئے استغفار کرون چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہی اسنے کہا مین محلم بن جثامہ لیثی ہون مقتول عمرو بن اضبط تھے ان لوگون نے جنمین ابو قتادہ اور ابو حدرد اسلمی بھی تھے عمرو بن اضبط سے ملاقات کی عمرو بن اضبط ایک اونٹ پر سوار تھے اور ایک ظرف دودھ کا اُن کے سامنے رکھا تھا عمرو بن اضبط نے ان لوگون کو سلام کیا پس محلم بن جثامہ نے انکو قتل کردیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی مگر ابو نعیم نے انکا نام ضمرہ بن سعد سلمی بتایا ہی اور بعض لوگ انکو ضمیرہ کہتے ہین۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبید اللہ انسے انکے بیٹے عبید اللہ نے روایت کی ہو کہ ایکبار تبہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حروری (مذہب کے لوگ) یمامہ کی نہرون سے نکلینگے مینے عرض کیا کہ یمامہ مین تو کوئی نہر نہین ہی آپنے فرمایا عنقریب ہو نگی۔ ابو زرعہ نے انکا تذکرہ افراد مین لکھا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی انکو ذکر کیا ہی۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ بعض لوگ انکو ضمرہ بن بشر کہتے ہین مگر اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ بیٹے ہین عمرو بن عدی جہنی کے۔ بنی طریف کے حلیف تھے قبیلہ خزرج کے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انصار کے خاندان بنی ساعدہ کے حلیف تھے یہ لوگ بھی خزرج کے ہین۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ بنی طریف کا حلیف ہونا اور بنی ساعدہ کا حلیف ہونا باہم خلاف نہین ہی کیونکہ بنی طریف ایک شاخ بنی ساعدہ کی ہی طریف بیٹے تھے خزرج ابن ساعدہ کے یہ لوگ سعد بن عبادہ کے گردہ سے تھے۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو خزاعی۔ بعض لوگ انکو ضمرہ جندب کہتے ہین اور بعض لوگ ضمضم کہتے ہین ہمین ضحاک نے حضرت ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ عبد الرحمن بن عوف نے (اپنے ایک خط مین) اہل مکہ کو یہ آیت لکھکے بھیجی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِھِمْ[1] پس جب

[1] اس آیت مین ان لوگون پر وعید ہو جو باوجود قدرت کے دار الحرب سے ہجرت نکرین عبد الرحمن بن عوف کا مقصود اس آیت کے لکھنے سے یہ تھا کہ جو مسلمان مکہ مین باقی ہین وہ ان کے ہجرت کرآئین

(رک سکے) مسلمانون نے اس آیت کو پڑھا تو ضمضم بن عمرو نے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ضمرہ بن عمرو خزاعی نے کہا کہ واللہ مین ضرور
(مکہ سے) چلا جاؤنگا اسوقت یہ بیمار تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ (در اصل بیمار نہ تھے بلکہ) بیمار بنگئے تھے تاکہ مکہ سے (تبدیل آب و ہوا کا
بہانہ کر کے) چلے جائین پھر انھون نے کہا کہ مجھے ہیلو بیان کی گرمی نے اذیت دیتی ہی چنانچہ یہ چلدیئے مقام تنعیم تک پہونچے تھے کہ وفات
ہوگئی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت الخ۔ ہمین ابوالفضل منصور
بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عمر بن ابان
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن اشعث نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے
ضمرہ بن جندب اپنے گھر سے چلے انھون نے اپنے گھر والون سے کہا کہ مجھے سوار کر دو پھر یہ راستہ ہی مین انتقال کر گئے قبل اسکے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچین پس یہ وحی نازل ہوئی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد
وقع اجرہ علی اللہ۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض جہنی۔ انصار کے خاندان بنی سواد کے حلیف تھے۔ احد مین شریک تھے اور یمامہ مین شہید ہوئے عبداللہ بن انیس
کے چچازاد بھائی ہین۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العیص بن ضمرہ بن زنباع اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عیص خزاعی ہین بارادۂ ہجرت اپنے گھر سے چلے تھے راستہ مین
وفات پائی۔ سعید بن جبیر نے اللہ تعالی کے قول ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ قبیلۂ خزاعہ کے
ایک شخص تھے ضمرہ بن عیص بن ضمرہ بن زنباع جب لوگون کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو وہ بیمار تھے انھون نے اپنے گھر والون سے کہا کہ
ایک تخت پر انکو لٹا کر اس تخت کو اونٹ پر رکھدین اور انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچادین اُن لوگون نے ایسا ہی
کیا پھر مقام تنعیم مین جو مکہ کے قریب ہی انھون نے وفات پائی انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی اور عکرمہ نے کہا ہی
کہ جنکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی انکا نام ضمرہ بن ابی العیص تھا اسکو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انھون نے حضرت ابن عباس
سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے ضمرہ بن جندب اور حکم بن ابان نے عکرمہ سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہی
کہ انھون نے کہا ضمرہ بن ابی العیص اور عمرو بن دینار نے عکرمہ سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انھون نے
کہا ضمرہ یا ابوضمرہ یا ابوعمرو۔ کہا ہی صحیح یہ ہی کہ انکا نام ضمرہ تھا یا ابوضمرہ۔ عکرمہ نے کہا ہی کہ مین چودہ برس تک اس شخص کے نام کی

---

(۱) ترجمہ۔ جو شخص اللہ ورسول کیطرف ہجرت کرنے کے ارادہ سے چلے پھر راستہ مین اسکو موت آجائے تو اللہ کے ذمہ اس کا ثواب ثابت ہو چکا ۱۲

تلاش میں رہا جسکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ومن یخرج من بیتہ مہاجراً یہاں تک کہ میں واقف ہوگیا اسی قسم کا حال ضمرہ بن عمر و خزاعی کے تذکرہ میں لکھا ہے اگر سب لوگوں نے اس تذکرہ کو علیحدہ نہ لکھا ہوتا تو ہم یہ حالات پہلے ہی تذکرہ میں بڑھا دیتے مگر ہم تو انھیں لوگوں کی پیروی کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرنہ بن عمرو بن عطیہ بن خنا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم النجاری۔ اُحد میں اپنے والد کے ہمراہ شریک تھے اور جسر ابو عبیدہ کے دن قتال فارس میں بعہد خلافت حضرت عمرؓ شہید ہوئے یہ بھتیجے ہیں منقذ بن عمرو والد حبان بن منقذ کے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عدی انصاری خزرجی ساعدی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان انصار کی شاخ خزرج کے قبیلہ بنی ساعدہ بن کعب سے جنگ بدر میں شریک ضمرہ بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن جہینہ کا نام بھی روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور دونوں نے انکے نسب میں جہینہ کا ذکر کیا ہے حالانکہ قبیلہ ساعدہ جہینہ کے علاوہ ہے مگر یہ کہیں ہم ایک کو بوجہ حلف کے جہنی کہا اور دوسرے کو بوجہ نسب کے مگر میرا گمان غالب یہ ہے کہ یہ ضمرہ اور ضمرہ بن عمرو دونوں ایک ہیں اور کعب کا ذکر انکے نسب میں بوجہ اختلاف کے ہے ابونعیم نے انکو دو سمجھ لیا اور ابو موسیٰ نے بھی انکا اتباع کیا حالانکہ نسب بھی ایک ہے اور حلف بھی ایک ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انسے سعید بن مسیب نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنے مال کیلئے قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) ضمضم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن جشم بن عبید سلمی انھوں نے حنین کے دن چند اشعار کہے تھے جنمیں سے دو شعر یہ ہیں۔

اولا ازال علی ازحالة نهدة ‏ جرداء تلمع بالبخاد ازاری ‏ يوما علی اثر النهاب وتارة ‏ كانت مجاهدة مع الانصار

(سیدنا) ضمضم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو خزاعی بعض لوگ انکو ضمرہ کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

لہ ترجمہ کبھی میں سیاہ قبیلہ نہدہ کے گھوڑے پر سوار رہتا تھا تلوار کی چمک سے میری ازار علی رہتی تھی یعنی جنگ میں مسلح رہتا تھا، وہ گھوڑا کبھی لوٹ مار میں مصروف رہتا تھا اور کبھی انصار کے ہمراہ جہاد کرتا تھا ۱۲

(سیدنا) ضمضم (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ قطبہ بن عمرو بن ہرم بن قطبہ نے روایت کی ہے کہ مدلوک نے انسے بیان کیا کہ ضمضم بن قتادہ کے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا پیدا ہوا قبیلۂ بنی عجل کی ایک عورت سے انکو تشویش ہوئی (کہ میری اولاد سیاہ رنگ کی کیسے پیدا ہوئی) انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ کیا تمھارے یہان کچھ اونٹ ہین انھون نے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا کس رنگ کے ہین انھون نے عرض کیا کہ سرخ بھی ہین سیاہ بھی ہین آپنے فرمایا سیاہ کہان سے آگئے انھون نے کہا کوئی رگ اچھل آئی آپ نے فرمایا تو یہان بھی رگ اچھل گئی پھر کچھ عورتیان قبیلۂ بنی عجل کی آئین اور انھون نے بیان کیا کہ اس عورت کی کوئی دادی سیاہ رنگ کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابو موسی نے بسند غریب لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اسناد عجیب ہے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا ہے کہ یہ عورت قبیلۂ بنی فزارہ کی تھی۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

تصغیر ہے ضمرہ کی۔ یہ ضمرہ بیٹے ہین حبیب کے اور بعض لوگ کہتے ہین بیٹے ہین جندب کے اور بعض لوگ کہتے ہین بیٹے ہین انس کے۔ یہی ہین جو اپنے گھر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی نیت سے چلے تھے اور راستہ مین انتقال کر گئے اور اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی تھی ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ الایہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اشعث سے انھون نے عکرمہ سے انھون نے ضمرہ سے روایت کیا ہے نام انکا بغیر تصغیر کے بیان کیا ہے واللہ اعلم ضمرہ بن ابی العیص کے نام مین انکی بابت بہت اختلاف بیان ہو چکا ہے۔

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سلمی۔ بعض لوگ انکو ضمری کہتے ہین یہ دادا ہین زیاد بن سعد بن ضمیرہ کے انکی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہے ان کا شمار اہل مدینہ مین ہے ان سے انکے بیٹے سعد بن ضمیرہ نے روایت کی ہے محمد بن جعفر بن زبیر نے زیاد بن سعد بن ضمیرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے محلم بن جثامہ کا قصہ روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے ضمرہ کے نام مین ان کا حال اس سے زیادہ بیان ہو چکا ہے۔

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ضمیرہ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ یہ اور ان کے والد ابو ضمیرہ دونون صحابی ہین دادا ہین حسین بن عبداللہ بن ابی ضمیرہ کے انکا شمار اہل مدینہ مین ہے۔ ابن ابی ذئب نے حسین بن عبداللہ بن ابی ضمیرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا ضمیرہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ضمیرہ کی والدہ کی طرف گذرے وہ رو رہی تھین حضرت نے پوچھا کیون روتی ہو کیا بھوکی ہو کیا تمھارے پاس کپڑے نہین ہین انھون نے کہا یا رسول اللہ میرے اور میرے لڑکے کے درمیان مین جدائی پڑ گئی

رمالک نے مجھے تو رکھ لیا اور میرے لڑکے کو بیچ ڈالا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماں اور اسکے بچے کے درمیان میں تفریق کیجاوے پھر ترجمہ
اس شخص کو بلوایا جس کے یہاں ضمیرہ تھے (وہ) ایک ونٹ کے عوض میں ضمیرہ کو خرید لیا تھا ابن ابی ذیب کہتے تھے کہ حسین بن عبداللہ نے یہ ایک
خط بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھوایا جو ان لوگوں کے پاس تھا (مضمون اسکا یہ تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب لبنی ضمیرۃ من
محمد رسول اللہ لبنی ضمیرۃ واہل بیتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتقہم وانہم اہل بیت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وان احبوا رجعوا الی اہلیہم لا تعرض لہم الا بحق من لقیہم من المسلمین فلیستوص بہم خیرا وکتب ابی بن کعب انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

حرف الطاء باب الطاء والالف

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن احمر۔ عثمان بن عبداللہ بن علاقہ نے طارق بن احمر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے ابا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
ایک تحریر دیکھی (جسکی عبارت یہ تھی) من محمد رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الثمرۃ حتی تینع ولا السہم حتی یخمس ولا تطاء الجبالی
حتی یضعن۔ ابن قانع نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور دارقطنی نے کہا ہے کہ طارق بن احمر حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں انسے عبدالکریم
خوزی نے روایت کی ہے یہی زیادہ صحیح ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم بن مسعود اشجعی والد میں ابو مالک کے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے
مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو مالک اشجعی نے اپنے والد سے
روایت کرکے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کو ایک کہتا ہو اور خدا کے سوا اور معبودوں کا
انکار کرتا ہو اس کا مال اور اسکا خون (ضائع کرنا) حرام ہے اور اسکا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد۔ حدیث انکی بواسطہ سماک بن حرب کے ثوبان بن سلمہ سے مروی ہے وہ طارق بن زیاد سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے

لہ ترجمہ یہ تحریر ہے بنی ضمیرہ کیلئے محمد رسول اللہ کی طرف سے بنی ضمیرہ اور انکے گھر والوں کیلئے لکھا جاتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں آزاد کر دیا ہے وہ عرب کے
خاندان سے ہیں اگر چاہیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیں اور اگر چاہیں اپنے گھر لوٹ جائیں انکو ناحق چھیڑا نجائے۔ جو مسلمان انکو ملے وہ انکے ساتھ نیک سلوک
کرے اس تحریر کو ابی بن کعب نے (اپنے قلم سے) لکھا ۱۲ ؎ ترجمہ محمد رسول اللہ کیطرف سے (یہ تحریر ہے) نہ بیچو پھل کو یہانتک کہ پک جائے اور نہ مال غنیمت کو یہانتک کہ تقسیم ہو جائے
اور حاملہ عورتوں سے جماع نہ کرو یہانتک کہ انکو وضع حمل ہو جائے ۱۲

کہا مینے (اکرمہ) عرض کیا کہ ہمارے یہان کچھ انگور کے اور کچھ چھوہارون کے درخت ہین الخ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید حضرمی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین سوید بن طارق انسے وائل بن حجر حضرمی نے اور انکے بیٹے علقمہ بن وائل نے روایت کی ہی۔ ہمین یحیی بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب زبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے سماک بن حرب سے انھون نے علقمہ بن وائل بن حجر سے انھون نے طارق بن سوید حضرمی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے ملک مین انگور پیدا ہوتے ہین ہم انکو نچوڑکر رکھ لیتے ہین کیا اسکو پئین آپ نے فرمایا نہین مینے پھر دوبارہ پوچھا اور کہا کہ ہم اسکو بغرض شفا پیتے ہین حضرت نے فرمایا وہ شفا نہین بلکہ مرض ہی۔ اس حدیث کو اسرائیل نے سماک سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا انکا نام سوید طارق ہی اور شریک نے سماک سے انھون نے علقمہ سے انکا نام طارق بن زیاد یا زیاد بن طارق روایت کیا ہی اور ولید بن ابی ثور نے سماک سے انھون علقمہ سے طارق بن بشیر یا بشر بن طارق روایت کیا ہی اور شعبہ نے علقمہ بن وائل سے انھون نے اپنے والد سے طارق بن سوید یا سوید بن طارق سے روایت کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن شریک۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ مجھے خیال ہوتا ہی کہ انکی حدیث مرسل ہی کیونکہ وہ حدیث فروہ بن نوفل سے مروی ہی ان سے زیاد بن علاقہ نے اور عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب بن عبد شمس بن سلمہ بن ہلال بن عوف بن جشم بجلی احمسی۔ کنیت انکی ابو عبداللہ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی۔ یہ ابو عمر کا قول ہی اور ابو نعیم نے ابو عبیدہ سے روایت کیا ہی کہ یہ طارق بیٹے ہین شہاب بن عبد شمس بن سلمہ بن ہلال بن عوف بن جشم بن عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس کے جو ایک شاخ ہی قبیلۂ بجیلہ کی۔ ہمین عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر یعنے ابوالفضل نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ شعبہ سے وہ قیس بن مسلم سے وہ طارق بن شہاب سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی اور حضرت ابو بکر کی خلافت مین چھوٹے چھوٹے لشکرون کے ساتھ رہکر جہاد بھی کیا ہی انسے قیس نے بھی روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ملاء اعلی کس بات مین جھگڑتے ہین آپ نے فرمایا کفارات اور درجات مین درجات[1] یہ ہین کھانا کھلانا ہر ایک کو سلام کرنا رات کو جب

[1] درجات سے مراد وہ عبادات جو باعث ترقی درجات ہون ۱۲

لگ سوتے ہوں اٹھکر نماز پڑھنا اور کفارات[1] یہ ہیں سخت سردی کے زمانے میں اچھی طرح وضو کرنا جماعت کیلئے جانا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ محاربی۔ قبیلۂ محارب بن خصفہ سے ہیں صحابی ہیں انسے جامع بن شداد اور ربعی خراش نے روایت کی ہی۔ ہمین اسمعیل بن علی بن عبد اللہ مذکر وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے انھون نے منصور سے انھون نے ربعی سے انھون نے طارق بن عبد اللہ محاربی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکو اور نہ اپنی داہنی طرف بلکہ اپنے بائین جانب یا پیچھے یا پیر کے نیچے۔ اور جامع بن شداد نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ ہم میں ایک شخص تھے جنکا نام طارق بن عبد اللہ تھا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہم لوگون کیطرف ذو المجاز نامی بازار میں ہوا میں اپنی دوکان میں بیٹھا ہوا تھا آپ ایک سرخ حلہ[2] پہنے ہوئے تھے مینے سنا آپ فرماتے تھے کہ ای لوگو لا الٰہ الا اللہ کہو نجات پا جاؤگے اور ایک شخص آپکے پیچھے دوڑتا ہوا آپ کو پتھر مارتا جاتا تھا آپ کے دونون ٹخنون سے اُسنے (پتھر مار مار کے) خون بہا دیا تھا اور وہ کہتا جاتا تھا کہ اسکی بات نہ ماننا یہ بڑا جھوٹا ہی مینے پوچھا کہ کون ہے تو لوگون نے کہا یہ عبد المطلب کی اولاد سے ہیں مینے پوچھا وہ کون ہی جو انکو پتھر مار رہا ہی لوگون نے کہا وہ انکا چچا ابولہب ہی پھر پورا واقعہ ذکر کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن مسعود۔ یہ اُن لوگون میں سے ہیں جنھون نے بدر کے دن قیدی گرفتار کیے تھے ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ابو الیسر نے اور مالک بن دخشم عوفی اور طارق بن عبید بن مسعود انصاری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص کسی قیدی کو گرفتار کرکے لے آئیگا اسکو اتنا ملے گا اور جو کسی کافر کو قتل کریگا اسکو اتنا ملیگا اور ہم نے ستر آدمی گرفتار کیئے تو سعد بن معاذ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم بھی ایسا کر سکتے تھے مگر صرف اس وجہ سے نہین کیا کہ ہم مسلمانون کی محافظت کر رہے تھے کہ پیچھے سے کوئی کافر نہ آجائے غنیمتین کم ہیں اور آدمی بہت ہیں لہذا اگر آپ ان لوگون کو جسقدر آپنے وعدہ کیا ہی دیدینگے تو اور لوگون کو کچھ نہ ملیگا پھر آپسمین اُن لوگون نے ردو تردید شروع کی اسپر یہ آیت نازل ہوئی یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

---

[1] کفارات سے مراد وہ عبادتین ہیں جو باعث عفو گناہ ہوں ۱۲

[2] حلہ کہتے ہیں چادر اور تہبند کو سرخ سے خالص سرخ مراد نہین ہے بلکہ مراد یہ ہی کہ اُسمین سرخ خطوط تھے خالص سرخ لباس حضرت نے کبھی استعمال نہین فرمایا ۱۲

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن حاتم بن ابی رافع نے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہی۔ ابن جریج نے عبیداللہ ابی یزید سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی یزید سے انھون نے عبدالرحمن بن طارق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مین ایک مقام پر تشریف لیجا کر نماز پڑھتے تھے اور قبلہ رو ہوکر دعا مانگتے تھے مسلمان عورتین بھی آپ کے ساتھ دعا مانگنے کو آتی تھین۔ ابوعاصم نے ان روح نے ابن جریج سے اس طرح روایت کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہین مگر محمد بن بکر برسانی نے ابن جریج سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا عبدالرحمن نے اپنے چچا سے روایت کی اور عبدالرزاق نے جو ابن جریج سے روایت کی تو انھون نے باپ کے عوض مان سے روایت کرنا نقل کیا ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن مرتفع۔ اہل حجاز سے ہین انسے عطاء بن ابی رباح نے روایت کی ہی۔ عبداللہ بن یزید بن مقسم نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے انھون نے میمونہ بنت کردم سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے مین اُس دن اپنے والد کے ساتھ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک درہ تھا جیساکہ معلمون کے پاس رہتا ہی مینے اعراب کو اور نیز اور لوگون کو دیکھا کہ طبطبیہ[1] کررہے ہین پس میرے والد حضرت کے قریب گئے اور کہا کہ مین جیش عثرات مین شریک ہو چکا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس جیش کو پہچان گئے پھر طارق بن مرقع نے کہا کہ کون شخص اپنا نیزہ اسکے ثواب کے عوض مین دیتا ہے راوی کہتا ہی کہ اس کا ثواب کیا ہی طارق نے کہا مین اسکے ساتھ اپنی سب سے پہلی بیٹی جو ہوگی بیاہ دونگا پس مینے اپنا نیزہ اُن کو دیدیا بعد اسکے مین انتظار کرتا رہا یہانتک کہ انکے لڑکی پیدا ہوئی اور وہ بالغ ہوئی اس وقت مین انکے پاس گیا اور مینے کہا کہ میری بی بی کو میرے ساتھ رخصت کر دیجیے طارق نے کہا مین اُسے رخصت نکرونگا جب تک تم اور مہر نہ دو مین نے قسم کھائی کہ مین ایسا نکرونگا اسکے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ یہ حدیث غریب ہی طارق بن مرقع کی ایک حدیث بسند صفوان بن امیہ سے مروی ہی اور ابونعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ حجازی ہین اور صحابہ مین انکو شمار کیا ہی مگر مین انکا صحابی ہونا بلکہ مسلمان ہونا بھی نہین جانتا پھر اگر یہ مسلمان ہونگے تو تابعی ہونگے عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہین صفوان بن امیہ سے مروی ہی کہ ایک شخص نے ایک چادر چرائی تو اسکو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا حضرت نے اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا انھون نے کہا یا رسول اللہ مینے اسے معاف کردیا حضرت نے فرمایا کہ اے ابووہب کاش یہ معافی قبل اسکے ہوتی کہ تم اسکو میرے پاس لاتے۔ ابوعمر نے کہا ہی کہ طارق بن مرتفع سے عطاء اور اُن کے بیٹے عبداللہ بن طارق نے روایت کی ہی انکے صحابی ہونے مین کلام ہی مین خیال کرتا ہون

---

[1] مطلب یہ ہی کہ دوڑ رہے تھے چونکہ عرب کے محاورہ مین دوڑنے کی آواز کو طبطبہ کہتے ہین جسطرح ہمارے یہان اردو مین کہتے ہین کہ کھٹ پٹ کرتے ہوئے آرہے تھے ۱۲

راوی حدیث نہین اقتدہ کی بابت مرسل ہوگی۔

(سیدنا) طاہر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ہالہ۔ بھائی ہین ہند بن ابی ہالہ کے اسدی ہین تمیمی ہین۔ ابو ہالہ کا نام نباش بن زرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن عدی بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تھا حلیف تھے بنی عبد الدار بن قصی بن کلاب کے۔ والدہ انکی ام المومنین خدیجہ بنت خویلد رضی عنہا ہین۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے بعض اضلاع کا حاکم بناکے بھیجا تھا سیف بن عمرو نے اپنی سند سے ابو موسی اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چار آدمیون کے ساتھ یمن کیطرف بھیجا تھا۔ حالد بن سعید اور خالد بن سعید بن عاص تھے اور طاہر بن ابی ہالہ تھے اور عکاشہ بن ثور تھے یہ لوگ یمن کے حاکم بنا کر مختلف کامون پر بھیجا تھا اور ہمین حکم دیا تھا کہ ہم باہم متفق ہو کے رہین اور لوگون پر نرمی کرین سختی نکرین اور انکو خوش رکھین نفرت نہ دلائین اور جب معاذ آئین تو ہم بھی آئین ہم انکی مخالفت نکرین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طحفہ (رضی اللہ عنہ)

بن قیس اور بعض لوگ انکو طہفہ بن قیس کہتے ہین۔ انکا تذکرہ پوری طرح طہفہ کے نام مین انشاء اللہ تعالی آئیگا۔

باب الطاء والراء

(سیدنا) طرفہ (رضی اللہ عنہ)

والد ہین تمیم کے۔ سعید قرشی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مین نہین جانتا یہ صحابی ہین یا نہین۔ احمد بن عاصم انصاری نے ابوبکر حنفی سے انھون نے سفیان سے انھون نے سماک سے انھون نے تمیم بن طرفہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین اپنا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھتے تھے اور بعد سلام کے اکثر اپنے داہنی جانب پھر کر بیٹھ جاتے تھے ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ یہ سماک قبیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ سعید نے ابن عاصم سے بھی روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طرفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ۔ انکی ناک واقعہ کلاب مین کٹ گئی تھی انھون نے چاندی کی ایک ناک بنوائی تھی اسمین بو آنے لگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سونے کی ناک بنوانے کی اجازت دیدی اس کو ثابت بن یزید نے ابو الاشہب سے روایت کیا ہے۔ ان کی بابت اختلاف بیان

لہ ام المومنین خدیجہ کے پہلے شوہر کے صلب سے تھے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صلب مقدس سے ۱۲

بیان ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **طریح** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عقبہ۔ کنیت انکی ابو اسماعیل ثقفی قبیلہ کے ہیں۔ محمد بن عوف نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اسمٰعیل بن طریح نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابو سفیان نے انکے دادا سعید بن عقبہ کو غزوۂ طائف میں تیر مارا انکی آنکھ اس سے شہید ہو گئی پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکھ خدا کی راہ میں شہید ہو گئی حضرت نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کروں تمھاری آنکھ پھر تم کو ملجائے گی اور اگر چاہو تو جنت میں آنکھ لینا انھون نے کہا میں جنت ہی میں لونگا انکے بیٹے اسمٰعیل نے اپنے والد طریح سے انھون نے انکے دادا سعید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں امیہ بن ابی صلت ثقفی کے پاس گیا جب انکا انتقال ہو رہا تھا وہ بیہوش تھے پھر انکو ہوش آیا تو گھر کی طرف دیکھکر کہا میں تم دونوں کے پاس حاضر ہوں میں ابھی تمھارے پاس آیا اسکے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **طریف** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابان بن حارثہ بن فہم بن جبلہ بن انمار بن مبشر بن عمیرہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار۔ عمیرہ بھائی ہیں خویلد بن اسد کے۔ یہ طریف وفد بنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ یہ قول ہشام بن کلبی کا ہے۔

(سیدنا) **طریفہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حاجر۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے سیف بن عمر نے کہا ہے کہ یہ وہی ہیں جنکو حضرت ابو بکر صدیق نے فجاۃ سلمی کے بابت لکھا تھا جس کو حضرت ابو بکر صدیق نے آگ میں جلایا طریفہ فجاۃ کی تلاش میں گئے طریفہ اور انکے بھائی معن اور خالد بن ولید یہ سب ساتھ میں تھے فجاۃ کے ساتھ نجبہ بن ابی المیثا بھی تھا پس نجبہ اور طریفہ سے ملاقات ہو گئی دونوں باہم لڑے نجبہ بحالت ارتداد مقتول ہوا پھر طریفہ آگے بڑھے یہانتک کہ فجاۃ سلمی کو پایا اس کا نام ایاس بن عبداللہ بن عبد یالیل تھا طریفہ نے اسکو گرفتار کیا اور حضرت ابو بکر تک پاس بھیجدیا جب فجاۃ حضرت ابو بکر کے پاس پہونچا تو انھون نے اسکو آگ میں جلوادیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) **طعمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابیرق بن عمرو بن حارثہ بن ظفر بن خزرج بن عمرو۔ سوا بدر کے تمام غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ابو اسحاق مستملی نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے بعض لوگ انکو ابو طعمہ بشیر بن ابیرق انصاری کہتے ہیں۔ خالد بن معدان نے طعمہ بن ابیرق انصاری سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں آپ کے آگے آگے چلا جا رہا تھا ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ جو شخص اپنی بی بی سے بہ نیت طلب ثواب

ہمبستری کرے اسکی کیا فضیلت ہو حضرت نے فرمایا وہ دونون بخشدیے جائینگے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابو احمد نے ایسا ہی لکھا ہو مگر طعمہ کے مسلمان ہونے مین کلام ہو -

باب الطاء والفاء

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بن کعب انصاری - انکا نسب انکے والد کے نام مین گذر چکا ہو - انکی ماں طفیل بن عمرو دوسی کی بیٹی تھین یہ حضرت ابن عمر کے دوست تھے انکا پیٹ بڑا تھا حضرت ابن عمر (مذاقا) انکو ابو البطن کہتے تھے یہی انکا لقب ہوگیا - واقدی اور جمانی نے کہا ہو کہ یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکے تھے - انھون نے اپنے والد وغیرہ سے روایت کی ہو - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی - انکی والدہ سخیلہ بنت خزاعی بن حویرث ثقفیہ ہین - یہ اور انکے بھائی عبیدہ اور حصین فرزندان حارث بدر اور احد اور خندق اور تمام غزوات مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے عبیدہ بدر مین شہید ہوے انکا حال انکے نام مین انشاء اللہ تعالی بیان کیا جائیگا - ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ نے شرکاء بدر کے نام مین طفیل بن حارث بن مطلب کا نام بیان کیا ہو - وفات انکی ۳۱ھ مین ہوئی اور بعض کہتے ہین ۳۲ھ مین - انکی اور انکے بھائی حصین کی وفات ایک سال مین ہوئی پہلے طفیل کی وفات ہوئی انکے چار مہینے بعد حصین کی وفات ہوئی انسے روایت ہو کہ انھون نے کہا ہمنے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

جویریہ کے بھتیجے ہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ریشمی کپڑا پہننے کی بابت روایت کی ہو - انکی حدیث شریک بن جابر نے اپنی خالہ ام عثمان سے انھون نے طفیل سے روایت کی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن زید حارثی - ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الرجاء احمد بن عبد العزیز قارن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبد اللہ بن حامد زان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن سعدان فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو القاسم طلیب بن علی تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حسن بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سکن بن سعید نے اپنے والد سے

انھون نے کلبی سے انھون نے عوانہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر خطاب نے ایک دن اپنے پاس بیٹھنے والونسے پوچھا کہ کیا تم مین کوئی شخص ایسا ہی جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت زمانہ جاہلیت کی معلوم ہو جب آپ نبی نہین ہوئے تھے طفیل بن یزید حارثی نے جنکی عمر ایک سو ساٹھ برس کی تھی کہا کہ ہان یا امیر المومنین (مجھے معلوم ہو) مامون بن معاویہ کی کہانت وعلم کا حال تو آپکو معلوم ہی ہو اسکے پاس لوگون کے سامنے عقاب آتے تھے اور اسکے آگے بیٹھ جاتے تھے اور اپنی زبان مین شور کرتے تھے تو وہ کہتا تھا کہ یہ عقاب فلان فلان بات بیان کرتے ہین پس جیسا وہ بیان کرتا تھا ویسا ہی واقع ہوتا تھا وہ نصرانی تھا ہر اتوار کے دن وہ باہر نکلتا تھا ایک دن عقاب اسکے پاس آئے اور بول کر چلے گئے دن چڑھے وہ باہر نکلا اور اُسنے ایک حدیث دلائل نبوت کی ذکر کی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **طفیل** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عمرو بن ثقف۔ ثقف کا نام کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن بخار انصاری۔ خاندان بنی بخار سے ہین موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا انصار کے خاندان بنی بخار سے ہین بیر معونہ کے دن طفیل بن سعد شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ احد مین شریک تھے۔ اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے۔

(سیدنا) **طفیل** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن حارث بن سخبرہ بن جرثومہ بن عادیہ بن مرہ بن اوس بن نمر بن عثمان بن نصر ابن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن نصر بن ازد ازدی۔ کبھی انکو انکے دادا کی طرف منسوب کرکے طفیل بن سخبرہ بھی کہدیتے ہین وہ یہی ہین۔ یہ اخیافی بھائی ہین حضرت عائشہ زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کے۔ ان سب کی والدہ ام رومان ہین (انکے والد) عبداللہ کے بعد ام رومان سے حضرت ابو بکر صدیق نے نکاح کیا تھا۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا ہی کہ یہ قریشی ہین مگر مین نہین جانتا کہ قریش کے کس خاندان سے ہین مگر صحیح یہ ہی کہ یہ ازدی ہین قریشی نہین ہین ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہز اور عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے عبدالملک بن عمیر سے انھون نے طفیل بن سخبرہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے خواب مین دیکھا کہ گویا انکا گذر یہود پر ہوا انھون نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو اُن لوگون نے کہا ہم یہودی ہین انھون نے کہا تم لوگ بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ عزیر خدا کے بیٹے ہین یہودیون نے کہا تم بھی بہت اچھے ہوتے اگر یہ نہ کہتے کہ اگر خدا چاہے اور محمد چاہین پھر انکا گذر نصاری پر ہوا انھون نے پوچھا تم لوگ کون ہو ان لوگون نے کہا ہم نصاری ہین انھون نے کہا تم لوگ بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ مسیح

لہ حضرت کو یہ معلوم تھا کہ صحابہ کی نیت شرک کی نہین ہو درنہ صرف حیا کے سبب سے کسی بات کی تعلیم کا ترک ہو جانا آپ سے ممکن نہ تھا ۱۲

خدا کے بیٹے ہین ان لوگون نے کہا تم بھی بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ کہتے کہ اگر خدا چاہے اور محمد چاہین پس صبح جبکو انھون نے اپنا خواب چند لوگون سے
بیان کیا بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا پس نماز کے بعد حضرت نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد و ثنا بیان کی
بعد اسکے فرمایا کہ طفیل نے ایک خواب دیکھا ہی جسکو تم مین سے بعض لوگون سے بیان بھی کیا ہی تم لوگ ایک لفظ ایسی کہا کرتے ہو کہ مجھے
حیا مانع ہوتی تھی کہ تمکو اس سے منع کرون تم اگر اللہ چاہے اور محمد چاہین نہ کہا کرو بلکہ صرف یہ کہا کرو اگر اللہ چاہے ۔ اس حدیث کو
سفیان اور شعبہ نے عبد الملک سے روایت کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ طفیل سے مروی ہی کہ ایک شخص نے خواب دیکھا الخ اور حماد نے
عبد الملک سے انھون نے جابر بن سمرہ سے ایکو روایت کیا ہے ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ حضرت عائشہ
اور عبد اللہ کے بھائی حالانکہ حضرت عائشہ کی مان کا کوئی لڑکا عبد اللہ نہ تھا جیسا کہ ہم عبد اللہ کے نام مین انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے
صحیح یہ ہی کہ یہ حضرت عائشہ اور عبد الرحمن کے بھائی تھے جیسا کہ ہمنے ان دونون کے نام مین ذکر کیا ہی واللہ اعلم ۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طریف بن عاص بن ثعلبہ بن سلیم بن فہم بن غنم بن دوس بن عدنان بن عبد اللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن
کعب بن عبد اللہ بن نصر بن ازد ازدی دوسی ۔ لقب انکا ذو النور تھا ۔ ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حبیب بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یحیی
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد بن ایوب نے ابراہیم بن سعد سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا کہ
طفیل بن عمرو دوسی بیان کرتے تھے کہ وہ مکہ گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وہین تھے پس انکے پاس قریش کے
کچھ لوگ گئے طفیل شریف اور شاعر اور ذہین شخص تھے انسے لوگون نے کہا ای طفیل تم ہمارے شہر مین آئے ہو اور یہ شخص (یعنی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہمارے یہان ہین اسنے ہمین سخت مشکل مین ڈالدیا ہی اور ہماری جماعت کو متفرق کردیا ہی اسکی باتین بالکل
جادو کی طرح (سریع التاثیر) ہوتی ہین وہ باتین باپ بیٹے کے درمیان مین بھائی بھائی کے درمیان مین میان بی بی کے درمیان مین
تفرقہ ڈالدیتی ہین ہم تمہارے حق مین اور تمہاری قوم کے حق مین خوف رکھتے ہین (کہ کہین تم اسکے پاس جاؤ اور وہ تمکو پھانس لے)
لہذا تم اس سے بات نکرنا اور نہ اسکی بات سننا طفیل کہتے تھے کہ واللہ ان لوگون نے اسقدر کہا کہ مین نے قطعی ارادہ کرلیا کہ اسکے بعد
مین انکی کوئی بات سونگا اور نہ انسے بات کرونگا اور مین نے کان مین روئی رکھ لی کہ کہین ایسا نہو کہ بغیر قصد انکی کوئی بات
مین سنلون پس صبح کو مین کعبہ گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے مین بھی انکے قریب
جاکے کھڑا ہوگیا پس اللہ نے بے اختیار مجھے انکی بات سنادی مین نے ایک نہایت عمدہ کلام انسے سنا مین نے اپنے دل مین کہا کہ

لہ غفاب ایک جانور کا نام ہی اسکے پاس جن اسی شکل مین آتے تھے ۔ ۱۲

عجب کی بات ہے واللہ میں شاعر ہوں عقلمند ہوں اچھی بُری بات کو پہچانتا ہوں پھر میں کیوں نہ اس شخص کی تقریر سنوں جو باتیں اسکی اسکی اچھی ہونگی انکو قبول کرلوں گا جو بُری ہونگی انکو ترک کردوں گا بس میں (وہیں) ٹھیرا رہا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کرکے اپنے گھر لوٹے میں بھی آپکے پیچھے پیچھے چلا جب آپ اپنے گھر کے اندر چلے گئے تو میں آپکے سامنے گیا اور میں نے کہا اے محمد آپکی قوم نے مجھسے ایسا ایسا کہا تھا (لہذا میں آپکی باتوں کے سننے سے بہت پرہیز کرتا رہا) مگر خدا نے مجھے آپکی باتیں سنا ہی دیں میں نے سنا تو بہت ہی اچھی باتیں ہیں آپ مجھسے اپنا دین بیان کیجئے حضرت نے میرے اوپر اسلام کو پیش کیا اور قرآن کو پڑھکر مجھے سنایا واللہ میں نے اس سے بہتر کلام کبھی نہ سنا تھا نہ اس سے زیادہ معتدل مذہب کوئی دیکھا تھا بس میں اسلام لے آیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنی قوم میں بہت مانا جاتا ہوں اب میں لوٹ کے اپنی قوم کی طرف جاؤنگا تو انہیں اسلام کی ترغیب دونگا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ میرے لئے (سچائی کی) کوئی نشانی مقرر کردے جس سے مجھے دین کیطرف انکو دعوت دینے میں مدد ملے آپنے فرمایا یا اللہ طفیل کیلئے کوئی نشانی بنادے یہ کہتے تھے پھر میں اپنی قوم کیطرف چلا یہانتک کہ جب میں اس مقام پر پہونچا جہانسے سب لوگ مجھے دیکھ سکتے تھے تو ایک روشنی میری آنکھوں کے درمیان مثل چراغ کے پیدا ہوگئی یہ کہتے تھے (اسوقت) میں نے دعا کی کہ یا اللہ (اس نور کو) کسی اور مقام میں پیدا کردے کیونکہ مجھے خیال ہوا کہ حالت موجودہ میں (اگر) اس نور کو ایک قسم کا مسخ سمجھیں گے بوجہ اسکے کہ میں انکے دین کو ترک کردیا ہے بس (دعا کرتے ہی فوراً) وہ نور میرے کوڑے کے نوک میں اُتر آیا تمام حاضرین کو وہ میرے کوڑے میں اسطرح معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک قندیل لٹکی ہوئی ہے اور میں (اُس قندیل کو لئے ہوئے) انکی طرف پہاڑی کے اوپر سے اُتر رہا ہوں جب میں اُتر کے نیچے آگیا تو میرے والد میرے پاس آئے وہ بہت ہی بوڑھے تھے میں نے کہا مجھسے الگ رہنا نہ میں تمھارا ہوں اور نہ تم میرے ہو میرے والد نے پوچھا کہ اے بیٹے یہ کیوں میں نے کہا میں مسلمان ہوگیا ہوں میرے والد نے کہا اے میرے بیٹے جو تمھارا دین ہے وہی میرا بھی دین ہے (یہ کہکے) وہ بھی مسلمان ہوگئے اسکے بعد میری بی بی میرے پاس آئیں انسے بھی میں نے اسیطرح (ڈانٹ کے) کہا وہ بھی مسلمان ہوگئیں اور مجھسے کہا کہ (میں تمہارے خیال سے مسلمان تو ہوگئی مگر) کیا ذی الشریٰ نامی بت کے ناراض ہوجانے کا میرے لئے کچھ خوف نہیں میں نے کہا نہیں میں اسکا ذمہ دار ہوں۔ اسکے بعد میں نے قبیلہ دوس کو اسلام کی دعوت کی مگر انھوں نے اسلام لانے میں تاخیر کی تو میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر لوٹ کے مکہ گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ دوس کے لوگوں پر میرا کہنا اثر نہیں کرتا (وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے) آپ اللہ سے انکے لئے بددعا کیجئے (مگر حضرت نے بمقتضای رحمت بددعا نہ فرمائی بلکہ) آپنے دعا دی کہ یا اللہ دوس کو میری (پیروی کی) طرف ہدایت کر (پھر مجھسے مخاطب ہوکے فرمایا) تم اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤ اور انکے ساتھ نرمی کرو یہ کہتے تھے میں لوٹ کے

پھر اپنی قوم کے پاس گیا اور وہین مقیم رہا انکو اسلام کی دعوت دیتا رہا یہانتک کہ وہ (مسلمان ہوگئے اور) ہجرت ایکے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس مدینہ پہونچ گئے اس درمیان مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر اور احد او خندق کی لڑائیان ختم کر چکے تھے ابو انکے
مین باقی مسلمانون کو اپنے ساتھ لیکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپ اُسوقت خیبر مین تھے خیبر کے مال
غنیمت مین آپنے اور مسلمانون کے ساتھ ہمارا حصہ بھی لگایا پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہا یہانتک کہ اللہ نے
مکہ آپ (کے ہاتھ) پر فتح کردیا اسکے بعد مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے ذی الکفین کیطرف بھیجئے جو قبیلہ عمرو بن حممہ کا بت ہے
تاکہ مین اسکو جلا دون چنانچہ (حضرت نے انکو اجازت دیدی اور) یہ وہان گئے اسکو جلاتے جاتے تھے وہ لکڑی کا بنا ہوا تھا اور یہ
مصرعے پڑھتے جاتے تھے یاذا الکفین لست من عبادک ۞ میلادنا اقدم من میلادک ۞ انا حشوت النار فی فوادک[۱]،
اسکے بعد طفیل پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے اور مدینہ مین آپکے ساتھ رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ہوگئی پھر جب اہل عرب مرتد ہوئے تو یہ مسلمانون کے ہمراہ ان مرتدون سے جہاد کرنے کو چلے یہانتک (قبیلہ
نجد کے مرتدون) سے فراغت کی بعد اسکے یمامہ گئے (وہان پہونچکر) انہون نے اپنے ساتھ والون سے کہا کہ مین نے ایک خواب
دیکھا ہے اسکی تعبیر بتاؤ مین نے دیکھا کہ میرا سر مونڈا گیا ہے اور میرے منہ سے ایک پرند نکل کے اڑگیا اور ایک عورت مجھے ملی اسنے اپنی شرمگاہ
مین مجھے داخل کرلیا ہے اور مین نے اپنے بیٹے عمرو کو دیکھا کہ وہ مجھے بہت کوشش کے ساتھ تلاش کر رہا ہے مگر تھوڑی دیر کے بعد مین نے
دیکھا کہ وہ رک گیا انکے ساتھ والون نے کہا بہت اچھا (خواب) ہے طفیل نے کہا مین نے اسکی تعبیر یہ لی ہے کہ سر کے مونڈے جانے کا
یہ مطلب ہے کہ سر کاٹا جائیگا اور وہ پرند جو میرے منہ سے نکل گیا وہ میری روح ہے اور وہ عورت جسنے مجھے اپنی شرمگاہ مین داخل کرلیا
زمین ہے کہ وہ میرے لئے کھودی جائیگی اور مین اسمین چھپ جاؤنگا اور میرے بیٹے کا مجھے ڈھونڈنا پھر رک جانا اسکا مطلب مین یہ
سمجھتا ہون کہ وہ اس امر کی کوشش کریگا کہ جو مصیبت مجھے پہونچی اسکو بھی پہونچے چنانچہ (ایسا ہی واقع ہوا) طفیل جنگ یمامہ
مین شہید ہوے اور اُنکے بیٹے عمرو بن طفیل زخمی ہوگئے مگر بچ گئے پھر جنگ یرموک مین بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن خنسا۔ بدر مین شریک تھے۔ انکا ذکر لوگ کرتے ہین مگر انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ ابو نعیم نے اپنی سند سے
موسیٰ بن عقبہ سے از روایت کی ہے کہ انہون نے ابن شہاب سے اُنلوگون کے نام مین جو انصار کے خاندان خزرج سے
غزوہ بدر مین شریک تھے طفیل بن مالک بن خنساء کا نام بھی لکھا ہے۔ اور مین ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے

[۱] اے ذو الکفین مین تیرے پرستش والون مین نہین ہون۔ میری پیدائش تیری پیدائش سے بہی پہلے کی ہے۔ مین نے آگ تیرے دل مین بھردی ہے ۱۲

یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اُنلوگون کے نام مین جو انصار کے خاندان بنی عدی بن عدی بن غنم بن کعب کی شاخ بنی خنساء ابن سنان بن عبید سے شریک غزوۂ بدر تھے طفیل بن مالک بن خنسا کا نام بھی روایت کیا ہے اور ابو عمر نے کہا ہی کہ انکا نام طفیل بن مالک بن نعمان بن خنسا ہی ۔ اور بعض لوگ طفیل بن نعمان بن خنسا کہتے ہین ۔ انصاری سلمی ہین یعنی قبیلہ بنی سلمہ سے ہین ۔ بیعت عقبہ مین اور غزوۂ بدر و احد مین شریک تھے احد مین انکے تیر و زخم لگے مگر زندہ رہے خندق کی لڑائی مین شہید ہوے انکو وحشی بن حرب نے قتل کیا تھا ۔ اور موسی بن عقبہ نے اہل بدر مین طفیل بن نعمان بن خنسا اور طفیل ابن مالک (غرض) دو آدمیون کا نام لکھا ہی ۔ ابو عمر کا کلام اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ انھون نے ان دونون کو ایک سمجھا عنقریب انکا تذکرہ طفیل بن نعمان کے نام مین بھی انشاء اللہ تعالی آئیگا ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک ۔ مدنی ۔ انھون نے بیان کیا ہی کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کو دیکھا) آپ طواف کر رہے تھے اور آپکے آگے آگے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ابو احمد بن جحش مکفوف کے یہ اشعار بطور رجز کے پڑھتے جاتے تھے[1] حبذا مکۃ من وادی * بہا اھلی واولادی * بہا امشی بلا ہادی * اسکے آگے کے اشعار بھی پڑھتے جاتے تھے اس حدیث کو انسے ابن عامر بن عبداللہ بن زبیر نے روایت کیا ہی ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی عقبی بدری ۔ غزوہ خندق مین شہید ہوے ۔ عروہ نے اُن لوگون کے نام مین جو خاندان بنی سلمہ سے بیعت عقبہ مین شریک تھے طفیل بن نعمان بن خنسا کا نام بھی ذکر کیا ہی اور (کہا ہی کہ) یہ بدر مین شریک تھے ۔ اور موسی بن عقبہ نے اور ابن اسحاق نے ان لوگون کے نام مین جو انصار کے خاندان خزرج کے قبیلہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی شاخ بنی خنساء بن سنان بن عبید سے غزوۂ بدر مین شریک تھے طفیل بن نعمان بن خنساء کا نام ذکر کیا ہی ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی ۔ مین کہتا ہون ابو عمر نے انکا تذکرہ نہین لکھا کیونکہ انسے طفیل بن مالک بن خنساء کے تذکرہ مین انکے نسب ہی مین غلطی ہو گئی اور انھون نے انکو طفیل بن مالک بن نعمان لکھدیا اور کہا کہ بعض لوگ انکو طفیل بن نعمان کہتے ہین ابو عمر نے اس نسب کو جو دونون تذکرون مین دیکھا تو وہ سمجھے کہ یہ دونون ایک شخص ہین اور انھون نے یہ سمجھا کہ (یہ اختلاف نسب مین صرف اس وجہ سے ہے کہ) بعض لوگون نے انکو انکے والد مالک کی طرف منسوب کر دیا ہی اور بعض نے انکے دادا نعمان کیطرف انکو منسوب کر دیا ہی حالانکہ

[1] ترجمہ مکہ کیا اچھی وادی ہے * اسمین میری بی بی اور میری اولاد ہین * وہان مین بغیر کسی راہبر کے چلا پھرا کرتا ہون ۱۲

نعمان کا ذکر نسب میں بالکل غلط ہے یہ دونوں چچازاد بھائی ہیں ان دونوں کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور ان دونوں کا یکے بعد دیگرے شرکائے بدر میں ان دونوں آدمیوں کو اسی نسب کے ساتھ ذکر کرنا جو ہمنے بیان کیا کافی ہے ہشام بن کلبی نے بھی ان دونوں کو ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ کیطرح علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے واللہ اعلم

باب الطاء واللام

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ ابو المنذر یعنی اسماعیل بن محمد بن طلحہ انصاری نے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل عجم میں اسلام سے زیادہ فیض حاصل کرنے والے اہل فارس ہیں اور عرب میں سب سے زیادہ بدنصیب یہ قبیلہ ہے (یعنی قبیلہ بہز) انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن البراء بن عمیر بن وبرہ بن ثعلبہ بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف بلوی انصاری بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے جو انصار کے خاندان سے تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو یہ طلحہ آپ سے ملنے گئے اسوقت یہ کمسن تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹے جاتے تھے اور آپکے ہاتھوں کو چومتے تھے اور کہتے تھے یارسول اللہ مجھے آپ جو چاہیے حکم دیجیے میں کبھی آپکی نافرمانی نکرونگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپنے فرمایا جاؤ اپنے کافر باپ کو قتل کردو یہ پیچھے پھر کے چلے تاکہ تعمیل کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (انکو بلا لیا اور انسے) فرمایا میں قطع قرابت کے لئے نہیں بھیجا گیا ہوں باپ کے قتل کرنے کا حکم میں نے محض امتحاناً دیا تھا اسکی تعمیل مقصود نہیں ہے) ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داود یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحیم بن مطرف رواسی یعنی ابو سفیان اور احمد بن جناب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عیسیٰ بن یونس نے سعید بن عثمان بلوی سے انہوں نے عروہ سے روایت کر کے بیان کیا عبدالرحیم کہتے تھے کہ یہ عروہ سعید انصاری کے بیٹے تھے اپنے والد سے وہ حصین بن وحوح سے

ؔ۱ مطلب یہ ہے کہ اہل عجم میں سے جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لاچکے تھے انمیں اہل فارس نے اسلام کے برکات زیادہ حاصل کئے اہل فارس سے غالباً حضرت سلمان فارسی یا اور جو لوگ اسوقت اسلام لائے تھے مراد ہوں اور اگر اس حدیث کو اس وقت کے مسلمین کے ساتھ خاص نکریں تو بھی ممکن ہے فارس میں بڑے بڑے ائمہ فقہا و محدثین گذرے جنسے دین کی بڑی خدمت ہوئی امام ابو حنیفہ امام بخاری امام مسلم سب فارس ہی کے تھے۔

روایت کرتے تھے کہ طلحہ بن براء جب مرض (موت) مین مبتلا ہوے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی عیادت کو تشریف لیگئے
وہان سے لوٹ کر آپنے فرمایا کہ مین طلحہ مین موت کے آثار دیکھتا ہون جب انکا انتقال ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا تاکہ مین
انکے جنازے کی نماز پڑھون اور آدھی رات کو انتقال ہو تو اسیوقت مجھے بُلا لینا (دفن مین) جلدی کرنا کیونکہ مسلمان کی
لاش کو اسکے گھر مین رہنا نہ چاہیے روایت ہی کہ رات ہی کیوقت انکی وفات ہوئی (نزع کیوقت) انھون نے کہا کہ مجھے (جلد
دفن کر دینا اور اپنے پروردگار سے مجھے ملا دینا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ بلانا کیونکہ مین انکے لئے یہودیوں کا خوف
رکھتا ہون کہین ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے (رات کیوقت آنے مین ان دشمنون سے) انکو کچھ گزند نہ پہونچ جائے (چنانچہ
ایسا ہی کیا گیا) صبحکو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کیگئی آپ تشریف لائے اور انکی قبر پر کھڑے ہوے اور
صحابہ نے آپکے پیچھے صف باندھی (غرض نماز جنازہ پڑھی گئی بعد نماز کے) آپنے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا مانگی اے اللہ طلحہ سے
اس حال مین ملاقات کر کہ تو انکو دیکھکر مسکرائے اور وہ تجھکو دیکھکر مسکرائین (مطلب یہ کہ تو انسے خوش ہو وہ تجھسے انہین
طلحہ سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (زندگی مین بھی) انکے لئے (بہت اچھی دعا مانگی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدرد اسلمی - انکا نسب انکے والد سلامہ کے نام مین بیان ہو چکا ہی - معتمر بن سلیمان اور شبیب نے لیث بن
ابی سلیم سے انھون نے عبدالملک بن ابی حدرد سے انھون نے اُنکے بھائی طلحہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مین نے عرض کیا کہ میرا گذر یہودیون پر ہوا تو انھون نے یہ باتین کہین
انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا قیامت کی
علامات مین سے ایک یہ ہی کہ لوگ نئے چاند کو دیکھکر (جھوٹ موٹ یہ) کہین کہ دو دن کا ہی حالانکہ وہ ایک ہی دن کا ہوگا ابو عمر نے
پہلی حدیث کو نہین ذکر کیا اسکے ہم معنی حدیث طفیل بن عبداللہ بن سنجرہ کے نام مین گذر چکی ہی -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش بن صمہ - یحییٰ بن معین نے کہا ہی کہ طلحہ بن خراش بن صمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے اور ابن
ابی حاتم رازی نے کہا ہی کہ طلحہ بن خراش بن عبدالرحمن بن خراش بن صمہ نے جابر بن عبداللہ اور عبدالملک بن جابر
بن عتیک سے روایت کی ہی - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین نہین جانتا یہ دونون ایک ہی ہین یا دو -

سلہ صحابہ کے عشق کا کمال تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انکو تھا یہین سے پتہ ملتا ہی کون مسلمان ایسا ہوگا جو ہزار جان سے آپکی نماز پڑھانے کی
خواہش نہ کرے مگر آپکی نماز جنازہ کی بابت خاص طور پر وعدہ ایزدی تھا کہ وہ شخص بخشدیا جائیگا جسکی آپ نماز پڑھین تو خدا تعالیٰ ان صلوٰۃ تک سکن لہم
اور حضرت طلحہ پر آپکی محبت ایسی غالب تھی کہ اپنے نفع کی مطلق پروا نہ کی اور آپ ہی کے آرام کا خیال کیا -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن داؤد ہیں ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے ابن جریج سے انھوں نے بعض غلام طلحہ بن داؤد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے طلحہ بن داؤد سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل نعمان کیا اچھے دودھ پلانے والے ہیں[1] انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔ ابوموسی نے لکھا ہے کہ طبرانی اور سعید قرشی وغیرہما نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور سعید نے کہا ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں سعید قرشی نے اسکو عبداللہ بن احمد سے انھوں نے عباس بن یزید سے انھوں نے عبدالرزاق سے روایت کیا ہے اور اسمیں بہت اختلاف ہے اور کہا ہے کہ حدیث یوں ہے کہ اہل نعمان بہت اچھے دودھ پلانے والے ہیں نعمان ایک وادی ہے مقام عرفات میں۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

زرقی کنیت انکی ابوعبید اصحاب شجرہ[2] سے ہیں۔ عمرو بن دینار نے عبید بن طلحہ زرقی سے انھوں نے اپنے والد سے جو اصحاب شجرہ سے تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے اے اللہ اس چاند کو ہمارے اوپر امن و ایمان اور سلامت اور اسلام کیساتھ طلوع کر (اے چاند) میرا اور تیرا (دونوں کا) پروردگار اللہ ہے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں ابو حدرد کے مگر اس قول میں اعتراض ہے اسلئے کہ ابوحدرد اسلمی ہیں اور یہ طلحہ زرقی ہیں انصار سے ہیں پس یہ دونوں ایک نہیں ہو سکتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید انصاری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ارقم بن ابی ارقم کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ میں انکو خارجہ بن زید بن ابی زہیر کا بھائی سمجھتا ہوں

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

تیمی۔ ابوبکر بن ابی علی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ علی بن سعید عسکری نے انکو ذکر کیا ہے یحیی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انھوں نے طلحہ تیمی سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا اللہ بزرگ و برتر اس بندہ کی نماز کو (بنظر قبولیت) نہیں دیکھتا جو اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجدہ میں برابر نہ رکھتا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

[1] عرب میں دستور تھا کہ دودھ پلانے والیاں بچوں کو ماں باپ کے پاس سے جدا کرنے آتی تھیں اور ایام رضاعت بھر اپنے پاس رکھتی تھیں اسی دستور کے موافق اہل نعمان بھی بچوں کو دودھ پلانے کیلئے لاتی ہونگی اور انکی بہ نسبت غالباً عمدہ طور پر کرتی ہونگی ۱۲

[2] یعنی ان لوگوں میں جنھوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی ۱۲

ابن سعید بن عمرو بن مرہ جہنی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

عبد الملک کے بھائی ہین۔ انکا تذکرہ سعید قرشی نے لکھا ہے اور انھون نے معتمر بن سلیمان سے انھون نے لیث سے انھون نے عبد الملک سے انھون نے اپنے ایک بھائی سے جنکا نام طلحہ تھا روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ میرا گزر یہود کے ایک گروہ پر ہوا تو مینے کہا کہ اے گروہ یہود تم کیسے لوگ ہو کاش تم یہ نہ کہتے کہ عزیز خدا کے بیٹے ہین تو انھون نے کہا اے گروہ عرب تم کیسے لوگ ہو کاش تم یہ نہ کہتے کہ اگر اللہ چاہے اور محمد چاہین تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھون نے سچ کہا میتے تمہے منع کیا تھا اب تم ایسا نہ کرنا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر نے ربعی سے وہ طفیل بن عبد اللہ بن سخبرہ سے روایت کرتے ہین یہ حدیث اوپر انکی ذکر ہو چکی مین کہتا ہون کہ ابن مندہ پر اعتراض ابو موسی کا نہین ہو سکتا کیونکہ وہ اس حدیث کو طلحہ بن ابی حدرد کے تذکرہ مین لکھ چکے ہین جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ملقب بہ طلحۃ الخیر و طلحۃ الفیاض

ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ کنیت انکی ابو محمد قرشی تیمی ہین۔ انکی والدہ صعبہ بنت عبد اللہ بن مالک حضرمیہ ہین۔ یہ طلحۃ الخیر اور طلحۃ الفیاض کے لقب سے مشہور ہین سابقین الی الاسلام مین سے ہین۔ انکو حضرت ابو بکر صدیق نے اسلام کی ترغیب دی تھی اور حضرت ابو بکر ہی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لیگئے تھے جب حضرت ابو بکر اور یہ اسلام لائے تو نوفل بن خویلد بن عدویہ نے ان دونون کو پکڑ کے ایک رسی مین باندھ دیا اسی وجہ سے حضرت ابو بکر اور طلحہ کو قرینین کہتے ہین۔ قبیلہ بنی تیم نے ان دونون کی بالکل حمایت نہ کی۔ نوفل تمام قریش مین سب سے زیادہ سنگدل تھا۔ اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ جس شخص نے ان دونون کو باندھا تھا وہ عثمان بن عبید اللہ تھا طلحہ کا بھائی انھون نے ان کو اس واسطے باندھا تھا کہ یہ نماز چھوڑ دین اور اپنا دین ترک کر دین مگر ان دونون نے اسکو قبول نہ کیا پس یکایک لوگون نے کیا دیکھا کہ یہ دونون کھلے ہوئے ہین اور نماز پڑھ رہے ہین جب طلحہ اور زبیر دونون مسلمان ہو چکے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے مکہ مین ان دونون کے درمیان مین مواخات کرا دی تھی پھر جب مسلمان ہجرت کرکے مدینہ مین آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ کے اور ابو ایوب انصاری کے درمیان مین مواخات کرا دی۔

یہ طلحہ اُن دس آدمیون[1] مین ہین جنکے جنتی ہونے کی بشارت آئی ہے اور اصحاب[2] شوری مین بھی تھے۔ غزوہ بدر مین شریک نہ تھے کیونکہ یہ (اُس زمانہ مین) شام مین تھے وہان سے اس وقت لوٹے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے واپس آ گئے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنی ان لوگون مین تھے جنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلافت کیلئے تجویز کیا تھا اور فرمایا تھا کہ انھین مین سے کوئی شخص متفق علیہ منتخب کر لیا جائے ۱۲

(بدر کی غنیمت میں) اپنا حصہ لگایئے کیلئے کہا حضرت نے فرمایا تمہیں حصہ ملیگا پھر انھوں نے کہا اور میرا ثواب حضرت نے فرمایا تمہیں ثواب بھی ملیگا بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ ملک شام میں بغرض تجارت گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں (انہیں) بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں شام کے حالات دریافت کرنیکے لئے بھیجا تھا اور انکے ہمراہ سعید بن زید بھی تھے پھر یہ دونوں (وہاں کے حالات دریافت کر کے) مدینے واپس آئے یہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہ اپنا حصہ اور ثواب نہ طلب کرتے۔ اُحُد میں اور اسکے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور بیعۃ الرضوان میں بھی شریک ہوئے احد کے دن انسے بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے انھوں نے اپنے آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سپر بنایا تھا انھوں نے تیر کو اپنے ہاتھ پر روکا انکی ایک انگلی بھی بیکار ہوگئی تھی اور انکے سر پر تلوار بھی پڑی انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پشت پر سوار کر کے پہاڑ پر چڑھایا تھا۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجا اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا سے انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے انھوں نے اپنے والد حضرت طلحہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے احد کے دن طلحۃ الخیر کہکر پکارا اور غزوہ تبوک میں طلحۃ الفیاض فرمایا اور حنین کے دن طلحۃ الجواد فرمایا ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران شافعی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عبداللہ بن زبیر سے انھوں نے حضرت زبیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو زرہیں پہنے ہوئے تھے لہذا (انکی گرانی کے سبب سے) آپ نے پہاڑ پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے تو طلحہ کو آپ نے نیچے بٹھایا اور انکے اوپر پیر رکھکر چڑھے۔ پس حضرت زبیر کہتے تھے میں نے (اس وقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (جنت کو اپنے اوپر) واجب کر لیا نیز ابوعیسیٰ کہتے تھے ہم سے ابوسعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبدالرحمن بن منصور عنزی نے جنکا نام النضر تھا عقبہ بن علقمہ یشکری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی بن ابی طالب سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے دونوں کانوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں میرے ہمسایہ ہونگے۔ ہمیں ابوبکر مشاد بن عمر بن عبد یعقوب ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس احمد بن ابی غالب بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد بن حسین انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صلت بن دینار نے ابونضرہ سے انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی شہید کو چلتا ہوا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو وہ طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھ لے۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن ابن ابی عبداللہ طبری نے

اپنی سند سے ابو یعلی سے انھون نے کریب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یونس بن بکیر نے طلحہ بن یحیی سے انھون نے موسیٰ وعیسیٰ فرزندان حضرت طلحہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے ایک اعرابی حضرت کے پاس یہ پوچھتا ہوا آیا کہ [١] من قضی نحبہ کون ہی اعرابی نے جب آپ سے یہ پوچھا تو آپ نے کچھ جواب نہ دیا پھر اُسنے پوچھا پھر آپ نے جواب نہ دیا پھر اُس نے پوچھا مگر پھر بھی آپ نے جواب نہ دیا ہم لوگ مین مسجد کے دروازہ سے نکلا میرے جسم پر اس وقت سبز لباس تھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ وہ سائل کہان ہی جو پوچھتا تھا کہ من قضی نحبہ کون ہی اعرابی نے کہا یا رسول اللہ مین حاضر ہون آپ نے (میری طرف اشارہ کرکے) فرمایا دیکھو من قضی نحبہ یہ ہی۔

حضرت طلحہ جنگ جمل مین شہید ہوئے اس حال مین کہ حضرت علی بن ابی طالب سے قتال کررہے تھے رضی اللہ عنہما بعض اہل علم نے بیان کیا ہی کہ حضرت علی نے انکو (علیحدہ) بلایا اور جس طرح حضرت زبیر سے گفتگو کی تھی اسی طرح انسے بھی کی اپنی اسلامی خدمات کو بیان فرمایا جنکو سنکر حضرت طلحہ نے جنگ کا ارادہ فسخ کردیا اور کسی صف مین جاکے بیٹھ رہے معًا ایک تیر انکے پیر مین لگ گیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ تیر انکے گلے مین لگا تھا غرض (اسی تیر کے زخم سے) وفات پائی یہ تیر مروان بن حکم نے مارا تھا۔ عبد الرحمن بن مہدی نے حماد بن زید سے انھون نے یحیی بن سعید سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا حضرت طلحہ نے جنگ جمل کے دن یہ شعر پڑھا۔

ندمت ندامۃ الکسعی لما   شریت رضی بنی جرم برغمی [٢]

(اور اس شعر کے بعد کہا یا اللہ عثمان کا عوض مجھسے لے یہانتک کہ تو راضی ہوجائے یہ انھون نے صرف اس سبب سے کہا کہ وہ حضرت

---

[١] یہ آیت قرآنی کا ایک ٹکڑا ہی اللہ جل شانہ نے مومنین کے حال مین فرمایا ہی منہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر یعنی ان مین بعضے لوگ وہ ہین جو اپنی نذر (جو انھون نے خداسے کی تھی) پوری کرچکے اور بعض لوگ منتظر ہین ۱۲

[٢] ترجمہ مین ویسا ہی نادم ہوا جیسے کسعی نادم ہوا تھا جبکہ مینے خرید لیا بنی جرم (یعنی مخالفین حضرت عثمان) کی خوش رکھنے کی تدبیر کی۔ کسعی ایک شخص تھا جس نے ایک درخت کی پرورش کیا تھا جسکی لکڑی کے تیر بنتے ہین جب وہ درخت اس قابل ہوگیا تو اس سے تیر بنایا اور شکار کھیلنے کیلئے چلا رات ہوگئی رات ہی مین اس نے ایک شکار پر تیر چلایا چونکہ اندھیرا تھا لہذا اُسے یہ معلوم ہوا کہ شکار بھاگ گیا تو اُسے نہایت غصہ آیا اور اُسنے کمان توڑ ڈالی صبح کو دیکھا تو وہ شکار مرا پڑا ہی پس وہ بہت پشیمان ہوا کہ مینے اپنی کمان کیون توڑی اس شخص کی ندامت عرب مین ضرب المثل ہوگئی تھی جب کوئی شخص کسی بات پر بہت شرمندہ و نادم ہوتا تو کہتا کہ مین ویسا ہی نادم ہوا ہون جیسے کسعی نادم ہوا تھا حضرت طلحہ اس وقت اپنی ندامت کو اسی ضرب المثل کے موافق بیان کررہے ہین کہ مینے کیون حضرت عثمان سے مخالفت کی تھی اور کیون اُن کے مخالفون کی تائید کی تھی حضرت طلحہ کا یہ خیال تھا کہ یہ لڑائی جمل کی جو باہم مسلمانون مین پیش آئی ہماری ناشکری کی پاداش ہی کہ ہم نے حضرت عثمان کی قدر نہ کی اور انکی خلافت کو جو خدا کی بڑی نعمت تھی بہت ہی بیقدری کی نظر سے دیکھا اور واقعی یہ خیال ان کا بہت صحیح تھا احادیث صحیحہ سے اس کی تائید ہوتی ہی ۱۲

عثمان رضی اللہ عنہ پر بہت سختی[1] کیا کرتے تھے حضرت علی مرتضیٰ کو جب حضرت طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ کے (مخالفت اور انکے بغاوت)
ہاسنے کی خبر پہونچی تو فرمایا کہ اس وقت مجھ چار آدمیون کے مخالفت کی خبر سنائی گئی جو سب سے زیادہ بارعب اور سخی طلحہ ہین اور سب سے
زیادہ بہادر زبیر ہین اور لوگ سب سے زیادہ حضرت عائشہ کو مانتے ہین اور سب سے زیادہ مالدار یعلی بن منبہ ہین (یہ چارون میری مخالف
ہوگئے) مگر واللہ انھون نے مجھ مین کوئی عیب نہین نکالا ہے مین (انکے نزدیک) مال دنیا کا حریص ہون اور نہ ہوائے نفسانی کا متبع ہون
بلکہ وہ مجھسے اس حق کو طلب کرتے ہین جسکو انھون نے خود چھوڑ دیا اور اُس خون کا قصاص مانگتے ہین جس کو انھون[2] نے

---

[1] حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی اندر خلافت مین بعض بعض صحابہ انکے مخالف۔۔۔ گئے تھے اور انپر اعتراض کیا کرتے تھے یہ مخالفت و اعتراض ویسا نہ تھا جیسا کہ معاذ اللہ شیعون کو ہے بلکہ جس طرح ایک معاصر نہایت نیک نیتی کیساتھ کسی دوسرے معاصر کو نصیحت کیا ہے۔ مخالفت و اعتراض کی تمامتر وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمان کی شان شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت کے۔۔۔ علی الاتصال قائم ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو بشر تھے معصوم نہ تھے لیکن اگر حق تعالیٰ شیخین کے بعد کسی فرشتے کو خلافت کیلئے آسمان سے بھیجدیتا حضرت جبریل علیہ السلام کو خلافت کے منصب پر مقرر فرماتا تو یقیناً شیخین کی خلافت کے بعد اس فرشتے کی خلافت بھی قابل اعتراض سمجھی جاتی یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب خیر اعلیٰ کے بعد ہم خیر ادنیٰ کو دیکھتے ہین تو ہمکو بصورت شر معلوم ہوتا ہے روز روشن کے بعد جب شب ماہ آتی ہے تو وہ بھی تاریک معلوم ہوتی مگر جب ماہتاب بھی نظر سے غائب ہو جاتا ہے صرف ستارون کی روشنی رہجاتی ہے اس وقت وہین شب ماہ کی قدر معلوم ہوتی ہے یہی حال بالکل اس زمانہ کا تھا، دو لوگ عوام میں شمار کئے جاتے تھے انکا تو ذکر ہی نہین خواص کی یہ کیفیت تھی کہ انمین فیصدی دو چار ضرور ایسے تھے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی آفتاب جیسی روشن اور منور خلافت کے بعد حضرت عثمان کی ماہتاب جیسی نورانی خلافت مین آ گئے تو انکی عقلین صحیح اندازہ کرنے سے قاصر ہوگئین وہ اس مثال روشنی کے عادی ہو رہے تھے جو شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت مین دنیائے اسلام کو رشک باغ ارم بنا رہی تھی وہ اسی روشنی کو حضرت عثمان کی خلافت مین بھی دیکھنا چاہتے تھے اور اس روشنی کی کمی کو حضرت عثمان کی سوء تدبیری پر محمول کر کے ان پر معترض ہوتے تھے اور بعض بعض لوگ نہایت سخت و درشت الفاظ مین انکو نصیحت کرتے تھے گر پھر حضرت عثمان کے سبب کو قدر مانت معلوم ہوگئی اور جو لوگ پہلے نالاں کرتے تھے بہت پچھتائے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی انھین لوگون مین تھے ۱۲

[2] مطلب یہ ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت کا باعث یہ لوگ خود ہوئے اور اب مجھسے قصاص طلب کرتے ہین ان حضرات کو باعث قتل کہنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کے علم مین ان حضرات نے کوئی ایسی بات کی ہوگی جس سے حضرت عثمان کے قاتلین کا حوصلہ بڑھا یا درحقیقت ان حضرات کی وجہ سے انکی ناوابستگی نہین تھا کہ مین حضرت عثمان کو کچھ تاپسند ملگئی ہو ان حضرات کو حضرت عثمان پر معترض دیکھکر قاتلین حضرت عثمان یہ سمجھتے ہون کہ اگر ہم حضرت عثمان کو قتل کر دین گے تو ان نامور صحابہ کی خوشنودی کا باعث ہوگا اور یہ حضرات ہماری حمایت کر کے ہمین قصاص سے بچا لین گے بہر حال اس عبارت کا مطلب یہ نہین ہے کہ حضرت عثمان کو خود ان لوگون نے شہید کیا یا وہ انکی مرضی یا حکم سے شہید کئے گئے یا فی الواقع ان حضرات کی وجہ سے قاتلان حضرت عثمان کو کوئی تائید بھی ملی ہو بلکہ کسی غلط فہمی کے باعث حضرت علی مرتضیٰ کو انکی طرف یہ خیال ہوا جس طرح حضرت علی مرتضیٰ کیطرف حضرت معاویہ کو یہ خیال تھا ۱۲

خود کرایا بیشک انھون نے خود اس کام کو کیا ہی انکے ساتھ نہ تھا اگرچہ عثمان پر اعتراض کرنیمین مین بھی انکا شریک تھا مگر (قتل عثمان پر مین راضی نہ تھا) قتل عثمان کا گناہ خود انھین لوگون پر ہی ان لوگون نے مجھسے بیعت کی اور بیعت کو فسخ کردیا اور مجھکو اچھی طرح جاہنا بھی نہین کہ انکو میرا ظلم اور میرا لعدل معلوم ہوتا اب مین خدا کی حجت پر جو انکے اوپر قائم ہو اور خدا کے علم پر جو ان کے متعلق ہے ہی قناعت کرتا ہون[۱] اور مین باوجود ان سب باتونکے انھین بلاؤنگا اور انسے معذرت کرونگا اگر وہ قبول کرلین (تو بہتر ہی) توبہ بھی قبول کرلیجاتی ہو پھر حق تو اس بات کا زیادہ مستحق ہو کہ اسکی طرف رجوع کیا جائے اور ساگریہ لوگ میرا عذر قبول نکرینگے تو پھر انھین تلوار کی باڑھ (کا مزہ چکھا) دونگا میری تلوار ہر باطل سے شفا دینے کو اور میرے فتح پانے کو کافی ہو۔

حضرت علی سے یہ بھی روایت ہو کہ انھون نے فرمایا مجھے امید ہی کہ ہم اور طلحہ اور عثمان اور زبیر اُن لوگون مین ہین جنکے حق مین اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہی ونزعنا مافی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔[۲]

حضرت طلحہ کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ مروان بن حکم نے انھین ایک تیر مارا جو اُن کے گھٹنے مین لگا (زخم سے جو خون جاری ہوا تو یہ حالت ہوئی کہ) جب لوگ زخم کا منھ بند کرتے تھے تو پیر پھول جاتا تھا اور جب چھوڑ دیتے تھے تو خون بہنے لگتا تھا تو حضرت طلحہ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو یہ تیر خدا کا بھیجا ہوا چنانچہ اُسی زخم سے انتقال کیا مروان نے (جب انکو زخمی کیا تو) کہا اب مین آج کے بعد کسی سے اپنا انتقام نہ لونگا اور حضرت عثمان کے فرزند سے کہا کہ بیٹے تمھارے باپ کے ایک قاتل کا تو کام تمام کردیا۔ حضرت طلحہ جانب کلا مین مدفون ہوئے واقعہ جمل ۱۰ جمادی الآخر ۳۶ھ مین ہوا تھا اس وقت حضرت طلحہ کی عمر ساٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین باسٹھ برس اور بعض لوگ کہتے ہین چونسٹھ برس۔ رنگ گندمی تھا بہت خوبصورت تھے (سر مین) بال بہت تھے بال نہ بہت پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے (بالون کی) سپیدی کو (خضاب سے) متغیر نکرتے تھے رنگ سفید تھا مائل بسرخی میانہ قامت سے کچھ کم تھے سینہ چوڑا تھا شانے چوڑے تھے جب کسی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے (گوشہ چشم سے دیکھنے کی عادت نہ تھی) پیر پُر گوشت تھے۔

شعبی نے بیان کیا ہو کہ حضرت طلحہ جب شہید ہوئے اور حضرت علی نے انکو مقتول دیکھا تو انکے چہرہ پر سے مٹی پونچھنے لگے[۳] اور فرمایا کہ ای ابو محمد یہ بات مجھپر بہت شاق ہی کہ مین تجھکو آسمان کے تارون کے نیچے خاک آلودہ دیکھون پھر فرمایا کہ ای اللہ مین اپنے بُرے ارادہ اور بُرے کام سے تیرے سامنے شکایت کرتا ہون پھر حضرت طلحہ کیلئے دعائی رحمت کی اور فرمایا کہ کاش مین اس (واقعہ جانکاہ سے) بیس برس پہلے مرگیا ہوتا اور وہ اور اُنکے ساتھی بہت روئے حضرت علی نے ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ شعر پڑھتے سُنا۔

---

[۱] دیکھئے اسی کا نام کمال اور توسط ہی باوجودیکہ فوراً ہی اس خبر کے سننے سے بہت ہی جوش غضب کا ہوگا مگر پھر بھی کوئی کلمہ بد اپنے مخالفین کی نسبت منھ سے نہ نکالا بلکہ انکو علم الٰہی کے حوالہ کردیا ۱۲

[۲] ترجمہ ہم انکے دل سے تمام کینے نکالدینگے اور وہ ایک دوسرے کے سامنے بھائی بھائی بنکے تختون پر بیٹھینگے [۳] حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی تعلقات اور انکے دلونکی صفائی کا کچھ نمونہ بیان سے معلوم ہوسکتا ہی کیا کوئی شخص اپنے دشمن کی نسبت ایسے کلمات کہسکتا ہو جو حضرت مرتضیٰ نے حضرت طلحہ کی نسبت فرمائے

فتی کان یدنیہ الغنی من صدیقہ ۔ اذا ما ہو استغنی ویبعدہ الفقر[1]

حضرت علی نے فرمایا اس شعر کے مصداق تو ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ تھے اللہ ان پر رحم کرے سفیان بن عیینہ کہتے تھے کہ حضرت طلحہ ہر روز ایک ہزار وافی خیرات کرتے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ وافی کا وزن دینار کی برابر ہوتا ہے یہی دراہم فارس کا وزن ہے جو بغلیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ حماد بن سلمہ نے حضرت علی بن زید سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت طلحہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں میری قبر دوسری جگہ ہٹا دو مجھے پانی بہت تکلیف دیتا ہے اسی طرح پھر دوبارہ انھیں خواب میں دیکھا غرض متواتر تین بار دیکھا تو وہ حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا لوگوں نے جاکے انکی قبر کو دیکھا تو اس کا وہ حصہ جو زمین سے لگا ہوا تھا پانی کی تری سے سبز ہوگیا تھا پس لوگوں نے اس قبر سے انکو نکال کے دوسری جگہ دفن کر دیا حضرت زید کہتے تھے کہ گویا میں اب بھی اس کافور کو دیکھ رہا ہوں جو انکی دونوں آنکھوں میں لگا ہوا تھا آنکھیں بھی بالکل تغیر نہ آیا تھا صرف انکے بالوں میں کچھ فرق آگیا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے لوگوں نے ایک گھر ابو بکرہ کے گھروں میں سے دس ہزار درہم میں مول لیکے انکو اسمیں دفن کیا۔ ہمیں عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الخطاب بن نعنر نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن الرزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکرم بن احمد قاضی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن محمد یعنی ابو عثمان الجدابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن فضل بن ابی سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زید نے سعید بن مسیب سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت علی و طلحہ و زبیر کی برائی بیان کر رہا تھا حضرت سعد بن مالک نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ میرے بھائیوں کی غیبت نہ کر اُسنے نہ مانا پس حضرت سعد اُٹھے اور انھوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے دعا مانگی کہ اے اللہ اگر یہ باتیں تیرے خلاف مرضی ہوں جو یہ کہہ رہا ہے تو اس پر میری آنکھوں کے سامنے کوئی بلا نازل فرما اور اسکو لوگوں کے لیئے باعث عبرت بنا دے (یہ دعا مانگتے ہی) یکایک اس شخص کے پاس ایک اونٹنی لوگوں کے مجمع کو چیرتی ہوئی آئی اور اُسنے اس شخص کو اپنے قدموں سے پکڑ لیا اور دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھکر پیس ڈالا یہانتک کہ وہ مرگیا (راوی کہتا ہے) میں نے دیکھا کہ لوگ حضرت سعد کے پیچھے یہ کہتے ہوئے چلے جا رہے تھے کہ اے ابو اسحاق آپ کو مبارک ہو آپ کی دعا قبول ہوگئی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن مسافع بن عیاض بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔ ان کا نام بھی طلحۃ الخیر تھا جس طرح ان طلحہ بن عبید اللہ کا نام طلحۃ الخیر تھا جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اس سبب سے لوگوں کو بہت اشتباہ ہوگیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انھیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی وما کان لکم ان توذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا[2] اور یہ اس وجہ

---

[1] ترجمہ وہ ایسا شخص تھا کہ مالداری انکو انکے دوستوں کے نزدیک لیجاتی تھی اور فقیری انکو دور رکھتی تھی مطلب یہ ہے کہ جب انکے پاس روپیہ ہوتا تھا تو وہ اپنے دوستوں سے ملتے اور ان کی حاجت براری کرتے تھے اور جب انکے پاس روپیہ نہ ہوتا بلکہ خود صاحب حاجت ہوتے تو کسی کے پاس نہ جاتے ۱۲

[2] ترجمہ تمہارے لئے (روا) نہیں ہے کہ رسول اللہ کو رنج دو اور نہ یہ (جائز ہے) کہ انکی بی بیوں سے انکے بعد نکاح کرو ۱۲

کہ انھون نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عائشہؓ سے مین نکاح کرونگا بعض مفسرین سے غلطی ہوئی اور انھون نے یہ سمجھ لیا کہ یہ واقعہ اُن طلحہ بن عبید اللہ کا ہی جو عشرہ مبشرہ سے ہین چونکہ انھون نے اُن طلحہ کے والد کا نام بھی عبید اللہ دیکھا اور نسب بھی تیمی قریشی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ یہ صحابی بھی ہین (لہذا انھین اشتباہ ہوگیا)۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور اس قول کو ابن شاہین سے نقل کیا ہی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ۔ انصاری الاوسی ثم من بنی جحجبا۔ احد مین شریک تھے اور غزوۂ یمامہ مین شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور موسیٰ بن عقبہ نے انکا نام طلیحہ لکھا ہی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عقیل سلمی ہین۔ بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین۔ ابن شوذب نے عقیل بن طلحہ سے روایت کی ہی اور کہا ہی کہ طلحہ صحابی تھے اور ابو الولید طیالسی نے سلام بن مسکین سے انھون نے عقیل ابن طلحہ سے روایت کی ہی (اور کہا ہی) جن کے والد (یعنی طلحہ) صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ نضری۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہی کہ طلحہ بیٹے تھے مالک لیثی کے جن کا نام طلحہ بن عبید اللہ تھا بعض لوگ انکو طلحہ بن عمرو نضری بھی کہتے ہین بنی لیث کے خاندان سے تھے اور اصحاب صفہ مین سے تھے۔ ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ طلحہ نے ہم سے بیان کیا وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہتے تھے مین مدینہ گیا اور مین وہان کسی کو پہچانتا تھا لہذا مین صفہ[1] مین ایک شخص کے پاس فرو کش ہوا ہم دونون آدمیون کو (کھانے کیلئے) روزانہ ایک چھوہارے ملتے تھے پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو ایک شخص نے اصحاب صفہ مین سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ چھوہارون نے ہمارے پیٹ مین آگ لگادی ہی اور حلق کٹ گیا ہی پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ پڑھا اسی خطبہ مین فرمایا کہ اگر مجھے روٹی یا گوشت میسر ہوتا تو ضرور مین دیتا (لہذا جو ملتا ہی اسی پر قناعت کرو مگر) آگاہ رہو عنقریب تم پاؤ گے یا تم مین سے کچھ لوگ (ایسے عیش و عشرت کا زمانہ) پائین گے کہ شام کو بڑی بڑی قعبین (لذیذ کھانون کی) انکے سامنے لگائی جائین گے اور کپڑے ایسے پہنو گے جیسے کعبہ کی پوشش۔ طلحہ کہتے تھے پھر مین اور میرا دوسا تھی اٹھارہ دن تک اسی حال مین رہے

---

[1] صفہ اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک سائبان تھا جسمین مہاجرین رہا کرتے تھے ۱۲

کہ ہمین سوا گیہون کے کچھ کھانے کو نہ ملا یہانتک کہ ہم اپنے انصاری بھائیون کے پاس گئے تو انھون نے ہماری خوب بھائی کی (اب ہمکو معلوم ہوا کہ) وہی چھوہارے بہتر تھے کعبہ کی پوشش اُس زمانے مین سفید تھی یمن سے اسکے لئے کپڑا آتا تھا اس حدیث کو فضیل اور زکریا ابن ابی زائدہ اور سلمہ بن علقمہ نے داؤد سے روایت کیا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک خزاعی - ام جریر کے غلام ہین - بصرہ مین رہتے تھے - ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن حرب نے محمد بن ابی رزین سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میری والدہ بیان کرتی تھین کہ ام جریر کو جب کسی شخص کا اہل عرب مین سے انتقال ہوتا تو بہت سخت رنج ہوتا انسے پوچھا گیا کہ اے ام جریر ہم تمھین دیکھتے ہین کہ جب کوئی شخص اہل عرب مین مرجاتا ہے تو تمھین بڑا سخت رنج ہوتا ہے انھون نے کہا مین نے اپنے مولی یعنی طلحہ بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرب قیامت کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ اہل عرب ہلاک ہوجائین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن جاہمہ سلمی - انسے انکے بیٹے محمد نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین صرف اللہ کی خوشنودی اور آخرت کے لئے آپکے ہمراہ جہاد مین جانا چاہتا ہون آپنے فرمایا کیا تمھاری مان زندہ ہے مین نے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا جاؤ اسکی خدمت کرو تمکو وہین جنت ملجائیگی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضیلہ - ابو بکر بن ابی علی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھون نے اپنی سند سے انھون نے اوزاعی سے انھون نے ابو عبید دربان سلیمان بن عبد الملک سے انھون نے قاسم بن مخیمرہ سے انھون نے طلحہ بن نضیلہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی گئی کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے لئے نرخ مقرر کردیجئے آپنے فرمایا نہین اللہ مجھسے اس سال بھر کا حساب لیگا جس مین مین ایسا کرون مجھے اللہ نے اسکا حکم نہین دیا بلکہ تم لوگ اللہ سے اسکا فضل طلب کرو - اس حدیث کو ابو المغیرہ اور محمد بن کثیر نے اوزاعی سے روایت کیا ہے اور ان دونون نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابن نضیلہ سے مروی ہے اور ابن نضیلہ کا نام ان لوگون نے نہین لیا - ابن مندہ نے انکا تذکرہ اُن صحابہ مین لکھا ہے جنکا نام معلوم نہین (صرف کنیت معلوم ہے) انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ابن اسحاق نے انکو اُن لوگون مین ذکر کیا ہی جو حنین کے دن شہید ہوئے یہ اور اوس بن عائذ اور نعیف بن حبیب اور ثابت بن وائلہ اور طلحہ سب اسی دن شہید ہوئے۔

(سیدنا) طلق (رضی اللہ عنہ)

ابن علی بن طلق بن عمرو بعض لوگ انکو طلق بن قیس بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن عبدالعزی بن سحیم بن مرہ بن دول بن حنیفہ الیمامی سحیمی۔ یہ والد ہین قیس بن طلق کے کنیت انکی ابو علی ہی اُس وفد مین تھے جو یمامہ سے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تھا یہ سب لوگ اسلام لائے انکی حدیثین اہل یمامہ سے مروی ہین۔ ہمین ابو القاسم یعیش بن صدقہ فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن شعیب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہم سے ہناد نے ملازم سے انھون نے عبداللہ بن بدر سے انھون نے قیس بن طلق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہم وفد بنکے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور ہم نے آپسے بیعت کی اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھی اور آپ سے عرض کیا کہ ہمارے شہر مین ایک کنیسہ (عبادتخانہ اہل کتاب) ہی (اسکو کیا کرین) اور آپسے ہم نے آپ کے وضو کا غسالہ بھی طلب کیا پس آپ نے پانی منگایا اور اُس سے وضو کیا کلّی کی اور ایک ظرف مین اسکو ڈالدیا اور ہمین حکم دیا کہ جب تم اپنے ملک مین پہونچنا تو اُس کنیسہ کو منہدم کر دینا اور اسکی جگہ پر اس پانی کو چھڑک کر وہان مسجد بنا لینا چنانچہ جب ہم اپنے شہر مین گئے تو ہم نے اس کنیسہ کو توڑ ڈالا اور وہی پانی اسکی جگہ پر چھڑک کر وہان مسجد بنالی اور وہان اذان پڑھی ہمارے یہان قبیلہ طے کا ایک نصرانی درویش تھا اُسنے جو اذان کو سنا تو کہنے لگا کہ سچی پکار ہی پھر وہ ہمارے ٹیلون مین سے ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا اور بعد اسکے ہم نے اُسے نہین دیکھا۔ ہمین اسمٰعیل بن علی بن عبداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ملازم بن عمرو نے عبداللہ بن بدر سے انھون نے قیس بن طلق بن علی حنفی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ وہ یعنی عضو تناسل جسم کا ایک[1] ٹکڑا ہی اس حدیث کو ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی۔ ملازم کی حدیث عبداللہ کی حدیث عبداللہ سے نہایت صحیح اور عمدہ ہی۔ ان طلق کی روایتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بھی ہین ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلق (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید اور بعض لوگ یزید بن طلق کہتے ہین۔ اور اسکے علاوہ اور اقوال بھی ہین۔ سعید قرشی اور ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی نام سے کیا ہی ہمین ابو موسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

[1] یہ حدیث اس موقع کی ہی کہ کسی نے پوچھا تھا کہ عضو تناسل کے مس کر لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی یا نہین فرمایا کہ وہ بھی جسم کا ایک ٹکڑا ہی یعنی وضو نہ جائیگا۔

ہین ابو عمر یعنی عبدالوہاب ابن محمد بن جعدہ مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ
بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
شعبہ نے ہمام احول سے انھون نے عیسیٰ بن حطان سے انھون نے مسلم ابن سلام سے انھون نے طلق بن یزید یا یزید بن طلق سے
انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے عورتون کے ساتھ وطی فی الدبر نکرو آخر تک اس حدیث کو
ابراہیم نے عبدالملک ابن مسلم سے انھون نے عیسیٰ بن حطان سے انھون نے مسلم سے انھون نے علی بن طلق سے روایت کیا اور اسی
طرح اس کو عبدالرزاق نے معمر سے انھون نے ہمام سے روایت کیا ہی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ازہر بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی زہری۔ قدیم الاسلام ہین حبش کیطرف یہ اور انکے
بھائی مطلب ہجرت کرکے گئے تھے اور دونون نے وہین وفات پائی انکے ایک بھائی عبدالرحمن بن الازہر بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفہ بن عبداللہ بن ناشب۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اور آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ فراخدستی
اور تنگدستی (غرض ہر حال مین) خدا سے ڈرتے رہو انکے سوا انکے بیٹے کلیب بن طلیب کے کسی نے روایت نہین کی اور کلیب ایک مجہول شخص
ہین انکی حدیث ابو قرہ یعنی موسی بن طارق نے مثنی بن صباح سے انھون نے کلیب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی۔ انکا
تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن وہب بن عبد بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ قریشی عبدی۔ بعض نے انکے والد کا نام بجائے عمیر کے عمرو بیان کیا ہی۔ ان کی والدہ
اروی بنت عبدالمطلب یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہین۔ طلیب کی کنیت ابو عدی ہی۔ یہ اس زمانہ مین اسلام لائے تھے۔
جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر مین (مخفی) تھے (طلیب جب اسلام قبول کر چکے) تو اپنی والدہ کے پاس گئے اور کہا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کر لیا ہی تو انکی (نیکبخت) والدہ نے کہا کہ (تم نے بہت اچھا کیا) سب سے زیادہ مستحق اس بات کے کہ تم
انکی مدد کرو تمہارے ماموں کے بیٹے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) ہین واللہ اگر ہم لوگ وہ کام کر سکتے جو مرد کر سکتے ہین
تو ہم انکی حمایت کرتے (پھر) طلیب حبش کی طرف ہجرت کر گئے۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک
خبر دی کہ انھون نے ابن اسحاق سے ان اصحاب کے نام مین جو حبش کی طرف ہجرت کرکے گئے تھے روایت کیا ہی۔ کہ بنی
(قبیلہ) بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب بن ابی کبیر بن عبد بن قصی بھی ہین۔ اور زہری نے بھی ایسا ہی کہا ہی۔

اور واقدی وابن اسحاق نے (یہ بھی) کہا ہے کہ طلیب جنگ بدر میں شریک تھے۔ اور انکا شمار انکو کا رصحابہ میں تھا۔ اور زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ حضرت طلیب مہاجرین اولین میں سے تھے۔ اور جنگ بدر میں شریک تھے۔ اور غزوہ اجنادین میں شہید ہوگئے اور بعض نے کہا ہے کہ یرموک میں شہید ہوئے انکی کوئی اولاد نہ تھی اور (انھیں پر کیا موقوف آیندہ چلکر) نسل بالکل منقطع ہوگئی۔ اسکو زبیر نے بیان کیا ہے۔ عبد بن قصی کے نسل کا آخری شخص جب مرا تو اوسکا کوئی وارث نہ تھا۔ لہذا عبد الصمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس اور عبید اللہ بن عروہ بن زبیر کو انکا مال دلایا گیا اوجہ اسکے کہ ان دونوں کا نسب قصی تک پہونچتا تھا۔ اور یہ دونوں (باعتبار نسب کے) برابر تھے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت طلیب وہ ہیں جنھوں نے سب سے پہلے خدا کی راہ میں خون بہایا۔ اور بعض نے سعد بن وقاص کو کہا ہے۔ انکا مذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلیحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خویلد بن نوفل بن نضلہ بن اشتر بن حجوان بن تعقس بن طریف بن عمرو بن معین بن حارث بن دودان بن اسد بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔ اسدی اقعسی ہیں طلیحہ عرب کے بہادروں میں سے تھے اور (ایسے تھے کہ) بمقابلہ ہزار سوار کے شمار کئے جاتے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ سنہ ۹ ہجری میں جسوقت اسد بن خزیمہ کا وفد۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس میں طلیحہ بن خویلد بھی تھے (اوسوقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے سلام کیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تاکہ اس بات کی شہادت دیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود سوا اللہ کے اور آپ اوسکے بندے ہیں اور اوسکے رسول ہیں۔ (پھر ان لوگوں نے بطور احسان جتانے کے کہا) کہ آپنے (کوئی واعظ) ہمارے یہاں نہیں بھیجا (ہم خود آئے ہیں) اور اب ہم اپنے باقیماندہ لوگوں کیلئے (واعظ لینگے) پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی یمنون علیک ان اسلموا الخ۔ پس جب یہ لوگ چلے گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات (ہی) میں طلیحہ نے نبوت کا دعوی کیا لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرار بن ازور اسدی کو مع ان لوگوں کے جنھوں نے انکے ساتھ جانا چاہا طلیحہ کے پاس بھیجا تاکہ اوس سے مقاتلہ کریں اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی (اس درمیان میں) طلیحہ کا معاملہ اور بڑھ گیا اور دونوں ہم عہد قبیلہ اسد و غطفان نے بھی انکی اطاعت کرلی۔ طلیحہ کہنے لگے کہ جبرئیل علیہ السلام ہمارے پاس وحی لاتے ہیں پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو طلیحہ کی طرف بھیجا اور انھوں نے طلیحہ سے نواحی سمیرا و بزاخہ میں مقاتلہ کیا (پہلے) خالد بن ولید نے انکے پاس ثابت بن ارقم و عکاشہ بن محصن کو بھیجا تو ایک کو طلیحہ نے قتل کردیا اور ایک کو طلیحہ کے بھائی نے طلیحہ کے ساتھ عیینہ بن حصن (بھی) تھے جب قتال کا وقت آیا تو طلیحہ کے پاس عیینہ بن حصن آئے اور کہا کہ جبرئیل تمھارے پاس آئے تو انھوں نے جواب دیا کہ نہیں آئے پھر عیینہ نے دوبارہ

ہوسکتا ہے پوری آیت کا مطلب اوتھی یہ لوگ آپ پر اپنے مسلمان ہو جانیکا احسان رکھتے ہیں آپ کہدیجئے کہ تم میرے اوپر اپنے مسلمان ہو جانیکا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ کا احسان تمھارے اوپر ہے کہ اوسنے تمھیں ایمان کی ہدایت کی۔

یہی سوال کیا طلیحہ ہر مرتبہ یہی کہتے رہتے نہیں آئے - تو عیینہ نے کہا بیشک ایکو جبرئیل نے ایسے حال مین چھوڑدیا جس مین آپ کو بہت زیادہ ضرورت تھی طلیحہ نے کہا کہ اب اپنے عزت کی حمایت مین لڑو باقی دین آئین کوئی چیز نہیں جب طلیحہ نے جنگ مین شکست کھائی تو وادی شام مین چلے گئے اور بنی جفنہ کے پاس قیام کیا یہانتک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات ہوگئی اسکے بعد حضرت عمر بن خطاب کی خلافت مین احرام کی نیت کرکے چلے (اثنائی راہ مین مدینہ اترکر حضرت عمرؓ سے بھی ملے) تو انسے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تمھین نے ان دونون نیکمردون یعنی ثابت بن اقرم اور عکاشہ کو قتل کیا تھا طلیحہ نے عرض کیا ہان یہ قصور مجھسے ہوا مگر میرے ذریعہ سے اللہ تعالی نے اُن دونون کا مرتبہ بڑھادیا (کہ شہید ہوے) اور شکر ہو کہ ان دونون کے ہاتھ سے مجھکو ذلیل و خوار نکیا (اور اب مین معافی مانگتا ہون) لوگ عداوت کے بعد مصالحت بھی کرتے ہین اسوقت مین طلیحہ نے اسلام کو خوب سچے دل سے قبول کرلیا اور انسے بمقام قادسیہ وفارس کی لڑائی مین بڑے بڑے کارنمایان ہوے حضرت عمرؓ نے نعمان بن مقرن کو خط مین لکھا تھا کہ لڑائی مین طلیحہ و عمرو بن معدی کرب کو شریک کرلو اور ان دونون سے لڑائی کے کامون مین مشورہ (بھی) لیا کرو - اور کوئی دوسرا کام ان دونون کے سپرد نکرو - ہر مرتبہ دیکھ کا لیے انکا تذکرہ ابوعمر و ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) طلیحہ (رضی اللہ عنہ)

دیلی - ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا شمار صحابہ مین ہے (مگر) مجھکو انکی کوئی حدیث معلوم نہیں - ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) طلیحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ انصاری - یہ قول موسی بن عقبہ کا تھا اور انکا دوسرے نام طلیحہ بیان کیا گیا ہے اور طلحہ کا ذکر اوپر گذر چکا ہے -

(سیدنا) طلیق (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن امیہ بن عبد شمس بن مناف - یہ اور ان کے لڑکے حکیم بن طلیق مولفۃ القلوب مین تھے - ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اسکے سوا مین اسکا کچھ حال نہیں جانتا -

باب الطاء والہاء والیاء

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر نہدی سنہ ۹ ہجری مین جبکہ اکثر عرب کے وفد آئے یہ بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے - لیث بن ابی سلیم نے حبہ عرنی سے انہون نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ جب عرب کے وفد رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوگئے تو طہفہ بن زہیر نہدی کھڑے ہوگئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

ہم آپ کے پاس تہامہ کے منتہائی مقام سے سخت لاغری کے کجاوؤن پر سوار ہوکے آئے ہین (ہمارے یہان قحط سالی کی یہ حالت ہو کہ) ہم رقیق ابر سے پانی برسنے کی خواہش رکھتے ہین اور گھاس اکھاڑ (کر کھا) تے ہین جہان ابر آیا ہین پانی کی آرزو ہوتی ہو ہم بہت دور سے آئے ہین زمین ہمارے یہان کی بہت سخت ہو چشمہ خشک ہوئے اور سبزی نہین رہی درختون کے پتے گر گئے گھاس خشک ہو گئی مویشی مر گئے تری باقی نہین رہی یا رسُول اللہ ہم بت پرستی اور ظلم سے بیزار ہو کر آپ کے پاس آئے ہین حوادث زمانہ سے پناہ مانگتے ہین ہم دعوت اسلام اور شریعت اسلام کو قبول کرتے ہین جب تک دریا کی روانی اور پہاڑون کا قیام ہو (ہم دین پر قائم رہینگے) ہان ہمارے پاس کچھ مویشی ہین جو کھانے کو نہین پاتے دودھ نہین دیتے چرنے کیلئے نہ بھیجے جاتے ہین گرد دھلانے نہین نکلا سخت قحط ہین آ گئے نہ چارہ پاتے ہین نہ دودھ دیتے ہین پس رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ انکے دودھ اور دودھ کے ظرفون مین برکت دے اور انکے مویشی کے چرواہون کو مالدار کر دے انکے پھل پکا دے انکے لئے چشمہ جاری کر دے اور یا اللہ انکی اولاد مین برکت دے (سنو) جو شخص نماز پڑھیگا وہ مسلمان سمجھا جائیگا اور جو زکوۃ دیگا وہ نیکوکار ہوگا اور جو شخص لا الہ الا اللہ کی شہادت دیگا وہ مخلص ہوگا ای بنی نہد کے لوگو شرک کی باتین چھوڑ دو نہ زکوۃ مین کوتاہی کرو نہ نماز مین غفلت کرو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی جگہ لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ طہیہ کے نام مین بضم طا و یای مشدد۔ انکا ذکر انشاء اللہ تعالی وہان بھی آئے گا۔

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس غفاری۔ بعض نے انکا نام طخفہ بیان کیا ہو۔ یہ اہل صفہ مین سے ہین انکے نام مین بہت سے اختلافات و اضطرابات ہوئے ہین ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنے اسناد سے عبد اللہ بن احمد تک روایت کرکے خبر دی وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا کہ ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے بیان کیا انھون نے ہشام دستوائی سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انھون نے یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری سے روایت کی کہ میرے والد (طہفہ) اہل صفہ سے تھے (ایکمرتبہ) رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب صفہ کے بارہ مین (لوگون سے) فرمایا کہ انکے ساتھ نیک سلوک کرو تو کوئی حسب لیاقت ایک کو اپنے ساتھ لے گیا کوئی دو کو یہانتک کہ پانچ آدمی باقی رہگئے جسمین مین بھی تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خود) فرمایا کہ میرے ساتھ عایشہؓ کے گھر چلو پس ہم سب آپکے ہمراہ حضرت عایشہؓ کے در دولت مین جا پہونچے اور آنحضرت نے عایشہؓ سے فرمایا۔ کہ ہلوگونکو کھانا کھلاؤ۔ تھوڑا سا گوشت لے آئین ہم سب نے کھایا۔ پھر آپنے (دوبارہ) فرمایا اے عایشہؓ (کچھ اور) کھلاؤ۔ تو حضرت عایشہؓ حلیسہ لے آئین تو پھر ہلوگون نے کھایا اسکے بعد آپنے فرمایا اے عایشہؓ (اب) ہم سبھونکو پانی پلاؤ۔ تو حضرت عایشہؓ ایک بڑے برتن مین پانی لائین تو سبھون نے پی لیا۔ پھر (دوسرا) پیالہ لائین جسمین دودھ تھا تو ہم سبھون نے اس کو بھی پیا (جب اکل و شرب سے فارغ ہوئے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر تم لوگون کا

[illegible] کا نام ہو جو خرما و گھی و دہی وغیرہ سے بنایا جاتا ہی۔

جی چاہے تو (یہین) آرام کرو ورنہ مسجد مین چلے جاؤ تو ہم سب نے عرض کیا کہ مسجد مین جاتے ہین (پس مسجد مین آکر سو رہا) صبح کو یہان جب ٹہل
بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک معلوم ہوا کہ کوئی شخص آکر اپنے پیر سے مجھکو ہلا رہا ہی اور کہتا ہی کہ اس ہیئت سے سونا اللہ کو ناپسند ہی مین نے جو نظر اٹھا کر دیکھا
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے ایسا ہی اسکو ابراہیم بن طہمان اور خالد بن حارث اور معاذ بن ہشام اور وہب بن جریر وغیرہ نے ہشام سے روایت
کیا ہی اور ایسا ہی اسکو اوزاعی اور شیبان اور موسی بن خلف اور یحیی بن عبدالعزیز اور ابو اسماعیل قناد نے یحیی سے انھون نے ابو سلمہ سے روایت
کیا ہی۔ اور اُسکو حارث بن عبدالرحمن نے ابو سلمہ سے انھون نے عبداللہ بن طخفہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی اور اسکو ابو عشری
نے اوزاعی سے انھون نے یحیی سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے حارث سے انھون نے قیس بن طخفہ سے انھون نے اپنے
باپ سے روایت کیا ہی اور اس کو محمد بن اسحاق نے محمد بن عمرو بن عطا سے انھون نے نعیم المجمر سے انھون نے ابن طخفہ سے انھون نے
اپنے والد سے روایت کیا ہی اور مسلم بن علی نے روایت کی ہی زین بن واقدی سے انھون نے عبدالعزیز بن عبداللہ سے انھون نے
محمد بن عمرو بن عطا سے انھون نے نعیم المجمر سے انھون نے ابن طخفہ سے انھون نے اپنے باپ سے اور اسکو نعیم المجمر نے ابن طخفہ غفاری سے بھی
روایت کیا ہی اور ابو ذر سے بھی روایت کیا ہی۔ اور اسکو ابن ابی ذئب نے حارث بن عبدالرحمن سے انھون نے ابو سلمہ سے انھون نے
عبداللہ بن طخفہ سے روایت کیا ہی اس مین اور بہت سا اختلاف ہی اور حدیث ایک ہی ہے ۔ ان کا تذکرہ بھی
تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طہمان (رضی اللہ عنہ)

یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے بعض نے ان کا نام ذکوان بیان کیا ہی اور بعض نے اسکے علاوہ اور نام بھی بیان کیا ہی شریک نے
عطا بن سائب سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ میرے والد نے بنی ہاشم کیلئے (کچھ صدقہ کی) وصیت کی۔ تو مین ابو جعفر کے پاس
آیا اور انکو اس وصیت کی خبر دی تو مجھکو قبیلہ بنی ہاشم کی ایک بڑھیا عورت کے پاس بھیجدیا (کہ جاکر پوچھ آ) جب مین وہان پہونچا
تو اُس عورت نے کہا کہ مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی نے جنکا نام طہمان تھا یا ذکوان (یہ) روایت کی ہی کہ مجھسے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ای طہمان صدقہ نہ میرے لئے حلال ہی اور نہ میرے اہل بیت کیلئے اور غلامون کے لئے بھی وہی
حکم ہی جو اُنکے مالک کیلئے ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو اسمعیل بن امیہ سے اور انھون نے اپنے
والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی کہ انکا ایک غلام تھا جسکو لوگ طہمان یا ذکوان کہتے تھے اسکے بعض حصہ کو میری دادا نے
آزاد کردیا تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جاکر اسکی اطلاع کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے (اسی قدر) آزاد کرنے سے
آزاد ہو گیا (مگر پورا نہو سکے) وہ جب تک زندہ رہے اپنے مالک کی خدمت کرتے رہے ابو عمر نے اس حدیث کو اُن طہمان کے احوال مین
بیان کیا ہی جو سعید بن عاص کے غلام تھے جیسا کہ ہم ابھی بیان کرینگے (اس اختلاف مین) ابو عمر کا قول حق معلوم ہوتا ہی اسلئے کہ

اسی حدیث سے (اولاً) یہ بات ظاہر ہوئی کہ کبھی غیر کے غلام تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں تھے دوسرے یہ بات کہ انکے آزاد کرنے والے اسماعیل بن امیہ کے دادا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تھے ابن مندہ نے چونکہ دونوں حدیثوں میں طہمان و ذکوان کا نام دیکھا لہذا ان پر اشتباہ ہوگیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(سیدنا) طہمان (رضی اللہ عنہ)

سعید بن عاص کے غلام تھے۔ بعض نے انکا نام (بھی) ذکوان بیان کیا ہے انکی حدیث اسماعیل بن امیہ بن عمرو بن سعید نے اپنے دادا سے انھوں نے انکی دادی سے روایت کی ہے کہ انکا ایک غلام تھا جس کو لوگ طہمان کہتے تھے اوسکے نصف حصہ کو ان لوگوں نے آزاد کر دیا تھا۔ اور اسی حدیث کو مرفوعاً بیان کیا ہے انکا ذکر ذکوان کے نام میں گذر چکا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طہیلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر نہدی ہیں۔ سنہ ۹ ہجری میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے بعض نے انکا نام طہفہ بیان کیا ہے انکا ذکر طہفہ کے تذکرہ میں پوری طرح سے گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طیّب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ داری۔ ابو ہند کے بھائی اپنے بھائی کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے انکا نام عبد اللہ رکھدیا۔ زیاد بن فاید بن زیاد بن ابی ہند داری نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے ابو ہند سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم چھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یعنے تمیم بن اوس اور انکے بھائی نعیم بن اوس اور یزید بن قیس اور ابو ہند بن عبد اللہ جن سے یہ حدیث مروی ہے اور ابو ہند کے بھائی طیّب بن عبد اللہ جنکا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھدیا تھا۔ اور فاکہ بن نعمان۔ پس ہم سب نے اسلام قبول کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ ہم لوگوں کیلئے ملک شام کی زمین کا کوئی حصہ مرحمت ہو۔ تو آپ نے (منظور فرماکر) زمین دیدی اور لکھ بھی دیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ طیّب بن براء جو ابو ہند داری کے اخیافی بھائی تھے وفد کے لوگوں میں تھے انکا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا تھا۔ اور انکا ذکر براء کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔

حرف الظاء

(سیدنا) ظالم (رضی اللہ عنہ)

ابن سارق بن صبح بن کندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک انکی کنیت ابو صفرہ ازدی ہیں۔ بعض نے انکے والد کا

نام سراق کہا ہی۔ زباب بن ابی صفرہ کے والد اپنے کنیت کے ساتھ مشہور ہین اس کو طبرانی وغیرہ نے لکھا ہی۔ ان کا تذکرہ اس جگہ ابو نعیم وابوموسی نے لکھا ہی۔ اور تینون نے انکا تذکرہ کنیت کے باب مین لکھا ہی۔ انشاء اللہ تعالی پھر وہان پر اعادہ کیا جائیگا۔

(سیدنا) ظالم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن سفیان بن جندل بن یعمر بن حلیس بن نفاثہ بن عدی بن دیل بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ۔ کنانی ویلی کنیت انکی ابوالاسود ہی اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہین۔ انکا ذکر ابن شاہین نے صحابہ مین کیا ہی اور ابن شاہین نے قاسم بن یزید سے انھون نے سفیان سے انھون نے بکیر بن عطار لیثی سے انھون نے ابواسود دیلی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین (حجۃ الوداع مین اسوقت حاضر ہوا) کہ آپ عرفات مین تشریف فرما تھے پس ایک جماعت اہل نجد کی آپ کی خدمتمین آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ حج کب و کیونکر ادا کیا جاتا ہی تو آپ نے ایک شخص کو فرمایا (کہ پکار کر کہدو) تو اس شخص نے خوب پکار کر اعلان کردیا کہ حج عرفہ کے دن ہوتا ہی۔ جو شخص نوین تاریخ کی شب کو قبل نماز صبح کے عرفات مین آگیا (گویا) اہل حج اسکا پورا ہوگیا۔ ابن شاہین نے اس حدیث کو اسے سند سے بیان کیا ہی مگر یہ سند غلط ہی اور اسکو شعبہ نے بکیر سے انھون نے عبدالرحمن بن یعمر دیلی سے روایت کیا ہی اور اسکو سفیان سے بہت سے لوگون نے اسی سند کے ساتھ بیان کیا ہی یہی صحیح ہی اسلیے کہ ابواسود کا (یہان پہ) کوئی دخل نہین اور عبدالرزاق نے ابن جریج سے انھون نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کی ہی کہ محمد بن خلف نے مجھکو خبر دی کہ ابواسود فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اسوقت حاضر ہوئے کہ آنحضرت لوگون کو بیعت کرا رہے تھے (مگر) یہ سند بھی غلط ہی۔ اس حدیث کو ابوعاصم نے ابن جریج سے انھون نے ابن خثیم سے انھون نے محمد بن اسود سے (یون) روایت کیا ہی ان اباہ اسود) یعنی محمد کے والد اسود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اوسوقت حاضر ہوئے کہ بیعت لے رہے تھے۔ پس بات یہ ہوئی کہ راوی سے لکھنے مین (اباہ) کا (ہ) چھوٹ گیا پس اوسکو پڑھنے مین (اباالاسود) پڑھ لیا۔ جس کا مطلب یہ ہوگیا کہ اسود کے والد ورنہ درحقیقت اسود کے والد کو یہان پر راوی ہونے مین کوئی دخل نہین اسلیے کہ یہ صحابی نہین ہین۔ بلکہ مشہور تابعی ہین حضرت علی کے شاگردون مین تھے تو انھون نے بصرہ کا عامل بنادیا تھا۔ یہ وہ ہین جنھون نے پہلے پہلے علم نحو کو ایجاد کیا ہی شعر بہت اچھے کہتے تھے اور حاضر الجواب بہت تھے انکے حالات مشہور ہین انکے کلام بہت ہی حکمت آمیز و ضرب المثل ہین ان کا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ظبیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ اسدی یہ زمانہ ردت مین جبکہ طلیحہ اسدی نے دعوہ نبوت کیا تھا اسلام پر ثابت قدم رہے۔ انھین نے طلیحہ سے کہا تھا کہ تو (نبی نہین ہی) بلکہ فقط ایک کاہن ہی (اسلیے کہ) تو اپنے کلام مین کبھی جھوٹا ہوتا ہی اور کبھی سچا اور نبی ہمیشہ اپنے کلام مین

بیٹھے ہوتے ہیں جو خبر دیتے ہیں اوسکے خلاف نہیں ہوتا۔ انکا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ظبیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمارہ۔ انکو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور یہ اون لوگون مین ہین جنہون نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے ظبیان سے سوید نے جنکی کنیت ابو قلبہ ہے حدیث بیان کی ہے اسکو ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور ابو نعیم نے (یہ) بیان کیا ہے کہ ظبیان بن عمارہ کو امام بخاری نے صحابہ مین ذکر کیا ہے جیسا کہ انسے بعض متاخرین نے نقل کیا ہے حالانکہ امام بخاری نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ ظبیان نے حضرت علی سے انہین کے قول کو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) ظبیان (رضی اللہ عنہ)

ابن کدادہ بعض لوگون نے خود انھین کا نام کدادہ بیان کیا ہے یونس بن جناب نے عطا خراسانی سے انھون نے ظبیان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے (یہ) فرمایا تھا کہ دنیا کی نعمتین (باقی رہنے والی نہین ہین عنقریب) سب زائل ہو جاینگی۔ ابو عمر نے ایک غریب طویل حدیث مین جسکو اہل حدیث نے بیان کیا ہے۔ یہ کہا ہے کہ ظبیان بن کدادہ ایادی ثقفی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے تھے اور آپنے اونکو ایک مکرا زمین معافی دیدیا تھا اوسی کے بارہ مین ظبیان کے یہ اشعار ہین۔

وا شهد بالبيت العتيق وبالصفا　　شهادة من احسانه متقبل

بانك محمود لدينا مبارك　　وفي امين صادق القول مرسل

(سیدنا) ظہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ عمرو کا دوسرا نام نبیت ہے وہ بیٹے ہین مالک بن اوس کے۔ انصاری ہین۔ اوسی ہین (بیعت) عقبہ ثانیہ وغزوہ بدر مین شریک تھے اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اور عروہ نے کہا ہے کہ اس کو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے (یون) روایت کیا ہے کہ وہ عقبہ مین شریک تھے اور ابو عمر نے (یہ) کہا ہے کہ جنگ بدر مین شریک نہ تھے (ہان) غزوہ احد اور جو غزوات اسکے بعد ہوئے ہین اون مین شریک تھے۔ یہ ظبیان رافع بن خدیج کے چچا ہین اور اسید بن ظہیر کے والد ہین۔ ہمین بن محمود اور ابو یاسر بن حبہ نے اپنی اپنی سندون سے مسلم بن حجاج تک خبر دی انھون نے کہا کہ ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا انھون نے کہا کہ ابو وسی یعنے شہد نے بیان کیا انھون نے کہا کہ مجھسے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا انھون نے کہا کہ مجھسے اوزاعی نے ابو نجاسی یعنے رافع بن خدیج کے مالک سے انھون نے رافع بن خدیج سے روایت کرکے بیان کیا کہ

ساله ترجمہ مین کعبہ اور کوہ صفا کی قسم کھاکر شہادت دیتا ہون بالکل شہادت اوس شخص کے جسکی راست بازی و بھلائی لوگون مین مسلم ہو ؛ اس بات کی کہ آپ تعریف کئے گئے مین دینکیلئے مبارک ہین ؛ با وفا ہین امانتدار ہین اپنے قول مین سچے ہین (خدا کے) رسول ہین۔

انھون نے کہا کہ میرے پاس ظہیر بن رافع آئے اور (یہ) کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لیے آسان تھا مین نے دریافت کیا کہ وہ کیا کام تھا تو انھون نے کہا کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی حق ہی (وہ یہ ہی کہ) آپنے مجھسے یہ دریافت کیا کہ تم لوگ اپنے زمین کو کیونکر آباد کرتے ہو۔ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ چوتھائی پر یا کچھ وسق (پیمانہ کا نام ہی) خرما و جو کا مقرر کرکے (کسانون کو) دیدیتے ہین تو آپنے فرمایا کہ (اب) ہرگز ایسا نہ کرنا یا خود کھیتی کر دیا اوسکو پڑا رہنے دو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ظہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان اسدی۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہی عیینہ بن عاصم بن سعد بن نقادہ اسدی نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مجھسے میرے والد نے انھون نے اپنے والد نقادہ سے بیان کیا ہی کہ انھون نے کہا کہ مین اپنے اسباب تجارت کے ساتھ مدینہ مین آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اور مین آپ کو نہین پہچانتا تھا تو آپنے دریافت کیا کہ یہ شخص کس قبیلہ کا ہی تو مینے اپنا نسب آپ سے عرض کر دیا۔ آپنے مجھکو اسلام کیطرف رغبت دلائی تو مینے اسلام قبول کر لیا اسکے بعد مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس فلان فلان قسم کا مال ہی آپ مجھسے اوسکی زکوۃ وصول کر لین تو آپ نے وصول کر لیا پس مین ہی نے اول اہل قبیلہ بنی اسد سے اپنے مال کی زکوۃ ادا کی۔ اسکے بعد (پھر) مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری تمنا ہی کہ آپ کوئی کام میرے متعلق فرما دین (کہ مین اوسکی تعمیل کر دون) تو آپنے فرمایا (جاؤ) میرے لئے ایک اونٹنی خرید لاؤ جو شیردار ہو سواری مین پختہ ہو تیز رفتار ہو (چال اوسکی ایسی ہو) کہ حاملہ عورت کو بھی تکلیف نہ دے پس مین وہان سے رخصت ہو کر آیا (اور پہلے مین نے) اپنی اونٹنیون مین تلاش کیا مگر (اس صفت کی اونٹنی) مجھے نہ ملی دوسری جگہ تلاش کرنا شروع کیا تو آپنے چچازاد بھائی جنکو لوگ ظہیر بن سنان کہتے ہین اونھین کے اونٹنیون مین پایا پس اوسکو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا تو آپ کھڑے ہو کر اوسکا دودھ دوھنے لگے۔ یہانتک کہ اسکے برتن بھر گیا اس کے بعد آپنے مجھکو پلایا پھر مینے (اوسکے تھن کیطرف) نظر کیا تو ویسے ہی بھرے ہوے تھے مین نے چاہا کہ دوھون آپنے فرمایا کہ (اب) چھوڑ دو شاید کوئی دودھ کا طالب آ جائے اس کے بعد آپ نے یہ دعا کی کہ خدایا اس مین اور جس شخص نے اس کو دیا ہی اسمین برکت و رحمت فرما پس مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ دعا تو ظہیر کے حق مین ہوئی اسلئے کہ مین اس اونٹنی کو اونھین کی اونٹنیون سے لایا تھا گویا دینے والے وہی ہوے (لہذا مین اس مبارک دعا سے محروم رہا) پس مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ لانیوالے کو بھی (اس دعا مین شریک) فرمالین تو آپنے دو مرتبہ فرمایا کہ ای خدا اسکے مال مین بھی برکت دے جو اسکو لایا ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہی ابو نعیم نے کہا ہی کہ ابن مندہ نے سعد بن نقادہ کے نام تصحیف کر دی ہے اور اونکو سعد بن نقادہ دال کے ساتھ حالانکہ وہ خود نقادہ کے نام مین اپنے اسی شیخ سے جس سے یہ حدیث روایت کی ہی۔ اسی سند کیساتھ سعد بن نقادہ رے کیساتھ لکھ چکے تھے۔

حرف العین و باب العین و الالف

(سیدنا) عابس (رضی اللہ عنہ)

حویطب بن عبد العزی کے غلام تھے۔ کلبی نے ابو صالح سے اونھون نے ابن عباس سے اس آیت ومن الناس یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ کے تفسیر مین روایت کی ہے کہ یہ آیت صہیب اور عمار اور اُنکی والدہ سمیہ اور انکے لڑکے یاسر اور بلال اور جناب اور عابس غلام حویطب بن عبد العزی کے بارہ مین نازل ہوئی تھی۔ ان لوگون کو (طرح طرح کی) ایذائین کفار پہونچاتے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عابس (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عامر غطیفی۔ عبد الرحمن بن عابس کے والد ہین یہ صحابی ہین عمرو بن ثابت نے عبد الرحمن بن عابس سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میرے (چچازاد) بھائیون مین سب سے بہتر علی ہین اور چچاؤن مین سب سے بہتر حمزہ ہین اسکو کرمانی بن عمرو نے عمرو بن ثابت سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی انھون نے کہا کہ ہم سے ہناد نے بیان کیا انھون نے کہا کہ ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انھون نے ابراہیم سے انھون نے عابس بن ربیعہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ مین نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کا بوسہ لے رہے تھے اور حجر اسود کو مخاطب ہوکر یہ فرما رہے تھے کہ مین تیرا بوسہ لیتا ہون اور (اسکو بھی) خوب جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہے اگر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھتا تو مین ہرگز تیرا بوسہ نہ لیتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہے۔

سیدنا عابس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبس غفاری بعض نے (اسکا برعکس) کہا ہے یعنے عبس بن عابس۔ یہ کوفہ مین جا کر رہے تھے انسے ابو امامہ باہلی اور حکیم کندی اور زاذان یعنے ابو عمر نے روایت کی ہے اور یزید بن ہارون نے شریک سے اونھون نے عثمان بن عمیر سے انھون نے زاذان یعنے ابو عمر سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ ہم لوگ (ایک دن) کوٹھے پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہم لوگون کے ساتھ ایک صحابی بھی بیٹھے ہوئے تھے عثمان بن عمر کہتے تھے کہ میرا خیال ہے کہ زاذان نے اُنکا نام عبس یا عابس بتلایا تھا (اوسوقت ہین) طاعون کیوجہ سے بہت سے لوگ مرے ترجمہ آدمیون مین بعض آدمی ایسے بھی ہین جنھون نے اللہ تعالی کی مرضی مین اپنی جانون کو بیچ ڈالا ہے (کہ لوگ اون پر ایذائین پہونچاتے ہین گر وہ اسکی کچھ پرواہ نہین کرتے)

لوگ بھاگ رہے تھے تو عبس نے تین بار یہ کہا کہ اے طاعون مجھکو لیلے تو ان سے حکیم کندی نے کہا کہ آپ ایسا کیون کہتے ہین کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا ہی کہ ناکام ہو کر کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے عبس نے کہا کہ مین نے (بھی) تو سنا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ چھہ وقتون مین موت کیطرف جلدی کرو (اول یہ) کہ جب بیوقوفون کی حکومت ہو (دوم یہ) کہ جب پولیس مین زیادہ شرط ہونے لگین (سوم یہ) کہ جب احکام کی بیع ہونے لگے (چہارم یہ) کہ جب جان کا تلف کر دینا آسان سمجھا جاوے (پنجم یہ) کہ جب قطع رحم ہونے لگے (ششم یہ) کہ جب ایسے حاکم کی صحبت مین رہنا پڑے جس کو لوگون نے فتوی دینے کیلئے مقرر کیا ہو اور وہ ان سب سے بھی کم عقل رکھتا ہو۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عازب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی۔ انصاری۔ انکا (پورا نسب) انکے لڑکے براء کے ذکر مین گذر چکا ہی۔ ہمین ابوالفضل یعنے عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی انھون نے کہا کہ ہم سے ابوبکر بن بدران حلوانی نے بیان کیا انھون نے کہا کہ ہم سے ابو محمد یعنے حسن بن علی بن محمد جوہری نے بیان کیا انھون نے کہا کہ ہمین ابوبکر بن مالک نے خبر دی انھون نے کہا کہ ہمین عبداللہ بن احمد نے خبر دی انھون نے کہا کہ مجھسے میرے والد نے بیان کیا۔ انھون نے کہا ہم سے عمرو بن محمد ابوسعید نے بیان کیا انھون نے کہا کہ ہم سے اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے براء ابن عازب سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر نے (میرے والد) عازب ایک کجاوا تیرہ درہم مین خرید کیا اور (میرے والد) عازب سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے براء سے کہدو کہ اس کجاوا کو میرے گھر تک پہونچا دین تو میرے والد نے کہا (کہ مین ہرگز براء کو) نہین کہونگا یہان تک کہ آپ مجھسے یہ بیان نکرین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) چلے اور آپ انکے ہمراہ تھے تو آپ نے کیا کیا اور کس طرح کیا حضرت ابوبکر نے کہا ہم (مکہ سے چلکر تین دن غار ثور مین مخفی رہے غار سے) بہت سویرے نکلے اور ایک دن ایک رات (برابر چلتے رہے) سونے کی (بھی) نوبت نہین آئی یہانتک کہ جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو مین نے ادھر ادھر دیکھا کہ کہین سایہ نظر آئے تو وہان جا کے ٹھیرین پس یکایک میری نظر ایک پتھر (کی چٹان) پر پڑی مین اسکے قریب گیا تو دیکھا کہ اسکے نیچے سایہ ہے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اس مقام کو صاف کر دیا اسکے بعد انھون نے پورا واقعہ (مدینہ تک پہونچنے کا) بیان یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیق یعنی عبداللہ بن عثمان کے تذکرہ مین انشاءاللہ تعالی آئے گی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عاص (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عوف بن ابی بکر بن کلاب بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی صحابی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جب حاضر ہوئے تو آپ نے ان کا نام پوچھا انھون نے عرض کیا میرا نام عاص ہے آنحضرت نے فرمایا

نہین بلکہ تمھارا نام مطیع ہے۔ یہ کلبی کا قول ہے

(سیدنا) عاص (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام کنیت آپ کی ابو خالد مخزومی۔ عکرمہ بن خالد کے دادا ہین مکہ مین سکونت پذیر تھے عکرمہ نے اپنے باپ یا چچا سے انھون نے عکرمہ کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک مین فرمایا کہ جہان طاعون آجائے اور تم وہان ہو تو وہان سے نہ بھاگو اور جہان طاعون ہو وہان مت جاؤ۔ ابو نعیم اور ابو موسی نے اسکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عاص (رضی اللہ عنہ)

اسلمی مدنی ہین ہشام کے والد ہین ان کے بیٹے ہشام نے ان سے روایت کی ہے کہ انھون نے مقام غمیم مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے مگر یہ صحیح نہین۔ یہ قول ابن مندہ کا ہے اور ابو نعیم نے کہا کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر لکھ کے کہا کہ یہ صحیح نہین ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن ابی اقلح اور ابی اقلح کا نام قیس بن عصمۃ بن نعمان بن مالک بن ضبیعۃ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم الضبعی یہ عاصم عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہین اور انھین کا لقب (حمی الدبر) ہے جس کا قصہ آگے آتا ہے جنگ بدر مین بھی شریک تھے معمر نے زہری سے انھون نے عمرو بن ابی سفیان ثقفی سے انھون نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ بطور جاسوس کے کہین بھیجا اور اسپر افسر عاصم بن ثابت کو بنایا پس وہ سریہ رخصت ہو کر چلا یہانتک کہ مقام عسفان اور مکہ کی درمیان جب پہونچا تو قبیلہ ہذیل کے خاندان بنی لحیان کو انکی خبر پہونچائی گئی وہ لوگ قریب سو تیر انداز کے لیکر انکی تعاقب میں آئے حتی کہ انکے نزدیک پہونچکر انکو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ ہم معاہدہ کرتے ہین کہ ہم لوگ تمھارے مین سے کسیکو نہین قتل کرینگے بشرطیکہ تم اتر آؤ عاصم نے کہا کہ مین کسی کافر کی پناہ مین نہین اترونگا اور دعا کی کہ اے اللہ اپنے رسولِ کو ہماری خبر پہونچا دے پس ان لوگون نے انسے قتال کیا اور ان پر تیر چلانے شروع کیے یہانتک کہ عاصم کو سات آدمیون سمیت شہید کر ڈالا خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ اور ایک شخص اور باقی رہگیا پس یہ لوگ انکی معاہدہ پر اتر آئے کافرون نے انکو گرفتار کیا خبیب کا حال ہم انکی نام مین بیان کر چکے ہین اور عاصم کا حال یہ ہے کہ قریش نے اپنے قاصد روانہ کیے کہ انکی لاش کا کوئی عضو انکے پاس لا دین تاکہ انکی شناخت کیجائے کیونکہ عاصم نے جنگ بدر مین عقبہ بن معیط اموی کو قتل کر ڈالا تھا اور مسافع بن طلحہ اور اسکے بھائی کلاب کو بھی مار ڈالا تھا ان دونون کو تیر سے زخمی کیا تھا پس ان دونون مین سے کوئی اپنی مان سلافہ کے پاس آکر کہنے لگا کہ مین نے اس شخص سے جسنے

ملفہ: نامی لغت بنفسہ از زبان دمشق ہے بھینیان سے جو ایک زہر دم صفت ہے چونکہ حضرت کو اس قسم کے بُرے نامون سے نفرت تھی لہذا آپ نے اس نام کو بدل کر مطیع کہا جسکے معنی فرمانبردار کے ہیں

کر نکھے تیر مارا تھا سنا کہ کہتا تھا کہ اس کو پی (یعنی یہ ریٹ چلے کو سنبھال) مین ابن افلح ہون اسی وجہ سے سلافہ نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالی عاصم کے سر پر مجھے قابو دیگا تو اس مین مین شراب پیونگی جب عاصم رجیع کے دن شہید ہوئے تو قریش نے انکی سر کو اس غرض سے لینے کا ارادہ کیا تاکہ اُس کو سلافہ کے ہاتھ فروخت کرین پس اللہ تعالے نے دبر یعنے بھڑون کو انکی محافظت کے لیئے بھیجا وہ مثل سائبان کے اُنپر گھیرے رہین اور قریش کے قاصدون سے اُن بھیڑون نے عاصم کی حفاظت کی اور انکو کسی طرح قابو نہ ملا جب وہ لوگ عاجز آگئے تو کہنے لگے کہ رات کو یہ بھڑین اڑ جائینگی اسوقت ہم اپنا کام کرینگے مگر بارات کو خدائے تعالی نے مینھ برسایا اور سیلاب انکی لاش کو بہا لے گیا پھر پتہ نہ لگا اور اسکی وجہ یہ تھی کہ عاصم نے اللہ تعالی سے عہد کیا تھا کہ وہ کسی مشرک کو مس نکرینگے اور نہ اُنکو کوئی مشرک مس کرے پس خدا نے انکی حفاظت بعد موت کے (دبر) یعنی بھڑ کی ذریعہ کی لہذا انکا نام حمی الدبر رکھا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ بھر (نماز فجر مین) قنوت فرمایا جسمین رعل اور ذکوان اور بنی لحیان پر لعنت کرتے رہے اور حسان بن ثابت نے بنو لحیان کے ہجو مین یہ اشعار کہے۔

لعمری[1] لقد شانت ہذیل بن مدرک	احادیث کانت فی خبیب و عاصم
احادیث لحیان صلوا بقبیحہا	ولحیان رکابون شر الجرائم

ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبل اور انکا نام قیس بن عمرو بن مالک بن عزیز بن مالک۔ بن عوف بن عمرو بن عوف امیر ابو نصر بن ماکولا نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین حضرت عمر بن خطاب کے زمانے مین بہت باعزت رہے ہین۔ یہ قول عدوی کا ہے پھر عدوی نے کہا کہ واقدی نے بیان کیا ہے کہ یہ عاصم بیٹے ہین عبداللہ بن قیس کے اور قیس وہی ابو جبل بن مالک بن عمرو بن عزیز بن مالک ہین اور انھون نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عاصم جنگ احد مین شریک تھے ابن دباغ اندلسی نے انکا تذکرہ ابو عمر وپر استدراک کرنیکے لیئے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

حبشی۔ زرعہ شنفری کے غلام ہین انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اسکو مستغفری نے بیان کیا ہے اور ابو عبداللہ بن منندہ نے انکا تذکرہ اُن اصرام کے بیان مین لکھا ہے جنکا نام حضرت نے زرعہ رکھا تھا اور یہ زرعہ عاصم حبشی کے مالک تھے ہین۔

[1] ترجمہ قسم اپنی جان کی قبیلہ ہذیل بن مدرکہ نے خبیب اور عاصم کے واقعات خوب یاد کرلئے ہین اور لحیان و بنو ان قبیلہ کی جرائم اور ناشائستہ حرکات بیان ... [illegible]

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حدرہ اور بعض نے ابن حدرد انکا نام بیان کیا ہے سعید بن بشر نے قتادہ سے انھون نے حسن سے نقل کیا ہے کہ حسن نے کہا کہ ہم عاصم بن حدرہ کے یہان گئے پس انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ کبھی کوئی دربان تھا اور نہ آپ کے ساتھ کبھی کوئی مسند لیسکر چلت تھا اور نہ آپ نے کبھی خوان پر کھایا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن مشمت حمانی۔ بعضون نے کہا ہے کہ آپ اپنے والد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے۔ ان سے انکے بیٹے شعیب بن عاصم نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمرو نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم۔ ہمین ابو موسی نے تحریراً خبر دی ہے انھون نے کہا ہمین اسمعیل بن فضل بن احمد نے خبر دی انھون نے کہا ہمین ابو طاہر بن عبد الرحیم نے خبر دی انھون نے کہا ہمین ابو بکر بن مقری نے خبر دی انھون نے کہا ہمین ابو یعلی موصلی نے اپنی مسند مین خبر دی انھون نے کہا ہم سے عمر بن ضحاک بن مخلد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے طالب بن مسلم بن عاصم بن حکم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے ایک عزیز نے بیان کیا انھون نے کہا کہ میرے دادا نے مجھ سے بیان کیا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج مین خطبہ کے وقت موجود تھا پس آپ نے فرمایا سنو تمھارے مال اور تمھاری جان (ہمیشہ ایسہی) تمپر حرام ہین جیسے کہ اس شہر مین اور آج کے دن۔ جان لو میری وفات کے بعد مجھے خبر نہ پہونچے کہ تم پھر کافر بنکر ایک دوسری کی گردن آپس مین مارنے لگے۔ سنو حاضر کو چاہئے کہ جو غائب ہو اسکو خبر پہونچادے کیونکہ مین نہین جانتا کہ آج کے بعد پھر کبھی تم سے یہان ملون۔ یا اللہ تو گواہ رہ یا اللہ مین نے تیرا حکم پہونچا دیا اور اسی سند سے مروی ہے ان کے دادا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو اللہ عزوجل نے (اسوقت) مزدلفہ مین جسقدر لوگ جمع ہین انپر نظر عنایت فرمائی ہے پس انمین سے نیکون کو قبول کر لیا اور نیکون کی سفارش بدون کے حق مین قبول فرما کر ان سے بھی درگذر کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ثقفی مدینہ مین حکومت پذیر تھے مشرج بن نباتہ نے ہشام بن حبیب سے انھون نے بشر بن عاصم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے پاس کسی کو بھیجا تاکہ انکو (صدقہ تحصیل کرنے کے واسطے عامل بناکر کہین بھیجین مگر انھون نے عامل ہونے سے انکار کیا اور کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

کہ آپ فرماتے تھے جب قیامت کا دن ہوگا تو حاکم لایا جائیگا اور دوزخ کے پل پر کھڑا کیا جائیگا بعد اسکے اللہ تعالی پل کو حکم دیگا وہ
ڈگمگائیگا پس اگر وہ فرمانبردار ہوگا تو اللہ تعالی اُسکی دستگیری فرماکر اپنی رحمت سے اُسکو دونا ثواب دیگا اور جو نافرمان ہوگا تو پل اُسکے
لیئے پھٹ جائیگا اور وہ دوزخ کے قعر میں جو بقدر ستر برس کی مسافت کے ہوگا گر جائیگا اسی طرح حشرج بن نباتہ نے اسکو روایت کیا ہی مگر اور
لوگون نے اپنی روایت مین عن ابیہ نہین کہا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ اور ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی حدیث صحیح نہین۔ ابن مندہ نے
انکا تذکرہ قائم کرکے کہا ہی کہ عاصم ابو بشر۔ اور ابو موسی نے انکے تذکرہ مین لکھا ہی کہ انکو ذکر یا لیئے ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنا
لئے انکا ذکر کیا ہی حالانکہ انکا تذکرہ انکے دادا لکھ چکے تھے حق وہی ہی جو ابو موسی نے لکھا ابن مندہ کو اپنے دادا پر استدراک کرنا
چاہیئے تھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن بلی البلوی۔ یہ عاصم
انصار کے خاندان اوس کے قبیلۂ بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی عبید بن زید کے حلیف تھے۔ اور انکی کنیت ابو عبداللہ اور بعض
لوگون نے ابو عمر بیان کی ہی اور معن بن عدی کے بھائی ہین اور بنی عجلان کے سردار تھے یہ جنگ بدر جنگ احد جنگ خندق اور
کل غزوات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ بدر مین بذات خود نہین شریک تھے کیونکہ
حضرت نے انکو مقام روحا سے واپس کرکے مدینہ کی بلندی پر خلیفہ بناکے بھیجا تھا اسکو محمد بن اسحاق اور ابن شہاب نے بیان کیا ہی
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ (مال غنیمت مین) لگایا تھا اور اجر اُخروی کا بھی انکو اُمیدوار کیا تھا اور یہی ہین جنھون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عویمر عجلان کے بابت سوال کیا تھا اُسپر قصہ لعان نازل ہوا اور یہ ابو بداح بن عاصم کے والد ہین
ہمین ابو قاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند سے ابو عبدالرحمن نسائی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ بن علی نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمسے یحیی نے بیان کیا اُنھون نے ابو بداح بن عاصم بن عدی سے انھون نے اپنے باپ سے روایت کرکے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہون کو (مکہ مین جاکے) شب باشی کرنیکی اجازت دیدی تھی اور یہ کہ وہ قربانی کی رمی کرین اور
اسکے بعد والے دو دن کی ایک ہی دن مین کرلین۔ انھون نے ۴۵ھ ہجری میں وفات پائی اور ایک سو پندرہ برس زندہ رہے
اور بعض لوگون نے انکی عمر ایکسو بیس برس کی بیان کی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

بن عکیر مزنی انصاری۔ یہ قبیلۂ بنو عوف بن خزرج کے جو خاندان انصار سے ہین حلیف تھے انکا تذکرہ موسی بن عقبہ نے
ان صحابہ کے ذکر مین جو جنگ بدر اور احد مین شریک تھے لکھا ہی۔ یہ طبری کا قول ہی اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی کہ اسمین کلام ہی

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر بن خطاب عدوی قرشی۔ انکی ماں جمیلہ بنت ثابت بن ابی افلح ہیں انکا نام پہلے عاصیہ تھا حضرت نے انکا نام جمیلہ رکھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جمیلہ عاصم بن ثابت کی بیٹی تھیں بہن نہ تھیں یہ عاصم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو برس پہلے پیدا ہوئے تھے انکی والدہ نے حضرت ابوبکر صدیق (خلیفہ وقت) کے یہاں انکی لاپانے کا دعویٰ[1] انکے والد (حضرت عمر) پر دائر کیا اسوقت انکی عمر چار برس کی تھی اور بعض کا بیان ہے کہ آٹھ برس کی تھی اور حضرت عمر نے عاصم کی والدہ کو جب طلاق دیدی تو یزید بن جاریہ انصاری انکو اپنے نکاح میں لائے لہذا عبدالرحمن بن یزید کے بھی وہ والدہ ہوئیں پس وہ عاصم کے علاتی بھائی ٹھہرے اور عاصم دراز قد اور فربہ شخص تھے چنانچہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا ایک ہاتھ اور دوسرے کے ڈیڑھ ہاتھ کے برابر ہوتا تھا اور بہت نیک اور صاحب فضیلت تھے انکی کنیت ابوعمر ہے ۷۰ھ ہجری میں اپنے بھائی عبداللہ کی وفات کے پہلے انتقال کیا انکے بھائی عبداللہ نے انکے مرثیہ میں یہ شعر کہا ۔ ولیت المنایا کن خلفن عاصما ٭ فعشنا جمیعًا اوذھبن بنا معًا[2]

اور عاصم شاعر تھے بہت عمدہ شعر کہتے تھے بیان کیا گیا کہ ہر شخص سے فضول باتیں شعر میں بے ارادہ نکل جاتی ہیں بجز عاصم بن خطاب کے یہ عاصم عمر بن عبدالعزیز کے نانا تھے (یعنی عمر بن عبدالعزیز کی والدہ) ام عاصم بیٹی تھیں عاصم بن عمر بن خطاب کی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن خالد بن حرام بن اسعد بن ودیعۃ بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ انکے بیٹے نصر ان سے روایت کرکے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں داخل ہوا اور آپ کے اصحاب اللہ اور انکے رسول کے غضب سے پناہ مانگ رہے تھے میں نے کہا کہ تم لوگ پناہ کیوں مانگ رہے ہو انھوں نے جواب دیا کہ حضرت ابھی خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت اوسپر جو (میرے وعظ سے) کسی کو اٹھالیجائے اور (اوسپر بھی) جو کسی کے اٹھانے سے اٹھ جائے۔ میری امت کی خرابی فلاں شخص کے سبب سے ہوگی جسکے سرین بہت فربہ ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف انصاری۔ جنگ بدر میں شریک تھے

---

[1] دعویٰ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر نے انکو طلاق دیدی تھی اور عاصم کو ان سے علیحدہ کرلیا تھا ۱۲

[2] کاش کہ موتیں عاصم کو چھوڑ جاتیں ٭ پس ہم سب زندہ رہتے یا ہم سب کو اٹھالیجاتیں۔

محمد بن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے اس کو بیان کیا ہے اور جنگ احد میں شریک تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سیدنا عاقل (رضی اللہ عنہ)

ابن بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ یہ قبیلہ بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے اور انکے بھائی عامر اور خالد اور ایاس فرزندان بکیر سب کے سب جنگ بدر میں شریک تھے۔ اور عاقل جنگ بدر میں شہید ہو گئے مالک بن زہیر جشمی نے انکو شہید کیا اور اسوقت انکی عمر ۳۴ برس کی تھی اور پہلے انکا نام غافل تھا جب مسلمان ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عاقل تفاؤل کے ساتھ رکھا حضرت ارقم کے گھر میں سب سے پہلے یہی مسلمان ہو کر دست بیعت ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود طائی۔ انکا تذکرہ سعید قریشی نے کیا ہے۔ اور انھوں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اور انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن اسود کو ایک خط لکھا تھا جسکا مضمون یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعامر بن الاسود الطائی ان لہ ولقومہ من طے ما اسلموا علیہ من بلادہم ومیاہہم ما اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وفارقوا المشرکین وکتبہ المغیرۃ[1]۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اضبط اشجعی یہی ہیں کہ جنکو حضرت کے لشکر نے یہ سمجھکر کہ یہ دراصل مسلمان نہیں صرف جان بچانے کے لئے کلمہ شہادت پڑھتے ہیں مار ڈالا تھا یہ ابوعمر کا قول ہے اور بعض لوگوں نے انکے قتل کا سبب یہ بیان کیا ہے جو قعقاع بن عبداللہ نے اپنے والد عبداللہ سے روایت کیا ہے چنانچہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کے ہمراہ بھیجا پس ہماری طرف عامر بن اضبط نکلے ہمارا گذر ہمیں سلام کیا ہم لوگ انسے رک گئے مگر محلم بن جثامہ نے ان پر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا اور انکا اونٹ اور دودھ کا برتن اور کچھ سامان چھین لیا پس جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انکا حال بیان کیا پس اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا[2] نازل فرمائی اور اسکو محمد بن اسحاق نے قعقاع

---

[1] بڑے مہربان نہایت رحم والے خدا کے نام کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے عامر بن اسود طائی کے لئے یہ کہ وہ اور انکی قوم کے جو قبیلہ بنی طے سے ہیں وہ ملک اور پانی کے چشمے کہ جنپر وہ مسلمان ہوئے انہیں دیدئے گئے بشرطیکہ وہ نماز اور زکوٰۃ کو ادا کرتے رہیں اور مشرکین سے جدا رہیں۔ یہ خط مغیرہ کے قلم کا لکھا ہوا تھا۔

[2] ترجمہ اے ایمان والو جب تم اللہ کی راہ میں (جہاد کیلئے) سفر کیا کرو تو کسی کے قتل کرنے میں عجلت نہ کیا کرو (بلکہ پہلے یہ) تحقیق کر لیا کرو کہ یہ کافر ہے یا مسلمان۔

بن عبداللہ سے انھون نے ابوحدرد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے کہا ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ اس سریہ مین جو مقتول ہوا اسکا نام مرداس بن نہیک تھا۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اکوع۔ ان سے انکے بھتیجے سلمۃ بن عمرو بن اکوع نے روایت کی ہی انکا حال عامر بن سنان بن اکوع کے ساتھ انشاء اللہ تعالی بیان کیا جائیگا مگر تینون نے انکا حال یہین لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن زید بن حسحاس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی۔ خاندان عدی بن نجار سے ہین اور آپ ہشام بن عامر کے والد ہین جنگ بدر مین شریک تھے یہ قول ابن اسحاق اور ابن شہاب کا ہی اور جنگ احد مین شہید ہوئے ابوعمر نے کہا ہی کہ جب انکی بیٹی ہشام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئین تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ عامر کیا اچھے آدمی تھے مگر (افسوس) انکی اولاد (کوئی ویسی) نہ ہوئی ابوالفضل منصور بن حسن طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حمید بن ہلال نے بیان کیا اور وہ ہشام بن عامر سے نقل کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ انصار احد کے دن آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم زخمی ہین اور تھک گئے ہین پس ان شہیدون کے دفن کی بابت آپ کیا فرماتے ہین پس آپنے فرمایا کہ چوڑی چوڑی قبرین کھودی جائین اور دو دو تین تین آدمیون کو ایک ایک قبر مین دفن کرو پھر انھون نے عرض کیا پہلے قبر مین کس کو رکھین آپنے فرمایا کہ پہلے اسکو رکھو جو انمین زیادہ قرآن دان ہو ہشام بن عامر کہتے ہین کہ میرے والد دو یا ایک انصار سے پہلے قبر مین رکھے گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابوعمر نے ایسا ہی بیان کیا ہی کہ انکے بیٹی ہشام حضرت عائشہ کے پاس گئین۔ حالانکہ جو حضرت عائشہ کے پاس گئے تھے وہ سعد بن ہشام بن عامر تھے چنانچہ انھون نے حضرت عائشہ سے وتر کو پوچھا تھا۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیۃ بن مغیرۃ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ یہ حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریم کے بھائی ہین فتح مکہ کے سال یہ اسلام لائے اور ام سلمہ سے روایت کرتے ہین۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتادہ نے بیان کیا انھون نے سعید بن مسیب سے کہ بنی عامر بن امیہ انھون نے اپنی بہن ام سلمہ سے روایت کرکے خبر دی کہ آنحضرت صلعم کو

بنابت کیحالت مین (اگر کبھی) رمضان مین اُٹھتے تو بدستور روزہ رکھتے روزہ کو نہ چھوڑتے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن بکیر لیثی۔ انکا ذکر انکے بھائی عاقل کے ذکر مین ہو چکا جنگ بدر مین شریک تھے یہ قول ابن شہاب کا ہی اور انکے بھائی بھی جنگ بدر مین شریک تھے ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو عمر کہتے ہین کہ میری دانست مین انکی کوئی روایت نہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن بلحارث۔ اور بعض لوگون نے (انکو بجائی بلحارث کے) ثعلبہ کا بیٹا لکھا ہی ابن زید بن قیس بن امیہ بن سہل بن عامر انکی کنیت ابو درداء ہی مستغفری نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہی اور کہا ہی کہ یحیی بن یونس نے ایسا ہی انکا نسب بیان کیا ہی مگر اور ون نے انکی مخالفت کی ہی اور ابو درداء کے بعض لڑکون نے ابو درداء کا نام عامر بتایا ہی ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے بھی انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور انکو ابن بلحارث کہا ہی حالانکہ یہ غلط ہی (یہ ابن بلحارث نہین ہین) یہ حارث بن خزرج اکبر کی اولاد سے ہین ان حارث کی اولاد کو بلحارث کہا جاتا ہی (جسکی اصل بنی الحارث ہی) جیسا کہ بلہجیم و بلعنبر وغیرہ کہا جاتا ہی جسکی اصل بنی الہجیم بنی العنبر ہی اور درمیان عامر اور ابن حارث کی کئی پشتین ہین چنانچہ انکا تذکرہ عویمر کے بیان مین اس سے زیادہ انشاء اللہ تعالی کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت۔ بنی عجلان بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف کے حلیف تھے انصار کے خاندان اوس مین سے تھے۔ غزوۂ احد مین شریک تھے اور غزوۂ یمامہ مین شہید ہوئے یہ ابن اسحاق کا قول ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصراً لکھا ہی۔

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سلمہ بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن قیس یہ قیس والد ہین زرقاء کے۔ انصاری ہین اوسی ہین۔ انکا نسب ان کے بھائی عاصم کے نام مین گذر چکا ہی اپنی قوم مین سردار تھے۔ یہی ہین جنھون نے بقول بعض عقبہ بن ابی معیط کو غزوۂ بدر مین قتل کیا تھا اور بعض کا قول ہے کہ انکے بھائی عاصم بن ثابت نے قتل کیا تھا انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ثوبان صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہین - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث فہری بنی حارث بن فہر بن مالک سے ہین - غزوۂ بدر مین شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہین - محمد بن اسحاق سے یونس بن بکیر نے شرکائے بدر کے نامون مین بنی حارث بن فہر کے خاندان سے عامر بن حارث کا نام بھی روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی ابو نعیم نے انکا نام عامر بن حارث فہری لکھکر ابن مندہ کا قول نقل کیا ہی بعد اسکے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہی اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انکا نام عامر بن عبد اللہ بن جراح اور کنیت ابو عبیدہ نقل کی ہو اور موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے انکا نام عمرو بن عامر بن حارث نقل کیا ہی اور خاندان بنی ضبہ بن فہر سے انکو بیان کیا ہی - مین کہتا ہون کہ یہ ابو نعیم کا کلام تھا اور اسمین اعتراض ہی کیونکہ ابن اسحاق نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہی جس طرح ابن مندہ نے لکھا ہین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اصحاب بدر کے نامون مین روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا بنی حارث بن فہر سے ابو عبیدہ بھی (شریک بدر) تھے جنکا نام عامر بن عبد اللہ بن جراح تھا اور (اسی خاندان کے) عامر بن حارث بھی (شریک بدر) تھے اس (مضمون) کو اسی طرح مثل یونس کے سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے روایت کیا ہی حضرت عبد الملک بن ہشام نے زیاد بن عبد اللہ بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے اصحاب بدر کے نامون مین روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا خاندان بنی حارث ابن فہر سے ابو عبیدہ بن جراح (بھی شریک بدر) تھے جنکا نام عامر بن عبد اللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث تھا اور (اسی خاندان کے ایک شخص) عمرو بن حارث بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال (بھی شریک بدر) تھے اور ان دونون کے علاوہ اوردن کا نام بھی روایت کیا ہی مگر عامر بن حارث کا نام نہین روایت کیا بلکہ ان کے عوض عمرو بن حارث کا نام ذکر کر دیا ہی (لیکن یہ اختلاف کچھ نیا نہین ہی) ابن اسحاق وغیرہ کے شاگردون مین باہم اس قسم کا اختلاف برابر رہتا ہی پس یہان بھی (اگر) اختلاف ہوا (تو کیا تعجب ہی) حاصل یہ کہ ابن مندہ نے جو کچھ بواسطہ ابن بکیر کے ابن اسحاق سے نقل کیا ہی وہ صحیح ہی ابن مندہ کو یہ الزام نہین دیا جا سکتا کہ ابراہیم بن سعد نے (ابن اسحاق سے) انکا نام روایت نہین پس ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا (خصوصاً) ایسی حالت مین کہ سلمہ (دوسرے شاگرد ابن اسحاق کے) بھی یونس (بن بکیر کے موافق ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ہانی بن کلثوم اشعری کنیت انکی ابو مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین دریائی سفر طے کر کے حاضر ہوئے تھے

یہ اُن صحابہ میں ہیں جو مصر گئے تھے لہٰذا اہل مصر ہیں سے ابراہیم بن مقسم مولی ہذیل نے اور اہل شام میں سے عبد الرحمٰن بن جبیر نے اور ابو سلام حبشی نے روایت کی ہے۔ یہ یونس بن عبد الاعلی کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ابو مالک کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ انکو عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگوں نے انکا نام عبید اور بعض لوگوں نے انکا نام حارث بیان کیا ہے۔ ہر نام اپنے موقع پر ذکر کیا جائے گا۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب ابن لوی قریشی عدوی کنیت انکی ابو جہم ہے۔ ان کے نام میں بعض لوگ انکا نام عامر کہتے ہیں اور بعض لوگ عبید انکی کنیت ہی زیادہ مشہور ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ عبیدہ کے نام میں بھی کرینگے اور کنیت کے باب میں بھی۔ انکے پاس وہ چادر تھی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

رامی خضری خضر ایک قبیلہ ہے قیس غیلان کا محارب بن خصفہ بن قیس غیلان کی ایک شاخ ہے یہ لوگ مالک بن طریف بن خلف بن محارب کی اولاد تھے مالک کو اور انکی اولاد کو لوگ خضر کہتے تھے بوجہ اسکے کہ وہ گندمی رنگ کے تھے یہ عامر تمام عرب میں سب سے زیادہ تیر انداز تھے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند سے ابو داؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے ابو منظور سے انھوں نے اپنے چچا عامر رامی سے جو خضر کے بھائی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم اپنے وطن میں تھے یکایک (ایک دن) کچھ جھنڈے دکھائی دیئے میں نے پوچھا یہ جھنڈے کیسے ہیں لوگوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (تشریف لائے) ہیں میں آپ کے پاس گیا تو دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے اصحاب آپ کے گرد ہیں پھر انھوں نے ایک حدیث بیماریوں کے ثواب میں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت جو بندوں پر ہوتی ہے اسکے بارے میں روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن کعب بن مالک بن ربیعہ بن عامر بن سعد بن عبد اللہ بن حارث بن رفیدہ بن عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکے والد کا نام ربیعہ بن مالک بن عامر بن حجیر بن سلامان بن ہنب بن افصی تھا اور بعض لوگوں نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عامر بن ربیعہ بن مالک بن عبیہ

بن حجیر بن سلامان بن مالک بن ربیعہ بن رفیدہ بن عنز بن وائل - یہ اختلاف تمامتر اُن لوگون کے سبب سے پیدا ہوا ہی جنھون نے
انکو عنز بن وائل کی طرف منسوب کیا ہی عنز بسکون نون بکر اور تغلب فرزندان وائل کے بھائی تھے اور بعض لوگون نے انکا نسب
مذحج تک پہونچایا ہی کنیت انکی ابو عبد اللہ تھی حضرت عمر بن خطاب کے والد خطاب بن نفیل عدوی کے حلیف تھے - مکہ مین
بہت پہلے اسلام لائے تھے اور حبش کیطرف یہ مع اپنی بی بی ہجرت کر گئے تھے پھر بعد اسکے مکہ لوٹ آئے اور وہان سے پھر اپنی
بی بی لیلی بنت ابی حثمہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی اور بعض لوگون کا قول ہی کہ سب سے پہلے جس نے مدینہ کی طرف
ہجرت کی وہ لیلی تھین اور بعض لوگون کا قول ہو کہ سب سے پہلے مہاجر ابو سلمہ بن عبد الاسد ہین - یہ عامر بدری ہین اور تمام
مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی - ہمین ابو منصور مسلم
بن علی بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو نصر احمد بن عبد الباقی
بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن مثنی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن معین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے
بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عاصم بن عبید اللہ نے ایک شخص سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا
عنقریب میرے بعد کچھ امرا ایسے ہونگے کہ وہ نماز کو وقت سے ہٹا کر پڑھین گے مگر تم ان کے ساتھ ہی نماز پڑھنا اگر وہ وقت پر نماز پڑھین
اور تم اُن کے ساتھ پڑھو گے تو تمھین ثواب ملیگا اور گناہ انپر ہوگا جو شخص جماعت سے علیحدہ ہو جائے وہ جاہلیت کی موت مریگا
اور جو شخص عہد شکنی کرے اور عہد شکنی کرکے مر جائے وہ قیامت کے دن اس حال مین آئے گا کہ کوئی حجت اسکے پاس نہو گی
(راوی کہتا ہی) مینے عاصم سے پوچھا کہ یہ حدیث تمسے کس نے بیان کی ہی انھون نے کہا عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے اور وہ
اپنے والد عامر سے اسکی روایت کرتے تھے - نافع نے حضرت ابن عمر سے انھون نے عامر سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین سے جنازہ کو دیکھے اور اسکے ساتھ جانا نہ چاہے تو چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے
یہانتک کہ وہ جنازہ پیچھے چلا جائے یا رکھدیا جائے انکی وفات ۳۲ھ مین ہوئی جب لوگون نے حضرت عثمان کی بابت اختلاف
کیا (امام) مالک نے یحیی بن سعید سے انھون نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ
ایکدن شب کو نماز پڑھنے کھڑے ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ لوگ حضرت عثمان کی بابت اختلاف کر رہے تھے اور انپر طعن کرتے تھے
بعد نماز کے وہ سو رہے تو خواب مین انھین معلوم ہوا کہ کوئی شخص آیا ہی اور کہتا ہی کہ اُٹھ اور اللہ سے دعا مانگ کہ تجھے بھی
اُس فتنہ سے نجات دے جس سے اُسنے اپنے نیک بندون کو نجات دی ہی چنانچہ یہ اٹھے اور انھون نے نماز پڑھی بعد
اسکے دعا مانگی (چنانچہ) اسکے بعد ہی بیمار ہو گئے اور پھر وہ خود (گھر سے) نہین نکلے انکا جنازہ ہی نکلا اور بعض لوگون کا قول ہی

انکی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے کئی دن بعد ہوئی علی بن مدینی کا قول ہو کہ یہ عامر قبیلۂ عنز کے تھے بفتح نون
اگر صحیح یہ ہو کہ نون ساکن ہو عنز بہت کم بولا جاتا ہو زیادہ تر عنزہ کہا جاتا ہو یعنی آخر مین ہا بڑھا کر یہ سب لوگ عنزہ بن اسد بن ربیعہ
کی اولاد سے ہین۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ربیعہ۔ انکو ابوبکر بن ابی علی نے صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ یزید بن ابی زیاد نے عبدالرحمن بن سابط سے انھون نے عامر
بن ابی ربیعہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے بیان کیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوے سنا ہو کہ لوگ
بہتری پر اُسی وقت تک رہینگے جب تک اس حرمت[1] کا لحاظ رکھین گے اور جسوقت اسکو ضایع کر دینگے اُسوقت ہلاک
ہو جائینگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عامر۔ انصاری حارثی۔ انکی کنیت ابوخیثمہ ہو۔ یہ والد ہین سہل بن ابی خیثمہ کے جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے خیبر مین بھیجا تھا تاکہ (درختون پر) چھوہارون کا اندازہ کر آوین۔ انکو مستغفری نے ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ انکی وفات
حضرت معاویہ کے زمانہ مین ہوئی غزوۂ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے۔ انکا نام واقدی نے عامر بیان
کیا ہو اور ایسا ہی انکا نام حسن بن محمد نے جو انکے عزیزون مین ہین بیان کیا ہو مگر بعض کا بیان ہو کہ انکا نام عبداللہ ہو حضور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیبر کے مال غنیمت سے (دو حصے) ایک حصہ انکا اور ایک حصہ اُنکے گھوڑے کا دیا تھا۔ انکا تذکرہ
ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو۔ پھر انشاء اللہ تعالے انکا ذکر کنیت کے باب مین کیا جائیگا۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن الحارث بن عباد بن سعد بن عامر بن ثعلبہ بن مالک بن افصی۔ یہ اور انکے بھائی عمرو غزوۂ موتہ مین شہید ہوے
اسکو ابن ہشام نے زہری سے نقل کر کے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ انکی کنیت ابوسعد ہو۔ انصاری ہین شاہین نے ابوعمر نے ابوسعد خیر انصاری کے بارہ مین ذکر کیا ہو کہ انکا نام عامر بن سعد
ہو اور بعض نے کہا ہو کہ انکا نام عمرو بن سعد ہو۔ انکا ذکر انشاء اللہ تعالی اپنے موقع پہ کیا جائیگا۔

[1] یہ حدیث غالبا حجۃ الوداع کے موقع کی ہو حضرت نے حجۃ الوداع مین مسلمانون کو باہم خونریزی کی سخت ممانعت کی ہی اور اسکی حرمت نہایت تاکید کے ساتھ بیان فرمائی تھی اسی حرمت کی نسبت آپ فرماتے ہین کہ جب تک مسلمان اسکا لحاظ رکھینگے بہتری پر رہینگے [illegible]

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عمرو بن ثقیف۔ غزوۂ بدر اور اسکے مابعد کے غزوات مین شریک تھے جیسا کہ عدوی اور ابن قداح نے بیان کیا ہے ابن دباغ اندلسی نے انکا تذکرہ ابو عمر پر استدراک لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن عامر بلوی۔ انصار کے حلیف تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ یہ (قبیلہ) انصار سے ہین۔ اسکو نہین بیان کیا کہ انصار کے حلیف تھے مگر ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ انصار کے حلیف تھے اور سبھون نے بیان کیا کہ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور موسی بن عقبہ اور محمد بن اسحاق نے اُن لوگون کے نامون مین جو قبیلۂ انصار سے غزوۂ بدر مین شریک تھے عامر بن سلمہ بن عامر کو بیان کیا ہے (اور کہا ہے) کہ یہ انصار کے حلیف تھے۔ ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے محمد بن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے روایت کیا ہے کہ اُن مین قبیلۂ بنی جدی بن عدی بن مالک کے بعض لوگ تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر جو اہل یمن سے ہین اُن لوگون کے حلیف تھے پس انکا یہ قول کہ عامر اہل یمن سے ہین اُن لوگون کے اس قول سے کہ بلوی ہین مخالف نہین ہوتا۔ اس لیے کہ بلی اکثر لوگون کے قول کے مواقف یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ انکا نام عمرو ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم اسلمی۔ بعض غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بردار تھے۔ انکی وفات نیشاپور مین ہوئی اور یہ بلقان کے قبرستان مین دفن کیے گئے۔ اسکو حاکم ابو عبد اللہ نے نیشاپور کی تاریخ مین بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان۔ سنان کا دوسرا نام اکوع ہے بیٹے ہین عبد اللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم کے۔ اسلمی ہین۔ سلمہ بن عمرو بن الاکوع کے چچا ہین۔ [اور بعض نے کہا ہے کہ سلمہ اکوع کے لڑکے ہین مگر صحیح یہ ہے کہ وہ عمرو بن اکوع کے لڑکے ہین (پس یہ عامر اکوع کے پوتے کے بیٹے ہوئے) عامر شاعر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر مین گئے تھے وہین شہید (بھی) ہوے۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے خبر دی انھون نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے نقل کیا اور وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے محمد بن ابراہیم بن الحارث تیمی نے ابو الہیثم سے نقل کر کے

سلہ بلقان نوع کا جھنڈا انکے سپرد تھا نوح کا جھنڈا اسکو دیا جاتا ہے جو سردار ہو ۱۲

بیان کیا انسے انکے والد نے بیان کیا تھا کہ اُنھون نے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر جانے کے سفر مین عامر بن اکوع سے جنکا نام سنان تھا (یہ) فرماتے ہوے سنا تھا کہ اے ابن الکوع اترو اور ہمین کچھ اپنے اشعار سناؤ چنانچہ عامر اُترے اور اور رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین بطور رجز کے یہ اشعار پڑھے۔ شعر

واللہ لولا انت ما اہتدینا ۞ ولا تصدقنا ولا صلینا ۞ فانزلن سکینۃً علینا

وثبت الاقدام ان لاقینا ۞ ان بنی الکفار قد بغوا علینا ۞ وان ارادوا فتنۃ ابینا

[یونس نے (ان اشعار کو) ایسا ہی روایت کیا ہے] اُسکے بعد رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی کہ تمکو اُرب تمپر رحمت نازل فرماے۔ (اسکو سنکر) حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ واللہ (اب انپر گویا) رحمت واجب ہوگئی کاش (اے ابن الکوع) تم ہمین بھی اس (رحمت) سے کچھ حصہ دیدیتے پھر یہ خیبر (ہی) مین شہید ہوگئے۔ اور جہانتک مجھے خبر پہونچی ہے اُسکے موافق انکے مقتول ہونیکی صورت یہ ہوئی تھی کہ حالت قتال مین انکی تلوار انھین پر لوٹ گئی۔ جس سے یہ بہت زخمی ہوے اور بالآخر اسی سے وفات پائی۔ ہمین ابو القاسم یعنے ابن بیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابو عبدالرحمن یعنے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن سواد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یونس نے ابن شہاب سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبدالرحمن اور عبداللہ فرزندان کعب ابن مالک بن سلمۃ بن الاکوع نے خبر دی۔ انھون نے بیان کیا کہ جب غزوہ خیبر واقع ہوا تو میرے بھائی عامر نے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت ہی سخت مقاتلہ کیا (حالت قتال ہی مین) خود انکی تلوار اُنپر پلٹ گئی پس اُسی تلوار نے انکو قتل کردیا۔ انکے مقتول ہونے کے بعد اصحاب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ) انکے بارہ مین سرگوشی کی اور اُنکے متعلق شک کیا کہ یہ شہید نہین ہوے اس لیے کہ خود اپنے ہتھیار سے مقتول ہوے ہین سلمہ کہتے تھے کہ جب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس ہوے تو مینے عرض کیا کہ یا رسُول اللہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین کہ مین کچھ شعر پڑھکر آپکو سناؤن پس آپنے مجھے اجازت دی تو مینے یہ شعر پڑھا۔ شعر

واللہ لولا اللہ ما اہتدینا ۞ ولا تصدقنا ولا صلینا

(اسکو سنکر) رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے سچ کہا۔ پھر مینے یہ پڑھا

سلہ ترجمہ۔ اللہ کی قسم (اے سردار دوعالم) اگر خدا (کا فضل) نہوتا تو ہم لوگ (کبھی) ہدایت نہ پاتے۔ اور نہ زکوۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ پس (اے اللہ) اطمینان (قلب) ہمپر نازل کر۔ اور جب ہم دشمن کے مقابلہ پر جائین تو (ہمارے) قدمون کو ثابت رکھ۔ بیشک ان کافرون نے ہمپر سرکشی کی ہے۔ اور جب وہ کسی فتنہ کا ارادہ کرتے ہین تو ہم نہین مانتے۔ سلہ ترجمہ واللہ اگر اللہ (کا فضل ہمپر) نہوتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے اور نہ زکوۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔

فانزلن سکینۃ علینا ۞ و ثبت الاقدام ان لاقینا ۞ والمشرکون قد بغوا علینا

اسکے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ یہ شعر کسکا ہو تو مینے عرض کیا کہ میرے بھائی (عامر) کا تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالے اُنپر رحمت نازل کرے۔ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگ تو اُنپر رحمت بھیجنے کو بُرا سمجھتے ہین اور کہتے ہین (کہ وہ حرام موت مرے اس لیے) کہ وہ خود اپنے ہتھیار سے مرگئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہرگز نہین بلکہ) وہ (فی سبیل اللہ) جہاد کرنے کی حالت مین مرے ہین ابن شہاب نے بیان کیا ہو کہ مینے پھر اسکے بعد سلمہ ابن الکوع کے لڑکے سے (انکے بارہ مین) دریافت کیا تو اُنھون نے بھی ایسا ہی بیان کیا مگر انکے بیان مین اتنا فرق ہو کہ جب سلمہ نے آنحضرت علیہ السلام سے یہ عرض کیا کہ لوگ اُنپر رحمت بھیجنے کو بُرا سمجھتے ہین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے جواب مین یہ ارشاد فرمایا کہ اُن لوگون نے غلطی کی وہ جاہد اور مجاہد ہوکر مرے ہین اُنکے لیے دونا ثواب ہے اور آنحضرت نے اپنی اُنگلیون سے اشارہ کرکے بھی بتلادیا انکا تذکرہ مسلم نے ابو الطاہر سے اُنھون نے ابن وہب سے نقل کرکے بیان کیا ہو۔ صحیح یہ ہو کہ عامر سلمہ کے چچا ہین اُنکے بھائی نہین ہین واللہ اعلم بالصواب۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن شہر۔ ہمدانی۔ اور بعض لوگ انکو بکیلی کہتے ہین اور بعض ناعظی کہتے ہین (مگر اسمین کوئی مخالفت نہین اس لیے کہ یہ دونون ہمدان ہی کے قبیلے ہین۔ انکی کنیت ابو شہر ہو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ ابو الکنوز ہو۔ انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی ان سے شعبی نے حدیث روایت کی ہو۔ عکرمہ نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلا شخص جس نے اسود عنسی پر اعتراض کیا اور اسکو مغلوب کیا عامر بن شہر ہمدانی ہین اپنے نواح کے اعتبار سے اور ذادویہ اور فیروز ہین اپنے اپنے نواح کے اعتبار سے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عمال جو یمن مین تھے اُنمین ایک عامر بن شہر بھی تھے۔ ہمین منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو اُسامہ نے مجالد سے اُنھون نے شعبی سے انھون نے عامر بن شہر سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا قبیلۂ ہمدان نے حبش کے ایک پہاڑ مین جسکو لوگ معقل کہتے تھے پناہ لی تھی اللہ تعالی نے اُس پہاڑ مین انکو (لوگون کی دست درازی سے) محفوظ رکھا یہانتک کہ اہل فارس کا دور آیا اور وہ لوگون سے لڑتے رہے یہانتک کہ قبیلۂ ہمدان کے لوگون نے بھی لڑنیکا قصد کیا اسی حالت مین بہت دن گزرگئے اور اسی اثنا مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے پس اُسوقت مجھسے قبیلۂ ہمدان کے لوگون نے کہا کہ اے عامر بن شہر تم تو ایک زمانہ تک بادشاہون کی صحبت مین رہ چکے ہو کیا تم اس شخص (یعنی رسول خدا

ملک ترجمہ پس اے اللہ ہمپر سکون (قلب) نازل فرما اور جب ہم دشمن کے مقابلہ پہ جائین تو ہمین ثابت قدم رکھ اور مشرکون نے ہمسے بغاوت کی ہو ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاکر ہمارے لیے کوئی بہتری کی بات تجویز کرسکتے ہو جس بات کو تم ہمارے لیے اچھا سمجھو گے اُسکو
کرینگے جسکو برا سمجھو گے اُسکو نکرینگے میں نے جواب دیا ہان (میں ایسا کرسکتا ہون) چنانچہ میں اُسکے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا اور آپکے نزدیک بیٹھ گیا اتنے میں کچھ لوگ آئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگون کو کچھ نصیحت
فرمایئے آپنے فرمایا میں تم لوگون کو خدا کا خوف دلاکر نصیحت کرتا ہون (ایسا کرنا) کہ قریش کی (زبانی) باتون کو سن لو (اور ذہن
میں آجاؤ) اور اُنکے افعال کو چھوڑ دو (یعنے تمکو چاہیے کہ جب کسی سے کوئی بات سنو تو اسکے افعال سے اُس بات کو جانچو) پس
خدا کی قسم اس بات کو سنکر میں نے آپ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ سمجھی اور میں نے آپکی روش کو بہت پسند کیا۔ پھر مجھے مناسب
معلوم ہوا کہ اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤن مگر پہلے نجاشی شاہ حبش کے پاس ہو آؤن اس لیے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے دوست تھے چنانچہ میں نجاشی کے پاس گیا۔ میں اُنکے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نجاشی کا ایک چھوٹا لڑکا آیا اور اُسکے پاس
ایک تختی تھی نجاشی نے اُس سے کہا کہ اسکو پڑھو چنانچہ لڑکے نے اسکو پڑھا (سنکر) میں ہنس پڑا تو نجاشی نے مجھسے دریافت
کیا کہ تم کیون ہنسے واللہ عیسیٰ بن مریم پر ایسا ہی نازل کیا گیا ہو کہ لعنت زمین پر نازل ہوتی ہے جس وقت نادان لڑکے حاکم
ہو جائیں میں نے کہا اس لڑکے نے خوب پڑھا۔ پھر وہان سے لوٹ آیا کچھ باتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا تھا کچھ نجاشی سے
(سب میں نے قوم سے بیان کیں وہ لوگ اسلام لے آئے اور پہاڑون سے اُتر آئے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط
عمیر ذی مران کے پاس لکھکر بھیجا تھا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام یمن کا حاکم بناکر بھیجا تھا
اور جب عنت ذوجیوان نے اسلام قبول کیا تو اُنسے کہا گیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جاکر آپ سے اپنی قوم
(کے لوگون) اور اپنے مال کا امان لے لو میں نے انکا تذکرہ ذوجیوان کے نام میں کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن صبرۃ بن عبداللہ بن المنتفق۔ ابورزین یعنے لقیط بن عامر کے والد ہیں عقیلی ہیں۔ ہمیں ابوالقاسم یعنے ابن یعیش بن
صدقہ نے اپنی سند سے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نعمان بن سالم سے
سنا وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن اوس کو ابورزین سے نقل کرکے بیان کرتے ہوے سنا تھا کہ انھون نے (آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے) کہا تھا کہ اے نبی اللہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہ حج کرسکتے ہیں اور نہ عمرہ کرسکتے ہیں تو آپنے فرمایا کہ تم اپنے
والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرلو۔ (انکا فرض ادا ہوجائیگا)۔

سلہ مطلب ان لوگون کا یہ تھا کہ عامر ایک جہان دیدہ تجربہ کار آدمی ہیں وہ حضرت سے ملکر آپکی روش و خصائل کو دیکھیں اور ہمارے لیے کوئی رائے
قائم کریں کہ آیا حضرت کا اتباع ہمارے لیے مفید و ضروری ہے یا آپ سے اجتناب کرنا ۱۲

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن الحارث۔ وثیمہ کا بیان ہے کہ محمد بن اسحاق نے کہا ہے کہ عامر اپنی قوم کی طرف سے وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے پھر محمد بن اسحاق نے انکی شان اور عزت جو قبیلہ ازد میں تھی بیان کی ہے۔ یہ ایام ردت میں اپنی قوم کو (اسلام پر قائم رہنے کی) ترغیب دیتے تھے انکو ابن زید نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن دباغ نے انکا تذکرہ ابن عبدالبر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

عامر

ابن الطفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ عامری جعفری۔ زمانہ جاہلیت میں قبیلۂ بنی عامر کے سردار تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ انکے اسلام میں اختلاف کیا گیا ہے۔ مگر ابو العباس مستغفری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے ابو امامہ سے روایت کی ہے انھوں نے عامر بن الطفیل سے روایت کی ہے کہ انھوں نے آنحضرت علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کچھ ایسی باتین تعلیم فرمائیے جنکو مین زندگی بھر کرتا رہوں۔ تو آپنے فرمایا کہ ہر ایک (مسلمان) کو سلام کیا کرو اور لوگون کو کھانا کھلایا کرو اور اللہ تعالی سے ایسی حیا کرو جیسی اپنے گھر کے کسی بڑے سے حیا کرتے ہو۔ اور جب کوئی برائی سرزد ہو تو بھلائی بھی کر لیا کرو اس لیے کہ بھلائیان برائیون کو دفع کر دیتی ہین مستغفری نے یہ بھی روایت کی ہے کہ عامر بن الطفیل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدیہ بھیجا تھا الی آخرہ۔

مین کہتا ہون کہ مستغفری وغیرہ کا قول عامر کے اسلام (کے بارہ) میں حجت نہین ہو سکتا اس لیے کہ متقدمین مے کسی اہل نقل نے اسمین خلاف نہین کیا کہ عامر حالت کفر مین مرے۔ اور یہ عامر وہی ہین جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے بحالت کفر لوٹ آنے کے بعد (آپکی شان اقدس مین) بیہودہ گفتگو شروع کر دی تھی۔ انھون نے بھی اور لبید کے اخیافی بھائی اربد بن قیس نے بھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کے لیے بد دعا کی تھی کہ اے اللہ میری طرف سے ان دونون سے بدلہ لے جس طرح تو چاہے پس اللہ تعالی نے اربد پر بجلی گرا دی اور عامر کو طاعون شتر نے دبوچ لیا چنانچہ وہ خود کہتے تھے کہ بچہ وہی طاعون ہوا ہے جو اونٹ کو ہوتا ہے بالآخر نہایت سختی سے سلولیہ کے گھر مین انکی جان نکلی اسمین کسی نے اختلاف نہین کیا (پس جب یہ ہے) تو انکے تذکرہ کو چھوڑ ہی دینا انکے ذکر سے اولی تھا۔

سلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت نہ تھی کہ کسی کے حق مین بد دعا کرین مگر بعض خاص مواقع مین جہان کوئی دوسری مصلحت بھی ہوتی تھی آپ مجبور ہو کر بد دعا دیتے تھے جس طرح طبیب مشفق جب عضو فاسد کو دیکھتا ہے کہ اسمین اصلاح کی قابلیت نہین تو قطع کر دیتا ہے ۱۲

سلہ صحابہ کے اور تذکرہ نویسون نے جو اس نام کو ترک نہین کیا تو یہ انکی غلطی ہے مگر مصنف نے تو اپنے التزام سے مجبور ہو کر انکا تذکرہ لکھا ہے ۲

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عامر اشعری - یہ اپنے والد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا عامر کے لیے اذن طلب کرنیکی ضرورت نہین اسکے بعد وفد بنکر (حضرت) معاویہ کی خدمت مین گئے تو بلا اذن اُنکے پاس چلے جاتے تھے - انھون نے عبدالملک بن مروان کا (بھی) زمانہ پایا ہے انکی وفات انھین کے عہد خلافت مین بمقام ازدر ہوئی تھی اُسکو ابن شاہین نے ابن سعد سے نقل کرکے بیان کیا ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا ابن الجراح) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن الجراح بن ہلال بن اُہیب بن ضبہ بن الحارث بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ - انکی کنیت ابو عبیدہ ہے اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہین اور اپنے دادا کی طرف منسوب ہین اسی وجہ سے ابو عبیدہ بن الجراح کہلاتے ہین یہ عشرۂ مبشرہ سے ہین جن لوگون کے لیے (مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) جنت مین داخل ہونیکی شہادت وارد ہوئی ہے جنگ بدر اور اُحد اور کل غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے - اسلام کی طرف سبقت کرنیوالون مین سے ہین - حبش اور نیز مدینہ کی طرف ہجرت کرکے گئے تھے - قوی امین کے ساتھ ملقب تھے انھون نے (ایک مرتبہ) بڑی قوت کا کام کیا تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ انھون نے اُحد کے دن خود کے دونون حلقون کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مین (ایک ضرب شدید سے) گھس گئے تھے نکالا تھا (اُسکے نکالنے مین ایسا زور پڑا کہ انکے آگے والے دو دانت ... انکا منہ خوبصورت ہو گیا) انکی قوت جیسی اُس دن دیکھی گئی ویسی قوت انھون نے کبھی نہین دکھلائی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سقیفہ کے دن (لوگون سے) انکے بارہ مین فرمایا تھا کہ مین ان دو آدمیون مین سے کسی ایک (کی خلافت) کو تمھارے لیے بہتر سمجھتا ہون عمر بن خطاب اور ابو عبیدہ بن الجراح - حضرت ابو عبیدہ اُن امرا مین ہین جو ملک شام مین بھیجے گئے تھے اور دمشق کو فتح کیا تھا جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلافت دی گئی تو انھون نے خالد بن ولید کو معزول کردیا اور (انکی جگہ پر) ابو عبیدہ کو حاکم بنا دیا خالد بن ولید نے (لوگون سے) کہا کہ تم لوگون پر اس امت کے امین حاکم ہوے ہین - اور ابو عبیدہ نے بیان کیا ہے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ خالد اللہ تعالی کی تلوارون مین سے ایک تلوار ہین اور جب ابو عبیدہ بدر کے دن (لڑائی مین) سبقت کر رہے تھے تو انکے والد انکے (قتل کے درپے) ہوگئے اور یہ اُنسے بھاگتے جاتے تھے جب انکے والد انکے قتل کا پورا قصد کرلیا تو انھون نے اپنے والد کو قتل کردیا پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی [1] ... یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءہم او ابناءہم الآیۃ - واقدی اس (واقعہ) سے

[1] ترجمہ (اے نبی) تم اُن لوگون کو جو اللہ پر اور پچھلے دن (یعنی قیامت) پر ایمان رکھتے ہین (کبھی ایسا) نپاؤگے کہ اُن لوگون سے محبت کرین ... اور اسکے رسول سے مخالفت کرتے ہین گو وہ انکے باپ یا انکے بیٹے کیون نہون ۱۲

انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ابو عبیدہ کے والد کی وفات زمانہ اسلام سے پہلے ہو گئی تھی۔ بعض اہل علم نے واقدی کے اس قول کو رد کر دیا ہے۔ ہمین اسمعیل بن علی بن عبیادہ وغیرہ نے خبر دی اُن سب نے اپنے اپنے سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن معاویہ جمحی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے خالد حذا سے انھون نے عبداللہ بن شقیق سے انھون نے عبداللہ بن سراقہ سے انھون نے ابو عبیدہ بن جراح سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ نوح علیہ السلام کے وقت سے جتنے نبی ہوئے سبھون نے اپنی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا اور میں (بھی) تم لوگون کو دجال کے فتنہ سے ڈراتا ہون۔ (اور اُسکے بعد) آپ نے ہم لوگون سے اُسکی حالتین بیان فرمائین اور یہ بھی کہا کہ تعجب نہین کہ اُسکے زمانہ کو میرے بعض اصحاب جنھون نے مجھکو دیکھا اور میرے کلام کو سنا پالین (اسکو سنکر) سبھون نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس روز ہمارے قلبون کی کیا کیفیت ہو گی آپنے فرمایا ایسی ہی جیسی کہ آج ہے یا اس سے (بھی) کچھ اچھی ہمین ابو الفضل مخزومی طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنے احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو خیثمہ نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن علیہ نے خالد سے انھون نے ابو قلابہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے انس کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہر ایک اُمت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہمارے یعنے اس اُمت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہین۔ ہمین ابو الفضل یعنے عبداللہ بن احمد الخطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنے احمد بن علی بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابو الطیب طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو احمد غطریفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو خلیفہ جمحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے خالد حذا سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ہر اُمت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس اُمت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہین جب ابو عبیدہ بن الجراح ہجرت کر کے مدینہ مین گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابو طلحہ انصاری کے درمیان مین مواخات کرا دی تھی۔ اور ہمین ابو محمد ابن ابی القاسم بن عساکر دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو عمر بن حیویہ اور ابو بکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے معمر نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ

سلہ یا تو مراد اس سے یہ ہے کہ ظہور دجال کو ایسا قریب سمجھو اور اس سے ایسا خوف رکھو کہ گویا خود تمہین اسکا زمانہ ملیگا یا مراد اصحاب سے قوم جن کے اصحاب ہون کہ انکی عمرین طویل ہوتی ہین ۱۲

جب (حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ملک شام مین تشریف لے گئے تو لشکر کے سردارون اور بڑے بڑے باشندگارون اور زمینداروں نے آآکر آپ سے ملاقات کی آپنے دریافت کیا کہ میرے بھائی کہان ہین۔ تو اُن لوگون نے متعجب ہوکر عرض کیا کہ آپکے بھائی کون ہین تو آپنے فرمایا ابو عبیدہ بن الجراح۔ تب انھون نے جواب دیا وہ بھی آپکی خدمت مین آتے ہین چنانچہ ابو عبیدہ (تھوڑی دیر مین) ایک اونٹنی پر جسکی ناک مین رسی پڑی ہوئی تھی (سوار ہوکر) آئے حضرت عمرؓ نے سلام کیا اور انسے کچھ پوچھا اسکے بعد لوگون سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر جاؤ اور خود ابو عبیدہ کے ہمراہ ہوکر انکے مکان پر گئے اور وہین ٹھہرے۔ انکے گھر مین سوائے تلوار اور ڈھال کے اور کچھ (دوسرا اسباب) نہ دیکھا تو آپنے فرمایا کہ کاش تم کچھ اسباب (ضروری بھی) رکھ لیتے تو اسکے جواب مین انھون نے کہا کہ یا امیر المومنین یہی ہملوگون کو بہت جلد آسائش کی جگہ پہونچا دیگا اور عبداللہ نے کہا ہے کہ ہم سے معمر نے قتادہ سے (بھی) روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (حضرت ابو عبیدہ پر خشیت خدا اور خوف آخرت اس درجہ غالب تھا کہ) وہ کہتے تھے کاش مین مینڈھا ہوتا کہ میرے گھر کے لوگ مجھکو ذبح کرتے اور میرے گوشت کو کھاتے اور میرا شوربا بناکر پی لیتے اور قتادہ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ (ایک دفعہ) عمران بن حصین نے یہ کہا تھا کہ کاش مین راکھ ہوتا کہ آندھی اور غبار کے دن مین ہوا مجھے اڑا لیجاتی حضرت ابو عبیدہ سے عرباص بن ساریہ اور جابر بن عبداللہ اور ابو امامہ باہلی اور ابو ثعلبہ خشنی اور سمرہ بن جندب وغیرہ نے حدیثین روایت کی ہین۔ اور عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ جب (مقام) عمواس مین طاعون ہوا تو ابو عبیدہ اور انکے اعزہ اس سے بچ گئے تو انھون نے التجا کی کہ اے اللہ اپنا حصہ آل ابی عبیدہ مین سے بھی لے چنانچہ انکی چھوٹی انگلی مین ایک (طاعونی) دانہ نکل آیا یہ اسکو دیکھنے لگے لوگون نے کہا یہ کچھ خوفناک نہین ہے حضرت ابو عبیدہ نے کہا کہ مین امید کرتا ہون کہ اللہ اسمین برکت دیگا وہ جب تھوڑی چیز مین برکت دیتا ہے تو وہ بہت ہو جاتی ہے۔ اور عروہ بن رویم نے بیان کیا ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح نماز کے قصد سے بیت المقدس جاتے تھے (راستہ ہی مین) بمقام فحل انکی اجل پہونچ گئی پس وہین انکی وفات ہوئی اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکی قبر بیسان مین ہے۔ اور بعض کا بیان ہے کہ انکی وفات ۱۸ھ ہجری مین بمقام عمواس ہوئی اسوقت انکی عمر اٹھاون سال کی تھی اور یہ اپنی داڑھی اور سر کے بالون مین مہندی اور نیل کا خضاب لگاتے تھے عمواس اور رملہ کے درمیان مین چار فرسخ کی مسافت ہے بیت المقدس کے قریب انکی کوئی اولاد باقی نہین رہی اور جب انکی وفات کا وقت قریب ہوا تو انھون نے معاذ بن جبل کو بجائے اپنے لوگون کا حاکم بنا دیا انکا تذکرہ دیوان نے لکھا ہے

(سیدنا عمار رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بارزی۔ ہمین ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب یعنی احمد بن عباس اور ابوبکر یعنی محمد بن ابی القاسم اور ابو محمد یعنی نوشروان بن شہرزاد نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ریدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے معاذ بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسدد نے بیان کیا نیز ابو القاسم کہتے تھے ہمسے علی بن

عبدالعزیز نے (بھی) بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا اور یہ دونون (یعنے مسدد اور مسلم) کہتے تھے ہمسے خالد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمر بن یحیی نے عمرو بن عامر بن عبداللہ بن الزبیر سے اُنھون نے عامر بن عبداللہ بدری سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے غزوہ بدر یوم دوشنبہ ۱۷- رمضان کو ہوا تھا- انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن جہم- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہین فتح مصر مین شریک تھے اسکو ابن مندہ نے عبدالرحمن بن یونس سے نقل کرکے بیان کیا ہے- انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ابی ربیعہ- انکو ابن شاہین نے صحابہ مین ذکر کیا ہے- بشر بن عمر نے اسمعیل بن ابراہیم بن عامر بن عبداللہ بن ربیعہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار درہم ابن ابی ربیعہ سے قرض لیا تھا پس جب آپکے پاس مال آیا تو آپنے (انکو) ان سے فرمایا کہ یہ تمھارا مال ہے (لے لو) اللہ تعالی تمھارے اور تمھارے مال مین برکت دے- قرض کا بدلا یہی ہے کہ اُسکو ادا کیا جائے اور شکر گزاری کی جائے اس حدیث کو اور بہت سے لوگون نے اسمعیل سے نقل کرکے بیان کیا ہے چنانچہ ابن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا (یعنے عبداللہ) سے روایت کیا ہے تو اس بنا پر صحابی عبداللہ ہونگے اور عامر کو صحابی ہونے مین کوئی دخل نہو گا اسکو ابوموسی نے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے پہلا قول وہم معلوم ہوتا ہے

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ- انکی کنیت ابوعبداللہ ہے (ایک مرتبہ) مالک بن عبداللہ خثعمی جو لشکرون کے افسر تھے انکے نزدیک ہو کر گذرے تو دیکھا کہ یہ اپنے خچر کو لیے جا رہے ہین اور خود پا پیادہ ہین تو مالک نے اِنسے دریافت کیا کہ اے عبداللہ کیون اُسپر سوار نہین ہوتے انھون نے جواب دیا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جس شخص کے دونون قدم فی سبیل اللہ گرد آلود ہو جائین تو وہ دونون آگ پر حرام کر دیے جاتے ہین- ایسا ہی روایت کیا گیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ انکا نام جابر بن عبداللہ ہے غلطی سے لفظ جابر کا عامر بن گیا- انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس- بعض لوگون نے انکے والد کا نام فقط عمرو بیان کیا ہے- انکی کنیت ابونبقہ ہے- بدری ہین سعد بن خیثمہ کے اخیافی بھائی ہین- ان دونون کی والدہ ہند بن جواوس بن

حارث بن اُمیہ بن عامر بن خطمہ کی صاحبزادی تھیں غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے انکا نسب ابن منذر
اور ابونعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہو اور ابونعیم نے (یہ بھی) کہا ہو کہ ایسا ہی انکو بعض متاخرین نے (بھی) بیان کیا ہو اور ابوعمر نے
انکا تذکرہ اسمار کے نام مین دو جگہ کیا ہو شاید انھون نے بھول کر ایسا کیا۔ اور انھون نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ عامر بن عبد عمرو
کو بعض لوگ عامر بن عمیر ابوحبہ انصاری بدری کہتے ہین اور وہ خاندان بنی ثعلبہ بن عمرو بن مالک بن اوس سے ہین مگر
بوجہ شرکت غزوۂ بدر کے ابوحبہ بدری کے ساتھ مشہور ہوگئے ہین۔ انکے نام مین اختلاف کیا گیا ہو جو کنیت کے باب مین ذکر
کیا جائیگا۔ انسے ابوبکر بن حزم اور عمار بن ابی عمار نے حدیث روایت کی ہو۔ ابن شہاب نے ابن حزم سے انھون نے
ابوحبہ بدری اور ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ دونون کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب مین (معراج) مین آسمان پر چڑھایا گیا۔ تو ایک ایسی ہموار مقام مین پہنچا کہ وہان مین (احکام قضا و قدر کے لکھنے والے)
قلمون کی آواز سُنتا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ انکے بارے مین بہت اختلاف ہو جو انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب مین لکھا جائیگا۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

بیٹے ہین عبد غنم بن زہیر بن ابی شداد کے جو ابن ربیعہ بن ہلال کی اولاد سے ہین قریشی ہین فہری ہین۔ قدیم الاسلام تھے
اور بالاتفاق مہاجرین حبش سے ہین ہشام کلبی نے بیان کیا ہو کہ انکا نام عامر بن عبد غنم ہو مگر ابوعمر نے انکا تذکرہ عثمان بن غنم کے
نام مین کیا ہو اور ابوعمر نے یہ بھی کہا ہو کہ انکا نام کلبی کے نزدیک عامر بن غنم ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد القیس بن ناشب بن اسامہ بن حدیثہ بن معاویہ بن شیطان بن معاویہ بن اسعد بن جون بن العنبر بن عمرو بن تمیم
تمیمی عنبری۔ اور بعض لوگون نے انکے والد کا نام عبد اللہ بن قیس بیان کیا ہو۔ انکی کنیت ابوعبد اللہ ہو اور بعض نے کہا ہو
کہ ابوعمرو بصری ہین یمن کے پرہیزگار لوگون مین شمار کیے جاتے ہین انکا ذکر ابوموسیٰ نے اپنی کتاب مین صحابہ کے ساتھ
کیا ہو مگر یہ تابعی ہین بعض لوگ اس نے کہا ہو کہ انھون نے زمانۂ جاہلیت کو پایا تھا اور اپنے زمانہ کے لوگون مین بڑے عابد تھے
اور بہت بڑے مجتہد تھے۔ انکی شکایتین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حضور مین پہونچائی گئین کہ یہ نہ گوشت کھاتے
ہین اور نہ کسی عورت سے نکاح کرتے ہین اور سلطان سابق پر اعتراض کرتے ہین اور جمعہ کی نماز مین حاضر نہین ہوتے
تو حضرت عثمان نے (ان شکایتون کو سنکر) انکے لیے حکم دیدیا کہ ملک شام مین چلے جائین چنانچہ یہ چلے گئے اور حضرت معاویہ کے
پاس پہونچے۔ اتفاقاً ایسے وقت مین وہان پہونچے کہ اُس وقت حضرت معاویہ کے پاس ثرید (یعنی شوربے مین بھیگی ہوئی
روٹی) رکھی ہوئی تھی پس انھون نے معاویہ کے ساتھ بڑی رغبت سے اُس ثرید کو کھایا حضرت معاویہ نے خیال کیا کہ

اسپر جھوٹھا اتہام لگایا گیا ہو چنانچہ حضرت معاویہ نے (اُسی وقت) اُن سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہو کہ کس بنا پر آپ یہان بھیجے گئے انھون نے جواب دیا مجھے معلوم نہین تو حضرت معاویہ نے اُنسے کہا کہ (بات یہ ہوئی تھی کہ) خلیفہ (عثمان رضی اللہ عنہ) کو یہ معلوم ہوا کہ آپ نہ گوشت کھاتے ہین اور نہ آپ نکاح کو پسند کرتے ہین اور نہ جمعہ کی نماز مین شریک ہوتے ہین (لہذا انھون نے آپ کے لیے یہ حکم دیا) عامر نے جواب دیا کہ جمعہ کی حالت تو یہ ہو کہ مین مسجد کی اخیر صف مین شریک ہوتا ہون اور سبھون سے پہلے چلا آتا ہون اور گوشت کی حالت کو آپ خود ملاحظہ کر چکے (حاجت بیان نہین) مگر بات یہ تھی کہ مینے ایک قصاب کو دیکھا کہ وہ بکری کو ذبح کرنے کے واسطے کھینچتا ہوا لیے جا رہا تھا اور وہ مرنے کے قریب تھی اُس قصاب نے اُسکو ذبح کر دیا اور بسم اللہ بھی نہین کہی (اُسوقت سے مجھے بازاری گوشت سے نفرت ہو گئی ہو) اب جب مجھے گوشت کی خواہش ہوتی ہو تو خود بکری کو ذبح کر کے کھاتا ہون اور نکاح کی کیفیت یہ ہو کہ میری منگنی کی تجویز ہو رہی تھی کہ مین (ادھر) چلا آیا (اسکو سنکر) حضرت معاویہ نے اُنسے فرمایا کہ آپ اپنے شہر کی جانب لوٹ جائین تو انھون نے جواب دیا کہ (اب) مین ایسے شہر مین لوٹ کر نہین جاؤنگا جسکے باشندون نے میری آبرو ریزی کو حلال سمجھ لیا۔ (آخرش نہ لوٹے) وہین شام کے گرد و نواح مین قیام اختیار کیا۔ حضرت معاویہ اکثر اُنسے فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی حاجت و ضرورت ہو تو مجھسے کہو۔ چنانچہ اُنھون نے ایک روز جواب مین یہ کہا کہ میری حاجت یہ ہو کہ آپ بصرہ کی تپش و گرمی کو مجھپر لوٹا دین (اس لیے کہ یہان) آپ کے شہرون مین مجھپر روزہ رکھنا (بوجہ اعتدال موسم کے) دشوار معلوم نہین ہوتا۔ حضرت عامر جب جہاد کے لیے (کہین) جاتے تو لشکریون (کے مزاج و طبیعت) کو جانچتے اور جب کچھ لوگون کو اپنے موافق پاتے تو اُنسے کہتے کہ مین چاہتا ہون کہ تمھارے ساتھ رہون مگر تین شرطین ہین جب وہ لوگ اُن شرطون کو دریافت کرتے تو کہتے (اول یہ) کہ مین تم لوگون کا خادم بنونگا اور کوئی دوسرا اسمین دخل نہ دے (دوئم) یہ کہ مین موذن رہونگا (سوم) یہ کہ مین حسب استطاعت (اپنا مال) تم لوگون پر خرچ کرونگا۔ جب وہ لوگ منظور کر لیتے تو یہ اُنکے ساتھ ہو جاتے مگر جب اُنمین سے کوئی شخص اُنکی کسی بات مین دخل دیتا تو فوراً اُنسے علیحدہ ہو جاتے۔ ہزار رکعت نماز روزانہ اُنکا معمول تھا۔ اور اپنے نفس سے کہا کرتے تھے کہ مجھے اسکا حکم دیا گیا ہو اور مین اسی کے لیے پیدا کیا گیا ہون اور تمام رات نماز ہی پڑھا کرتے تھے۔ اُنسے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نماز مین اپنے نفس سے کچھ باتین بھی کرتے ہین تو انھون نے کہا ہان مین اپنے نفس کو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے (کے فضائل) اور اُسکے آگے سے چلے جانے (کے معائب) کو بیان کرتا ہون انھون نے (ایک دفعہ) بیان کیا کہ مینے اللہ تعالیٰ سے اسقدر محبت حاصل کر لی ہو کہ اُس محبت نے مجھپر کل مصیبتون کو آسان کر دیا ہو اور حکم قضا پر مجھکو راضی کر دیا ہو پس مجھے اس محبت کی وجہ سے کچھ پرواہ نہین ہوتی کہ مین صبح کس (مصیبت) پر کرتا ہون اور شام کس (مصیبت) پر۔ جب یہ لوگون کو اپنے حوائج مین سرگردان دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ اے میرے پروردگار اور لوگون نے تو اپنی اپنی حاجتون مین

صبح کی ہو اور مینے تیری رحمت کی امید مین صبح کی ہو پس تجھسے مغفرت کی دعا کرتا ہون - جب انکی وفات کا وقت آیا تو روئے اور کہا کہ لوگون کو چاہیے کہ اسی دن کے لیے عمل کرین (ایکے بعد یہ دعا کی) یا اللہ مین اپنی خطا و قصور کی تجھسے مغفرت چاہتا ہون اور اپنے کل گناہون سے توبہ کرتا ہون تیرے سوا کوئی دوسرا معبود نہین - برابر یہی دعا پڑھتے رہے یہانتک کہ انکی جان نکل گئی بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکی قبر بیت المقدس مین ہو -

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدہ - رقاشی - ابو حمزہ کے چچا ہین - انکے حدیث کو واصل بن عبد الرحمن نے ابو حمزہ سے انھون نے اپنے چچا سے روایت کرکے بیان کیا ہو انکے نام مین اختلاف ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدہ - انکی حدیث کو اعمش نے مسیب بن رافع سے انھون نے عامر بن عبدہ سے روایت کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک شیطان (لوگون کے پاس) آدمی کی صورت مین آتا ہو لوگ (فقط) اُسکی صورت کو پہچانتے ہین مگر یہ نہین جانتے کہ اُسکا نسب کیا ہو اور لوگون سے حدیث بیان کرتا ہو - پھر لوگ نقل کرتے ہین کہ ہم سے فلان شخص نے جسکا[1] یہ نام تھا یہ حدیث بیان کی ہو اور وہ لوگ (نام سے زیادہ) اُسکا کچھ حال نہین جانتے (جو ذکر کرین) انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -
مین کہتا ہون کہ انکا تذکرہ ابو عمر نے ایسا ہی کیا ہو مگر وہ تابعی ہین انھون نے ابن مسعود سے روایت کی ہو - ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہو کہ عامر بن عبدہ جنکی کنیت ابو ایاس ہو (اور جو) بجلی ہین انھون نے ابن مسعود سے سنکر روایت کی ہو اور عامر سے مسیب بن رافع نے روایت کی ہو - ابن معین نے کہا ہو کہ یہ عامر ثقہ ہین مگر اس حدیث کو (امام) مسلم نے اپنی شروع کتاب مین خود ابن مسعود کا قول نقل کیا ہو - اور ابن ماکولا نے عَبَدہ (کے نام) مین کہ جو فتح عین و بار کے ساتھ ہو بیان کیا ہو کہ عامر بن عَبَدہ جنکی کنیت ابو ایاس ذ(اور) جو بجلی ہین وہ کوفی ہین انھون نے ابن مسعود سے روایت کی ہو اور اُنسے مسیب بن رافع اور ابو اسحق سبیعی نے روایت کی ہو بعض لوگون نے کہا ہو کہ عَبْدہ سکون بار کے ساتھ ہو مگر یہ دوسرا نام ہو اس لیے کہ یہ بجلی ہین اور پہلے رقاشی ہین -

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن العکبر انصار کے حلیف ہین - غزوۂ بدر مین شریک تھے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ انکا ذکر مستغفری نے کیا ہو[2] -

---

[1] مطلب یہ ہو کہ جب تک کسی شخص کا حال اچھی طرح معلوم نہو اس سے حدیث کی روایت نہ چاہیے ۱۲ [2] یعنے اس حدیث کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہین پہونچایا ۱۲

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حذافہ بن عبداللہ بن المہزم بن الاغم بن الاعجم تجیبی - انکی کنیت ابو بلال ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین ہین مصر فتح مصر مین شریک تھے انکی کوئی حدیث (آنحضرت سے) معلوم نہین ہوتی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی مختصر لکھا ہے - مہزم - کسرۂ میم اور سکون ہا اور فتحۂ زا اور تخفیف زا کے ساتھ ہے -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو مُزنی - انکی کنیت ابو بلال ہے - انکی حدیث کو صرف ابو معاویہ ضریر نے روایت کیا ہے - اور یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ابو معاویہ سے اسمین غلطی کی ہے کیونکہ یعلی بن عبید نے انکی حدیث کے بارے مین کہا ہے کہ ہلال بن عامر سے مروی ہے اور وہ رافع بن عمرو سے روایت کرتے ہین اور ابو معاویہ نے کہا ہے کہ ہلال بن عامر اپنے والد سے روایت کیا ہے یہ ابو عمر کا قول تھا - اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ ہم سے ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابو معاویہ سے روایت کر کے بیان کیا اور پھر ابو نعیم نے (دوسری سند سے) بیان کیا ہے وہم سے ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان سے انھون نے ابراہیم بن ابی معاویہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ہلال بن عامر مُزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت مین دیکھا کہ آپ منیٰ مین ایک اونٹنی پر سوار ہو کر لوگونکو خطبہ سنا رہے تھے (اسوقت) آپ ایک سرخ چادر اوڑھے ہوے تھے اور ایک شخص اہل بدر مین سے آپکے الفاظ کو دوبارہ بلند آواز سے دہراتے تھے (تاکہ) سب لوگ سُن لین - اور ابراہیم بن معاویہ نے بیان کیا ہے کہ وہ علی بن ابی طالب تھے - ہمین ابو بکر یعنے اسامہ بن عمر بن حُوَیسر بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عباس بن طلابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو قاسم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر یعنے مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے - ہمسے محمد بن عثمان بن ابی صفوان ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اُمیہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بسطام بن مسلم سے انھون نے عبداللہ بن خلیفہ عبدی سے اُنھون نے عامر بن عمرو سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور اسنے آپ سے کچھ مانگا تو آپنے اُسکو دیدیا - جب اُس نے اپنے قدم کو دروازہ کی دہلیز سے باہر کیا تو آپنے فرمایا کہ کاش اگر تم لوگ سوال کی خرابی کو جانتے تو ہرگز کوئی شخص کسی کے پاس اس غرض سے نجاتا تاکہ اُس سے کچھ طلب کرے -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر نمیری - حجۃ الوداع میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے - اہل کوفہ مین شمار کیے جاتے ہین -

ثابت بنانی نے ابویزید مزنی سے انھون نے عامر بن عمیر سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ وہ کہتے تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مینے اپنے پروردگار عزوجل کو پایا مین اسوقت سجدہ کر رہا تھا اسوقت مجھے اللہ نے یہ انعام دیا کہ تمھاری امت کے ستر ہزار آدمی
جنت مین بغیر حساب کے داخل ہونگے اور انہین سے ہر شخص کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہونگے تو مینے عرض کیا کہ میری امت (کے لوگ)
اس حد کو تو پہونچین گے بھی نہین تو حکم ہوا کہ مین انکو جنگل کے رہنے والون سے پورا کردونگا- وحی بن الکتل بن عمیر نمیری نے اپنے چچا
عامر بن عمیر سے جو حجۃ الوداع مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ آخری
کلمہ جسکے ساتھ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض مین تکلم فرمایا وہ یہی تھا- الصلاۃ الصلوۃ (یعنے نماز کی پابندی کرو نماز کی پابندی
کرو) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی-

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدۃ- انصاری ساعدی- سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کرکے اُن لوگون کے نام
مین جو انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنی بدن سے غزوہ بدر مین شریک ہوے تھے- عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج
کو بیان کیا ہی- انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی-

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن غیلان بن سلمۃ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی- انھون نے اپنے والد کے قبل اسلام قبول
کیا تھا- اور ہجرت (بھی) کی تھی انکی وفات ملک شام مین بمقام عمواس طاعون کے مرض سے ہوئی- اسوقت انکے والد زندہ تھے
انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہی-

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

فقیمی- انکی کنیت ابوعروہ ہی انکا ذکر مستغفری نے کیا ہی- غاضرہ بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین اپنے
والد کے ہمراہ مدینہ مین ایسی حالت مین گیا کہ لوگ ہمارا انتظار کرتے تھے- استنے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے-
آپکے سر مبارک سے وضو کا پانی ہو یا غسل کا ٹپک رہا تھا- پس لوگون کو (نہایت مشتاقانہ بے تابی کے ساتھ) یہ کہتے ہوے سنا یا
رسولِ اللہ یا رسول اللہ- آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا (کہ بے تابی نکرو) اے لوگو اللہ کی اطاعت آسانی ہی-
اور بعض راویون نے (اسی طرح) اشارہ (کرکے حضرت کے اشارہ کرنیکی کیفیت کو بیان) کیا ہی اور وہ چیزین جو اسپر دلالت کرتی
ہین کہ ابوعروہ کا نام عامر ہی اسمین سے ایک دلیل یہ ہی جسکو عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے انھون نے حبیب سے انھون نے
عروہ بن عامر سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ وہ کہتے تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے فال بد لینے کی بابت دریافت کیا

کہ اسکا کیا حکم ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ پہلی حدیث کو بہت سے لوگون نے روایت کیا ہو مگر مین نہین جانتا کہ اُنھین سے کسی نے (عامر کا یہ قول) بیان کیا ہو کہ مین اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ لیکن اگر یہ لفظ محفوظ ہو تو بہت بہتر ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن فہیرہ۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ انکی کنیت ابو عمرو ہو قبیلہ ازد کے مولدین مین سے تھے۔ سیاہ رنگ تھے اور ابتدا مین حضرت عائشہؓ کے اخیافی بھائی طفیل بن عبد اللہ بن سخبرہ کے غلام تھے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والون مین سے ہین۔ یہ اُس سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر مین داخل ہون۔ انھون نے بحالت مملوکیت ہی اسلام قبول کیا تھا اور بہت اچھے مسلمان تھے۔ انکو اللہ کی راہ مین بہت اذیتین دی گئی تھین تو حضرت ابو بکر نے انکو خرید کر لیا اور پھر بعد مین آزاد کر دیا۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق ہجرت کے وقت غار ثور مین چھپے تو اُسوقت حضرت ابو بکرؓ نے اپنے (انھین) غلام عامر بن فہیرہ کو جو حضرت ابو بکرؓ کی بکریان چراتے تھے حکم دیا تھا کہ غار ثور پر ہم دونون کے پاس بکریان لے آیا کرنا۔ پس انکی حالت یہ تھی کہ تمام دن اہل مکہ کے چرواہون کے ساتھ ملکر چراتے تھے اور جب شام ہوتی تو یہ حضرت ابو بکرؓ کی بکریان اُن دونون حضرات کے پاس (غار ثور پر) لیجاتے اور وہ دونون (غار سے نکلکر) خود دودھ لیتے۔ اور جسوقت عبد اللہ بن ابی بکر ان دونون حضرات کے پاس لوٹ کر جاتے تو عامر بن فہیرہ بکریون کو لیکر اُنکے پیچھے پیچھے چلتے تاکہ عبد اللہ کے نشانات قدم مٹ جائین (اور کوئی قدم شناس یہ نہ سمجھ سکے کہ عبد اللہ کہان گئے تھے)۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق غار سے نکلکر مدینہ روانہ ہوے تو (اُسوقت) آپ دونون حضرات کے ہمراہ عامر بن فہیرہ نے (بھی) ہجرت کی انکو حضرت ابو بکرؓ نے اپنا ردیف بناکر اپنے پیچھے بیٹھا لیا اُسوقت مین ان حضرات کا رہبر ایک شخص بنی دیل کا تھا اور وہ کافر تھا جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہونچ گئے تو آپکے چند اصحاب علیل ہو گئے اُنمین حضرت ابو بکر اور بلال اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہم (بھی) تھے۔ (حضرت) عامر غزوہ بدر اور اُحد مین شریک تھے اور بئر معونہ کے دن سنہ ۴ ہجری مین شہید ہوے اُسوقت انکی عمر چالیس سال کی تھی جب عامر بن طفیل بئر معونہ سے واپس آئے تو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص تھے کہ مینے دیکھا کہ جب شہید ہوے تو اوپر اُٹھائے گئے یہانتک مینے دیکھا کہ آسمان بھی اُنسے نیچے رہگیا تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ عامر بن فہیرہ تھے۔ ہمسے اس حدیث کو ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک اسیطرح بیان کیا ہو یونس کو شک تھا کہ مینے خود ہشام بن عروہ سے سنا یا مینے محمد بن اسحاق سے سنا وہ ہشام سے روایت کرتے تھے کہ اور ہشام نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے عامر بن طفیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے آخر

سلہ۔ ولد اُن لوگون کو کہتے ہین جو لوگ عربی النسل نہون ۱۲

ابن مبارک اور عبد الرزاق نے معمر سے انھون نے زہری سے انھون نے عامر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے بیر معونہ کے دن شہداء کی نعشون) مین (حضرت) عامر کی نعش تلاش کی گئی تو نہ ملی پس سبھون نے خیال کیا کہ انکو ملائکہ نے دفن کیا ہوگا یا انکی نعش کو اُٹھا کر (آسمان پر) لے گئے ہونگے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کافرون کے لیے جنھون نے آپکے اصحاب کو بیر معونہ مین شہید کیا تھا چالیس دن تک بددعا فرمائی یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شی بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ آیت کسی دوسرے موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ ایوب بن سنان سے انھون نے محمد بن سکند سے انھون نے جابر سے انھون نے عامر بن فہیرہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ابوبکر صدیق نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جیش عسرت مین ناشتہ کے لیے ایک مشک گھی اور ایک کپّی شہد ساتھ کر دی تھی باوجود اسکے کہ (اُس زمانہ مین ہم لوگ نہایت تنگی کی حالت مین تھے (گھی اور شہد کسی کو نصیب نہوتا تھا) ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ ابن مندہ نے اس حدیث کی روایت کرنے مین اپنی غفلت اور جہالت کو (خوب اچھی طرح) ظاہر کر دیا۔ اس لیے کہ کسی اہل نقل نے اسمین اختلاف نہین کیا کہ حضرت عامر بیر معونہ کے دن شہید ہوے اور اسپر بھی سبھون کا اتفاق ہو گیا ہو کہ جیش عسرت غزوۂ تبوک ہی کا نام ہو اور غزوۂ تبوک بیر معونہ کے چھ سال بعد ہوا ہو تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ جو شخص بیر معونہ کے دن شہید ہوا ہو وہ جیش عسرت مین بھی شریک ہو۔ پس صحیح یہ ہو کہ حضرت ابوبکرؓ اُسوقت مین یہ توشہ لے گئے تھے جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کر کے چلے تھے۔ ابو نعیم کا قول صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اشعری۔ انکی کنیت ابو بردہ ہو۔ ابو موسی اشعری کے بھائی ہین۔ انشاء اللہ تعالی انکا پورا نسب انکے بھائی ابو موسی کے نام مین بیان کیا جائیگا۔ ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہو کہ ابو عامر نے کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی مسلم بن حجاج نے انکی کنیت بیان کی ہو اور کہا کہ انکا نام عامر ہو اور یہ صحابی ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ) حدیث روایت کی ہو کہ آپنے دعا کی تھی کہ اے اللہ میری امت کی فنا یا تو تیرے راستہ مین نیزہ سے شہید ہو کر ہو یا طاعون مین ہو۔ اس حدیث کو عاصم احول نے (بھی) کریب بن الحارث بن ابو موسی سے انھون نے ابو بردہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

سلہ حاصل مطلب اس آیت کا یہ ہو کہ اے نبی تمکو یہ زیبا نہین ہو کہ کسی کی توبہ قبول کر لو یا کسی کے لیے عذاب کی درخواست کرو ۱۲

سلہ حضرت ابوبکر صدیق جو فدایانہ طریق محبت سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتتے تھے واقعی وہ بےنظیر ہو ایک منصف جب ان حالات کو دیکھتا ہو تو اسکی نظر مین قیس ولیلی کے قصے بے وقعت ہو جاتے ہین حضور سے جو انکی جان نثاریان زمانۂ نبوت سے بھی پہلے ثابت ہین

(سیدنا عامر (رضی اللہ عنہ)

بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف - عبداللہ بن عامر کے والد ہیں - قریشی ہیں عبشمی ہیں - انکی والدہ بیضا بنت حکیم ہیں جو عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں - فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے - انکا ذکر ابن شاہین اور مستغفری نے کیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے اپنے لڑکے عبداللہ بن عامر کے پاس بصرہ گئے تھے جسوقت کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکے لڑکے عبداللہ کو بصرہ اور خراسان کا عامل بنا دیا تھا - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصراً لکھا ہے -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لدین اشعری - انکو ابن شاہین نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ اسعد بن موسی سے انھوں نے معاویہ بن صالح سے انھوں نے ابو البشر سے جو دمشق کے موذن تھے انھوں نے عامر بن لدین اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا - کہ (اے لوگو) بیشک جمعہ تم لوگوں کے عید کا دن ہے پس تم لوگ اپنی عید کے دن کو اپنی روزہ کا دن نہ بناؤ (اگر روزہ رکھنا ہو تو) ایک روز قبل روزہ رکھ لیا کرو یا ایک روز بعد - اس حدیث کو عبداللہ بن صالح نے بھی) معاویہ سے روایت کیا ہے مگر انکی سند میں اتنا فرق ہے کہ عامر (کی روایت بلا واسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں ہے بلکہ انھوں) نے ابو ہریرہؓ سے نقل کرکے بیان کیا ہے - انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو نعیم نے لکھا ہے - اور ابو نعیم نے (یہ بھی) بیان کیا ہے کہ عامر بن لدین اشعری کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے اور انکا شمار اہل شام میں ہے -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لقیط - عامری - ہمیں ابو موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب اور ابو بکر اور نوشروان اور احمد نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمیں ابن ریذہ نے خبر دی نیز ابو موسی نے دوسری سند سے بیان کیا ہے کہ ہمیں حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد نے خبر دی وہ دونوں (یعنی احمد اور ابن ریذہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عمرو قطرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہاشم بن قاسم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن اشدق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عامر ابن لقیط عامری نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں (ایک دفعہ اس غرض سے) وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ کو میں اپنی قوم کے اسلام لانے اور اطاعت کرنے کی خوشخبری دوں - پس جب میں نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم مبارک وفد ہو اللہ تم میں برکت دے اور آپ نے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر پھیرا اور مجھسے مصافحہ کیا - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو موسی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو قطرانی کے علاوہ اور لوگوں نے ہاشم سے روایت کیا ہے انھوں نے یعلی سے انہوں نے عاصم سے -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

بن لیلی بن ضمرہ - انکا تذکرہ ابو عباس بن عقیدہ نے کیا ہو - عبداللہ بن سنان سے ابوطفیل یعنے عامر بن واثلہ سے انھون نے اسید غفاری سے اور عامر بن لیلی سے روایت کی ہو کہ وہ دونون کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے لوٹے [اور آپ نے (بعد ہجرت کے) اسکے علاوہ کوئی دوسرا حج نکیا تھا] تو برابر چلے آئے اکسی مقام پر آپنے کوئی حکم تب بیان نہیں دیا یہانتک کہ جب مقام جحفہ مین پہونچے [یہ دن جحفہ مین غدیرخم[۱] کے لقب سے مشہور ہوا وہان آپکی ایک مشہور مسجد بھی ہی] تو آپنے فرمایا کہ اے لوگو مجھے (خداوند) لطیف خبیر نے خبر دی ہو کہ ہر نبی کو اس سے پہلے والے نبی کے عمر کی نصف عمر دیجاتی ہو لہذا قریب ہو کہ مین (خدا کی طرف سے) بلایا جاؤن اور مین (اسکی طلبی کو) قبول کرلون [اسکے بعد عامر نے پوری حدیث بیان کی یہانتک کہ انھون نے کہا کہ] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر اُٹھایا اور فرمایا کہ جسکا مین محبوب ہون علی بھی اسکے محبوب ہین اے اللہ اُس شخص سے محبت کر جو علی سے محبت کرے اور اُس شخص سے عداوت رکھ جو علی سے عداوت رکھے [اُسکے بعد عامر نے پوری حدیث اخیر تک بیان کی] ابو موسی نے کہا ہو کہ یہ حدیث نہایت غریب ہو مین نہین جانتا کہ سوا ابن سعید کے اور کسی سے مینے اسکی روایت لکھی ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لیلی غفاری - انکو ابن عقدہ نے بھی ایک علحدہ تذکرہ مین بیان کیا ہو - ابو موسی نے کہا ہو کہ میرا گمان ہو کہ یہ دونون ایک ہی ہین اور (نیز) انھون نے اپنی سند کے ساتھ عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مُرّہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُسکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ مین جسکا محبوب ہون علی بھی اُسکے محبوب ہین اے اللہ جو شخص علی کو محبوب رکھے تو بھی اُسکو محبوب رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے اُس سے تو بھی دشمنی رکھ پس جب حضرت علی (خلیفہ ہوے اور حضرت معاویہ سے اُنکو مقاتلہ کرنا پڑا اور) کوفہ تشریف لے گئے تو اُنھون نے لوگون (کو جمع کرکے اُن) سے پوچھا کہ یہ حدیث (کہ مین جسکا محبوب ہون الخ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کس کس نے سنی ہو تو دس سے زیادہ آدمیون نے اُسکے سننے کی) شہادت دی جنمین عامر بن لیلی غفاری (بھی) تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ ابو موسی کا یہ قول کہ میرے گمان کے موافق دونون ایک ہی ہین بہت صحیح اور حق انھین کی طرف ہے -

---

[۱] غدیر خم ایک مقام کا نام ہو غدیر حوض کو کہتے ہین - اس حدیث سے حضرت مرتضی کی خلافت بلافصل پر ایک فرقہ ضالہ نے استدلال کیا ہو انشاء اللہ تعالے ہم عنقریب حضرت علی مرتضی کے نام مین جب یہ حدیث آئیگی اس حدیث کے ارشاد فرمانیکا سبب اور اسکا صحیح مطلب اور اُس فرقہ ضالہ کے دلائل واہیہ کا بطلان تفصیل سے ظاہر کرینگے ۱۲

ابن عقدہ کو جو اشتباہ ہو گیا اُسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انھون نے عامر بن لیلی کے نسب مین من ضمرۃ کی لفظ لکھی ہوئی دیکھی گی اُس لفظ کو انھون نے بن ضمرہ پڑھ لیا- اور غفار (جو بڑا اعلیٰ ایک قبیلہ ہے ہین چونکہ) ملیل بن ضمرہ کے بیٹے ہین (لہذا یہ عام ضمری بھی ہوئے غفاری بھی ہوئے) مگر ابن عقدہ نے جو انکو دوسرے مقام مین غفاری لکھا ہوا دیکھا اور پہلے وہ من ضمرہ کے لفظ کو بن ضمرہ سمجھ چکے تھے (لفظ من اور بن مین اکثر اشتباہ ہو جاتا ہے) اس لیے انھون نے انکو دو شخص سمجھ لیا- (ایک کو ضمرہ کا بیٹا سمجھا دوسرے کو غفاری سمجھا) حالانکہ یہ دونون ایک ہی ہین جو غفاری ہوگا وہ ضمری بھی ہوگا واللہ اعلم۔

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اشجعی مستغفری نے بیان کیا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے اور اُنسے ابو عثمان نہدی نے روایت کی ہے- انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن اُہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ- قریشی زہری- عامر بن ابی وقاص کے ساتھ مشہور ہین ابو وقاص کا نام مالک ہے انھون نے دس شخصون کے بعد اسلام قبول کیا تھا- مہاجرین حبش سے بھی ہین- اُنکے بھائی سعد نے حبش کی طرف نہین ہجرت کی انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصراً لکھا ہے- ہمنے انکا تذکرہ سعد بن وقاص کے نام مین (بھی) لکھا ہے۔

عامر

ابن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعۃ بن عامر بن صعصعہ- عامری کلابی- انکی کنیت ابو براء ہے- ملاعب السنہ (کے لقب) سے مشہور تھے- عامر بن طفیل کے چچا تھے- انھون نے (ایک دفعہ کسی کو) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا تاکہ آپ سے کوئی دوا دریافت کرے اور آپ سے شفا کی دعا کرائے تو آپنے (اُس شخص کی معرفت) انکے پاس شہد کی کپی بھیجدی- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون صحیح یہ ہے کہ ابو براء اسلام ہی نہین لائے مستغفری نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ صحابہ مین سوا خلیفہ بن خیاط کے اور کسی نے نہین کیا اور مین ملاعب السنہ کے حالات کو بیان کرتا ہون اُس سے (خود) معلوم ہو جائیگا کہ اسلام نہین لائے ہمین عبد اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد اسحاق بن یسار نے مغیرہ بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام اور عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرہ اہل علم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ سب کہتے تھے ابو براء یعنے عامر بن مالک بن جعفر جو ملاعب الاسنۃ (کے لقب سے) مشہور تھے مدینہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے-

تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنپر اسلام پیش کیا کہ قبول کریں، مگر انھوں نے نہ اسلام قبول کیا اور نہ اسلام لانے مین زیادہ انکار کیا اور عرض کیا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ اپنے اصحاب سے چند شخصون کو اہل نجد کے پاس بھیجتے کہ وہ انکو آپکے دین کی دعوت دیتے تو مجھے اُمید ہو کہ وہ لوگ آپکے دین کو قبول کر لیتے تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ مین اپنے اصحاب پر اہل نجد کی طرف سے خوف رکھتا ہون (اسپر) ابو براء نے یہ کہا کہ مین ان لوگون کا محافظ رہونگا آپ اپنے اصحاب کو بھیجیں کہ وہ لوگ دعوت اسلام کریں۔ پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عوف کو اپنے چالیس صحابہ کے ساتھ جو اچھے سلمانون مین سے تھے (وہان) بھیجدیا (اسکے بعد) ابن اسحاق نے بیر معونہ کا (پورا) واقعہ اور اصحاب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونے کے حالات کو بیان کیا مگر اس حدیث مین انکے اسلام لانیکو نہیں بیان کیا۔ ابن اسحاق کے علاوہ ایسا ہی بہت سے لوگون نے بیان کیا ہو۔ (اسی وجہ سے) انکا تذکرہ ابو عمر نے اپنی کتاب مین نہین لکھا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن صفوان۔ انکو ابن قانع نے صحابہ مین بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ سلیمان تیمی سے انھون نے ابو عثمان سے انھون نے عامر بن مالک سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ طاعون (مین مر جانے) سے مسلمانون کو) شہادت (کا درجہ ملتا) ہو اور پانی (مین ڈوب کر مر جانے سے) شہادت (کا درجہ ملتا) ہو۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک قشیری۔ بعض لوگون نے انکا نام عمرو بیان کیا ہو اور بعض نے مالک بن عمرو کہا ہو۔ اور بعض نے انس بن مالک بیان کیا ہو۔ اسکے علاوہ اور بھی اقوال بیان کیے گئے ہین۔ اسحاق بن یوسف ازرق نے شریک سے انھون نے اشعث ابن سوار سے انھون نے علی بن زید سے انھون نے زرارہ بن اوفی سے انھون نے عامر بن مالک سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھا ہوا) تھا کہ اتنے مین ایک سائل آپکی خدمت مین آیا اور کچھ اس نے دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ آؤ مین تمھین بتا دون (سنو) اللہ عزوجل نے مسافرون سے روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک کعبی۔ مستغفری نے کہا ہو کہ یہ صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ایسا ہی مختصر لکھا ہو۔ مین کہتا ہون کہ یہ اور جو پہلے مذکور ہو چکے ہین دونون ایک ہی ہین اس لیے کہ ابو موسیٰ وغیرہ نے پہلے (نام) ابن بہت سا

اختلاف بیان کیا ہو انمین سے ایک یہ بھی ہو کہ انکو بعض نے انس بن مالک قشیری کہا ہو نیز انکو بعض نے کعبی (بھی) کہا ہو
اور بعض نے عامر بن مالک بتلایا ہو اور بہت سے مختلف اقوال بیان کیے گئے ہین اور یہ اختلافات کافی طور پر انس بن
مالک کے نام مین گذر چکے ہین۔

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمۃ بن نوفل بن اُہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرۃ۔ قریشی زہری۔ انکی کنیت ابو المسور ہو مخرمہ کے
بیٹے ہین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی۔ انسے عبد الرحمن اعرج نے مقطوع حدیث
روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن مخلد بن الحارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار۔ انصاری خزرجی ثم من بنی مالک بن النجار۔ یہ غزوہ احد مین
شریک تھے اسکو ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ نے بیان کیا ہو اور غزوہ احد مین شہید ہوے انکی کوئی اولاد باقی نہین رہی۔
انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عامر** (رضی اللہ عنہ)

ابن مرقش۔ ہذلی۔ انکا ذکر ابو سعید قریشی نے کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن الفضل بن رجاء سے انھون نے ابو قیس
بکری سے انھون نے عامر بن مرقش سے روایت کی ہو کہ حمل بن مالک بن النابغہ ہذلی (ایک دفعہ) راشد کی لڑکی اُثیلہ کے
پاس ہوتے ہوے گذرے اسوقت وہ اپنے چہرے سے برقع اُٹھائے ہوے تھین اور اپنی بکریون کو چرا رہی تھین پس (یکایک)
حمل بن مالک کی نظر انپر پڑ گئی اور انکے حسن و جمال کو دیکھ لیا۔ تو یہ اپنی اونٹنی کو بٹھا کر اُتر پڑے اور اونٹنی کو باندھکر اُثیلہ کے
پاس چلے گئے (مقتضائے بشریت) نیت بد سے انپر دست درازی کرنی چاہی۔ اُثیلہ نے کہا کہ اے حمل ذرا توقف کرو تم بھی
ایک (مشہور) خاندان کے ہو اور مین بھی ایک (مشہور) خاندان کی ہون (غرض تم میرے کفو ہو) لہٰذا تم میرے والد سے
میری درخواست کرو (غالباً) وہ تمھاری درخواست رد نکرینگے مگر انھون نے نمانا آخرش اُنپر دست درازی کی اُس
(خدا ترس) عورت نے انکو اٹھالیا اور انکو زمین پر گرا کر انکے سینہ پر بیٹھ گئی۔ اور اُنسے عہد لیا کہ پھر ایسی حرکت نکرنا اسکے بعد
اُسکے سینہ سے علیحدہ ہوئین مگر پھر بھی عامر کا نفس اختیار مین نرہا آخرش انھون نے پھر دوبارہ اُس عورت نیک طینت پر جست کی
اُثیلہ نے پھر اُنکے ساتھ وہی معاملہ کیا الغرض اسی طرح تین بار ہوا۔ تیسری دفعہ مین اُثیلہ نے ایک پتھر لیکر انکا سر کوٹ دیا جسکے
باعث انکو نقل حرکت کی قوت نرہی آخرش وہین پڑے رہے) اور اُثیلہ اپنی بکریون کو لیکر چلی گئین اُسکے بعد حمل کی قوم کے

کچھ سوار اسی طرف سے ہو کر گذرے تو انکی حالت زار کو دیکھکر ان سب نے دریافت کیا کہ اے حمل کس نے تمھارے ساتھ یہ بدسلوکی کی ہو انھون نے جواب دیا کہ میری اونٹنی نے ٹھوکر کھا کر مجھے گرا دیا ہو اسپر ان لوگون نے کہا کہ تمھاری اونٹنی تو یہ بندھی ہوئی ہو اور تمھاری بغل مین یہ (خون آلودہ) پتھر پڑا ہوا ہو (معلوم ہوتا ہو کہ) تمھارا سر اسی سے کچلا گیا ہو۔ عامر نے کہا (نہین) جو مین تمسے کہتا ہون وہی (صحیح) ہو اب مجکو تم لوگ اٹھا لے چلو۔ چنانچہ ان لوگون نے انکو سوار کرا کر انکے گھر پہونچا دیا (آخر ضرب کے صدمہ سے یہ مرگئے) جب یہ مرنے لگے تو لوگون نے انسے پوچھا کہ اے حمل تمھارے خون کا بدلہ کس سے لین — انھون نے کہا کہ اثیلہ کے علاوہ سب لوگ میرے خون سے بری ہین۔ جب انکی وفات ہوچکی تو قبیلہ ہذیل کے لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور عرض کیا کہ حمل بن مالک کے خون کا بدلہ راشد سے چاہیے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راشد کو بلوا بھیجا۔ چنانچہ راشد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور آپ نے انسے فرمایا کہ اے راشد قبیلہ ہذیل کے لوگ کہتے ہین کہ حمل کے خون کا عوض تمھارے ذمہ چاہیے [راشد کا نام حالت کفر مین ظالم تھا جب یہ اسلام لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام راشد رکھ دیا] راشد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے قتل نہین کیا تو ان لوگون نے کہا (تمنے نہسہی تمھاری بیٹی) اثیلہ نے قتل کیا ہو انھون نے جواب دیا کہ اثیلہ کے قتل کرنیکی مجھکو خبر نہین ہو اسکے بعد راشد اثیلہ کے پاس گئے اور انسے کہا کہ ہذیل کے لوگ کہتے ہین کہ حمل کا خون تمھارے ذمہ ہو اثیلہ نے یہ جواب دیا کہ کیا عورت بھی مرد کو قتل کرسکتی ہو مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹھ نہین کہتے اسکے بعد اثیلہ خود حاضر ہوئین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا واقعہ عرض کیا تو آنحضرت علیہ السلام نے (خوش ہوکر) انکو دعا دی کہ اللہ تم مین برکت دے اور انکے ذمہ سے حمل کا خون معاف کرا دیا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

مزنی۔ انکی کنیت ابوہلال ہو۔ منقول ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو مگر یہ غلط ہو۔ ابومعاویہ نے ہلال بن عامر مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت مین دیکھا کہ آپ (مقام) منیٰ مین ایک اونٹنی پر سوار تھے اور خطبہ پڑھ رہے تھے اسوقت آپ سرخ چادر اوڑھے ہوے تھے ابومعاویہ نے اسکو دوسری جگہ بھی ایسا ہی روایت کیا ہو مگر اسکی سند مین اتنا فرق ہو کہ ہاجر بن عامر نے اپنے والد سے روایت کی ہو لیکن صحیح یہ ہو کہ اس حدیث کو ہلال بن عامر نے رافع بن عمرو سے روایت کیا ہو انکا تذکرہ ابن منده نے ایسا ہی لکھا ہو اور ہمسے (بھی اس حدیث کو) ابویاسر بن حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے ابومعاویہ ضریر سے اپنی سندون کے ساتھ [جنکو انھون نے ذکر کیا ہو] روایت کرکے بیان کیا ہو۔ وغیرہ

اس حدیث کو احمد نے اسی طرح محمد بن عبید سے انھون نے قبیلۂ بنی فزارہ کے ایک ضعیف شخص سے انھون نے ہلال بن عامر مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا الی آخرہ۔ انکا ذکر رافع بن عمرو کے نام مین گذرچکا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف کیا گیا ہو۔ ابوداود نے بیان کیا ہو کہ مینے احمد بن حنبل سے دریافت کیا کہ عامر بن مسعود صحابی ہین (یا نہین) اُنھون نے جواب دیا کہ مجھے خبر نہین ان انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہو اور ابوداود نے (یہبھی) کہا کہ مینے مصعب زبیری سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ صحابی ہین اور ابراہیم بن عامر کے والد ہین جن سے (امام) ثوری اور شعبہ نے حدیثین روایت کی ہین۔ یہ وہی عامر ہین جو یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد اہل کوفہ کے اتفاق رائے سے کوفہ کے حاکم بنائے گئے تھے جب یہ اُن لوگون پر حاکم ہوگئے تو ایک خطبہ پڑھکر اُن لوگون کو سنایا اور اُسی خطبہ مین یہبھی بیان کیا کہ ہر ایک قوم کے لیے کچھ پینے کی چیزین اور کچھ لذت (حاصل کرنے) کی چیزین ہوتی ہین لہذا تم بھی ایسی چیزین تجویز کرلو مگر تم ایسی چیز تجویز کرو جو حلال ہون اور (اُنکے استعمال پر تمھاری) تعریف کی جائے او تم اپنی شراب (یعنی نبیذ وغیرہ) کی تیزی کو پانی ملاکر توڑدو ایک شاعر نے (اسی کے متعلق) یہ شعر کہے تھے

من ذا یحرم ماء المزن خالطہ فی قعر خابیۃ ماء العناقیدِ
انی لاکرہ تشدید الرواۃ لنا فیہا ویعجبنی قول ابن مسعود

بہت لوگون کا گمان ہو کہ اس شاعر نے ابن مسعود سے اُن ابن مسعود کو مراد لیا ہو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے (حالانکہ یہ غلط ہو معاذ اللہ حضرت ابن مسعود حلت شراب کے قائل ہوسکتے تھے) جب ابن زبیر خلیفہ بنائے گئے تو انھون نے عامر کو کوفہ ہی مین اپنی جگہہ پر بحال رکھا۔ یہ بوجہ پست قامت ہونے کے دحروجۃ الجعل کے ساتھ ملقب تھے تین مہینے کے بعد انکو ابن زبیر نے معزول کردیا تھا اور انکی جگہ عبد اللہ بن یزید خطمی کو عامل بنادیا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

ترجمہ۔ کون شخص مینھ کے پانی کو حرام کہہ سکتا ہے جسکے ماتھ مٹکے کے اندر آب انگور ملا ہو (مطلب شاعر کا یہ ہو کہ شراب کے حرام ہونیکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی اسمین دو چیزین ہوتی ہین ایک مینھ کا پانی دوسرا آب انگور یہ دونون حلال ہین پھر اگر مٹکے کے اندر ڈالکر یہ دونون چیزین مخلوط کردی گئین تو کیا خرابی پیدا ہوگئی جو اسکو حرام کہا جائے۔ یہ شاعرانہ کلام ہی) بیشک راویون کی سختی کو مین برا سمجھتا ہون (جو انھون نے حرمت شراب کی روایتون مین برتی ہی) اور مجھے ابن مسعود کا قول اچھا معلوم ہوتا ہو کہ وہ شراب کو حلال کہتے ہین)۔ ۱۲

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مطر شیبانی - انکا ذکر طبرانی نے اپنے معجم کیا ہو - اور وکیع نے مسعر سے انھون نے جبلہ بن سحیم سے انھون نے عامر بن مطر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھا کر نماز پڑھی تھی ایسا ہی اسکو سہل بن نجلہ نے وکیع سے روایت کیا ہو اور بہت سے لوگون نے وکیع سے یہ روایت کی ہو کہ انھون نے یہ کہا کہ مینے ابن مسعودؓ کے ساتھ سحری کھائی تھی اور یہی صحیح ہو - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن بابی بن یزید بن حرام - ہشام کلبی نے بیان کیا ہو کہ یہ بیعت عقبہ مین شریک تھے - انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ہذیل - انکا ذکر سعید قریشی نے کیا ہو - زیاد نمیری نے نقیع سے انھون نے عامر بن ہذیل سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ جو شخص نماز جمعہ مین حاضر ہوا اور (دنیا کی) بات چیت نکرے سنتین پڑھے یہانتک کہ امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو - تو یہ (اُسکے ان گناہون کے) لیے (جو) اس جمعہ سے اُس جمعہ تک بلکہ اس سے تین روز زیادہ تک (سرزد) ہون کفارہ ہو جاتا ہو - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو ہشام ہو - انصاری ہین غزوۂ احد مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور وہین شہید ہوے - ہمام نے قتادہ سے انھون نے زرارہ بن اوفی سے انھون نے سعد بن ہشام بن عامر سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ مینے ابن عباسؓ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے حالات دریافت کیے تو انھون نے فرمایا کہ تم حضرت عائشہؓ کے پاس جاؤ اور انھین سے دریافت کرو اس لیے کہ وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کو زیادہ جانتی ہین - پس مین اور حکیم بن افلح حضرت عائشہؓ کی خدمتمین حاضر ہوے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اے حکیم تمھارے ساتھ دوسرا شخص کون ہو انھون نے جواب دیا کہ سعد بن ہشام تو پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ ہشام جو بیٹے ہین اُس عامر کے جو غزوۂ احد مین شہید ہوے تھے - مینے عرض کی کہ ہان وہی ہین حضرت عائشہؓ نے فرمایا عامر کیا اچھے آدمی تھے عامر اور انکے بیٹے ہشام دونون صحابی تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو - ابو عمر نے عامر کے بیٹے ہشام کے نام مین یون بیان کیا ہو کہ ہشام کے والد عامر تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے -

---

لہ مقصود یہ ہو کہ سحری آپ اسقدر دیر کرکے تناول فرماتے تھے کہ اسکے بعد ہی نماز فجر کا وقت آجاتا تھا ۱۲ -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال - خاندان بنی عبس بن حبیب بن خارجہ بن غدن سے ہین - انکی کنیت ابو سیارہ ہی - مقعی ہین - انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھدی تھی جو انکے چچا کے بیٹون یعنے قبیلہ مقعہ کے لوگون کے پاس تھی - ایسا ہی انکا نام ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام حارث ہی انکا تذکرہ پھر کنیت کے باب مین کیا جائیگا اُس جگہ انکے تذکرہ کو ابن مندہ اور ابو عامر نے لکھا ہی اور اس جگہ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن واثلہ بن عبد اللہ بن عمیر بن جابر بن عدی بن جدی بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ - کنانہ لیثی - انکی کنیت ابو الطفیل ہی اور یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہین - انکی پیدایش غزوۂ احد کے سال ہین ہوئی تھی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کا زمانہ آٹھ برس پایا تھا پہلے کوفہ مین رہتے تھے پھر مکہ مین چلے آئے تھے - عمارہ بن ثوبان نے ابو الطفیل سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (مقام) جعرانہ مین دیکھا تھا کہ آپ گوشت تقسیم کر رہے تھے اتنے مین ایک خاتون آئین تو آنحضرت نے انکے لیے اپنی چادر مبارک بچھادی مینے لوگون سے پوچھا کہ یہ کون ہین تو لوگون نے کہا کہ یہ آپکی رضاعی ماں (حضرت حلیمہؓ) ہین انھون نے آپکو دودھ پلایا ہی - سعید جریری نے ابو الطفیل سے روایت کی ہی کہ وہ (اپنی آخر عمر مین) کہتے تھے کہ میرے سوا روئے زمین پر (اس وقت) کوئی ایسا نہ ملیگا جو تم سے کہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی مینے کہا کہ آپ کچھ حلیہ (سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا) بیان کر سکتے ہین انھون نے جواب دیا ہان بیان کر سکتا ہون - آپ میانہ تھے آپکا رنگ سفید تھا - ملیح تھے - ابو الطفیل حضرت علی کے اُن اصحاب مین سے تھے جو اُنسے (نہایت درجہ) محبت رکھتے تھے (چنانچہ) اُنکے ساتھ انکی تمام لڑائیون مین شریک تھے - ثقہ تھے اور امانت دار تھے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ وغیرہما رضی اللہ عنہم کی فضیلت کے معترف تھے مگر بات یہ تھی کہ حضرت کو ترجیح[۵] دیتے تھے انکی وفات سنہ ہجری مین ہوئی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ سنہ ہجری مین ہوئی انکی وفات رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والون مین سب سے پیچھے ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وقاص سعد بن وقاص کے حقیقی بھائی ہین - ان دونون کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن اُمیہ بن عبد شمس ہین - واقدی نے بیان کیا ہی کہ انھون نے دس شخصون کے بعد اسلام قبول کیا تھا گیارہوین شخص (اسلام قبول کرنیوالے) یہی تھے (اسلام لانیکے بعد)

[۵] میرے خیال مین یہ کسی راوی کی غلطی معلوم ہوتی ہی کیونکہ روایات صحیحہ جنکا قدر مشترک تواتر کو پہونچ گیا ہی اس امر پایۂ ثبوت کو پہونچا ہی کہ شیخین رضی اللہ عنہما کے افضل الاصحاب ہونے پر تمام صحابہ کا اجماع تھا کہ برابر روافض بھی اس امر کے معترف ہین کہ جمہور سلف شیخین کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے اور شیخین کے ساتھ ادب کی انتہا معراج

انکو اپنی والدہ کی جانب سے (جو اسوقت کافرہ تھین) وہ مصیبت پہونچی جو کسی قریشی کو نہین پہونچی (وہ مصیبت یہ تھی) کہ انکی والدہ نے قسم کھالی تھی کہ مین نہ سایہ مین بیٹھونگی اور نہ کچھ کھاؤنگی اور نہ کچھ پیونگی تا وقتیکہ عامر اپنے (اس) دین کو نہ چھوڑ دے اُسکے بعد سعد (جو کہین گئے ہوے تھے) وہان سے واپس آئے۔ اور (اپنے گھر مین) لوگون کا مجمع دیکھا تو دریافت کیا کہ لوگ کیون جمع ہین۔ اُن لوگون نے کہا کہ تمھاری والدہ نے تمھارے بھائی عامر کو مصیبت مین ڈال رکھا ہو۔ قسم کھائی ہو کہ نہ سایہ مین بیٹھونگی اور نہ کچھ کھاؤنگی اور نہ کچھ پیونگی تا وقتیکہ عامر اس بددینی کو نہ چھوڑ دے (سعد نے اسکو سنکر اپنی والدہ سے کہا کہ اے مان (اگر قسم کھاتا ہو تو) میرے متعلق قسم کھا کہ نہ تو سایہ مین بیٹھینگے اور نہ کھائینگے اور نہ پیئینگے (جب تک مین اسلام کو ترک نکرون تو تجھے قسم کی نیکا مزہ ملجائے اور مین تجھکو ایسی حال مین رہنے دون) یہانتک کہ تو اپنا ٹھکانہ جہنم مین دیکھ لے۔ انکی والدہ نے جواب دیا کہ مین تو اپنے مطیع لڑکے پر قسم کھاتی ہون (تیرے اوپر کیون کھاؤن) پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وان جاہداک علی ان تشرک بی الآیہ[۱] پھر حضرت عامر حبش کی طرف ہجرت کر گئے انکا تذکرہ بیان ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو اور انکا تذکرہ عامر بن مالک کے ذکر مین گذر چکا ہو

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن سکن۔ اسماء بنت یزید بن سکن کے بھائی ہین اپنے والد کے ساتھ غزوۂ احد مین شہید ہوے۔ ابو عمر نے انکا ذکر انکے والد کے تذکرہ کے ضمن مین لکھا ہو اور انکا تذکرہ واقدی نے بھی لکھا ہو۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن وبرہ۔ بلوی۔ صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے۔ اہل روم نے ۳۶ھ ہجری مین بمقام برلس انکو شہید کر دیا اسکو ابن یونس نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن زید بن جندب بن جابر بن زید بن عبد الحارث بن بغیض جسری۔ جسر ایک قبیلہ ہو ابن ربیعہ کی شاخ سے۔ یہ اُن لوگون مین ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد بنکر آئے تھے اور ۳۷ھ ہجری مین (حضرت) علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شہید ہوے۔ عبد اللہ بن ابراہیم قریشی نے ابو بکر بن نضر سے انھون نے ام مبین یعنی شراحیل جبدیہ کی لڑکی سے انھون نے عائذ بن سعید جسری سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون آپ (اپنا دست مبارک) میرے چہرے پر پھیر دین اور میرے لیے برکت کی دعا فرما دین پس آپنے (میری تمنا کو پورا) کر دیا ام مبین یعنے عائذ کی بی بی نے بیان کیا ہو کہ مینے انکو سونے کے بعد بھی کبھی نہین دیکھا مگر ایسی حالت مین

[۱] ترجمہ (اے ابن آدم) اگر تیرے مان باپ تجھپر زور دین کہ تو میرے ساتھ اُس چیز کو شریک کر جسکا تجھے علم نہین ہو تو تو اپنے مان باپ کی اطاعت (اس بارہ مین) نکر ۱۲

کہ انکے چہرے پر (ایسی چمک ہوتی تھی کہ) گویا اُسی پر تیل لگا ہوا ہی اور وہ صرف چھوہارون پر قناعت کرتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابن مندہ نے انکو حمیری بیان کیا ہی اور انکی بی بی کا نام اُمّ یسر بتلایا ہی لیکن فی الواقع یہ جسری ہین (حمیری نہین ہین) اور انکی بی بی ام نبین ہین - ابونعیم نے انکا نسب (یون) بیان کیا ہی کہ عائذ بن سعد جسری - عنزہ بن ربیعہ (کی نسل) کا ایک کنبا ہی مگر یہ غلط ہی بلکہ (صحیح یہ ہی کہ) وہ جسر بن محارب بن جعفہ کی نسل سے ہین اسی لیے وہ محاربی جسری ہین ابونعیم کے اشتباہ کی وجہ یہ ہوگی کہ کسی دوسرے عنزہ کے نسل مین جسر کو دیکھ لیا ہوگا جنکا نسب یہ ہی جسر بن نمر بن یقدم بن عنزہ تو گمان کر لیا ہوگا کہ یہ عائذ اُسی جسر کے نسل سے ہونگے مگر یہ غلط ہی اس لیے کہ انکا نسب نامہ یہ ہی - عائذ بن سعید بن جابر بن زید بن عبد الحارث ابن الجنیس بن تیم بن عبد بن عوف بن زید بن بکر بن تمیرۃ بن علی بن جسر بن محارب [واللہ اعلم بالصواب] -

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عائذ جہنی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی محمد بن ابی صلت انسے یہ روایت کرتے ہین کہ انھون نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر ایسی حالت مین گذرے کہ وہ لوگ ایک پتھر اُٹھا رہے تھے جسکو ہم لوگ حجر الاشدّ کہتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابوعمر نے لکھا ہی کہ مین خیال کرتا ہون کہ یہ حدیث مرسل ہی -

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو ازدی - انکا شمار اہل بصرہ مین ہی انکی وفات (حضرت) عثمانؓ کے بعد ہوئی ہی انکو امام بخاری نے وحدان مین ذکر کیا ہی مگر امام بخاری نے انسے کوئی حدیث روایت نہین کی انکا تذکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ہلال بن عبید بن یزید بن رواحۃ بن زبینۃ بن عدی بن عامر بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمۃ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن ادّ بن طابخہ بن الیاس بن مضر - قبیلۂ مزینہ سے ہین انکی کنیت ابوہبیرہ ہی - قبیلۂ مزینہ کہتے ہین عثمان و اوس فرزندان عمرو کی اولاد کو - عثمان و اوس کی والدہ کا نام مزینہ تھا لہذا اُنکی اولاد کو اُنکی طرف منسوب کیا گیا - یہ اُن لوگون مین ہین جن لوگون نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی - نیکوکار صحابہ مین سے تھے انھون نے بصرہ مین سکونت اختیار کر لی تھی اور وہین ایک مکان بھی بنا لیا تھا - انکی وفات عبید اللہ بن زیاد کی حکومت مین بعد یزید بن معاویہ ہوئی تو انھون نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ کی نماز ابوبرزہ اسلمی پڑھاوین - (اس خیال سے وصیت کی تھی) تاکہ اُنکے جنازہ کی نماز ابن زیاد نہ پڑھاوے - ہمین یحییٰ ابن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمسے محمد بکار نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے امیہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے شعبہ نے بسطام بن مسلم سے انھون نے خلیفہ بن عبد اللہ سے انھون نے

عائذ بن عمرو سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے اُسکے سوال کو پورا کر دیا۔ پس جب اُس شخص نے اپنے قدم کو دروازہ کی دہلیز سے باہر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سائل سوال کی خرابی کو جانتا تو وہ شخص جسکے پاس کچھ ہوتا کبھی سوال نکرتا۔[1] انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرط سکونی شامی۔ ہمین یحییٰ بن محمود نے اذناً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمسے نوطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے محمد بن حمیر نے عمرو بن قیس سکونی سے انھون نے عائذ بن قرط سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی (فرض) نماز کو پڑھے اور اُسکو کامل نکرے (یعنے پوری رعایت آداب نماز کی ملحوظ نرکھے) تو (اللہ کے یہان) اسکے نوافل[2] کا ثواب اس (فرض کے ثواب) مین ملا دیا جائیگا تاکہ وہ (فرض) کامل ہو جائے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے لیکن ابو عمر نے انکو سکونی بیان کیا ہے اور ابن مندہ و ابو نعیم نے انکو کسی طرف منسوب نہین کیا ہے اور ابن عاصم نے انکو ثمالی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن ماعص بن قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری خزرجی ثم زرقی۔ اپنے بھائی معاذ بن ماعص کے ہمراہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے بعض نے کہا ہے کہ غزوۂ بیر معونہ مین شہید ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور سویبط بن حرملہ عبدی کے درمیان مین بھائی چارا کرا دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عائذ اللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ اللہ تعالیٰ کے نام (نامی) کی طرف منسوب ہین۔ بیٹے ہین سعید بن جندب کے اور بعض نے (صرف) عائذ بن سعید کہا ہے یعنے اللہ عزوجل کے نام کی طرف منسوب نہین کیا ہے۔ انکا تذکرہ اوپر گذر گیا ہے عائذ اللہ وفد بلز بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے تھے۔ لقیط بن اویاہن بکر بن نضر بن سعید بن عائذ علامہ انھین کی نسل سے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عائذ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ انکی کنیت ابو ادریس ہے۔ خولانی ہین انکی پیدائش غزوۂ حنین کے سال مین ہوئی تھی انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب مین انکا (پورا) ذکر آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

---

[1] اس حدیث سے بے ضرورت سوال کرنے کی قباحت ثابت ہوتی ہے ۱۲۔
[2] پانچون وقت فرض کے ساتھ ساتھ سنتین جو مقرر کیگئی ہین انکی حکمت ایک یہ بھی ہے ۱۲۔

باب العین والباء

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن اخضر- اور بعض نے ابن احمر بیان کیا ہے- انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت علیہ السلام (سونے کے لیے) اپنی خوابگاہ مین تشریف لیجاتے تھے تو سورۂ قل یاایہا الکافرون پوری سورۃ پڑھ لیتے تھے- انکا ذکر خفیف نے مغاریہ مین اور ابن ابی سلیبہ نے وحدان مین لکھا ہے- انکا تذکرہ ابوعمر و ابونعیم و ابوموسی نے لکھا ہے-

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر بن قیظی- ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ عباد بن وقش کے بیٹے ہین جو (قبیلہ) بنی نبیت ثم عبد الاشہل سے ہین یہ غزوہ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوے- اسکو محمد بن اسحاق نے زہری سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انھون نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے والد نے اپنی دادی تویلہ سے جو اسلم بن عمیر کی صاحبزادی ہین روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتی تھین کہ ہم سب (ایک دن قبیلہ بنی حارثہ مین ظہر یا عصر کی نماز پڑھ رہے تھے جب ہم لوگ دو رکعت نماز بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے کہ اتنے مین ایک شخص آیا اور اُس نے بیان کیا کہ (اب) قبلہ مسجد حرام کی طرف ہوگیا ہے تویلہ کہتی ہین کہ یہ سنتے ہی سب کے سب (اسی نماز مین کعبہ کی طرف پھر گئے تو مرد عورتون کی جگہ پر آگئے اور عورتین مردون کی جگہ پر چلی گئین راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ شخص جنھون نے آکر سبھون کو خبر دی تھی کہ اب قبلہ بدل گیا وہ عباد بن بشر تھے- ونیز ابن مندہ نے ابراہیم بن حمزہ زبیری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے تویلہ سے جو کہ اُن عورتون مین ہین جنھون نے (آنحضرت سے) بیعت کی تھی روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھین ایک شخص (قبیلہ) بنی حارثہ جنکو لوگ عباد بن بشر بن قیظی انصاری کہتے تھے آئے اور خبر دی کہ (اب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام کو قبلہ بنا لیا ہے (اس خبر کو سنکر) سب (اُسی نماز مین) بیت المقدس کی جانب پھر گئے (اُسکے بعد کی حدیث کو) ویسا ہی بیان کیا ہے یہ قول ابن مندہ کا ہے- اور ابونعیم نے کہا ہے بعض کا قول ہے کہ عباد بن بشر بن قیظی انصاری وہی ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے جو ننانا ان نبی عبد الاشہل سے ہین یعنے عباد بن بشر بن وقش جنکا ذکر ابھی آتا ہے- اور ابونعیم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ یہ کوئی اور ہین بعض متاخرین نے انکو دو بتایا ہے اور عباد بن بشر بن قیظی کے بارہ مین اس حدیث کو نقل کیا ہے جسکو ابراہیم بن جعفر نے اپنے والد سے انھون نے تویلہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی تھین ہم سب (ایک دفعہ) قبیلہ بنی حارثہ مین نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے مین عباد بن بشر بن قیظی نے خبر دی الی آخرہ- اس حدیث کو یعقوب زہری نے ابراہیم بن جعفر سے روایت کر کے بیان کیا ہے مگر انھون نے عباد کا نام نہین

بیان کیا ہو اور اسی حدیث کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے شریک سے انھون نے ابوبکر بن صخیر سے انھون نے ابراہیم بن عباد انصاری سے انھون نے اپنے والد سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قبیلۂ بنی حارثہ کے امام تھے روایت کیا ہو ابراہیم بیان کرتے ہین کہ میرے والد نماز پڑھا رہے تھے انھون نے اسی حالت مین یکایک یہ آواز سنی کہ آگاہ ہوجاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بحکم خدا) کعبہ کو قبلہ بنالیا ہو پس (اسکو سنکر) سب اسی طرف پھر گئے۔ یہانتک ابونعیم کا کلام ہو انھون نے اسمین کچھ فیصلہ بیان نکیا کہ فی الواقع یہ دونون ایک ہی ہین یا دو) مگر ابن مندہ نے فیصلہ کردیا ہو کہ یہ دونون (واقعی) دو ہین۔ ایک تو یہی عباد بن بشر بن قیظی دوسرے عباد بن بشر بن وقش جنکا ذکر ابھی آتا ہو۔ اور کوئی تعجب نہین کہ درحقیقت یہ دونون دو نام ہون (اولاً) اس لیے کہ ابن عباد کے نسب مین بشر بن قیظی بیان کیے گئے ہین اور ابن عباد کے نسب مین جنکا ذکر ابھی آتا ہو قیظی کا نام نہین ہو تاکہ یہ کہنے کا موقع ہو کہ (باپ کو چھوڑکر) انکے دادا کی طرف منسوب کردیا گیا ہو (دوم) اس لیے کہ یہ عباد قبیلۂ بنی حارثہ سے ہین اور بنی حارثہ قبیلۂ بنی عبدالاشہل سے ہین اس لیے کہ حارثہ کا نسب نامہ یہ ہو۔ حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس پس دونون جاکر حارث مین ملجاتے ہین (اس سے صاف ظاہر ہوگیا) کہ حارثہ کا سلسلہ اور ہو اور عبدالاشہل کا سلسلہ اور ہو پس قبیلۂ بنی عبدالاشہل سے نہین ہوسکتا ہو والمدائعی) (سوم) اس لیے کہ قبیلۂ بنی حارثہ مین مرابع بن اوس بن قیظی بن عمرو بن جشم بن حارثہ انصاری ہین پس اس صورت مین یہ عباد بن بشر عزابہ کے چچا کے لڑکے ہونگے اور قبیلۂ بنی حارثہ سے مربع بن قیظی بن عمرو ہین جو عرابہ کے چچا ہین پس اس صورت مین یہ عباد بن بشر مربع کے بھتیجے ہونگے (چہارم) اس لیے کہ ابوعمر نے عباد بن قیظی انصاری کو ذکر کیا ہو اور یہ کہا ہو کہ یہ عباد فرزند ان قیظی عبداللہ اور عقبہ کے بھائی ہین اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ دونون دو ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ انکا دوسرا نام نبیت ہو یہ مالک بن اوس کے بیٹے ہین۔ انصاری اوسی ثم اشہلی ہین۔ انکی کنیت ابوبشر ہو۔ بعض کا قول ہو کہ ابوالربیع ہو انھون نے مدینہ مین مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر قبل اسلام لانے سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر کے اسلام قبول کیا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ احد اور بدر اور تمام غزوات مین شریک تھے۔ یہ ان لوگون مین ہین جن لوگون نے کعب بن اشرف یہودی کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کو ایذا پہونچاتا تھا قتل کیا۔ جن لوگون نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا انکے نام یہ ہین۔ عباد۔ محمد بن سلمہ۔ ابوعبس بن جبر۔ ابونائلہ وغیرہ وغیرہ۔ عباد نے اس بارے مین ایک شعر بھی لکھا تھا یہ فضلائے صحابہ مین سے ہے۔ (حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہو کہ تین شخص انصار مین ایسے تھے کہ انکے اوپر کوئی دوسرا شخص افضل شمار نہین کیا جاتا تھا وہ کل کے کل قبیلۂ بنی عبدالاشہل سے تھے (ان تینون حضرات کے نام یہ ہین) سعد بن معاذ۔ اسید بن حضیر۔ عباد بن بشر۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہین کہ ایک دفعہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباد بن بشر کی آواز سُنی تو (آپنے یہ) دعا کی کہ اے خدا عباد پر اپنی رحمت نازل کر۔ ہمین عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مہر بن اشہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھون نے انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر یہ دونون (ایک مرتبہ) اندھیری رات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوے تھے۔ پس جب آپکی خدمت سے دونون رخصت ہوکر چلے تو ایک کی چھڑی روشن ہوگئی دونون اُسکی روشنی مین چلتے رہے جب دونون متفرق ہوے تو دونون کی چھڑیان روشن ہوگئین۔ محمد بن اسحاق نے حصین بن عبدالرحمن سے انھون نے عبدالرحمن بن ثابت سے اُنھون نے عباد بن بشر انصاری سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کیطرف مخاطب ہوکر) فرمایا تھا کہ اے گروہ انصار تم لوگ میرے شعار[1] ہو اور بقیہ لوگ دثار ہین (مجھے) تمھاری طرف سے (پورا اطمینان ہے کہ میری برائی اُنسے) نہ بیان کی جائیگی۔ عبادہ بن بشر غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوے۔ اِنسے اُس غزوہ مین بہت بڑے کارنمایان ظاہر ہوے تھے (اُسوقت) انکی عمر ۴۵ برس کی تھی انکی کوئی اولاد باقی نہین رہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو ثعلبہ ہو۔ عبدی ہین۔ اہل کوفہ مین شمار کیے جاتے ہین۔ انکے بیٹے ثعلبہ نے فضائل وضو مین بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان وضو کا ارادہ کرکے اپنا مُنہ دھوتا ہو الخ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن جعفر مخزومی۔ انکے لڑکے محمد نے اِنسے روایت کی ہو۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہو مگر نہ انکی کوئی روایت (آنحضرت علیہ السلام سے) معلوم ہوتی ہو اور نہ انکا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی بن اسود بن احرم بن جحجبا بن کلفہ بن عوف۔ انصاری اوسی۔ یہ سوار ذی الحرق کے لقب سے مشہور تھے ذی حرق انکے ایک گھوڑے کا نام تھا جسپر سوار ہوکر جہاد کیا کرتے تھے غزوۂ احد اور کل غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اُسی گھوڑے پر سوار ہوکر گئے تھے۔ غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد۔ غفاری۔ اہل صُفہ سے ہین۔ انکا تذکرہ مستغفری نے بیان کیا ہے مگر انکے متعلق کوئی حدیث روایت نہین کی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہو۔

---

[1] شعار اس کپڑے کو کہتے ہین جو سب کپڑون کے نیچے پہنا جاتا ہو بدن سے لگا رہتا ہو اور دثار وہ چادر جو اوپر سے اوڑھی جاتی ہو مطلب یہ کہ تم میرے بہت مقرب ہو ۱۲۔

(سیدنا) **عباد** (رضی اللہ عنہ)

ابن حساس۔ بعض نے انکا نام عبادہ بیان کیا ہو انشاء اللہ تعالیٰ عبادہ کے نام مین انکا تذکرہ اس سے زیادہ کیا جائیگا۔ اس جگہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عباد** (رضی اللہ عنہ)

ابن سایب۔ ابوہریرہ نے انسے حدیث روایت کی ہو۔ ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ حافظ ابو زکریا نے انکا تذکرہ اسی قدر لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عباد** (رضی اللہ عنہ)

ابن سہم۔ ضبی انکو ابن ابی عاصم نے صحابہ مین ذکر کیا ہو مگر انکے متعلق کوئی حدیث نہین لکھی (امام) بخاری نے بیان کیا ہو کہ یہ تابعی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) **عباد** (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن جابر بن سالم بن مرۃ بن عبس بن رفاعۃ بن حارث بن حی بن حارث بن بہثہ بن سلیم۔ انکی کنیت ابو ابراہیم ہو۔ سلمی ہین۔ بعض نے انکے والد کا نام شیبان بیان کیا ہو۔ یہ قریش کے حلیف تھے۔ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس امامہ بنت ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب سے نکاح کرنیکا پیغام بھیجا تو آپنے (انکی طرف سے وکالۃً) انکا نکاح امامہ سے کر دیا۔ اور یہ وہان موجود نہ تھے۔ انسے انکے بیٹے ابراہیم نے حدیث روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو لیکن ابو نعیم نے یہ بیان کیا ہو کہ انکے والد نام سنان ہو۔ اور بعض کا قول ہو کہ شیبان ہو اور ابن مندہ نے فقط اتنا بیان کیا ہو کہ انکا نام شیبان ہو اور کلبی نے کہا ہو کہ انکا نام سنان ہو۔

(سیدنا) **عباد** (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبد الاشہل۔ انصاری اشہلی غزوۂ احد کے دن شہید ہوے۔ انکو صفوان بن امیہ جمحی نے شہید کیا تھا اسکو ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عباد** (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل۔ عنبری یشکری۔ اہل بصرہ مین شمار کیے جاتے ہین۔ خاندان عنبر بن یشکر بن وائل سے ہین۔ ہمین ابو الفرج بن محمود نے اذناً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شبابہ نے شعبہ سے انھون نے ابو بشر یعنے جعفر بن ابی وحشیہ سے انھون نے عباد بن شرحبیل سے جو قبیلۂ بنی عنبر کے ایک شخص تھے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے (جب) ہمارے یہان قحط سالی ہوئی تو مین مدینہ مین آیا اور مدینہ کے باغون مین سے ایک

باغ مین چلا گیا (وہان جاکر) غلہ کی ایک بالی توڑی اور اُسکے دانے نکال کر کھائے اور (کچھ بالیان توڑ کر اپنی کملی مین رکھ لی اور لے کے چلے) اتنے مین مالک باغ آیا اور مجھکو مارا اور میرے کپڑے چھین لیے۔ پس مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ سے اُسکی اطلاع کی تو آپنے مالک باغ سے فرمایا کہ جب یہ ناواقف تھے تو تمنے انکو کیون مطلع نکر دیا اور اگر بھوکھے تھے تو کیون کھانے ندیا اُسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک باغ سے فرمایا کہ انکی کپڑے دیدو تو اوس نے میرے کپڑے واپس کر دیے اور آنحضرت نے حکم دیا کہ مالک باغ کو ایک یا نصف وسق گیہون دیدو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبان۔ انکی کنیت ابو یحیی ہو انسے انکے بیٹے یحیی نے حدیث روایت کی ہو۔ انکی حدیث کی سند مین اختلاف ہو جنادہ بن مروان نے اشعث بن سوار سے انھون نے یحیی بن عباد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مجھسے (ایک دفعہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے ابو یحیی آؤ اور برکت والے ناشتہ مین شریک ہو جاؤ۔ اور اسی حدیث کو حفص بن غیاث نے اشعث سے انھون نے ابو ہبیرہ یعنے یحیی بن عباد سے انھون نے اپنے دادا شیبان سے روایت کیا ہو۔ یہ حدیث شیبان کے تذکرہ مین گذر چکی ہے۔

(سیدنا) عیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی بن محصن بن عقیدہ بن وہب بن حارث بن جشم بن لوئی بن غالب۔ انکا لقب خطیم تھا۔ اس لیے کہ غزوہ جمل مین عجلت سے انکی ناک پر ضرب آگئی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کر کے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن تیہان۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ انکو طبری نے ذکر کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

عدوی۔ انکو امام بخاری نے صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ روایت ہو کہ ثابت بن محمد نے ابو بکر بن عیاش سے انھون نے عائشہ بنت ضرار سے انھون نے عباد عدوی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مشکل ہے اُن لوگون کے لیے جو اپنی قوم کے سردار ہون اور مشکل ہو اُن لوگون کے لیے جو امین بنائین جائین۔ بعض لوگون نے اسکی (کچھ) مخالفت کی ہو اور یون بیان کیا ہو کہ یہ حدیث مروی ہو جو صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ دیلی ہین۔ اور بعض کا قول ہو کہ لیثی ہین۔ اہل کوفہ مین شمار کیے جاتے ہین۔ عطاء بن سائب نے ابن عباد سے

انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (ایک دفعہ) موقف مین قبل بعثت کے
وقوف کرتے ہوے دیکھا اور پھر بعد بعثت کے وہین دیکھا۔ انکے والد نے بیان کیا ہو کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
آیا اور عرض کیا کہ (اگر آپ اجازت دین تو) مین آپکو شعر پڑھکر سناؤن آنحضرت علیہ السلام نے تین بار تک (انکے جواب مین یہی)
فرمایا کہ نہین چوتھی دفعہ مین (آپنے اجازت دی تو) انھون نے شعر پڑھکر سنائے۔ اسکے بعد آپنے فرمایا کہ شاعرون مین جو لوگ اچھے
(سمجھے جاتے) ہین تم انھین سے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ بعض نے انکے والد کا نام عبد عمرو بیان کیا ہو۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ضحاک بن مخلد نے بشر
ابن صحار اعرجی سے انھون نے معارک سے انھون نے بشر بن عباد سے اور میرے کئی چچاؤن نے (بجاے بشر بن عباد کے)
عباد بن عمرو سے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے (ایک مرتبہ) ایک یہودی آکر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ باتین کرنے لگا (اس درمیان مین) آپکی چادر مبارک آپکے شانے سے گر گئی اور (مجھکو معلوم تھا) کہ آپ
اسکو اچھا نہین سمجھتے کہ کوئی خاتم نبوت کو (بلا ضرورت) دیکھے پس مینے چادر (اچھی طرح) آپکو اڑھادی آپنے بعد فراغت دریافت فرمایا
کہ کس نے اڑھائی ہو تو مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے۔ اسکے بعد آپنے فرمایا کہ میرے سامنے آؤ چنانچہ مین جاکر آپکے سامنے
بیٹھ گیا پس آپنے اپنے دست مبارک کو (اولاً) میرے سر پر رکھا پھر میرے چہرہ و سینہ پر اپنے دست مبارک کو پھیرا۔ اور فرمایا کہ
جب کوئی قیدی میرے پاس آئے تو تم آنا مین تمکو کوئی خادم دونگا) چنانچہ جب قیدی آئے تو مین آپکے پاس گیا آپنے
مجھے ایک مضبوط و محنتی غلام دیے جانیکا حکم فرمایا۔ مہر نبوت آپکے شانہ کے کنارہ پر تھی انکی مقدار بکری کے گھٹنے کی پیپسی
کے برابر تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور انکا ذکر امیر ابو نصر بن ماکولا نے (اس طرح) کیا ہو۔ عیاد
بکسر عین و یاے تحتانی و دال مہملہ اور ابو عمر نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہو انکا ذکر انشاء اللہ تعالے اپنے موقع پر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ
ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونوں جگہ لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ فتح مکہ کے حالات بیان کرتے تھے اسکو ابو عاصم نے بیان کیا ہو۔ انکا ذکر جعفر نے کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عبسہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی بعض
لوگون نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام بجاے عبسہ کے عیسہ ہو۔ یہ اور انکے بھائی سبیع بن قیس غزوۂ بدر مین شریک تھے اور

یہ غزوۂ موتہ کے دن شہید ہوئے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے-

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی - انصاری حارثی - عبد اللہ اور عقبہ فرزندان قیظی کے بھائی ہین یہ اُنکے دونون بھائی جسر ابو عبیدہ کے دن شہید ہوئے - یہ صحابی تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے-

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ - اور بعض نے برعکس مرہ بن عباد بیان کیا ہے - انکا شمار اہل شام مین ہے - ابو زاہریہ نے جُبیر بن نفیر سے انھون نے عباد بن مرہ انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ ایک دن کسی کام کو جارہے تھے تو یکایک رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے ہین اور آپکا رنگ متغیر ہے - جب اپنے کام سے لوٹے تو آپکی خدمت مین آئے اور عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) آپ پر میرے مان باپ فدا ہو جائین مین آپکے چہرۂ مبارک کے رنگ کو متغیر دیکھتا ہون (وجہ کیا ہے) رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوک کی وجہ سے یہ حالت ہورہی ہے - اس حدیث کو عباد بن عباد نے ابان بن ابی عیاش سے انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے مرہ بن عباد سے اسی حدیث کے ہم معنی الفاظون مین روایت کیا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے-

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر مہاجرین مین ہے - مگر انکے متعلق آنحضرت سے کوئی روایت معلوم نہین ہوتی - ہمین ابو جعفر عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے حال مین روایت کیا ہے کہ عبیدہ بن حارث اور طفیل اور مسطح بن اثاثہ اور عباد بن مطلب وغیرہ - عبد اللہ بن سلمہ عجلانی کے یہان اُترے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ نے ایسا ہی کیا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عباد بن مطلب کو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا ذکر مہاجرین مین ہے مگر انکے متعلق آنحضرت سے کوئی روایت معلوم نہین ہوتی اور (اسی تائید مین) ابن اسحاق کے قول کو ذکر کیا ہے - ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم فاسد اور خطاء فاحش ہے (اس لیے کہ وہ جو مہاجرین مین ہین) وہ مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب ہین - یہ مسطح اور عُبیدہ بن حارث اور اُنکے بھائی وغیرہ قُبا مین بنی عجلان کے بھائی کے یہان اُترے تھے اور ابو نعیم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بعضون کا اسپر اتفاق ہو گیا ہے کہ مہاجرین مین کوئی شخص ایسا ہی نہین ہے جسکا نام عباد بن مطلب ہو - ابو موسی نے بیان کیا ہے کہ عباد بن مطلب اُن مہاجرین مین ہین جو لوگ پہلے پہل ہجرت کر کے مدینہ مین گئے تھے - اسکو جعفر اپنی سند سے ابن اسحاق تک روایت کر کے بیان کیا ہے - ابو موسی نے کہا ہے مین سمجھتا ہون کہ انکا نام عیاذ یا اور ذال معجمہ کے ساتھ ہے مین کہتا ہون کہ جو ابو نعیم نے بیان کیا ہے وہی صحیح ہے مگر اسمین ابن مندہ پر اعتراض کرنیکی کوئی گنجایش نہین اس لیے کہ

ابن مندہ نے (اپنے ثبوت مین) یونس کی روایت کو ابن اسحاق سے نقل کیا ہو اور یہ اس روایت مین سچے ہین کہ (فی الواقع) یہ یونس کی روایت ہو جیسا ہمنے اُنکو ذکر کیا ہو وغیرہ اس روایت کو سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے مثل یونس کے نقل کیا ہو اور عبدالملک بن ہشام نے انکا ذکر ویسا ہی کیا ہو جیسا ابونعیم نے بیان کیا ہو اور ابوموسیٰ کا ابن مندہ پر استدراک کرنا یہ بھی صحیح نہین۔اس لیے کہ انھون نے عباد اور عیاذ دونون کے تذکرہ مین بیان کیا ہو جیسا تم دیکھ لوگے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن نہیک۔انصاری خطمی۔یہ وہ ہین جنھون نے قوم کو خبر دی تھی جبکہ اُن لوگون کو بیت المقدس کی جانب نماز پڑھتے ہوے دیکھا تھا اور کہا تھا کہ اب قبلہ بدل گیا ہو۔اور ایک قول یہ ہو کہ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ مخبر دوسرے کوئی اور ہین انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عِباد (رضی اللہ عنہ)

بکسرہ عین وتخفیف با۔انکی کنیت ابوثعلبہ ہو اہل کوفہ مین شمار کیے جاتے ہین۔اسود بن قیس نے ثعلبہ بن عباد عبدی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ آپنے فرمایا جب کوئی بندہ وضو کرتا ہو یعنی منھ کو اس طرح دھوتا ہو کہ پانی اُسکی ٹھڈھی پر بہ آتا ہو اور اپنے ہاتھون کو اس طرح دھوتا ہو کہ پانی کہنیون پر آتا ہو اور اپنے دونون پیرون کو اس طرح دھوتا ہو کہ پانی ٹخنون کی طرف بہ جاتا ہو اور (وضو سے فارغ ہوکر) کھڑا ہوتا ہو اور نماز پڑھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُسکے گذشتہ گناہ کو معاف فرما دیتا ہو۔انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو مگر ابوعمر نے (لفظ) کسرہ عین کے ساتھ بیان کیا ہو۔امیر ابونصر نے انکی موافقت کی ہو اور ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو عُبّاد مفتوح العین ومشدد الباء کے باب مین ذکر کیا ہو اور دونون نے کسرہ کا ذکر نہین کیا حالانکہ صحیح کسرہ عین ہو۔ابن یونس نے بھی اسکو ایسا ہی بیان کیا ہو اور ہمنے انکا ذکر عباد بالفتح کے تذکرہ مین لکھا ہو۔

(سیدنا) عِباد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد غفاری۔یہ بھی کسرہ عین کے ساتھ۔صحابی ہین (آنحضرت سے) روایت کرتے ہین انکی دو حدیثین عطا ابن سائب سے مروی ہین۔عطا نے اپنے والد سے انھون نے خالد بن عباد سے انھون نے اپنے والد عباد بن خالد سے روایت کی ہو انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عُبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیب۔عنبری۔انکا شمار اہل فلسطین مین ہو۔انسے روایت ہو کہ انھون نے بیان کیا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا۔اور اسلام قبول کیا اور آپنے مجھکو ایک تحریر لکھکر دی وہ تحریر یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم

من[1] نبی اللہ لعبادہ بن الاشیب العنزی انی امرتک علی قومک ممن جری علیہ عمالی دتمل نبی ایک فمن قری علیہ کتابی ہذا فلم یطع فلیس لہ من اللہ معون۔ چنانچہ یہ ان اس تحریر کو لیکر اپنی قوم میں آیا پس سب کے سب اسلام لے آئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ عنزی اس لیے کہلاتے ہیں کہ عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی کی طرف منسوب ہیں اور عنز بن وائل کی کنیت ابوبکر ہے۔

(سیدنا) **عبادہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن اوفی بن حنظلہ بن عمرو بن رباح بن جعونہ بن حارث بن نمیر بن عامر بن صعصعہ۔ بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ ابو وافی کے بیٹے ہیں انکی کنیت ابو ولید ہے۔ نمیری ہیں۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابونعیم کا قول ہے کہ بعض متاخرین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر انکے علاوہ اور کسی نے انکو صحابہ میں ذکر نہیں کیا۔ یہ شامی ہیں قنسرین میں رہتے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ دمشق میں رہتے تھے غزوۂ صفین میں حضرت معاویہ کے ہمراہ شریک تھے۔ عمرو بن عنبسہ سے روایت کرتے ہیں اور انسے ابو سلام یعنی اسود نے اور ابومریم اور مکحول نے روایت کی ہے اور یزید بن ابی مریم نے عمرو بن عنبسہ سے اُس شخص کے متعلق حدیث روایت کی ہے جس نے ایک شخص مسلمان کو آزاد کیا تھا۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ قول ہے کہ انکی حدیث مرسل ہے۔ اس لیے کہ یہ عمرو بن عنبسہ سے روایت کرتے ہیں (نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) مگر ابونعیم کا یہ قول کہ انکو کسی نے صحابہ میں ذکر نہیں کیا اس سے رد ہوا جاتا ہے کہ ابوعمر نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبادہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن خشخاش عنبری۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور کسی دوسرے نے انکو عنبری بیان نہیں کیا یہ بیٹے ہیں خشخاش بن عمرو بن زمزمہ بن عمرو بن عمارہ بن مالک بن عمرو بن شہیرہ بن سنو ابن العشر بن تمیم بن عوذ بن مناۃ بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فزار بن بلی کے۔ بلوی ہیں۔ اسمیں کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ یہ خاندان بلی سے ہیں سوائے ابن مندہ کے کہ انھوں نے انکو عنبری بیان کیا ہے یہ مجذر بن زیاد کے چچا کے بیٹے ہیں اور اخیافی بھائی ہیں۔ یہ بنی سالم کے حلیف تھے جو خاندان بنی عوف انصاری سے تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کی ہے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد کے دن مسلمانوں میں قبیلہ بنی عوف بن خزرج

---

[1] ترجمہ (یہ تحریر ہے) نبی اللہ کی طرف سے عبادہ بن اشیب عنزی کے نام۔ میں نے تمھیں تمھاری قوم پر حاکم بنا دیا یعنی اُن لوگوں پر جو میرے عمال کے اور نیز تمھارے خاندان کے تحت حکومت تھے جس شخص کو میری یہ تحریر پڑھکر سنائی جائے اور وہ نہ مانے تو خدا کی طرف سے اسکی بالکل مدد نہ ہوگی ۱۲

تھم بنی سالم سے عبادہ بن خشخاش شہید کیے گئے اور یہ اور نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ اسمین بعض کا قول ہے کہ انکا نام عَبادہ ہے بفتح عین وبغیر یا۔ (لفظ) خشخاش مین بعض کا یہ قول ہے کہ دو خاے و دو شین معجمہ کے ساتھ ہے اور بعض کا بیان ہے کہ دو حاے مہملہ اور دو شین مہملہ کے ساتھ ہے۔ اور ابن مندہ کا یہ قول کہ یہ عنبری ہین غلط ہے۔ میرے خیال کے مطابق اشتباہ کی وجہ یہ ہوگی کہ انھون نے یہ دیکھا ہوگا کہ خشخاش عنبری صحابی ہین پس گمان کر لیا ہوگا کہ یہ عُبادہ انھین خشخاش کے بیٹے ہین۔ دوسرے اس لیے کہ خود انکے قول مین تناقض ہو رہا ہے۔ (اسواسطے کہ انھون نے بیان کیا ہے) کہ غزوۂ احد مین انصار کے قبیلہ بنی سالم سے عبادہ شہید ہوئے و نیز انکا نسب بنی سالم اور خزرج تک بیان کر دیا اور اسکو بھی دیکھ لیا کہ انکے نسب مین کوئی عنبر نہین پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ یہ عنبری ہین (پس لامحالہ ماننا ہوگا کہ انکو اشتباہ ہو گیا) انکا ذکر ابن ماکولا نے کیا ہے اور کہا ہے کہ عبادہ بن الخشخاش بن عمرو بن زمزمہ۔ صحابی ہین غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے۔ ابن اسحاق اور ابو معشر کا یہ قول کہ خشخاش مین دو خاے معجمہ اور دو شین معجمہ ہین اور واقدی کا یہ بیان ہے کہ انکا نام عبدہ ہے اور انکے والد کا نام حسحاس ہے دو حاے مہملہ اور دو سین مہملہ کے ساتھ (اور یہ) کہ عبادہ مجذر بن زیاد کے چچا کے بیٹے اور انکے اخیافی بھائی ہین یہ کل بیانات ابن مندہ کے قول کی تردید کر رہے ہین اور سیاق نسب جو اول ترجمہ مین ابن کلبی سے منقول ہے وہ بھی اسکی تائید کر رہا ہے جسکو ہمنے بیان کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع۔ انکے ذکر مین یحییٰ بن یونس نے سلمہ بن شبیب سے انھون نے ابو مغیرہ سے انھون نے ثابت بن سعید سے انھون نے اپنے چچا خالد بن ثابت سے انھون نے عبادہ بن رافع سے روایت کی ہے کہ انھون نے بیان کیا تھا کہ جسوقت دو مسلمان ملتے ہین تو ستر نیکیان اُن دونون کے پاس حاضر ہوتی ہین پس جو شخص زیادہ بشاشت کے ساتھ اپنے ساتھی سے ملتا ہے تو اُسکے نامۂ اعمال مین انہتر نیکیان لکھی جاتی ہین اور دوسرے کے لیے ایک نیکی اور ثابت نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

زرقی۔ بعض نے کہا ہے کہ انکا نام عبادہ ہے۔ اور بعض کا بیان ہے کہ ابو عبادہ پس جسوقت مین انکی کنیت ابو عبادہ ہوگی تو اُسوقت مین انکا نام یہ ہوگا سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری۔ یہ اہل حجاز مین شمار کیے جاتے ہین اصحاب بدر سے ہین انسے انکے دونون فرزند ان عبداللہ اور سعد نے

حدیث روایت کی ہو- یعلی بن عبد الرحمن بن ہرمز نے عبد اللہ بن عبادہ سے روایت کی ہو کہ یہ (ایک مرتبہ) چڑیون کا شکار ابو اہاب کے کنوین مین کھیل رہے تھے کہ انکو انکے والد عبادہ نے دیکھ لیا (اُسوقت تک) صرف ایک چڑیا ملی تھی اُسکو بھی انکے والد نے اِنسے چھین کر چھوڑ دیا اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے اطراف وجوانب کو ویسی حرم بنا دیا ہو جیسا کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم بنا دیا تھا- اور موسیٰ بن ہارون نے بیان کیا ہو کہ جس شخص نے یہ کہا ہو کہ یہ عبادہ صامت کے بیٹے ہین یہ اُسکا وہم ہو اس لیے کہ یہ عبادہ (فی الواقع) زرقی کے بیٹے ہین اور صحابی ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہین-

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الصامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبۃ بن توفل اور توفل کا دوسرا نام غنم ہو- وہ بیٹے ہین عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کے انصاری ہین خزرجی ہین- انکی کنیت ابو ولید ہو- انکی والدہ قرۃ العین عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان کی صاحبزادی ہین یہ بیعت عقبہ اولی وثانی مین شریک تھے اور بنی عوف بن خزرج کے قافلون کے سردار تھے- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابو مرثد غنوی کے درمیان مواخات کرادی تھی- غزوۂ بدر اور اُحد اور خندق اور کل غزوات مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جگہ کے صدقہ کا عامل بنایا اور یہ نصیحت کی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا ایسا نہو کہ قیامت کے دن تم اونٹ کو اپنے اوپر لادے ہوے اور وہ چیختا ہو اور نہ گاے کو لادے ہوے اور وہ چیخ رہی ہو اور نہ بکری کو لادے ہوے اور وہ چلاتی ہو (اسکو سنکر ہیبت مین آگئے اور) آنحضرت سے عرض کیا کہ (مجھکو) قسم ہو اُس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہو- مین دو شخص پر بھی عامل نہونگا- محمد بن کعب قرظی نے بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین خاندان انصار سے پانچ آدمیون نے قرآن حفظ کیا تھا اُن پانچون کے نام یہ ہین- معاذ بن جبل- عبادہ بن صامت- ابی ابن کعب- ابو ایوب- ابو درداء- عبادہ اہل صفہ کو قرآن کی تعلیم دیتے تھے اور جب مسلمانون نے (ملک) شام کو فتح کر لیا تو عمر بن خطاب نے عبادہ کو شام مین بھیجدیا اور اُنکے ہمراہ معاذ بن جبل اور ابو درداء کو بھی بھیجدیا تاکہ یہ سب اُن لوگون کو قرآن کی تعلیم دین اور اُن لوگون کو مسائل دینیہ سکھائین عبادہ نے حمص مین قیام اختیار کیا اور ابو درداء نے دمشق مین قیام کیا اور معاذ فلسطین مین چلے گئے (وہان) حضرت معاویہ نے ایک امر مین جسکو عبادہ ناپسند کرتے تھے مخالفت کی اور حضرت معاویہ نے انسے سخت کلامی کی تو عبادہ نے کہا کہ مین تمھارے ساتھ ایک جگہ ہرگز نہ رہونگا (یہ کہکر) مدینہ کی طرف چلے گئے (جب وہان پہونچ گئے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اِن واقعات کی خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر چلے جاؤ اللہ تعالیٰ اُس زمین کو خراب کر دیگا جسمین نہ تم ہو اور نہ تمھارے مثل کوئی اور ہو اور ایک فرمان معاویہ کو لکھ بھیجا کہ تمکو عبادہ پر کچھ اختیار نہین ہو- انسے انس بن مالک اور جابر بن عبد اللہ

اور فضالہ بن عبید اور مقدام بن عمرو بن معدی کرب اور ابو امامہ باہلی اور رفاعہ بن رافع اور اوس بن عبد اللہ الثقفی اور شرحبیل بن
حسنہ نے روایت کی ہو اور یہ کل کے کل صحابی ہین اور تابعین کی بھی ایک جماعت نے انسے یہ روایت کی ہو۔ اور (امام) اوزاعی
نے بیان کیا ہو کہ جو سب سے پہلے فلسطین کا قاضی ہوا وہ عبادہ بن صامت ہین۔ ہمین ابو برکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی
نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمین ابو عبد الرحمن یعنے محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر خطیب کشمیہنی نے اور اُنکے لڑکے ابو بدیع یعنے
محمود نے اور قاضی ابو سلیمان بن داؤد بن محمد بن حسن بن خالد موصلی نے خبر دی یہ سب کہتے تھے کہ ہمین ابو منصور یعنے محمد
ابن علی بن محمود مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے دادا ابو غانم یعنے احمد بن علی بن حسین کراعی نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمین ابو عباس یعنے عبد اللہ بن حسین بن حسن بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حارث بن ابی اسامہ پر پڑھا گیا کہ
ہمسے عبد الوہاب بن عطا نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمین سعید نے قتادہ سے انھون نے مسلم بن یسار سے انھون نے
ابو اشعث صنعانی سے انھون نے عبادہ بن صامت سے نقل کرکے خبر دی جو بیعت عقبہ مین شریک تھے اور اہل بدر مین سے تھے
اور انصار کے سردارون مین سے تھے کہ انھون نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالٰی کی
راہ مین ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نڈر رہینگے چنانچہ (امر حق کے اظہار مین انھون نے کبھی کسی کا خوف نہین کیا ایک مرتبہ)
ملک شام مین کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا اور بیان کیا کہ اے لوگو تمنے بیع کی نئی نئی صورتین ایجاد کر لی ہین مجکو مین نہین جانتا
آگاہ رہو کہ چاندی کی بیع بعوض چاندی کے یون ہو کہ دونون وزن مین مساوی ہون چاہے سکہ دار ہو یا بے سکہ اور (اسیطرح)
سونیکی بیع بعوض سونیکے یون ہو کہ دونون وزن مین مساوی ہون چاہے سکہ دار ہو یا بے سکہ اگر سونے کی بیع بعوض
چاندی کے دست بدست ہو اور (وزن مین) زائد تو کوئی حرج نہین اور چاندی کے بیع مین اودھاری جائز نہین
اور گیہون کی بیع بعوض گیہون کے یون ہو کہ دونون ہم وزن ہون اور (علی ہذا القیاس) جو کی بیع بعوض جو اسی طرح
ہو کہ دونون برابر ہون اور اگر گیہون کی بیع بعوض جو کے نقد ہو اور جو وزن مین زائد ہون تو کوئی حرج نہین (ہان اگر)
یہی صورت اودھاری ہو تو جائز نہین و نیز چھوہارے کی بیع بعوض چھوہارے کے یون ہی ہونی چاہیے کہ دونون
ہم وزن ہون اور نمک کی بھی بیع بعوض نمک کے اسی عنوان سے ہو کہ دونون مساوی ہون جس شخص نے زیادہ دیا یا
زیادہ لیا تو وہ سود ہو گیا۔ عبادہ کی وفات ۳۴ھ ہجری مین بمقام رملہ ہوئی اور بعض کا قول ہو کہ بیت المقدس مین
ہوئی (جسوقت انکا انتقال ہوا) اُسوقت انکی عمر بہتر سال کی تھی۔ قد لانبا تھا جسم فربہ تھا بہت خوبصورت تھے بعض نے
بیان کیا ہو کہ انکی وفات ۴۵ھ ہجری مین (حضرت) معاویہ کے زمانہ مین ہوئی مگر پہلا ہی قول صحیح ہو۔ انکا تذکرہ
تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن محص بن عمرو بن مبذول - انصاری ثم نجاری - واقعہ بیر معونہ مین شہید ہوے - انکا نسب ابواحمد عسکری نے ایساہی بیان کیا ہو مگر (اسمین) کوئی شک نہین کہ انھون نے انکے سلسلہ نسب سے کسی کو چھوڑ دیا ہو اس لیے کہ خاندان مالک بن نجار سے جو انکے معاصر ہین اُن لوگون کے سلسلہ مین انکے سلسلہ سے زیادہ شمار کیے جاتے ہین اُن لوگون مین ایک ثعلبہ ہین وہ بیٹے ہین عمرو بن محص بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن النجار کے پس انھون نے عتیک اور عمر دکو (درمیان مین سے) چھوڑ دیا اور میرا گمان ہو کہ یہ ثعلبہ عبادہ کے بھائی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوعوانہ ہو شماخ کے بیٹے ہین یہ اُن لوگون مین ہین جو علاء بن حضرمی کے خط کے ساتھ ہو انکا ذکر مینے پہلے کیا ہے - انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے ایساہی مختصر اً لکھا ہو -

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

بیٹے ہین قرط کے لیثی ہین - اور بعض نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام قرص ہو یہی صحیح ہو پس انکا نسب یہ ہوگا عبادہ بن قرص ابن عروہ بن بجیر بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث بن بکیر بن عبد مناۃ بن کنانہ - کنانہ لیثی - انکا شمار اہل بصرہ مین ہو انکو خوارج نے رہواز مین قتل کردیا تھا (انکے مقتول ہونیکی صورت یہ ہوئی تھی کہ) انکے پاس سہم بن غالب ہجیمی اور خطیم باہلی بطور ملاقات کے گئے پس دونون نے ملکر قتل کردیا اُسکے بعد (حضرت) معاویہ نے عبداللہ بن عامر کو (حاکم بناکر) بصرہ مین بھیجا پس جب وہان پہونچ گئے تو سہم اور خطیم نے انسے امن طلب کیا تو انھون نے دونون کو امن دیدیا اور ان دونون کے چند ساتھیون کو قتل کرادیا پس (حضرت) معاویہ نے عبداللہ بن عامر کو معزول کردیا اور زیاد کو ۴۵؁ ہجری مین معمور کیا تو وہ بصرہ مین گئے اور سہم بن غالب اور خطیم باہلی (کے قتل کا حکم دیدیا تو) دونون کو بنی وائل کے کسی شخص نے قتل کردیا - ہمین ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ایوب نے حمید بن ہلال سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایکمرتبہ) عبادہ بن قرط نے نصیحت کی تھی کہ تم لوگ چند کام ایسے کرتے ہو جو تمھاری نظرون مین بال سے بھی خفیف معلوم ہوتے ہین اور ہم لوگ اُن کامون کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مہلکات سے شمار کرتے تھے - حمید بن ہلال نے بیان کیا ہو کہ یہ حدیث محمد بن سیرین سے بیان کی گئی تو انھون نے کہا کہ عبادہ نے سچ بیان کیا مین ٹخنے سے نیچا ازار پہننے کو انھین مہلکات سے شمار کرتا ہون - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زید بن امیۃ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج بن الحارث انصاری خزرجی۔ ثم من
بنی الحارث بن الخزرج۔ بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکے دادا عتبہ بن امیہ ہین یہ غزوۂ بدر اور اُحد اور خندق اور حدیبیہ اور
خیبر مین شریک تھے اور غزوۂ موتہ مین شہید ہوے۔ بعض لوگون نے انکا نام عباد بن قیس بیان کیا ہو انکا تذکرہ ہم بیان
کرچکے ہین انکے نسب مین اختلاف ہو یہ بھی پہلے بیان ہوچکا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ انصاری۔ یہ غزوۂ موتہ مین فوجون کے بائین حصہ مین تھے اور داہنی جانب قطبہ بن قتادہ تھے۔ انکا تذکرہ
مستغفری نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہو۔ بعض لوگون نے انکا نام عبایہ بیان کیا ہو انشاء اللہ تعالے وہ بھی بیان
کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر سلمی۔ سعید بن علاد قریشی نے عبد الملک بن فہری سے انھون نے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم سے روایت کرکے
بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے کہ عباس عبد اللہ بن عبد المطلب یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے والد (ماجد) شریک تھے اور
عبد اللہ بن ابی جہم نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوۂ خندق مین اپنی قوم کے ساتھ آئے تھے۔ پس جب اللہ تعالی نے گروہ کفار کو شکست
دی تو (قبیلہ) بنی سلیم کے لوگ اپنے وطن کی طرف لوٹ گئے۔ اسکے بعد راوی نے عباس و (نیز) قبیلہ بنی سلیم کے لوگون کا اسلام
لانا طول کے ساتھ بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبادہ بن نضلۃ بن مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج بن ثعلبہ۔ انصاری
خزرجی بیعت عقبہ مین شریک تھے اور بعض کا قول ہو کہ عقبہ کی دونون بیعتون مین شریک تھے۔ بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ
انصار کے اُن چھ شخصون مین ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور تمام انصار سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ہمین
عبد اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے بیعت عقبہ ثانیہ کے حال مین
روایت کرتے تھے کہ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ مجھسے عاصم بن عمرو بن قتادہ اور عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ عباس
ابن عبادہ بن نضلہ یعنی بنی سالم کے بھائی نے (بیعت عقبہ ثانیہ کے وقت لوگون سے) پوچھا کہ اے گروہ خزرج تم لوگ جانتے ہو
کہ کس چیز پر تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر رہے ہو (سنو) تم لوگ آنحضرت سے تمام کافرون کے جہاد پر

بیعت کر رہے ہو۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ جس وقت تمھارا مال و اسباب مصیبت مین آکر ہلاک ہو جائیں اور تمھارے شرفا مقتول ہو جائین تو اُس وقت حضرت کو کافرون کے ہاتھ مین چھوڑ دوگے تو (بہتر ہی) ابھی سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ مگر قسم خدا کی اگر تم لوگون نے اسکو اختیار کیا تو یہ (تم لوگون کے لیے) دین دنیا کی رسوائی ہوگی اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم ان سب مصائب کو برداشت کر جاؤ گے اور مال و جان کی مصیبت کے وقت اُس عہد کو پورا کروگے جو آنحضرت سے کر رہے ہو تو قسم خدا کی یہ (تم لوگون کے لیے) دنیا و آخرت دونون مین مفید ہوگا (راوی حدیث) کہتے تھے کہ واللہ (میرا قیاس یہ ہو کہ) عباس کی یہ گفتگو اسی لیے تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان لوگون کی بیعت مستحکم ہو جائے اور عبداللہ بن ابی بکر نے (جو دوسرے راوی حدیث کے ہین) بیان کیا ہو کہ (میرا قیاس یہ ہو کہ) اُنکی گفتگو کا منشا یہ تھا کہ وہ لوگ آجکی شب بیعت کو اور ملتوی رکھین تاکہ عبداللہ بن ابی بھی اسمین شریک ہو جائین اور انکی وجہ سے ان سب لوگون کو زیادہ تقویت ہو جائے (عباس کی گفتگو کے بعد) اُن سبھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم سب اپنے عہد کو پورا کرین تو اُسکے عوض مین کیا ملیگا۔ تو آپنے فرمایا کہ جنت ملیگی (اُسکے بعد) سب نے درخواست کی کہ (آپ) ہاتھ بڑھائیے پس آپنے اپنا ہاتھ بڑھا دیا تو سبھون نے آپ سے بیعت کر لی (جب بیعت ہو چکی) تو عباس بن عبادہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ چاہین تو ہم لوگ کل ہی کافرون پر تلوار لیکر جھک پڑین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ (ابھی) ہمین اسکا حکم نہین ملا اُسکے بعد عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ مین چلے گئے اور (وہان) آپکے پاس رہے اور (بعد آپ کی ہجرت کے یہ بھی) ہجرت کرکے مدینہ مین چلے گئے۔ پس یہ انصار بھی ہین مہاجر بھی ہین غزوہ بدر مین شریک نہ تھے۔ غزوۂ احد مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

عم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور آپکے والد (ماجد) کے بھائی تھے انکی کنیت انکے لڑکے فضل کی وجہ سے ابوفضل ہو اور انکی والدہ نتیلہ خباب کی صاحبزادی ہین۔ خباب بیٹے ہین کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر بن زید مناۃ بن عامر کے اور عامر کا دوسرا نام ضحیان ہو وہ بیٹے ہین سعید بن خزرج بن تیم اللہ بن النمر بن قاسط کے۔ قبیلہ عرب کی پہلی عورت ہین کہ جنھون نے خانہ کعبہ کے لیے ریشمی اور منقش وغیرہ اقسام اقسام کے غلاف بنائے ہین اسکا سبب یہ ہوا تھا کہ ایک مرتبہ حضرت عباس اپنی صغیر سنی مین گم ہو گئے تھے تو انکی والدہ صاحبہ نے نذر مانی کہ اگر ملجائینگے تو مین خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاؤنگی پس جب وہ ملگئے تو انھون نے اپنی نذر کو پورا کیا (حضرت) عباس عمر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس بڑے تھے اور

بعض لوگون نے کہا ہے کہ تین برس عباس رض زمانۂ جاہلیت مین قریش کے سردار تھے اور اُس زمانہ مین (بھی) مسجد حرام کی
خدمت اور حاجیون کو پانی پلانا انھین کے متعلق تھا۔ مسجد حرام کی خدمت یہ تھی کہ مسجد حرام مین نہ کسی کو گالیان بکنے دیتے تھے
اور نہ کسی کو بُرے الفاظ کہنے دیتے تھے اور وہ لوگ اُنکے خلاف مرضی بھی نہین کر سکتے تھے اس لیے کہ تمام قریش نے ملکر یہ خدمت
اُنکے متعلق کی تھی اور اُنکے مددگار رہتے تھے۔ جسوقت انصار نے آنحضرت علیہ السلام سے بیعت کی تھی تو اُسوقت رسُولِ خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حضرت) عباس بھی بیعت عقبہ مین آئے تھے تاکہ بیعت خوب مستحکم ہو اور خود اُسوقت مشرک تھے یہ اُن
لوگون مین ہین جو لوگ غزوہ بدر مین مشرکین کے ساتھ جبراً آئے تھے اور جو لوگ غزوہ بدر مین قید ہوئے تھے اُن قیدیون مین
یہ بھی تھے انکی بندش (بہ نسبت اور قیدیون کے زیادہ) سخت کی گئی تھی (جسکی تکلیف سے یہ کراہ رہے تھے) اُس رات مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہین آئی تو کسی صحابی نے آپ سے دریافت کیا کہ یا نبی اللہ آپکو نیند کیون نہین آئی آپنے
فرمایا عباس کے کراہنے کے سبب سے۔ پس ایک شخص اُسی جماعت کا گیا اور اُنکی بندش ڈھیلی کر دی جسکی وجہ سے اُنکا کراہنا
موقوف ہو گیا تو رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب مین عباس کے کراہنے کی آواز نہین سنتا تو اُس شخص نے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ (جاکر) اُنکی بندش ڈھیلی کر دی ہے جسپر رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جاؤ) سب قیدیون کے ساتھ یہی
سلوک کرو عباس رض نے یوم بدر مین اپنا اور (اپنے) دونون بھتیجے عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کا فدیہ دیا تھا۔
اُسکے بعد اسلام لے آئے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ قبل ہجرت کے اسلام لاچکے تھے مگر اپنے اسلام کو چھپاتے تھے اور
مکہ سے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکون کی خبر لکھ لکھ کے بھیجا کرتے تھے اور جو لوگ مسلمان مکہ مین تھے اُن لوگون کو
انکی وجہ سے (بہت) تقویت تھی۔ اسلام پر قایم رہنے مین یہ اُنکے معین و مددگار تھے جب انھون نے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تو آپنے اُنسے فرمایا کہ تمھارا مکہ ہی مین رہنا مناسب ہے اسی وجہ سے آنحضرت علیہ السلام نے غزوہ بدر مین
فرمایا تھا کہ اگر کوئی عباس کو پائے تو اُنھین قتل نہ کرے کیونکہ وہ جبراً لائے گئے ہین اور حجاج بن علاط کا بھی قصہ اسی پر شاہد ہے کہ یہ
پہلے ہی سے مسلمان تھے اُنسے (ایک دفعہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم آخر المہاجرین ہو جس طرح مین آخر الانبیاء ہون
ہمین ابو فضل طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعیب بن سلمۃ بن قاسم انصاری نے رفاعہ
ابن رافع بن خدیج کے بیٹے سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو مصعب نے اسمٰعیل بن قیس بن زید بن ثابت نے
بیان کیا .... وہ کہتے تھے ہمسے ابو حازم نے سہل بن
سعد ساعدی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (حضرت) عباس بن عبد المطلب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت
کے لیے اجازت چاہی تو آپنے اُنسے فرمایا کہ اے میرے چچا آپ وہین رہین جہان ہین (اسی مین مصلحت ہے) اس لیے کہ اللہ

آپ پر ہجرت ختم کردیگا جیسا اللہ تعالیٰ نے مجھپر نبوت ختم کردی ہے (پس انھون نے آپکے ارشاد پر اپنے ارادہ کو ملتوی کرلیا جب
وقت آیا) تو ہجرت کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور آپکے ساتھ فتح مکہ مین شریک ہوئے پھر (اُس روز سے) ہجرت
منقطع ہوگئی۔ پھر غزوہ حنین مین بھی شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے جسوقت کہ اور لوگ
حنین سے شکست کھاکر بھاگ گئے آنکے اسلام لانے کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی بہت تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے (حضرت
عباس قریشی عزیزون کے ساتھ بہت صلہ رحمی کیا کرتے تھے اور اُنپر احسان کیا کرتے تھے یہ بہت ہی صائب الرائے تھے اور
بہت ہی عقلمند تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عباس بن عبد المطلب تمام قریش مین سب سے زیادہ سخی ہین اور اہل
قریش کے ساتھ بہت ہی صلہ رحمی کرتے ہین۔ اور آنحضرت علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے بزرگون مین اب یہی باقی
رہ گئے ہین۔ ہمین ابراہیم بن محمد اور اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن عیسیٰ اسلمی تک خبردی وہ کہتے تھے ہم سے
قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب نے بیان کیا کہ (حضرت) عباس (ایک مرتبہ)
غصہ مین بھرے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے [اور مین وہین تھا] تو آپنے اُنسے فرمایا کہ کس وجہ آپکو غصہ آیا
انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمسے قریش کو کس بنا پر اسقدر تنفر ہے کہ جب وہ لوگ آپسمین ملتے ہین تو بہت ہی کشادہ پیشانی سے
ملتے ہین اور جب ہمسے ملتے ہین تو اُن لوگون کی یہ حالت نہین رہتی (اسکو سنکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی غصہ مین آگئے
یہانتک کہ آپکا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور اُنسے فرمایا کہ مجھکو قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے ہرگز کسی شخص کے قلب مین
ایمان نداخل ہوگا تاوقتیکہ تم لوگون سے اللہ اور رسول کے لیے محبت نکرین اور اُسکے بعد فرمایا کہ سب لوگ آگاہ ہوجاؤ کہ جس کسی نے
میرے چچا کو اذیت پہونچائی اُس نے گویا مجھکو اذیت پہونچائی اس لیے کہ آدمی کا چچا مثل اُسکے باپ کے ہوتا ہے اور ہمین ابو قاسم یعنے
یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد یعنے یحییٰ بن علی طراح نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن
مہتدی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن شاہین نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سلیمان باغندی نے خبردی وہ کہتے تھے
ہمسے عبد الوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے صفوان بن عمرو سے انھون نے عبد الرحمن
ابن جبیر بن نفیر سے انھون نے کثیر بن مرۃ سے انھون نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی خلیل بنالیا ہے جیسا کہ اُسنے ابراہیم (علیہ السلام) کو خلیل بنالیا
تھا اور میرا مقام اور ابراہیم (علیہ السلام) کا مقام جنت مین آمنے سامنے ہوگا اور عباس بن عبد المطلب کا مقام ہم دونون کے درمیان
مین ہوگا پس (کیا لطف کی بات ہے کہ) ایک مومن دو خلیلون کے درمیان مین ہوگا۔ حضرت عباسؓ سے عبد اللہ بن حارث اور عامر
ابن سعد اور احنف بن قیس وغیرہ نے احادیث روایت کی ہین اور اُنسے بہت سی حدیثین مروی ہین اُنمین سے ایک وہ ہے جسکو

ہمسے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن علی نے زائدہ سے انھون نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے عبداللہ بن حارث سے انھون نے عباس رض سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ مین (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کوئی دعا بتا دیجیے کہ جسکو مین پڑھا کرون تو آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی سے عافیت کی دعا مانگا کرین۔ پھر مین دوسری بار آنحضرت علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھکو کوئی دعا بتلا دیجیے جسکو مین پڑھا کرون تو آپنے (یون) ارشاد فرمایا کہ اے عباس رض اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا آپ اللہ تعالی سے دنیا و آخرت کی عافیت طلب کرین۔ ہمین ابونصر یعنی عبدالرحیم ابن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ اور ابواسحاق یعنی ابراہیم بن ابی طاہر برکات بن خشوعی وغیرہ نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین حافظ ابوقاسم یعنی علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعبداللہ یعنی حسین بن محمد بن فرحان سمنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین استاد ابوقاسم قشیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین یعنی احمد بن محمد بن خفاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعباس سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومعمر یعنی اسمعیل بن ابراہیم بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین دراوردی نے یزید بن ہادی سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے عامر بن سعد سے انھون نے عباس بن عبدالمطلب سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایمان کا مزہ اُسی شخص کو ملیگا جو اللہ تعالی کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہو۔ ہمین ابوالفضل تبریزی فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن طاہر نے ابوسہل بن مالک سے انھون نے ابن مسیب سے انھون نے سعد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم (ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع الغرقد مین تھے کہ (حضرت) عباس رض آپکے سامنے آئے تو آپنے (ہم لوگونکی طرف مخاطب ہوکر) فرمایا کہ یہ عباس تم لوگون کے نبی کے چچا ہین قریش مین سب سے زیادہ سخی ہین اور سب سے زیادہ صلہ رحم کرنیوالے ہین۔ خشک سالی کے زمانہ مین جبکہ بہت بڑا قحط پڑا تھا تو (حضرت) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُس وقت حضرت عباس کا واسطہ دلاکر پانی برسنے کی دعا مانگی چنانچہ اللہ تعالی نے خوب پانی برسایا زمین سرسبز ہوگئی (اُس وقت) حضرت عمر رض نے فرمایا کہ واللہ یہ خدا کی طرف پہونچانے کے لیے اور اُس سے تقرب حاصل کرنے کے لیے وسیلہ ہین اور حسان بن ثابت نے (اسی) قصے کے متعلق یہ اشعار کہے ہین اشعار۔

سال الامام وقد تتابع جدبنا[1] فسقی الغمام بغرة العباس ❊ عم النبی وصنو والدہ الذی ورث النبی بذاک دون الناس

[1] امام (یعنی حضرت عمر) نے (خدا سے) دعا مانگی جبکہ ہمپر پے درپے قحط پڑے تھے پس حضرت عباس کے روئے (اقدس) کے طفیل مین پانی برسا وہ عباس جو نبی کے چچا اور اُنکے والد کے بھائی تھے وہ عباس جنھون نے ان فضائل کو خصوصیت کے ساتھ نبی سے میراث مین پایا تھا ۱۲

احیا اللہ البلاد فاصبحت محضرۃ الاجناب بعد الیاس

جب پانی برسنے لگا تو لوگ حضرت عباس کے جسم کو مسح کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مبارک ہو آپ کو اے ساقی حرمین صحابہ حضرت عباس کی بزرگی کی قدر کرتے تھے اور انکو (ہر کام میں) مقدم سمجھتے تھے اور انسے مشورہ لیتے تھے اور انکی رائے پر عمل کرتے تھے انکی بزرگی اور شرف کے لیے یہی بات کافی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعزیت انہیں سے کیجاتی تھی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عصبات میں انسے زیادہ قریب کسیکو نہیں چھوڑا ان کے دس بیٹے تھے علاوہ بیٹیوں کے۔

بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ فضل، عبداللہ، قثم، عبید اللہ، عبدالرحمن، معبد، حارث، کثیر، عون، تمام، تمام اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے حضرت عباس اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے انکی وفات مدینہ منورہ میں رجب کی بارہویں تاریخ کو جمعہ کے دن ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات ۳۲ھ ہجری میں بماہ رمضان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید ہونیسے دو برس پہلے ہوئی اور ان کے جنازہ کی نماز حضرت عثمانؓ نے پڑھائی اور بقیع میں دفن کیے گئے (بوقت موت) انکی عمر اٹھاسی سال کی تھی قد لانبا خوبصورت تھی بدن گٹھا ہوا تھا دونوں طرف گیسو تھے جب بدر کے دن قید ہو کر آئے تو بوجہ طول قامت کے، سوا عبداللہ بن ابی سلول کے اور کسی کا کرتہ ان کے بدن پر درست نہوا لہذا لوگوں نے اسکا کرتہ لیکر انکو پہنا دیا امید ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول مرا تو آنحضرت نے اس کے کفن کے لیے اپنا کرتہ دیدیا۔ حضرت عباس نے ستر غلام آزاد کئے تھے ان کا تذکرہ بہتوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس حجری۔ انکے تذکرہ میں یحییٰ بن یونس نے لکھا ہے کہ ان کا ذکر مستغفری نے ایسا ہی کیا ہے اور ان کے متعلق (آنحضرت سے) کوئی روایت بیان نہیں کی اور انکا ذکر ابو اسماعیل نے (بھی) کیا ہے اور اپنے سند کے ساتھ قیس بن بدر حجری سے روایت کی ہے انھوں نے عباس بن قیس حجری سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مرویات میں روایت کی ہے (جسکو آنحضرت علیہ السلام اپنے پروردگار تبارک وتعالیٰ کیجانب سے بیان فرماتے تھے) کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مخاطب کر کے بیان فرماتا ہے۔ کہ اے ابن آدم میں نے تملوگوں کو تین چیزیں ایسی دی ہیں جنکے تم سب مستحق نہ تھے (اول تو) یہ کہ جب تمھاری روح نکلنے لگتی ہے تو تمکو تمھارے ثلث مال میں اختیار دے دیا گیا ہے (جس کیلئے چاہو وصیت کر سکتے ہو (دوم) یہ کہ تمھارے مرنیکے بعد تمھارے حق میں اپنے نیک بندوں کی دعائیں قبول کر لیتا ہوں (سوم) یہ کہ میں تمھارے عیبوں کو تم لوگوں پر چھپا دیتا ہوں۔ اگر میں ان عیبوں کو ظاہر کر دیتا تو لوگ تمکو (مرنیکے بعد ویسا ہی) ڈالدیتے دفن بھی نہ کرتے۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن مرداس بن ابی عامر بن حارثہ بن عبد بن عبس بن رفاعہ بن الحارث بن حیی بن الحارث بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ اور بعضوں نے انکا نسب [illegible]

سلہ ترجمہ اللہ نے اپنی مہربانی سے شہروں کو زندہ کر دیا بس وہ سبزہ بھر سے ہو گئے بعد اس کے کہ مایوس ہو گئے تھے ۱۲ سلہ جس کے باعث تمھارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

شرح بیان کیا ہے۔ انکی کنیت ابو الہیثم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابو الفضل ہے۔ انھون نے فتح مکہ کے کچھ دنون پہلے اسلام قبول کیا تھا انکے والد مرداس حرب بن امیہ کے (تجارت مین) شریک تھے (یعنی حرب بن امیہ نے ان کی محنت کے عوض کوئی حصہ مقرر کرکے اپنا شریک بنا لیا تھا) اور دونونکو (قوم) جن نے قتل کر دیا تھا۔ دونون کا قصہ مشہور ہے لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ تین آدمی یعنی طالب بن ابی طالب اور سنان بن حارثہ مری اور مرداس (ایک مرتبہ) اپنے اپنے سمت سفر پر گئے اور تینون راہ بھول گئے پھر نہ یہ خود ملے اور نہ انکا کچھ حال ہوا لہٰذا یہ خیال کیا گیا کہ انکو قوم جن نے مار ڈالا) عباس ان مولفۃ القلوب مین سے تھے جنکا اسلام آخر مین نہایت عمدہ ہو گیا تھا۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی قوم سے [illegible] نو سو سوارون کے ساتھ حاضر ہوئے تھے پس یہ سب اسلام لے آئے اور انکی بقیہ قوم بھی اسلام لے آئی جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس کو مولفۃ القلوب کے ساتھ حنین کے مال غنیمت سے حصہ دیا تھا اس وقت مولفۃ القلوب کی گویا دو جماعتین تھین ایک تو مثل اقرع بن حابس و عیینہ بن حصن وغیرہ کے کہ جنکو آنحضرت علیہ السلام نے سو سو اونٹ دئے تھے دوسری وہ جماعت جسکو سو سو اونٹ سے کچھ کم دئے تھے عباس ابن مرداس اسی دوسری جماعت سے تھے تو انھون نے اس وقت یہ اشعار کہے

اتجعل[1] نہبی ونہب العبید — بین عیینۃ والاقرع
فما کان حصن ولا حابس — یفوقان مرداس فی مجمع
وما کنت دون امری منہما — ومن تضع الیوم لا یرفع
وقد کنت فی القوم ذا تدرء — فلم اعط شیئا ولم امنع
الا افائل اعطیتہا — عدید قوائمہ الاربع
وکانت نہابا تلافیتہا — بکری علی المہر فی الاجرع
وایقاظی القوم ان یرقدوا — اذا ہجع القوم لم اہجع

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اشعار کو سنکر صحابہ سے فرمایا کہ جاؤ اور انکو کچھ زیادہ دیکر میری بدگوئی سے انکی زبان کو بند کرو چنانچہ انھون نے عباس کو اتنا دیا کہ وہ راضی ہو گئے۔ اور بعض لوگونکا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سو اونٹ پورے کر دئے یہ عباس بہت اچھے شاعر تھے اور شجاع بہادر تھے چنانچہ عبد الملک بن مروان نے کہا ہے کہ شعر مین سب سے زیادہ بہادر وہ ہے جس نے یہ کہا ہے عباس بن مرداس ہے چنانچہ وہ کہتے ہین شعر

اقاتل[2] فی الکتیبۃ لا ابالی — افیہا کان حتفی ام سواہا

---

[1] ترجمہ (کیا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ مال غنیمت مین میرا اور عبید کا حصہ عیینہ اور اقرع کے درمیان تقسیم کئے دیتے ہین حالانکہ نہ اقرع کے باپ حصن اور نہ عیینہ کے باپ حابس میرے والد مرداس سے کسی مجمع مین فوقیت لیکر تھے اور نہ مین خود ان دونون سے کسی بات مین کم ہون پس اگر آج جسکو آپ پست کر دینگے وہ پھر اونچا نہ ہوگا اور عزت نہ پائیگا اور بیشک مین (اپنی) قوم مین صاحب حکومت تھا مگر مین نے کبھی کسیکو کوئی چیز بے استحقاق نہین دی نہ کسی کا حق روکا مین نے اپنی قوم کو اونٹ کے بچے اور مال (دے دئے) جو ہر طرح صحیح اور تندرست تھے حالانکہ وہ مجھے لوٹ مین ملے تھے مین نے اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر ریگستان مین حملہ کیا تھا اور مین نے قوم کو سوتے سے جگایا جب سب لوگ سوئے ہوئے تھے کہ مین سوتا نہ تھا۔ [2] ترجمہ مین دشمن کے لشکر مین گھس کر لڑتا ہون اور مجھے پروا نہین کہ آیا مین اسمین ہلاک ہو جاؤنگا یا بچ جاؤنگا۔

عباس بن مرداس اُن لوگون مین تھے جنھون نے زمانہ جاہلیت ہی سے شراب کو حرام سمجھ لیا تھا چنانچہ ایسے کسی نے کہا کہ آپ شراب کیون نہین پیتے کہ جسکے باعث آپ کی قوت و بہادری اور بڑھجاے تو انھون نے جواب دیا کہ مین ہرگز نہین چاہتا کہ صبح کو میرا شمار قوم کے سرداروں مین ہو اور شام کو میرا شمار قوم کے بیوقوفون مین ہو قسمین خدا کی قسم میرے شکم مین کبھی کوئی ایسی چیز داخل نہ ہوگی جو میرے اور میری عقل کے درمیان حائل ہوجاے۔ اور اُن لوگون مین جنھون نے زمانہ جاہلیت مین شراب کو حرام سمجھ لیا تھا حضرت ابوبکر صدیق اور عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف اور قیس بن عاصم بھی ہین عبدالرحمن بن عوف مین بعض لوگون کو کلام ہے (کہ یہ ان لوگون مین نہین ہین) اور جنھون نے زمانہ جاہلیت مین انکے بعد شراب کو حرام سمجھ لیا تھا وہ عبدالمطلب بن ہاشم او عبداللہ بن جدعان بن بعض لوگ کہتے ہین کہ سب سے پہلا شخص جنھون نے اپنے اوپر زمانہ جاہلیت مین شراب کو حرام کرلیا تھا عامر بن ظرب عدوانی ہین اور بعض کا بیان ہے کہ یہ نہین بلکہ وہ عفیف بن معدی کرب عبدی ہین۔ عباس بن مرداس بصرہ کے اطراف و جوانب کے دیہات مین رہتے تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ دمشق مین چلے گئے تھے اور وہان ایک مکان بھی بنالیا تھا ہمین منصور بن ابی حسن فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی بن احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالقاہر بن سری سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے کنانہ بن عباس بن مرداس نے اپنے والد عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شب مین اپنی امت کیلئے مغفرت و رحمت کی دعا مانگی اور بہت مانگی پس اللہ عزوجل کیطرف سے یہ ندا آئی کہ مین نے تمھاری خواہش کو منظور کیا اور تمھاری امت کے کل آدمیون کی مغفرت کردی مگر ظلم جو ایک دوسرے پر کیا ہے اسے مین نے معاف نہین کیا۔ اسکے بعد آپنے پھر دوبارہ دعا کرنی شروع کی کہ اے میرے پروردگار تو اس پر بھی قادر ہے کہ ظالم کے ظلم کو معاف کردے اور مظلوم کو اسکے ظلم کے عوض مین کچھ اور اچھی چیز دیدے اس شب مین دعا یہین تک رہی مگر جب صبح ہوئی تو مزدلفہ کی صبح مین دعا کررہے تھے پھر آپنے امت کیلئے دعا کرنی شروع کی پس پھر تھوڑی ہی دیر مین آپ نے تبسم کیا تو آپکے بعض اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں آج آپنے ایسی حالت مین تبسم کیا کہ ہمین کبھی آپ تبسم نہ کرتے تھے کس وجہ سے آپنے تبسم کیا آپنے فرمایا کہ مین نے اسوقت ابلیس عدو اللہ کی حالت کو دیکھکر تبسم کیا جب اسکو اسکا علم ہوا کہ اللہ تعالی نے میری دعا کو میری امت کے حق مین قبول کرلیا ہے اور میری امت کے ظالم کو بھی معاف کردیا تو اسکی یہ حالت ہوئی کہ اپنے سر پر خاک ڈالنے لگا اور کہنے لگا ہائے ہلاکت ہوا ہائے ہلاک ہوا منصور بن ابی الحسن نے ایک دوسری تقریر یہ کہا کہ آنحضرت نے اپنے تبسم کا یہ وجہ بیان فرمائی کہ اس ابلیس کے گھبرانے سے ہنسی آئی اسکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا عباس رضی اللہ عنہ)

ابن معدیکرب زبیدی صحابی ہین انکو مستغفری نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور انکا کچھ حال نہین بیان کیا انشاءاللہ تعالی انکا پورا نسب ان کے والد کے تذکرہ مین کیا جائیگا انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا عباس رضی اللہ عنہ)

سلسلہ ۱۵ چونکہ رواج تھا شراب نوشی کا دستور شام کو ہوتا تھا اور شراب پینے سے عقل زائل ہو جاتی ہے لہذا جو شخص ذکی و عقلمند تھا وہ شراب پیکر شب کو بیوقوف ہوجاتا ہے ۱۲

یہ بنی ہاشم کے قدیم غلام تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے۔ قیس بن ربیع نے عاصم (بن سلیمان) سے انھون نے عباس سے جو بنی ہاشم کے غلام تھے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد مین تشریف لائے تو مسجد مین قبلہ کی جانب بلغم پڑا ہوا دیکھا تو آپ نے اسکو صاف کرکے (اس جگہہ کو) زعفران سے لیپ دیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبایۃ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو قیس ہے۔ انکی حدیث روزے کے متعلق جریری نے قیس بن عبایہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے جریری نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے مگر یہ صحیح نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبایہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ انصاری۔ (غزوۂ) موتہ کے دن لشکر اسلام کے بائین صف مین تھے۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے محمد بن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (میدان جنگ مین) لوگ آئے پس مسلمانون نے اپنی داہنی جانب ایک شخص کو (جو قبیلہ) عذرہ سے (تھے) کھڑا کیا جنکو لوگ قطبہ بن قتادہ کہتے تھے اور ایک شخص کو قبیلۂ انصار سے اپنی بائین جانب کھڑا کیا انکو لوگ عبایہ بن مالک کہتے تھے پس اسکے بعد لوگون نے جنگ شروع کردی۔ ابن ہشام کا بیان ہے کہ بعض لوگون نے عبایہ کا نام عبادہ بتلایا ہے۔

(سیدنا) عبد الاعلی (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ بہرانی۔ عبد الرحمن بن عدی بہرانی نے اپنے بھائی عبد الاعلیٰ بن عدی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر کے دن (حضرت) علی بن ابی طالب کو (اپنے پاس) بلایا اور (اپنے دست مبارک سے) انکے سر پر عمامہ باندھا اور عمامہ کے شملہ کو پیچھے پشت کی جانب لٹکا دیا۔ اسکے بعد (لوگون سے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ ایسا ہی عمامہ باندھا کرو اس لیئے کہ عمامے اسلام کی نشانی ہین۔ مسلمانون اور مشرکون کے درمیان مین امتیاز دینے والے ہین۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بن خلف۔ قریشی جمحی۔ یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور (واقعہ) جمل کے روز شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی احمد بن جحش۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہے جب یہ پیدا ہوئے تو (بغرض برکت حاصل کرنیکے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے گئے پس آپ نے انکا نام عبد اللہ رکھدیا۔ یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین۔ ہمین ابو الفرج بن محمود

[1] یہ حدیث غریب ہے تاہم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمامہ کا باندھنا محض اسلیے تھا کہ لوگ عمامہ باندھنے کا وہ طرز خاص سیکھ لین جسکو آپ نے مسلمانون کا شعار قرار دیا تھا۔

ابن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یحییٰ باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب
ابن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالعزیز بن عمران نے مجمع بن یعقوب سے انھون نے حسین بن ابی لبابہ سے انھون نے
عبداللہ بن ابی احمد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (جب) عقبہ بن ابی معیط کی لڑکی یعنی ام کلثوم نے صلح (حدیبیہ) کے
زمانہ مین ہجرت کی تو انکے دونون بھائی عمارہ اور ولید (انکی تلاش مین) نکلے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
آئے اور دونون نے آپ سے اپنی ہمشیرہ کے بارہ مین عرض کیا کہ آپ اسکو ہمین واپس دیجیے پس (اُسوقت تو حضرت نے) پاس
عہد[1] اُن عورتون کو واپس دیدیا مگر آیندہ کے لیے) آپ نے خاصکر عورتون کی بابت اس معاہدہ کو فسخ کر دیا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے
آیت امتحان[2] نازل فرمائی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاخرم۔ اخرم کا اصلی نام ربیعہ ہی وہ بیٹے ہین سیدان بن فہم بن غیث بن کعب بن عامر بن الجہم کے۔ تمیمی ہین تجیبی ہین۔ انسے انکے
بھتیجے مغیرہ بن سعد بن الاخرم نے حدیث روایت کی ہی۔ عبداللہ بن داؤد نے اعمش سے انھون نے عمرو بن مرہ سے انھون نے
مغیرہ بن سعد بن اخرم سے۔ انھون نے اپنے چچا سے روایت کی ہی کہ میرے چچا عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اسوقت
حاضر ہوے کہ آنحضرت عرفات مین تھے (پس) وہ کہتے تھے کہ (ازدحام کی وجہ سے) لوگ میرے اور آپ کے درمیان مین حائل
ہوگئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے فرمایا کہ انکو پکارو (معلوم) انکی کیا حاجت ہی (چنانچہ یہ حاضر ہوے اور) عرض کیا
کہ یا رسول اللہ مجھکو کوئی کام بتلا دیجیے جو مجھکو جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے آپنے فرمایا کہ اگرچہ تمنے (بظاہر)
سوال مین بہت اختصار کیا ہی مگر (فی الواقع) تمنے بہت ہی عریض وطویل سوال کیا ہی (اچھا سنو) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اسکی
عبادت مین کسی کو شریک نکرو اور نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور دوسرون کے ساتھ وہی برتاؤ کرو جس برتاؤ کا
اپنے ساتھ کیا جانا انکو پسند ہو۔ اسکو ابو احمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہی اور یہ حدیث سعد بن اخرم کے تذکرہ مین گذر چکی ہی اور
اس حدیث کو عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ بن عیسیٰ اور رویا نے اعمش سے انھون نے عمرو سے انھون نے مغیرہ سے انھون نے
اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کیا ہی اور ابن نمیر نے بھی کہا ہی کہ اس حدیث مین اعمش نے شک کیا ہی کہ مغیرہ نے اپنے
والد سے روایت کی ہی یا اپنے چچا سے۔

---

[1] حدیبیہ مین مشرکون سے یہ عہد ہوا تھا کہ اگر کوئی انکا آدمی حضرت کے پاس آجائے تو آپ واپس دیدین اور جو کوئی مسلمان اُنکے پاس چلا جائے
تو وہ واپس نہ دین ۱۲ [2] اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ جب عورتین مسلمان ہو کر ہجرت کر کے آئین تو انکو جانچ لو اگر وہ سچے دل سے اسلام لائی ہون
تو پھر انکو کافرون کی طرف واپس نکرو ۱۲

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الادرع بن زید بن العطاف بن ضبیعۃ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس - انصاری اوسی - بعض لوگون نے انکے والد کا نام ازعر بیان کیا ہے یہ بیعت رضوان مین شریک تھے اور انکے والد ابو حبیبہ غزوۂ بدر اور نیز دیگر غزوات مین شریک تھے انکو ابن مندہ نے ابن ابی داؤد سے روایت کرکے بیان کیا ہے - اور ابن مندہ نے محمد بن اسمعیل بن مجمع انصاری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مینے عبد اللہ بن ابی حبیبہ سے دریافت کیا کہ آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فعل کو دیکھا ہے تو انھون نے جواب دیا کہ (ایک دفعہ) ہملوگ مسجد قبا مین (ایسے حال مین) پہونچے (کہ) آنحضرت وہان رونق افروز تھے (مین) آپکے پہلو مین بیٹھ گیا اور (بقیہ) لوگ (حلقہ باندھکر) آپکے چارون طرف بیٹھ گئے - اُسکے بعد مینے آنحضرت علیہ السلام کو دیکھا کہ اُٹھے اور جوتے پہنے ہوے نماز پڑھی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الارقم بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرہ - قریشی زہری - حضرت آمنہ بنت وہب والدۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے والد ارقم کی پھوپھی تھین اور انکی والدہ امیمہ بنت حرب بن ابی اہمۃ بن عبد العزی فہری کی لڑکی تھین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکی والدہ عمرہ بنت جوا قص بن ہاشم بن عبد مناف کی صاحبزادی تھین - انھون نے فتح مکہ کے سال مین اسلام قبول کیا تھا - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و (نیز) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے میر منشی[۱] تھے - انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مال غنیمت سے پچاس وسق دیے تھے اور حضرت عمر رض نے انکو بیت المال کا حاکم بنا دیا تھا اور حضرت عمر کے بعد حضرت عثمان رض نے (بھی) انکو بیت المال کا حاکم بنایا مگر تھوڑے دنون بعد انھون نے حضرت عثمان کی خدمت مین اس عہدہ سے استعفا دیدیا تو انھون نے انکے استعفا کو منظور کرلیا - جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کاتب بنایا تھا اسی وقت سے آپکو انکی امانت اور دیانت پر زیادہ وثوق تھا - چنانچہ انکی امانت ہی کی وجہ سے (آپکی یہ حالت ہوگئی کہ) جب کسی بادشاہ کے پاس کوئی خط لکھواکر روانہ فرماتے تو انھین سے فرمادیتے کہ مہر لگادو پھر کسی دوسرے سے اُسکو نہ پڑھواتے تھے - (امام) مالک نے بیان کیا ہے کہ مجھکو خبر ملی ہے کہ ایک خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ کون شخص اسکا جواب لکھدیگا پس عبد اللہ بن ارقم نے عرض کیا (یا رسول اللہ) مین لکھدونگا - چنانچہ انھون نے جواب لکھکر (فوراً) نبی صلی اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر کیا تو آپنے اُسکو بہت ہی پسند فرمایا اور اُسکو بھیجدیا اُسوقت حضرت عمر رض وہین موجود تھے انکو عبد اللہ کی یہ بات بہت پسند آئی کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصود کو پورا ادا کردیا چنانچہ جب (حضرت) عمر رض خلیفہ ہوے تو عبد اللہ کو

---

[۱] یعنی لکھنے پڑھنے کا کام آپکی طرف سے کرتے تھے یہ کام آپنے انکے بعد دیگرے بہت لوگون سے لیا ہے ۱۲ -

بیت المال کا حاکم بنایا۔ اور امام مالک نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ مجھکو خبر ملی ہو کہ جب عبد اللہ بیت المال کے محاسب تھے تو حضرت عثمان رضہ نے تین ہزار درہم انکو بطور انعام کے دیے مگر انھون نے انکار کر دیا اور نلیا۔ اور عمرو بن دینار کا یہ قول ہو کہ حضرت عثمان رضہ نے انکو تین لاکھ درہم دیے مگر انھون نے قبول نکیا انکار کر دیا اور کہا کہ مینے اللہ کے لیے یہ کام کیا ہو میرا اجر اللہ ہی کے ذمہ ہے۔ (حضرت) عمر رضہ نے اسنے (ایک دفعہ) فرمایا تھا کہ اگر تم مین بھی وہ سوابق[1] ہوتے جو اورون مین ہین تو مین کسی کو تم پر مقدم نکرتا۔ اور (حضرت) عمر رضہ فرمایا کرتے تھے کہ مینے عبد اللہ بن ارقم سے زیادہ خدا کا خوف کرنیوالا کسی کو نہین دیکھا۔ یہ عبد اللہ اپنی وفات سے پہلے نابینا ہو گئے تھے۔ ہمین اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندون سے ابو عیسیٰ یعنے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو معاویہ نے ہشام سے انھون نے عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد اللہ بن ارقم سے روایت کرکے بیان کیا کہ نماز قائم ہوئی تو انھون نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا حالانکہ وہان کے امام خود ہی تھے اور یہ کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا ہو کہ جب نماز قائم ہو جاے اور کسی کو پائخانہ جانیکی ضرورت ہو تو پہلے اُس سے فراغت حاصل کر لے۔ اسکو شعبہ اور ثوری اور دونون حماد اور معمر اور ابن عیینہ اور محمد بن اسحاق وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے نقل کرکے ایسا ہی بیان کیا ہو۔ اور ایک روایت کے مطابق وہیب اور شعیب بن اسحاق اور ابن جریج نے اسکو ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ایک شخص سے انھون نے عبد اللہ بن ارقم سے روایت کرکے بیان کیا ہو اور اسکو ابو معشر نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عائشہ رضہ سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسحاق۔ انکا لقب اعرج تھا۔ حاجب بن ابان کے دادا تھے انکا ایک پیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی غزوہ مین) زخمی ہو گیا تھا (جسکی وجہ سے کجی آگئی تھی) تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام ہی اعرج رکھدیا۔ عبد الملک ابن ابراہیم نے حاجب بن عمرو سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام عبد اللہ بن اسحاق تھا اور انکا ایک پیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی غزوہ مین) زخمی ہو گیا تھا تو آنحضرت علیہ السلام نے انکا نام ہی اعرج رکھدیا تھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اس حدیث کو ابن مندہ نے حاجب بن ابان کے تذکرہ مین لکھا ہو مگر حدیث مین حاجب بن عمرو ہین۔

---

[1] حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ ہر شخص کو بقدر اُسکے سوابق اسلامیہ کے عہدہ دیتے۔ سوابق سے مراد قدیم الاسلام ہونا ہجرت کرنا انصار مین سے ہونا وغیرہ وغیرہ ۱۲

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہم)

ابن اسعد بن زرارہ - انصاری - انکے والد کی کنیت ابو امامہ ہی - انکا پورا نسب انکے والد (ابو امامہ) کے تذکرہ مین گذر چکا ہی - یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین - یحیی بن بکیر نے جعفر احمر سے انھون نے بلال صراف سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ہمسے ابو کثیر انصاری نے عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مجھکو (معراج مین) آسمان کی طرف چڑھایا گیا تو مین ایک موتیون کے محل تک پہونچایا گیا جسکا فرش سونیکا تھا چمک رہا تھا - (وہان) اللہ تعالی نے مجھپر وحی نازل فرمائی یا (آپنے یہ فرمایا کہ) اللہ تعالی نے مجھکو علی کے تین خصائل (حمیدہ) کی خبر دی (اول تو) یہ کہ علی مسلمانون کے سردار ہین (دوم) یہ کہ متقیون کے امام ہین (سوم) یہ کہ غر محجلین[۲] کے رہبر ہین - اور انکو ابو غسان وغیرہ نے جعفر سے ایسا ہی بیان کیا ہی - اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ ابو غسان نے اسرائیل سے انھون نے بلال وزان سے انھون نے انصار کے کسی شخص سے انھون نے محمد بن عبد الرحمن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کی ہی - اور اسکو عمران بن حصین نے یحیی بن عطار سے انھون نے بلال وزان سے انھون نے عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - مگر ابو عمر نے یہ کہا ہی کہ عبد اللہ بن ابی امامہ وہ اسعد بن زرارہ ہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہم)

ابن اسقع لیثی - انکی حدیث کو ابن شہاب نے مغیرہ بن زیاد سے انھون نے مکحول سے مرسل کر کے روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاسود بن شعبہ بن علقمہ بن شہاب بن عوف بن عمرو بن الحارث بن سدوس - سدوسی - انکا نسب ابو احمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہی - یہ وفد بکر (قبیلہ) بنی سدوس کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے تھے - محمد بن عمرو نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد اللہ بن اسود سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ایک قریہ سے (قبیلہ) بنی سدوس کے وفد مین نکلے اور ہم لوگون کے ساتھ بنی عمیر کے باغون کے عمدہ

[۱] غالباً یہ اس موقع کی حدیث ہی جب کچھ لوگون نے آپ سے حضرت علی مرتضی کی شکایت کی تھی مسلمانون کے سردار اور متقیون کے امام ہونے سے یہ مراد ہی کہ اپنے وقت مین (وہ ایسے ہونگے نہ یہ کہ ہر وقت وہ ایسے ہی تھے تاکہ شیخین رضی اللہ عنہما سے بھی انکا افضل ہونا لازم آئے کیونکہ آنحضرت علیہ السلام کے زمانے مین یقیناً یہ صفت انمین نہ تھی پس معلوم ہوا کہ ہر وقت مراد نہین ہی ۱۲ [۲] غر محجلین ان لوگون کو کہتے ہین جنکے ہاتھ پیر اور منھ روشن ہون یہ لقب خاص امت محمدیہ کا ہی کیونکہ انکے اعضائے وضو قیامت مین روشن ہونگے ۱۲

چھوہارے تھے یہانتک کہ سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچے پس ہمنے وہ چھوہارے اس دسترخوان پر جو آپکے سامنے بچھا تھا رکھدیے آپنے دریافت فرمایا کہ یہ کس قسم کے چھوہارے ہین تو ہمنے عرض کیا جذامی (قسم کے ہین) تو آپنے دعا فرمائی کہ اے خدا جذامی مین برکت دے اور اس باغ مین برکت دے جس باغ سے یہ چھوہارے آئے ہین اس لیے قتادہ نے بیان کیا ہو کہ (قبیلہ) ربیعہ کے چار شخصون نے ہجرت کی تھی (انکے نام یہ ہین) بشیر بن حصاصیہ۔ عمرو بن تغلب۔ عبداللہ بن اسود۔ فرات بن حیان۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود۔ مزنی۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ ہمنے انکو خمخام کے تذکرہ مین ذکر کیا ہو۔ اور ممکن ہو کہ وہی عبداللہ سدوسی ہون جنکو لوگون نے بیان کیا ہو مگر بات یہ ہو کہ ابن مندہ نے انکو مزنی بیان کیا ہو اور مزینہ سدوس کے علاوہ دوسرا قبیلہ ہو۔ مین کہتا ہون کہ یہ الفاظ ابوموسیٰ کے ہین اور انھون نے خود خمخام بن الحارث بکری کا ذکر کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ مخالد بن خمخام سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے والد بکر بن وائل کے وفد مین قبیلہ سدوس کے چار شخصون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ہجرت کرکے گئے تھے (ان چارون کے نام یہ ہین) بشیر بن حصاصیہ۔ فرات بن حیان عجلی۔ عبداللہ بن اسود مزنی۔ یزید بن ظبیان۔ پس یہ صاف دلالت کررہا ہو کہ مزنی کاتب کی غلطی سے لکھا گیا اس لیے کہ انکو کہین قبیلہ بکر سے گردانا گیا ہو اور کہین قبیلہ سدوس سے اور قبیلہ سدوس بھی بکر ہی کا ایک قبیلہ ہو پس مزنی کو بیان پر کوئی دخل نہوا۔ پس صحیح یہی ہو کہ یہ عبداللہ وہی عبداللہ ابن اسود ہین جنکا تذکرہ اوپر ہوچکا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اصرم۔ انکو ابن شاہین نے صحابہ مین ذکر کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ مدائنی سے انھون نے ابو معشر سے انھون نے یزید ابن رومان سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ عبدعوف بن اصرم بن عمرو بن شعیثہ ہرم بن ربیعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تو آنحضرت نے انسے دریافت کیا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے عرض کیا عبدعوف تو آپنے فرمایا کہ (عبدعوف نہین) بلکہ تم عبداللہ ہو اُسکے بعد یہ اسلام لے آئے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاعور۔ بعض لوگون نے اُنکے والد کا نام اطول بیان کیا ہو۔ یہ حرمازی ہین اور مازنی ہین اس لیے کہ یہ (قبیلہ) بنی مازن بن عمرو بن تمیم سے ہین۔ یہ شاعر ہین اعشیٰ مازنی کے ساتھ مشہور ہین۔ حمزہ کے باب مین (انکے لقب) اعشیٰ کے تذکرہ مین اس سے زیادہ (انکے احوال) گذر چکے ہین۔ اس لیے کہ انکا لقب نام سے زیادہ مشہور ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اقرم بن زید۔ خزاعی انکی کنیت ابو معبد تھا انسے انکے لڑکے عبداللہ نے حدیث روایت کی ہے۔ ہمین ابو یاسر بن ابی
نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن
ابن مہدی نے داؤد بن قیس سے انھون نے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم خزاعی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے
بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) مین اپنے والد کے ہمراہ (قبیلہ) نمرہ کے ہموار زمین مین (کھڑا) تھا یکایک ہماری طرف سے
سوارون کی (ایک) جماعت گذری اور اُن لوگون نے وہین قیام کر دیا۔ مجھسے میرے والد نے کہا کہ تم ہمارے مویشیون کو
دیکھتے رہو مین ان سوارون کے پاس جاکر انسے کچھ پوچھ یا چھ کرونگا چنانچہ میرے والد اُنکے پاس گئے اور انکے ساتھ مین بھی گیا
تو دیکھتا کیا ہون کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُس قافلہ مین ہین (اور آپ نماز پڑھ رہے ہین) پس مین حالت سجدہ مین رسولِ خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون بغلون کی سفیدی کو (خوب اچھی طرح) دیکھتا تھا ابن عیینہ اور ابن مبارک اور عبدالرزاق اور وکیع اور ابو اسامہ
وغیرہ نے اسکو ابن داؤد سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ اور اسکو عبدالحمید بن سلیمان نے (قبیلہ) بنی اقرم کے ایک شخص سے انھون نے
اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیۃ بن المغیرۃ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم۔ ابوامیہ کا نام حذیفہ تھا یہ بھائی تھے ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور انکی والدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب تھین جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ کی پھوپھی تھین۔ انکے والد ابو زاد الرکب کے لقب سے مشہور
تھے۔ کلبی نے بیان کیا ہے کہ قریش مین زاد الرکب تین شخص (ایک) زمعہ بن اسود بن عبدالمطلب بن عبد مناف جو غزوہ بدر
مین بحالت کفر مقتول ہوے (دوسرے) مسافر بن ابی عمرو بن امیہ (تیسرے) ابوامیہ بن مغیرہ یہ اس لقب مین سب سے
زیادہ مشہور ہین ان لوگون کے زاد الرکب کہلانیکی وجہ یہ تھی کہ ان لوگون کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی انکے ساتھ مسافرت کرتا تو
اُسکا خرچ انھین کے ذمہ ہوتا مصعب اور عدوی کا بیان ہے کہ قریش سے ابوامیہ کے سوا کوئی دوسرا زاد الرکب کے ساتھ
مشہور نہین ہوا یہ عبداللہ بن ابی امیہ اسلام لانے کے قبل مسلمانون پر بہت سختی کیا کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی مخالفت کیا کرتے تھے انھین نے آنحضرت سے کہا تھا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک
جنۃ من نخیل الایہ یہ (ابتدا ہی سے) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت عداوت رکھتے تھے اور یہی [illegible]
حالت رہی۔ فتح مکہ کے کچھ دن قبل یہ اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین

سلہ ترجمہ۔ ہم ہرگز تمہارا اعتبار نہ کرینگے جب تک کہ ہمارے لیے کوئی چشمہ جاری کردین یا آپکے لیے کوئی باغ چھوہارون کا انگور سے پیدا ہو جائے ۱۲

روانہ ہوے (اور آپ مدینہ سے آرہے تھے) پس دونون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راستہ ہی مین ملاقات کی۔ ہمین ابوجعفر ابن ہمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابوسفیان ابن حارث اور عبداللہ بن ابی امیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثنیۃ العقاب مین جو مکہ اور مدینہ کے درمیان مین ہو ملے تو ان لوگون نے آپکے پاس جانیکی درخواست کی مگر آپنے اجازت ندی پس حضرت ام سلمہ نے (بطور سفارش) آنحضرت سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ابوسفیان تو آپ کے چچازاد بھائی اور پھوپھی زاد بھائی ہین اور عبداللہ بن ابی امیہ آپکے سسرالی رشتہ دار ہین (پھر آپ کیون اجازت نہین دیتے) تو آپنے جواب دیا کہ مجھکو ان دونون کی کوئی ضرورت نہین میرے چچازاد بھائی نے تو میری آبروریزی کی اور میرے سسرالی رشتہ دار نے جو گفتگو مجھسے کی وہ کی (مگر) پھر آپنے دونون کو اجازت دیدی چنانچہ دونون آپکی خدمت مین حاضر ہوے اور اسلام لے آئے اور دونون کے اسلام (بھی) اچھے ہوگئے۔ عبداللہ مسلمان ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ مین شریک ہوے اور حنین اور طائف مین شریک ہوے۔ طائف ہی مین کسی نے انکو تیر مارا پس اُسی روز انکی وفات ہوگئی۔ نخین سے ھیت نامی مخنث نے جو حضرت ام سلمہ کے پاس تھا یہ کہا تھا کہ اے عبداللہ اگر اللہ تعالی طائف کو فتح کرادیگا تو مین تمکو غیلان کی لڑکی کے پاس لیجاؤنگا جو بہت موٹی تازی ہو کہ سامنے اُسکے شکم مین چار بل پڑتے ہین اور پیچھے (سے دیکھو تو) آٹھ بل (معلوم) ہوتے ہین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے فرمادیا کہ یہ مخنث لوگ ہرگز تم لوگون کے پاس نا دین۔ مسلم بن حجاج نے اپنی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر مین ایک ہی کپڑا پہنے ہوے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ آپ اُس کپڑے کو اپنے جسم پر لپیٹے ہوے تھے اور اُسکا ایک سرا اس شانہ پر اور دوسرا سرا دوسرے شانہ پر ڈالے ہوئے تھے اور ایسا ہی ابوالزناد نے اپنے والد سے انھون نے عروہ سے انھون نے عبداللہ بن امیہ سے روایت کی ہو مگر یہ غلط ہو اس لیے کہ عروہ نے عبداللہ بن ابی امیہ کے زمانہ کو نہین پایا ہو ہان انھون نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہو۔ اور اسکو اصحاب ہشام نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمرو بن ابی سلمہ سے روایت کیا ہو اور یہ مشہور ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی اُمیہ بن وہب۔ بنی اسد بن عبدالعزی بن قصی کے حلیف تھے اور اُنکے بھانجے تھے یہ غزوۂ خیبر مین شہید ہوے انکو واقدی نے ذکر کیا ہو اور ابن اسحاق نے نہین انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انس۔ انکی کنیت ابوفاطمہ ہو اسدی ہین۔ انکا ذکر حمزہ کے باب مین گذر چکا ہو۔ ابوعمر نے بیان کیا ہو کہ زہیر بن معبد

یعنی ابو عقیل نے انسے حدیث روایت کی ہے - اور ابو عمرو (نیز) ابو احمد عسکری نے انکو ازدی قرار دیا ہے - انکا تذکرہ تینون نے مختصراً لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انیس - اسلمی - انسے جابر بن عبد اللہ انصاری نے حدیث روایت کی ہے - عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھکو خبر ملی ہے کہ ایک صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حدیث بیان کرتے ہین جو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور مینے اسکو آنحضرت سے نہین سنا پس مین ایک ماہ کی مسافت طے کر کے اُنکے پاس ملک شام مین گیا معلوم ہوا کہ وہ صحابی عبد اللہ بن انیس ہین (مین اُنکے مکان پر گیا) اور اندر کہلا بھیجا کہ جابر آپکے دروازے پر کھڑا ہے - وہ شخص اندر سے واپس آکر مجھسے پوچھنے لگا کیا آپ جابر بن عبد اللہ ہین مینے جواب دیا ہان یہ خبر سنتے ہی عبد اللہ بن انیس باہر نکل آئے اور انھون نے مجھے اور مینے اُنسے معانقہ کیا مینے کہا کہ سنا ہے آپنے ظلم کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے جو مینے آنحضرت سے نہین سنی مجھے خیال ہوا کہ مین مرجاؤن یا آپکی وفات ہو جائے (اور مین محروم رہجاؤن اسی حدیث کے لیے یہان آیا ہون) انھون نے کہا ہان مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ قیامت کے دن سب لوگ [یا (آپنے فرمایا) سب بندے] برہنہ بدن اور برہنہ پا اور غیر مختون اور تہیدست محشور ہونگے پھر اللہ انھین ندا دیگا ایسی آواز سے کہ جسطرح اسکو قریب کے لوگ سنین گے اسی طرح اسکو دور کے لوگ بھی سنین گے (اللہ فرمائیگا) مین بادشاہ ہون مین جزا دینے والا ہون (سنو) کوئی جنتی جنت مین جا نہین سکتا اس حال مین کہ کوئی دوزخی اُس سے اپنے مظلمہ کا طلبگار ہو اور نہ کوئی دوزخی دوزخ مین جا سکتا ہے اس حال مین کہ کوئی جنتی اُس سے اپنے مظلمہ کا طلبگار ہو جب تک مین قصاص نہ دلا دون یہانتک کہ ایک طمانچہ کا بھی قصاص دلاؤنگا لوگون نے پوچھا کہ (یا رسول اللہ) قصاص کیونکر دلایا جائیگا وہان تو ہم تہیدست ہونگے حضرت نے فرمایا نیکیون اور بدیون سے قصاص دلایا جائیگا یعنی ظالم کی نیکیان بقدر ظلم کے مظلوم کو دلا دیجائینگی اور مظلوم کی بدیان ظالم کے سر رکھی جائینگی، انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکو اور عبد اللہ بن انیس جہنی کو ایک ہی باب مین بیان کیا ہے اور یہ بھی کہدیا ہے کہ بعض متاخرین نے ان دونون کو دو بتلایا ہے اور دونون کو دو ترجمہ مین بیان کیا ہے اور مینے دونون کو ایک ہی ترجمہ مین) جمع کر دیا ہے اور دونون سے اسی حدیث کو بیان بھی کیا ہے جسکو ان لوگون نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے یہ بیان کیا ہے کہ ابو حاتم رازی نے اور ابن یونس جہنی کے درمیان میں فرق جان لیا ہے اور میرا خیال ہے کہ دونون ایک ہی ہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انیس - جہنی تھے انصاری ہین بنی سلمہ انصاری کے حلیف تھے - اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ یہ خاندان برک بن وبرہ سے

ہین جو کہ کاہب بن وبرہ قضاعی کے بھائی تھے و نیز کلبی نے ایسا ہی بیان کیا ہو اور یہ بھی کہا ہو کہ یہ عبد اللہ بیٹے ہین انیس بن اسعد ابن حرام بن جلیب بن مالک بن غنم بن کعب بن تیم بن نفاثہ بن ایاس بن یربوع بن البرک بن وبرہ کے۔ برک بن وبرہ کے اولاد جہنیہ مین داخل ہو گئی تھی۔ عبد اللہ مہاجر انصاری عقبی تھے غزوۂ بدر اور احد و نیز ان دونون کے مابعد کے غزوات مین شریک تھے اور ابن اسحاق کا قول ہو کہ وہ (قبیلہ) قضاعہ سے تھے اور بنی نابی کے حلیف تھے جو کہ قبیلہ بنی سلمہ سے تھے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ وہ قبیلہ جہنیہ سے تھے اور انصار کے حلیف تھے اور بعض کا قول کہ وہ (خود) قبیلۂ انصار سے تھے۔ کلبی کا قول ان کل اقوالون کو جامع ہو۔ اس لیے کہ انھون نے نسب کے اعتبار سے خاندان برک بن وبرہ سے قرار دیا ہو اور چونکہ برک بن وبرہ کی اولاد بنی جہنیہ مین داخل ہو گئی تھین لہذا سب جہنی کہلانے لگے اور چونکہ انصار کے حلیف تھے انصاری کہلانے لگے۔ انکی کنیت ابو یحیی ہو انسے انکی اولادون نے یعنے عطیہ اور عمرو اور ضمرہ اور عبد اللہ اور جابر بن عبد اللہ اور بشیر بن سعید نے حدیث روایت کی ہو یہ وہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارہ مین سوال کیا تھا اور یہ عرض کیا تھا کہ میرا مکان فاصلہ پر ہو تو آپ اس رات کو بتلا دیجیے کہ مین بھی اس شب مین حاضر ہون جسپر آپ نے فرمایا کہ جاؤ تیسوین تاریخ کی شب مین آنا یہ ان لوگون مین ہین جو لوگ بنی سلمہ کے بتون کو توڑا کرتے تھے ہمین ابو منصور یعنے مسلم بن علی بن محمد نحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات یعنے محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو قاسم یعنے نصر بن احمد بن المرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن المثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن بقیہ واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن اسحاق نے محمد بن زید سے انھون نے عبد اللہ بن ابی امیہ سے انھون نے عبد اللہ بن انیس سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کبیرہ گناہون مین سب سے بڑھکر شرک اور والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم کھانی ہو اس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہو کہ جب کوئی مچھر کے پر کے مقدار بھی جھوٹی قسم کھاتا ہو تو اسکے دل مین قیامت تک سیاہی پڑھ جاتی ہو۔ انکی وفات سنہ ۵۴ہجری مین ہوئی تھی اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انکو اور ان عبد اللہ کو جنکا ذکر پہلے ہین ایک ہی ترجمہ مین لکھا ہو۔ اور کہا ہو کہ میرے نزدیک دونون ایک ہی ہین اور اس ترجمہ مین ابو عمر کا یہ قول کہ عبد اللہ جہنی سے جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہو اسپر دلالت کرتا ہو کہ وہ بھی دونون کو ایک ہی شمار کرتے ہین۔ اگرچہ پہلے ہین ابن مندہ کا اسامی کہنا غلط نہین تو (فی الواقع) یہ دونون دو ہین۔ اس لیے (کہ اب) اس کلام کی صحت مین کوئی گفتگو نہین کہ وہ اسلمی ہین اور کسی عالم نے عبد اللہ ثانی کو اسلمی بیان نہین کیا۔ بلکہ علما نے انکو انصاری اور جہنی اور قضاعی بیان کیا ہو۔ برک بن وبرہ اور جہینہ قبیلہ قضاعہ سے ہین صحیح یہی ہو کہ یہ دونون ایکسا ہی ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُنیس - زہری - انکا ذکر ابن ابی علی نے کیا ہے اور انھون نے سلیمان بن احمد سے انھون نے حسن بن عبدالاعلی یوسی صنعانی سے انھون نے عبدالرزاق سے انھون نے عبداللہ بن عمر سے انھون نے عیسیٰ بن عبداللہ بن اُنیس زہری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشک کے پاس تشریف لے گئے جو کسی چیز مین لٹکی ہوئی تھی آپنے اُسکے منھ کو کھولا اور کھڑے ہی کھڑے اُس مشک سے پانی نوش فرمایا - انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو جسے ابوغالب السکوشیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن زیا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن نے بیان کیا اور دوسرے نے عبدالرزاق کی سند سے بیان کیا ہے مگر انکی سند مین زہری کا لفظ نہین ہے اور انکے تذکرہ کو عبداللہ بن اُنیس جُہنی کے تذکرہ مین بیان کیا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُنیس یا ابن انس - ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ انکو ابوعبداللہ نے ہزال کے ترجمہ مین ذکر کیا ہے انھین کے تیر سے ماعز رجم کے وقت مقتول ہوے تھے - ممکن ہے کہ یہ عبداللہ جُہنی ہون واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُنیس - عامری - لیلیٰ بنت اشدق نے عبداللہ بن اُنیس بن المنتفق بن عامر سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد بنکر گئے تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین آپکی حضور مین گیا اور آپکو اپنی قوم کے اسلام لانیکی خوشخبری دی تو آپنے فرمایا کہ تم مبارک ہو چنانچہ صبح ہوتے ہی بنی عامر کا پورا قبیلہ آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور سب نے اسلام ظاہر کیا - پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل بنی عامر کے ساتھ بھلائی کرنے کے سوا اور کچھ نہین چاہتا - انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن قیظی - یہ عرابہ اور کباثہ کے بھائی تھے - ابوعمر نے انکے تذکرہ کو مدرجاً اُنکے والد اوس بن قیظی کے تذکرہ مین لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر مین اپنے والد اور اپنے بھائی کباثہ کے ہمراہ شریک تھے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن وقش بن الخزرج - انصاری خزرجی - یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے انسے کوئی روایت مروی معلوم نہین ہوتی ہمین عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے ان لوگون کے نامون مین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے (غزوۂ بدر مین) قبیلہ بنی طریف بن الخزرج سے عبداللہ بن اوس بن وقش تھے

ابن مندہ نے انکو ایسا ہی بیان کیا ہے مگر ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ انکا نسب یون ہے عبداللہ بن سعد بن اوس بن وقش۔ اور بعض لوگون نے عبداللہ بن حق کہا ہے اور بعض نے یون بیان کیا ہے عبداللہ بن احق بن اوس بن وقش اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے نقل کرکے اصحاب بدر کے نامون مین یون بیان کیا ہے کہ انہین عبداللہ بن احق بن اوس بن وقش بن ثعلبہ بن طریف ابن الخزرج (بھی) ہے۔ بعض متاخرین نے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہے کہ انہین عبداللہ بن اوس (بھی) ہے اور انکے والد کو خواہ انکا نام حق ہو یا احق (درمیان سے) چھوڑ دیا۔

مین کہتا ہون جسکو ابن مندہ نے یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہے صحیح ہے ایسا ہی پہلے بھی اسکو روایت کیا ہے جیسا کہ پہلے ترجمہ مین گذر چکا ہے پس (اب) ابن مندہ کی کوئی خطا نہین اس لیے کہ یونس نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور عبدالملک بن ہشام نے بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے یون روایت کی ہے عبداللہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبہ ابن طریف۔ اور اسکو سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے یون روایت کیا ہے عبداللہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبہ بن طریف ابن الخزرج بن ساعدہ۔ پس یہ اختلاف درحقیقت ابن اسحاق سے ہوا ہے تو اسمین ابن مندہ کی کیا خطا ہو سکتی ہے۔ یہ عبداللہ اور سعد بن عبادہ ثعلبہ بن طریف مین جاکر ملجاتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ عبداللہ بن سعد کے تذکرہ مین ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی اوفی۔ ابو اوفی کا نام علقمہ ہے۔ دو بیٹے ہین خالد بن الحارث بن ابی اسید بن رفاعۃ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم کے۔ اسلمی ہین۔ انکی کنیت ابو معاویہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابو ابراہیم ہے اور بعض کا بیان ہے کہ ابو محمد ہے یہ غزوہ حدیبیہ مین شریک تھے اور بیعۃ الرضوان مین (بھی) شریک تھے ونیز غزوہ خیبر اور اسکے مابعد کے غزوات مین شریک تھے یہ ہمیشہ مدینہ مین رہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو کوفہ مین چلے گئے۔ کوفہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین آخری صحابی یہی باقی رہ گئے تھے۔ (امام) احمد بن حنبل نے یزید بن ہارون سے انھون نے اسمعیل بن ابی خالد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مینے عبداللہ بن ابی اوفی کے بازو پہ ایک ضرب (کا داغ) دیکھا تو انسے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے انھون نے فرمایا کہ یہ ضرب حنین کے دن مجھے لگی تھی مینے پوچھا کیا آپ آنحضرت کے ساتھ غزوہ حنین مین شریک تھے انھون نے فرمایا ہان۔ اور بعض لوگون نے اسکے علاوہ اور کچھ بیان کیا ہے عبداللہ ابن ابی اوفی سے عمرو بن مرہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے اصحاب[1] شجرہ ایک ہزار چار سو آدمی تھے اور اسوقت آٹھوان حصہ مہاجرین مین قبیلہ اسلم کا تھا اسمعیل بن ابی خالد اور شعبی اور عبدالملک بن عمیر اور ابو اسحاق شیبانی اور حکم بن عتیبہ اور سلمہ بن کہیل وغیرہ نے

---

[1] جن لوگون نے واقعہ حدیبیہ مین درخت کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انکو اصحاب شجرہ بھی کہتے ہین اور اصحاب بیعۃ الرضوان بھی کہتے ہین ۱۲

انسے حدیث روایت کی ہو ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ اپنی اپنی سندون سے ابوعیسی ترمذی تک خبردی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے ابویعفور عبدی سے انھون نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبداللہ بن ابی اوفی سے ٹڈی کے حلت وحرمت کا سوال کیا تو انھون نے جواب دیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ غزوات کیے ہین انمین ہم لوگ ٹڈی بھی کھاتے تھے ایسا ہی اسکو سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہو اور اسکو (امام) ثوری نے ابویعفور سے نقل کر کے (یون) روایت کیا ہو کہ انھون نے یہ کہا کہ مین نے (آنحضرت کے ہمراہ) سات غزوات کیے اور ہمین ابوعبداللہ یعنے محمد بن محمد بن سرایا بن علی فقیہ بلدی وغیرہ نے اپنی اپنی سندون سے محمد بن اسمعیل جعفی تک خبردی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ ابن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معاویہ نے عمرو سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابواسحاق نے موسی بن عقبہ سے انھون نے سالم بن ابی النضر [جو کہ عمرو بن عبید اللہ کے غلام تھے اور انھون نے انکو مکاتب بنا دیا تھا] روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انکے پاس عبداللہ بن اوفی نے ایک خط لکھکر بھیجا تھا (جسکا مضمون یہ تھا کہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ آگاہ ہو جاؤ جنت تلوارون کے سایہ کے نیچے ہو۔ عبداللہ بن ابی اوفی کی وفات بمقام کوفہ ۸۶ھ ہجری مین ہوئی اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ نابینا ہونیکے بعد انکی وفات ۸۷ھ ہجری مین ہوئی۔ یہ اپنے داڑھی اور سر کے بالون مین مہندی کا خضاب لگاتے تھے انکے (بالون کے) دو گیسو تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

انکا لقب ذو البجادین تھا۔ یہ بیٹے ہین عبدنہم بن عفیف بن سحیم بن عدی بن ثعلبہ بن سعد بن عدی بن عثمان بن عمرو کے۔ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے (اسوقت) انکا نام عبد العزی تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھدیا۔ یہ چچا ہین عبداللہ بن مغفل بن عبدنہم کے۔ انکا لقب ذو البجادین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا وجہ یہ ہوئی تھی کہ جب انھون نے اپنی قوم کے نزدیک اسلام ظاہر کیا تو اُن لوگون نے اُنکے کل کپڑے چھین کر (ننگا کر دیا اور) ایک بجاد یعنی کملی اڑھادی پس یہ اپنی قوم سے بھاگ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ ہوے جب آنحضرت کے قریب پہنچے تو اُس کملی کو دو چاک کر کے ایک کا ازار بنالیا اور دوسرے کا چادر۔ اُسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے پس آپنے انکو ذو البجادین فرمایا۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکو انکی والدہ نے ایک کملی دی تھی اُسی کو دو چاک کر کے ازار اور چادر بنا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے واللہ اعلم۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور آپ ہی کے ساتھ قیام اختیار کیا یہ بہت ہی نرم دل اور فقیہ و فاضل شخص تھے قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ ہمین عبید اللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبردی انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن

ابراہیم بن حارث تیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ قبیلہ مزینہ کے ایک شخص تھے انکا لقب ذوالبجادین تھا۔ یتیم تھے اپنے چچا کی گود مین پرورش پاتے تھے وہی انکو (ضرورت کی چیزین) دیتے تھے اور (طرح طرح کے) احسانات کرتے تھے (پس اسی درمیان مین) انکے چچا کو خبر پہونچی کہ انھون نے دین اسلام قبول کر لیا ہو تو انکے چچا نے انسے کہا کہ اگر تمنے (واقعی) دین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قبول کر لیا ہو تو مجھسے کہدو تاکہ مین اپنی کل چیزین جو مینے تمکو دی ہین لیلون انھون نے جواب دیا بیشک مین مسلمان ہو گیا ہون تم جو چاہو کرلو (پس) انکے چچا نے اپنی دی ہوئی کل چیزین انسے لے لین یہانتک کہ انکے بدن کے کپڑون کو بھی اتار لیا اسوقت وہ اپنے والدہ کے پاس گئے انکی والدہ نے اپنی کملی کے دو ٹکڑے کرکے انکو دیدیے۔ انھون نے ایک ٹکڑے کو تہبند بنالیا اور دوسرے کو چادر پس اسی ہیئت مین وہان سے روانہ ہوکر علی الصباح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچ گئے اور آپہی کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوے تو آپنے تمام لوگون پر نظر ڈالی کہ کوئی شخص باہر سے تو آپکے پاس نہین آیا اور آپ (ہمیشہ فجر کے بعد) ایسا کرتے تھے۔ حضرت نے جب انکو دیکھا تو انسے دریافت کیا کہ تمھارا نام کیا ہو انھون نے جواب دیا کہ میرا نام عبد العزی ہو آپنے فرمایا (عبد العزی نہین) بلکہ تمھارا نام عبداللہ ذوالبجادین ہو تم میرے دروازہ پر رہا کرو۔ چنانچہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر رہنا شروع کیا۔ یہ قرآن مجید اور تسبیح اور تکبیر کو بہت ہی بلند آواز سے پڑھتے تھے (ایک دفعہ) حضرت عمر نے آنحضرت سے عرض کیا کہ کیا یہ شخص ریاکار ہو حضرت نے فرمایا ایسا نہ کہو یہ رقیق القلب لوگون مین سے ہین انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی مین ہوئی تھی۔ اعمش نے ابووائل سے انھون نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہو کہ وہ ایک دفعہ کہتے تھے کہ یہ واقعہ گویا اسوقت ابھی میری نظر کے سامنے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک مین عبداللہ ذوالبجادین کی قبر مین کھڑے ہین اور حضرت ابوبکر اور حضرت ابو عمر رضی اللہ عنہما انکی نعش کو قبر مین دے رہے ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہین کہ تم اپنے بھائی کو مجھسے اور قریب کرو۔ چنانچہ انھون نے اور قریب کر دیا) پس آپنے انکی نعش کو قبلہ کی جانب لیکر لحد مین رکھدیا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبر سے نکل آئے اور باقی کام حضرت ابوبکر اور عمر کے متعلق کر دیا۔ جب وہ اس سے فارغ ہو گئے تو آنحضرت قبلہ کی جانب متوجہ ہوے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرنے لگے کہ اے خدا مین انسے راضی تھا اب تو بھی راضی ہوجا۔ ابووائل نے بیان کیا ہو کہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے کہ (عبداللہ ذوالبجادین کے ساتھ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ لطف و کرم دیکھکر) واللہ مینے یہ تمنا کی کہ کاش انکی جگہ مین ہوتا حالانکہ مین انسے پندرہ برس پہلے اسلام لا چکا تھا اور ایک دوسری سند سے مروی ہو کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا تھا کہ واللہ مینے تمنا کی کہ کاش اس قبر مین مین ہوتا۔ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہو کہ انکی وفات غزوۂ تبوک مین ہوئی مگر محمد بن ابراہیم بن الحارث نے ابن مسعود سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ انکی وفات غزوۂ موتہ مین ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے وہی دعا کی جو اوپر گذر چکی ہو

اور محمد بن ابراہیم کا بیان ہے کہ عبد اللہ نے کہا تھا کہ کاش میں ہی صاحب قبر ہوتا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بحینہ۔ بحینہ اُنکے والد کا نام ہے وہ بیٹی ہیں حارث بن المطلب بن عبد مناف کی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکی والدہ کا نام ازدیہ تھا انکے والد کا نام مالک ہے وہ بیٹے ہیں قشب ازدی کے جو کہ (قبیلہ) ازدشنوءہ سے تھے یہ قبیلہ بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے اور صحابی بھی تھے۔ کبھی یہ اپنے والد اور والدہ کی طرف ایک ہی دفعہ منسوب کیے جاتے ہیں اسوقت میں انکا نسب یوں بیان کیا جاتا ہے عبد اللہ بن مالک بن بحینہ۔ انکی کنیت ابو محمد ہے یہ بہت ہی عابد و فاضل شخص تھے تمام سال روزہ رکھتے تھے۔ انھوں نے (مقام) بطن ریم میں (جاکر) جو مدینہ سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے سکونت اختیار کر لی تھی انکے تذکرہ کو ابو عمر نے انکی کنیت ہی میں لکھا ہے اس لیے کہ یہ کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ عبد اللہ بن مالک کے تذکرہ میں بھی آئیگا۔ اس لیے کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو یہیں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن بعجہ بن زید بن معاویہ بن خشان بن سعد بن ودیعہ بن عدی بن غنم بن الربعہ بن رشدان بن قیس جہینہ بن زید جہنی مدنی۔ انکا نام (قبل اسلام کے) عبد العزی تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بعد اسلام کے) عبد اللہ رکھدیا تھا۔ انکی کنیت ابو بعجہ تھی۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو فتح مکہ میں قبیلہ جہینہ کے علم بردار تھے۔ انسے انکے لڑکے بعجہ اور معاذ بن عبد اللہ بن حبیب نے حدیث روایت کی ہے یحییٰ بن ابی کثیر نے بعجہ بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے والد عبد اللہ بن بدر سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے (عاشورا کے دن) لوگوں سے فرمایا تھا کہ یہ دن عاشورا کا ہے سب لوگ اسمیں روزہ رکھو ایک شخص نے قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) میں نے اپنی قوم کو تو ایسے حال میں چھوڑا ہے کہ اسمیں سے بعض صائم تھے اور بعض غیر صائم۔ اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور جو غیر صائم ہو اُس سے کہدو کہ اس روزہ کو پورا کرلے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ بعجہ کی وفات حضرت قاسم بن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قبل ہو چکی تھی انکا ایک لڑکا تھا انکو لوگ معاویہ کہتے تھے اُنسے دراوردی نے حدیث (بھی) روایت کی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر انکا نسب پورا انھوں بیان کرا گیا حضرمی ہے انکا ذکر مغاربہ میں لکھا ہے اور سلیمان بن احمد نے معجم میں۔ ہمیں ابو موسیٰ ابن ابی بکر مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے

محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابواسامہ نے شعبہ سے انھون نے ابوجویریہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے عبداللہ ابن بدر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے یہ حدیث بیان کرتے ہوے سنا تھا کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ معصیت مین نذر نہین ہو - انکا تذکرہ ابونعیم نے اور ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدیل بن ورقا بن عبد العزی - خزاعی - انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہو - یہ اپنے والد کے ساتھ فتح مکہ کے پہلے اسلام لاچکے تھے اور قبیلہ خزاعہ کے سردار تھے - بعض لوگون کا بیان ہو یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوے تھے انھون نے اور انکے بھائی عبدالرحمن نے (حضرت) علی کے ہمراہ صفین مین مقاتلہ کیا تھا - یہ بہادر شخص تھے حضرت علی کے افضل و خاص شاگردون مین تھے - یہ وہی ہین جنھون نے عبداللہ بن عامر کے ہمراہ ہوکر ۲۹ھ ہجری مین بعہد خلافت عثمان (رضی اللہ عنہ) اہل اصبہان سے مصالحت کی تھی - شعبی نے بیان کیا ہو کہ (واقعہ صفین مین) انکے (بدن) پر دو زرہ اور دو تلوارین تھین اوسی کے ساتھ اہل شام سے مقاتلہ کرتے تھے اور (یہ) کہتے تھے شعر

لم یبق الا الصبر والتوکل ثم التمشی فی الرعیل الاول مشی الجمال فی حیاض المنہل واللہ یقضی ما یشا و یفعل

برابر مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ (حضرت) معاویہ کے پاس پہونچ گئے (اتنے مین) اہل شام نے انکو چارون طرف سے گھیر لیا اور قتل کر دیا - جب حضرت معاویہ نے ان (کے نعش) کو دیکھا تو یہ فرمایا کہ قسم خدا کی اگر (قبیلہ) خزاعہ کی عورتین قدرت پاتین تو وہ بھی ہمسے مقاتلہ کرتین پھر اونکے مردون کا کیا کہنا ہے

کلیث ہزبر کان یحمی ذمارہ رمتہ المنایا قصدہا فتقطرا اخو الحرب ان عضت بہ الحرب عضہا وان شمرت یوما بہ الحرب شمرا

واقعہ صفین ۳۷ہ ہجری مین ہوا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - لیکن ابن مندہ نے فقط یہ بیان کیا ہو کہ عبداللہ بن بدیل بن ورقا کا شمار کتاب طبقات مین اہل اصبہان مین کیا گیا ہو - اور ابونعیم نے یون بیان کیا ہو کہ بعض متاخرین نے عبداللہ بن بدیل بن ورقا کا ذکر کیا ہو انکے متعلق جن لوگون نے بیان کیا ہین انکے اجمع اقوال یہی ہین -

---

۱؎ ترجمہ - اب صرف یہ باقی رہگیا کہ صبر و توکل کیا جائے :: اور پہلے قافلہ کیساتھ کوچ کیا جائے قافلہ سیراب کرنے والے حوضون پر پہونچ گیا اللہ جو چاہتا ہو حکم دیتا ہو اور کرتا ہو ۱۲ ۲؎ کلیب ایک شیر تھے جو غصہ دلانے سے جوش مین آجاتے تھے موت نے ان پر حملہ کیا وہ پراگندہ ہوگئے :: لڑائی کے وہ دوست تھے اگر لڑائی انکو کاٹتی تھی تو وہ بھی اوسے کاٹ لیتے تھے :: اور وہ ان سے مقابلہ کرتے تو مقابلہ کو مستعد ہوجاتے ۱۲ -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ دوسرے بلایل کے لڑکے ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کے متعلق حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بر۔ داری۔ انکا نام طیب تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رکھدیا تھا۔ ابن اسحاق نے انکے تذکرہ کو قبیلۂ داری کے ان لوگوں میں بیان کیا ہے کہ جو لوگ وفد بن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپنے اُن لوگوں کے لیے خیبر کے مال غنیمت سے پچاس وسق حکم دیدیا تھا اسکو ابو علی غسانی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن برار۔ انکی کنیت ابو ہند ہے۔ داری ہیں۔ بعض لوگوں نے بریر بن عبد اللہ بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصراً لکھا ہے کوئی تعجب نہیں کہ یہ اور وہ عبد اللہ جو پہلے مذکور ہو چکے ہیں دونوں ایک ہی ہوں۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بریر بن ربیعہ۔ انسے ابو عبد الرحمن نے حدیث روایت کی ہے۔ انکا شمار اہل مصر میں ہے اسکو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بسر۔ مازنی۔ خاندان مازن بن منصور بن عکرمہ سے ہیں۔ انکی کنیت ابو بسر ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو صفوان ہے۔ انھوں نے دونوں قبلہ (یعنے بیت المقدس اور کعبہ) کی طرف نماز پڑھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک انکے سر پر رکھا تھا اور اُنکے لیے دعا کی تھی۔ یہ اور انکی والدہ اور انکے والد اور انکے بھائی عطیہ اور انکی ہمشیرہ صماء (سب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ انسے اہل شام نے حدیث روایت کی ہے انہیں سے خالد بن معدان اور یزید بن خمیر اور سلیم بن عامر اور راشد بن سعد وغیرہم بھی ہیں۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن عیسی بن سورہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے یزید بن خمیر سے انھوں نے عبد اللہ بن بسر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے مکان پر تشریف لائے تو ہمنے آپکے حضور میں کھانا پیش کیا پس آپنے اُس سے (کچھ تناول) فرمایا اسکے بعد چھوہارے پیش کیے گئے پس آپ اسے کھاتے تھے اور اسکی گٹھلی کو اپنی دو انگشت سبابہ اور وسطی سے

پھینکتے تھے انکی وفات ۸۸ھ ہجری مین ہوئی اُسوقت انکی عمر چورانوے سال کی تھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ
انکی وفات بمقام حمص ۹۶ھ ہجری مین سلیمان بن عبد الملک کے زمانے مین ہوئی اور اسوقت اِنکی عمر سو سال کی تھی (ملک
شام مین صحابہ کے اخیر مین انھین کی وفات ہوئی - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے عبد اللہ بن بسر کو سلمی
اور مازنی دونون بیان کیا ہے مگر یہ صحیح نہین اس لیے کہ سلیم مازن کے بھائی تھے اور عبد اللہ سلیم کے لوگون کے حلیف بھی نہین
تھے تاکہ اسکی وجہ سے انکی طرف منسوب کیے جائین -

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن بسر نصری - ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ مازنی نہین اس لیے کہ قبیلہ بنی مازن قبیلہ بنی نصر کے علاوہ دوسرا قبیلہ ہے انکو طبرانی نے
(اپنی سند مین) مازنی بیان کیا ہے مگر یہ انکی غلطی ہے ہان اسمین شک نہین کہ یہ دونون شامی ہین - انکا تذکرہ ابو عبد اللہ صوری اور
ابو بکر خطیب وغیرہ نے کیا ہے اور ان لوگون نے ان دونون قبیلون مین فرق کیا ہے - پس صحیح یہی ہے - ہمین ابو موسیٰ نے اجازۃً
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب یعنی احمد بن عباس اور ابو بکر قرانی اور ابو بکر صاحانی نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین ابو بکر
ابن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو قاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے فضل بن سہل اعرج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسود بن عامر شاذان نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمسے عبد الصمد
نصری نے بیان کیا ہے جو کہ عبد اللہ بن بسر کے اولاد مین سے تھے وہ کہتے تھے مجھسے عبد الرحمن اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
کہ مین تمہارے دادا عبد اللہ بن حبیب اللہ بن بسر کے پاس ایسے حال مین گیا کہ غزوہ کرنیوالا تھا اور وہ ملک حمص کے امیر تھے
انھون نے مجھسے فرمایا کہ اے ابو عمرو کیا مین تمسے ایک ایسی حدیث نہ بیان کر دون جو تمکو خوش کرے واللہ مینے ابھا وقات اُس
حدیث کو سرکشون سے چھپایا بھی ہے مینے جواب دیا ہان (ضرور فرمائین) پس انھون نے کہا کہ مجھسے میرے والد عبد اللہ
ابن بسر نے بیان کیا کہ ہم سب (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (دولت خانہ کے) صحن مین بیٹھے ہوئے تھے کہ
اتنے مین آنحضرت علیہ السلام (بشاش بشاش) ہملوگون کے پاس تشریف لائے (اُسوقت خوشی مین) آپکا چہرہ مبارک
خوب ہی چمک رہا تھا پس ہم آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ (اسوقت) ہم جو آپ کے چہرہ مبارک
کی روشنی و لطافت کو دیکھ رہے ہین وہ کیا ہم لوگون کو بھی خوش کریگی - آپنے جواب دیا (سنو) ابھی جبرئیل (علیہ السلام) نے
آکر مجھکو یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ عز وجل نے مجھکو شفاعت (کا حکم) دیدیا ہے - اسپر ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ کیا شفاعت فقط
بنی ہاشم کے لیے ہوگی آپنے فرمایا نہین جسپر مینے پھر عرض کیا کیا یہ شفاعت عام قریشیون کے لیے ہوگی آپنے جواب دیا نہین پھر
مینے عرض کیا کیا یہ شفاعت آپکی (تمام) امت کے لیے ہوگی آپنے فرمایا (ہان) یہ شفاعت میری امت مین اُن لوگون کیلیے

ہوگئی ہو گہ گنہگار اور بدکار ہین - ابو عمرو وغیرہ نے بیان کیا ہو کہ عبد اللہ بن بسر سے عمرو بن رویہ نے حدیث روایت کی ہو -
انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو - ابو عمرو کا لکھنا صوری اور خطیب کے قول کی تائید کر رہا ہو کہ یہ مازنی نہین واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیل - کنانی - انکا صحابی ہونا معلوم نہین ہوتا - ہان یہ ضرور ہو کہ انھون نے آنحضرت علیہ السلام کے زمانہ کو پایا ہو -
انسے ابو سلیمان حمصی نے حدیث روایت کی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو - ان دونون کے علاوہ اور لوگون نے
بھی انکا ذکر انکے والد کے تذکرہ مین کیا ہو - انشاء اللہ تعالیٰ اسکو ہم (آگے) بیان کرینگے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بکر بن ربیعہ - سعدی - انکا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ خاندان سعد بن بکر سے ہین - انھون نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور عامر بن طفیل کے قصہ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عامر بن طفیل کے آنے اور جانے اور انکے
موت کے حالات کو بیان کیا ہو - و نیز انھون نے ضحاک بن سفیان کلابی کے اسلام لانے کے حالات بیان کیے یہاں اسی قدر اشارہ
کافی ہو) یہان پہ اُس قصہ کے ذکر کرنیکی ضرورت نہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بکر صدیق - (حضرت) ابو بکر کا اسم مبارک عبد اللہ بن عثمان ہو - انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ اُن لوگون کے نام مین کیا
جائیگا جن لوگون کے والد کا نام عبد اللہ ہو - یہاں پر انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

بکری - انکا نسب معلوم نہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ (عملون مین) سب سے افضل عمل کون
ہو - انسے انکی لڑکی ہیبنہ بنت عبد اللہ بکری نے یہی حدیث روایت کی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت - انصاری - انکا شمار اہل کوفہ مین ہو - ہمین ابو یاسر بن ابن حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے
خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے
جابر سے انھون نے شعبی سے انھون نے عبد اللہ بن ثابت سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ حضرت)
عمر بن خطاب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اپنے ایک (قرابتی بھائی
کے پاس گیا تھا جو کہ قبیلہ بنی قریظہ سے ہے - اُسنے مجھے توریت کا خلاصہ لکھکر دیا ہو - اگر اجازت ہو تو مین آپکو بھی پڑھکر سنا دون

(اسکو سنتے ہی) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک (غصہ سے) متغیر ہوگیا۔ عبد اللہ کہتے ہین کہ (اسوقت) ہمنے حضرت عمر کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک (کی حالت) کو نہین دیکھتے ہین پس حضرت عمر نے فوراً آنحضرت کی طرف مخاطب ہوکر یہ کہا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین حق ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہین۔ اُسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ سے آثار غصہ جاتے رہے اور آپنے یہ فرمایا کہ مجھکو قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر اسوقت تم لوگون مین موسیٰ علیہ السلام بھی آجائین اور تم لوگ انکی اتباع کرو اور مجھکو چھوڑ دو تو یقینی گمراہ ہوجاؤ تم میرے لئے مخصوص ہو اور مین تم لوگون کے لیے مخصوص ہون۔ اسکو خالد اور حریث بن ابی مطر اور زکریا بن ابی زائدہ نے شعبی سے انھون نے ثابت بن یزید سے نقل کرکے روایت کیا ہے۔ و نیز اسکو ہشیم اور حفص بن غیاث وغیرہما نے مجالد سے انھون نے شعبی سے انھون نے جابر سے نقل کرکے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے اہل کتاب کے قصہ کو اُن عبد اللہ بن ثابت کے تذکرہ مین لکھا ہے جنکا تذکرہ انکے بعد ہے؎

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت۔ انصاری انکی کنیت ابو اسید ہے (فتح الف کے ساتھ) اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ابو اسید ہے ضمہ الف کے ساتھ۔ مگر صحیح [illegible]۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ حدیث) روایت کی ہے کہ تم لوگ (روغن) زیتون کو کھاؤ اور اُسکا تیل (بدن مین) لگاؤ۔ اسکو تینون نے بیان کیا ہے۔ اور اسکے قائل ابو عمر بھی ہین کہ شعبی نے (انسے) ایک دوسری حدیث اہل کتاب کے کتابون کے [illegible] کے بارہ مین بیان کی ہے مگر انکی یہ حدیث مضطرب ہے۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ ابو اسید انصاری وہی ہین جن سے ابو طفیل نے حدیث روایت کی ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان ابو اسید انصاری کا نام ثابت ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے (یہانتک) یہ سب ابو عمر کے کلام ہین۔ ابن مندہ نے کہا ہے عبد اللہ بن ثابت انصاری کی کنیت ابو اسید تھی اسکو یحییٰ بن صاعدہ نے بیان کیا ہے اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ ابو حمزہ سے انھون نے ابو طفیل سے انھون نے عبد اللہ ابن ثابت سے نقل کرکے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن ثابت نے (اپنے نزدیک) اپنے لڑکون کو بلوایا اور روغن زیتون منگوا کر اُنسے کہا کہ تم لوگ اسکو اپنے سرون مین ڈالو۔ اُن لڑکون نے انکار کیا پس یہ اُن لوگون کو مارنے لگے اور کہنے لگے کیا تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تیل سے اعراض کرتے ہو۔ ابو طفیل نے بھی روایت کی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ تم لوگ روغن زیتون کو کھاؤ اور بدن مین لگاؤ۔ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن ثابت کی کنیت ابو اسید ہے اسکو بعض متاخرین نے ابن صاعدہ سے نقل کرکے بیان کیا ہے اور یہ ابن صاعدہ میرے نزدیک اس سے کہ جس سے شعبی روایت کرتے ہین مقدم ہین۔ پس (اس تقریر سے معلوم ہوگیا کہ) ابو عمر اور نعیم کا اسپر اتفاق ہوگیا ہے کہ یہ دونون

عبداللہ بن ثابت ایک ہی ہین اور ابن مندہ کے نزدیک دونون درحقیقت دو ہین مگر حق اُنھین دونون کا قول ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت - انصاری - انکی کنیت ابو ربیع ہو - ظفری ہین - خاندان ظفر بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے ہین انکا ذکر جابر بن عتیک کے تذکرہ مین ہو چکا ہو - ہمین ابو احمد بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قعنبی نے (امام) مالک سے انھون نے عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک ... انھون نے عتیک بن الحارث بن عتیک سے جو عبداللہ بن عبداللہ کے نانا تھے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے جابر بن عتیک بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت کے پاس عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپنے انکو حالت غشی مین دیکھکر بلند آواز سے پکارا - انھون نے جواب نہین دیا - تو آپنے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ اے ابو ربیع ہم لوگ اب تمھارے بارے مین بے اختیار ہین - اُسکے بعد عورتون نے چیخ مار کر رونا شروع کیا تو جابر بن عتیک نے عورتون کو منع کیا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو عبدالرحمن جب تک یہ زندہ ہین انکو رونے دو - آخرش انکی وفات اسی مرض مین ہو گئی - اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے کرتہ مبارک مین کفنایا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - بعض لوگون کا بیان ہو کہ ابو ربیع کنیت ان عبداللہ کی ہو جو ان عبداللہ بن ثابت کے لڑکے ہین انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ اپنے موقع پر کیا جائیگا صحیح یہی ہو کہ یہ کنیت انکے والد کی ہو - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو ظفری بیان کیا ہو - مگر ابو عمر نے انکو کسی قبیلہ کی طرف منسوب نہین کیا کلبی نے بیان کیا ہو کہ ابو ربیع کنیت عبداللہ بن ثابت بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن امیۃ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی ہو - یہ اور ظفر (دونون) مالک بن اوس مین جاکر ملجاتے ہین - اس لیے کہ ظفر بیٹے ہین خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے - واللہ اعلم -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بلوی - یہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن خزرج انصاری کے حلیف تھے یہ اور انکے بھائی بحاث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر مین شریک تھے ان دونون کا ذکر بحاث کے تذکرہ مین گذر چکا ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - مگر ابن مندہ نے انکا نسب یون بیان کیا ہو عبداللہ بن ثعلبہ بن خزایہ یعنی خزمہ کی جگہ خزامہ بیان کیا ہو مگر خزمہ ہی صحیح ہو - ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو مگر ابن مندہ پر استدراک کرنیکی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اس لیے کہ ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہو پھر مین نہین سمجھ سکتا کہ کس بنا پر انکو شبہہ ہو گیا شاید یہ وجہ ہو سکتی ہو کہ انھون نے

یہ دیکھا ہو کہ ابن مندہ نے بجات کو جو عبداللہ بن ثعلبہ کے بھائی تھے نہین بیان کیا تو یہ خیال کر لیا ہوگا کہ انھون نے عبداللہ کا بھی
ذکر نہین کیا یا دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہو کہ جہان پر ابن مندہ نے انکا نسب اپنی کتاب مین یون بیان کیا ہو عبداللہ بن ثعلبہ بن حزم
تو اسکو دیکھا خیال کر لیا ہوگا کہ یہ اور ہین۔ حالانکہ یہ فقط نام کا اختلاف ہو ورنہ فی الحقیقت دونون ایک ہی ہین۔ ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ
مع تصحیح نسب انکے بھائی بجات کے تذکرہ مین بیان کیا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن صعیر۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہو۔ انکی کنیت ابو محمد ہو۔ یہ قبیلہ بنی زہرہ کے حلیف تھے زمانہ ہجرت
سے چار سال پہلے پیدا ہوے تھے۔ ہمین ابو جعفر یعنے عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے محمد بن
اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے زہری نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر زہری سے روایت کر کے بیان کیا [اور عبداللہ
ابن ثعلبہ کی پیدایش فتح مکہ کے سال ہوئی تو یہ (بغرض برکت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے گئے تو آپنے
اپنا دست مبارک انپر پھیر دیا اور انکے لیے دعاے برکت کی] (ونیز) ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے کہ جنکا لقب دقاق تھا خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین ابو قاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطالب یعنے محمد بن محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن علی سکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قطن نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم نے عباد بن اسحاق سے انھون نے زہری سے انھون نے عبداللہ بن
ثعلبہ بن صعیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے لیے فرمایا تھا کہ
ان لوگون کو مع خون کے (بغیر غسل دلائے ہوے) دفن کرو اس لیے کہ جتنے مقتول فی سبیل اللہ ہین قیامت کے دن
اسی حال سے اٹھینگے کہ انکے بدن خون مین تر ہونگے اور انکی خوشبو مشک کی خوشبو کے مانند ہوگی انکی وفات سنہ ۸۹ ہجری مین ہوئی
تھی اسوقت انکی عمر تراسی سال کی تھی۔ یہ ان لوگون کے قول کے مطابق ہو کہ جو لوگ اسکے قائل ہین کہ انکی پیدایش زمانہ ہجرت
سے پہلے ہوئی تھی۔ بعض لوگون نے بیان کیا کہ انکی پیدایش ہجرت کے بعد ہوئی تھی اور انکی وفات سنہ ۸۰ ہجری مین ہوئی تھی
اسوقت انکی عمر ترانوے سال کی تھی واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ثمالی۔ صحابی ہین۔ انسے عبدالرحمن بن ابی عوف اور ثور بن یزید نے حدیث روایت کی ہو اور یحییٰ بن سعید نے ثور بن یزید سے
انھون نے عبداللہ ثمالی سے نقل کر کے حدیث روایت کی ہو اور ثور بن یزید یہ بھی کہتے تھے کہ عبداللہ ثمالی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین تھے مگر اہل شام کے بعض لوگون نے انسے اختلاف کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ تابعی تھے۔ انکا تذکرہ

ابن مندہ نے لکھا ہے۔ انکا صحیح نسب یون ہے۔ عبداللہ بن عبداللہ ثمالی۔ انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ اپنے موقع پر کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ثقفی۔ یہ سفیان بن عبداللہ مدنی کے والد ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص ایسی چیز پر ناز کرنے والے ہین جسکے وہ خود مالک نہون انکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مکروفریب کے دو جامے اپنے اوپر ڈال لے۔ انسے انکے ایک بیٹے عثمان نے حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثوب۔ انکی کنیت ابومسلم ہے خولانی ہین۔ انکی کنیت زیادہ مشہور تھی۔ شرحبیل بن مسلم نے کہا ہے کہ ابومسلم مدینہ مین اسوقت آئے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوچکی تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے۔ یہ بہت بڑے فاضل وعابد اور متقی شخص تھے۔ غرض انکے بہت سے فضائل ہین۔ انکا شمار بہتر وافضل تابعیون مین تھا۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ انکی پیدائش غزوۂ حنین کے دن کی تھی اور یہی قول صحیح ہے۔ اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ مین اسلام قبول کرلیا تھا مگر حضرت کو نہین دیکھا تھا اور یہ صحیح ہے۔ انسے محمد بن زیاد الہانی اور ابوادریس خولانی اور شرحبیل بن مسلم اور مکحول نے حدیث روایت کی ہے۔ انھون نے ملک دمشق مین بمقام داریا سکونت اختیار کرلی تھی۔ عمرو یعنی ابوعبیدہ اور معاذ سے مروی ہے کہ ابومسلم ملک روم مین غزوہ کے لیے گئے تو ہمیشہ (اپنی بہادری کی وجہ سے لشکر کے) آگے ہی رہتے تھے ہان جسوقت اور لوگون کو (مقدم ہونیکا) حکم دیا جاتا تو اسوقت پیچھے ہوجاتے۔ افسران لشکر ابومسلم سے برکت حاصل کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ (اسی وجہ سے) انکو مقدم الجیش بناتے تھے۔ یہ واقعہ صفین مین حضرت معاویہ کے ہمراہ شریک تھے اور بطور رجز یہ پڑھتے تھے۔

ما علتی ما علتی ٭ وقد لبست درعتی ٭ اموت عند طاعتی ٭ ٭ ٭

ابومسلم کی وفات بحالت غزوہ ملک روم مین حضرت معاویہ کے زمانہ مین ہوئی تھی۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ وہ شخص جو غزوۂ حنین کے دن پیدا ہوئے تھے وہ ابوادریس خولانی ہین۔ اور ابومسلم تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ مین ایک بڑے آدمی شمار کیے جاتے تھے۔ انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ کنیت کے باب مین پوری طرح بیان کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر۔ بیاضی۔ بیاضہ انصار کا ایک قبیلہ ہے۔ بیاضہ بیٹے ہین عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج اکبر کے۔ ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن عمار نے

سلہ ترجمہ میری خواہش کیا ہے... میری خواہش ... خلیفۂ وقت کی اطاعت مین مرجاؤنگا ۱۲

بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبداللہ بن سفیان نے بیان کیا جو اہل مدینہ سے تھے اور وہان کے پرہیزگار لوگون مین سے تھے وہ کہتے تھے کہ میرے اپنے دادا عقبہ بن ابی عائشہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ مینے عبداللہ بن جابر بیاضی کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے نماز مین دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھے ہوے تھے۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل نے انسے ایک حدیث فضائل (سورہ) فاتحہ کے متعلق نقل کی ہو جسکو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر عبدی۔ بعض لوگون نے انکا نام عبدالرحمن بیان کیا ہو۔ یہ اپنے والد کے ہمراہ عبدالقیس کے اُس وفد مین تھے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تھا چونکہ یہ (اُسوقت) صغیر السن تھے لہذا انکا شمار نہین تھا انھون نے (پہلے) بحرین مین سکونت اختیار کی تھی (اسکے) بعد مین وہان سے منتقل ہوکر بصرہ مین چلے گئے۔ حارث بن مرہ نے نفیس سے [جو کہ اہل بصرہ کے ایک شخص ہین] اور انھون نے عبداللہ بن جابر عبدی سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ مین اپنے والد کے ہمراہ اُس وفد مین تھا جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا تھا آنحضرت نے ہم لوگون کو ان (چار) ظروف سے یعنے دبا اور حنتم اور نقیر اور مزفت مین پانی پینے سے منع فرمایا مگر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور مین اپنے والد کے ہمراہ حج کے لیے گیا تو جسوقت منی مین پہونچا میرے والد نے کہا کہ ہمارے ہمراہ چلو تاکہ حسن بن علی کو سلام کر آئین چنانچہ مین والد کے ہمراہ انکی خدمت مین پہونچا جب حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) نے میرے والد کو دیکھا تو مرحبا کہکر بیٹھنے کے لیے جگہ دی اُسکے بعد کسی نے حضرت حسن سے نبیذ کے گھڑے کا حکم دریافت کیا انھون نے جواب دیا کہ (اسکا استعمال) جائز ہو میرے والد نے عرض کیا کہ اے ابو محمد (آپ ایسا کہتے ہین) بعد اُسکے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے نبیذ کے ظروف کی بابت (ممانعت) فرما چکے انھون نے جواب دیا ہان تمہارے بعد پھر اسکی اجازت ہوگئی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر بن عتیک۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسقدر مروی ہو کہ آنحضرت جبیر کے عیادت کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ اسکو (امام) نسائی نے اپنے سنن مین ایسا ہی بیان کیا ہو۔ اس سند مین اختلاف ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔ مین کہتا ہون کہ اُس شخص کی بابت بہت اختلاف ہو جسکی عیادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی۔ بعض لوگ تو یہ کہتے ہین کہ وہ شخص یہی جبیر ہین اور بعض اسکے قائل ہین کہ وہ جابر ہین اور بعض لوگون نے یہ کہا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی اور بعض نے یہ بیان کیا ہو کہ آپنے عبداللہ بن عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی اور جابر یا جبر وہان موجود تھے اکثر لوگ اسی کے قائل ہین کہ آپنے عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی۔ بیٹے سب

اقوال کو اپنے اپنے موقع پر اسی کتاب میں لکھا ہی اور ہر ہر قول کے قائل کو بھی بیان کر دیا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر خزاعی۔ انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہی۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہی انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی سماک ابن حرب نے انسے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایک شخص کے پیٹ مین کسی لکڑی یا مسواک کا کونچہ لگ گیا تو اُس شخص نے آپ سے عرض کیا کہ آپنے مجھکو تکلیف دی مجھے اسکا بدلہ دیجیے۔ آپنے وہ لکڑی جو آپکے دست مبارک مین تھی اُنکو دیدی اور فرمایا کہ تم اپنا بدلہ لے لو پس اُس شخص نے آپکے شکم مبارک کا بوسہ لیا اور کہنے لگا کہ مینے معاف کیا تاکہ آپ اسی کے عوض مین قیامت کے دن میری شفاعت کریں انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ یہ عبد اللہ ابن جُبیر وہی ہین جنھون نے ابو قیل سے روایت کی ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جُبیر بن النعمان بن اُمیہ بن امرء القیس۔ امرء القیس کا دوسرا نام برک ہی وہ بیٹے ہین ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک ابن اوس کے۔ انصاری ہین اوسی ہین۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر مین شریک تھے۔ غزوۂ اُحد مین شہید ہوے۔ یہ بھائی ہین خوات بن جبیر کے جو صاحب[۱] ذات النحیین کے لقب سے مشہور ہین۔ رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے دن عبد اللہ کو تیر اندازون پر جو پچاس آدمی تھے سردار بنادیا تھا اور فرمادیا تھا کہ تم لوگ ہرگز اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اگرچہ تم دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہین مگر جب مشرکون نے شکست کھائی تو لوگ عبد اللہ بن جبیر کو چھوڑ کر غنیمت لینے کو چلے تو عبد اللہ نے اُن لوگون سے کہا کہ تم لوگ رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا کیا جواب دوگے (مگر انھون نے نمانا) آخرش انکو چھوڑ کر سب چلے گئے پس اتنے مین مشرکون نے آکر انکو شہید کر دیا انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

---

[۱] انکو صاحب ذات النحیین اس وجہ سے کہتے ہین کہ ایک عورت سے جسکا لقب ذات النحیین تھا انکا واقعہ گذرا تھا وہ واقعہ یہ ہی کہ بنی تیم کی ایک عورت زمانہ جاہلیت مین گھی بیچنے کے لیے انکین دو مشک گھی لے کے گھر سے چلی اثنار راہ مین خوات بن جبیر سے انھون نے اس عورت کے حسن و جمال کو پسند کیا اور قریب جاکر کہا کہ تم مجھے اس گھی کا نرخ بتادو مین ہین خرید لون نرخ طے ہو جانیکے بعد خوات نے کہا مجھے گھی کی بانگی بھی دکھا دو پس انھون نے ایک مشک دکھولکر انھون نے گھی دیکھا بعد اُسکے وہ مشک بغیر بند کیے ہونے اُس عورت کو پکڑادی اور دوسری مشک کھولی اور وہ بھی اُس عورت کو پکڑادی جب اُسکے دونو ہاتھ پھنس گئے تو خوات نے اُس سے مقاربت کی اور بعد فراغت کے بھاگ گئی یہ قصہ انکا مشہور ہو گیا پھر خوات اسلام لائے اور غزوۂ بدر مین شریک ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزاح کی طور پر انسے فرمایا کرتے تھے کہ اے خوات تمہاری خرید کیونکر ہوئی تھی اور آپ مسکراتے تھے یہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ مین اس فعل سے پناہ مانگتا ہون ۱۲

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جحش بن رباب بن یعمر بن صبرة بن مرة بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ انکی کنیت ابو محمد ہے۔ اسدی ہیں انکی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ یہ (قبیلہ) بنی عبدشمس کے حلیف تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے (مگر اسمیں کوئی مخالفت نہیں اس لیے کہ) جب حرب بن امیہ کے حلیف ہوگئے تو عبدشمس کے بھی (ضرور) حلیف ہوگئے۔ اسواسطے کہ عبدشمس اسی قبیلہ کے آدمی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب دار ارقم مین چھپے ہین اس سے پہلے عبداللہ اسلام لاچکے تھے۔ یہ اور انکے دونون بھائی ابواحمد اور عبیداللہ اور انکی بہنین زینب بنت جحش جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھین اور ام حبیبہ بنت جحش اور حمنہ بنت جحش یہ سب دونون دفعہ ہجرت کرکے حبش مین گئین تھین۔ عبیداللہ وہین حبش ہین نصرانی ہوکر مرے۔ (انکے بعد) انکی بی بی ام حبیبہ بنت ابی سفیان وہین حبش مین تھین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کرلیا۔ (جب) عبداللہ مع اپنے اہل وعیال اور بھائی کے مدینہ مین ہجرت کرکے گئے تو عاصم بن ثابت کے مکان پر اترے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک سریہ کا سردار بنادیا بقول بعض یہ سب سے پہلے سردار ہین جنکو رسول خدا نے مقرر کیا اور انکی غنیمت بھی پہلی غنیمت ہے جسکو مسلمانون نے لیا۔ انھین نے مال غنیمت کو پانچ حصون پر منقسم کرکے بقیہ کو تقسیم کردیا (اور ایک کو بیت المال کے لیے رکھ لیا) پس پہلا خمس اسلام مین اسی دن ہوا۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے۔ اسحاق بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن جحش نے (میرے والد) سعد سے غزوۂ احد کے دن کہا کہ آؤ اللہ تعالی سے دعا کرین۔ چنانچہ دونون ایک جانب ہوگئے (پہلے) سعد نے دعا کی کہ اے خدا جسوقت مین کل دشمنون سے ملون تو میرا مقابلہ ایسے شخص سے کر جو (حملہ مین) سخت ہو اور اسکا رعب غالب ہو پس مین اس سے لڑون اور اسکو تیری راہ مین قتل کردون اور اسکے ہتھیار دن کو لیلون اسپر عبداللہ بن جحش نے آمین کہی اسکے بعد خود یہ دعا کی کہ اے خدا کل میرے سامنے ایسا شخص آئے جو (حملہ مین) سخت ہو اور اسکا رعب غالب ہو۔ اس سے مین تیرے لیے مقاتلہ کرون اور وہ مجھسے مقاتلہ کرے وہ غالب آکر مجھکو قتل کردے اور مجھکو پکڑکر میری ناک کان کاٹ دے پس جسوقت مین تیرے حضور مین حاضر ہون تو تو مجھسے پوچھے کہ اے عبداللہ کسکی راہ مین تمھاری ناک اور تمھارے دونون کان کاٹے گئے ہین مین عرض کرون کہ تیرے اور تیرے رسول کی راہ مین۔ پس جواب مین تو یہ کہے کہ تمنے سچ کہا۔ سعد کہتے تھے کہ عبداللہ بن جحش کی دعا میری دعا سے بہتر تھی اس لیے کہ اخیر دن مین مینے انکی ناک اور دونون کانون کو دیکھا کہ ایک تاگے مین معلق تھے۔ ہمین ابوالقاسم یعنی یحیی بن اسعد بن یحیی بن بوش ازجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوغالب ابن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین یعنی محمد بن احمد بن علی ابنوسی نے خبر دی ... کہتے تھے ہمین ابواسحاق یعنی

ابراہیم بن محمد بن الفتح جلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یوسف یعنی محمد بن سفیان بن موسی صفار مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے ابو عثمان یعنی سعید بن احمد بن نعیم اطبحی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے ابن مبارک سے سنا وہ کہتے تھے ہمنے سفیان ابن عیینہ نے علی بن زید بن جدعان سے انھون نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن جحش نے غزوہ احد کے دن یہ دعا کی کہ اے خدا مین تجھے قسم دلاتا ہون کہ جب مین کل دشمن سے مقابلہ کرون تو وہ مجھکو قتل کر دے اور میرے پیٹ کو چاک کرے اور میری ناک کان کاٹ لے پھر جس وقت مین تجھسے ملون تو تو مجھسے پوچھے کہ کسکی راہ مین تمھاری یہ حالت ہوئی مین عرض کرون کہ تیری راہ مین۔ چنانچہ انکا دشمنون سے مقابلہ ہوا اور انھون نے انکو قتل کر دیا اور جو انھون نے کہا تھا سب کیا ابن مسیب کہتے تھے کہ مین امید کرتا ہون کہ اللہ تعالی عبداللہ کی اخیر قسم کو پورا کریگا جیسا کہ پہلی قسم کو پورا کیا ہے۔ زبیر بن بکار نے موفقیات مین بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوہ احد کے دن ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عرجون یعنی خرمہ کے درخت کی ایک شاخ دیدی۔ پس وہ انکے ہاتھ مین تلوار ہو گئی (اسی دن سے) وہ عرجون کے لقب سے مشہور ہوے یہ تلوار برابر لوگون کے پاس رہی یہانتک کہ بغا ترکی کے ہاتھ دو سو دینار کو فروخت کی گئی جس نے انکو غزوہ احد مین شہید کیا وہ ابو الحکم بن اخنس ابن شریق ثقفی تھا اسوقت انکی عمر چالیس سال سے کچھ زائد تھی۔ یہ اور انکے ماموں حمزہ بن عبد المطلب ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ عبداللہ بن جحش کے ترکہ کے متولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوے تھے پس آپنے انکے لڑکے کے لیے خیبر کا مال خرید لیا۔ عبداللہ کو لوگ مجدع فی اللہ کہتے تھے زبیر ابن بکار نے حسن بن زید بن حسن بن علی سے نقل کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالی ابن ہشام کو غارت کرے وہ اللہ کا ادب نکرتا تھا۔ مین ایک روز اپنے والد کے ہمراہ اس گھر یعنی دار ارقم مین داخل ہوا اور ہشام بن عبد الملک ابن مروان نے انکو یعنے اپنے لڑکے کو حکم دیا تھا کہ لوگون کا وظیفہ مقرر کر دو اتنے مین عبداللہ مجدع فی اللہ کے لڑکے اسکے پاس آئے اور انھون نے اپنا نسب بیان کیا اور وظیفہ مقرر کرنے کی درخواست کی مگر ابن ہشام نے انکا وظیفہ مقرر نہ کیا حالانکہ اگر کوئی شخص (اپنے شرف کی وجہ سے) آسمان پر اٹھایا جاتا تو عبداللہ کے لڑکے بیشک اسی قابل تھے کہ اپنے والد کے شرف کی وجہ سے آسمان پر اٹھائے جاتے پھر بھی ابن ہشام نے انکا وظیفہ نہ مقرر کیا اور ابن ابی بجیرہ کندی کا وظیفہ مقرر کر دیا اس لیے کہ انھون نے یہ کہا تھا کہ مین تمھارے چچا عمارہ بن ولید بن مغیرہ کے ساتھ رہا ہون۔ پس انھون نے یہ جواب دیکر کہ بیشک ساتھ رہنا انکو نفع دیگا وظیفہ مقرر کر دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جد بن قیس۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہے۔ یہ خاندان بنی سلمہ سے ہین جو انصار کا ایک قبیلہ ہے۔

غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے۔ ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے اُن لوگون کے نام مین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ بیان کیا ہی کہ قبیلہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب سلمہ بن بنی خنسا بن سنان بن عبید سے عبداللہ بن جد بن قیس بن خنسا بھی تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جدعاء۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکے والد کا نام ابو حمساء ہی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ بعض لوگون کا قول ہی کہ یہ کنانی ہین اور بعض لوگ اسکے قائل ہین کہ یہ تیمی ہین اور بعض نے کہا ہی کہ عبدی ہین۔ ان سے عبداللہ بن شقیق نے حدیث روایت کی ہی ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وہیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے خالد حذاء نے عبداللہ بن شقیق سے انھون نے عبداللہ بن جدعاء سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ میری امت کے ایک آدمی کے شفاعت سے اتنے لوگ جنت مین داخل ہونگے جو قبیلہ تمیم کے لوگون سے زائد ہونگے۔ عبداللہ بن جدعاء کہتے تھے کہ مینے عرض کیا (یا رسول اللہ) کیا وہ شخص آپکے سوا کوئی دوسرا ہوگا آپنے جواب دیا (ہان) میرے سوا دوسرا ہوگا اس حدیث کو ایسا ہی بشر بن فضل اور (امام) ثوری اور ابن علیہ اور یزید بن زریع اور علی بن عاصم نے خالد سے انھون نے عبداللہ بن قیس سے نقل کرکے روایت کیا ہی اور عبداللہ بن جدعاء سے عبداللہ بن شقیق نے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کب نبی ہوے تو آپنے جواب دیا جب آدم (علیہ السلام) روح اور جسم کے درمیان مین تھے (یعنے پیدا بھی نہوے تھے)۔۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جراد۔ خفاجی۔ خفاجہ بیٹے ہین عمرو بن عقیل کے اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہی اور بعض لوگون نے انکا نسب یون بیان کیا ہی عبداللہ بن جراد بن المنتفق بن عامر بن عقیل عقیلی۔ یہ صحابی ہین انکے اس نسب کو ابن ماکولا نے بیان کیا ہی۔ انکا شمار اہل طائف مین ہی۔ ان سے انکے بھتیجے یعلی بن اشدق نے حدیث روایت کی ہی۔ ہمین یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زاہر بن طاہر شحامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حسین یعنے محمد بن علی ہاشمی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو حفص یعنے عمر بن احمد حافظ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عیسی بن سکین بلدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہاشم بن قاسم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن اشدق نے عبداللہ بن جراد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ لبید (شاعر) نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مصرعے پڑھکر سنائے تو آپنے اول مین یہ فرمایا کہ تمنے سچ کہا اور دوسرے مین یہ فرمایا

کہ تمنے غلط کہا وہ دونون مصرعے یہ تھے [۱]

الا کل شئی ما خلا اللہ باطل — وکل نعیم لا محالۃ زائل

پہلے کے بعد تو آپنے فرمایا کہ تمنے سچ کہا اور دوسرے کے بعد آپنے فرمایا کہ تمنے غلط بیان کیا اس لیے کہ جنت کی نعمتین ہمیشہ رہنے والی ہین اور یعلی بن اشدق نے انسے یہ بھی روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس شخص نے اُس ذمی پر ظلم کیا جو اپنا جزیہ ادا کرتا ہو اور اپنی ذلت کا مُقر ہو تو مین اُس شخص کا دشمن ہون۔ عبد اللہ بن جراد سے یعلی بن اشدق کے سوا اور کسی نے روایت نہین کی اور وہ ضعیف ہین چنانچہ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ یعلی بن اشدق ضعیف (راوی) ہین وہ ایک دہاتی آدمی تھے۔ لوگوں سے پوچھا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزر بن انس بن عامر بن علی یعلمی۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہے۔ نائل بن مطرف بن رزین بن انس ملے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ جب اسلام کی فتح ہوئی (اُسوقت) ہمارا ایک کنوان دفینہ مین تھا پس مین (اسکے لیے) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپنے مجھکو ایک تحریر لکھکر دیدی۔ اور اُسی کو یحییٰ بن یونس شیرانی نے عبد السلام بن عمر سے انھون نے نائل بن عبد الرحمن بن عبد اللہ جزر بن انس سے روایت کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے باپ دادون سے انھون نے عبد اللہ بن جزر سے روایت کرکے بیان کیا کہ اُس تحریر کی ابتدا یہ تھی۔ ان هذا الکتاب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرزین بن انس۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزء زبیدی۔ انکو ابو بکر بن ابی علی نے صحابہ مین بیان کیا ہے اور انھون نے حیوۃ بن شریح سے انھون نے عقبہ بن مسلم سے انھون نے عبد اللہ بن جزء زبیدی سے نقل کرکے روایت کی وہ کہتے تھے ہمنے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھونا ہوا گوشت کھایا اُسوقت ہم مسجد مین تھے اتنے مین نماز شروع ہوئی پس کسی نے بجز کنکریون مین ہاتھ پوچھنے کے اور کچھ نہ کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ انکو لوگون نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ مگر (صحیح یہ ہے) کہ یہ عبد اللہ حارث بن جزء کے بیٹے ہین۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جعفر ذی الجناحین بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ یہ صحابی ہین۔ انکی والدہ

[۱] ترجمہ۔ جتنی چیزین اللہ (عز وجل) کے ماسوا ہین سب باطل ہین۔ اور جتنی نعمتین ہین سب بالآخر زائل ہونیوالی ہین"

اسماء بنت عمیس خثعمیہ ہین انکی پیدائش حبش مین ہوئی تھی (اس لیے کہ اسکے والدین رضی اللہ عنہما ہجرت کر کے حبش مین گئے تو یہ وہین پیدا ہوے - پس حبش مین سب سے پہلے مسلمان ہو کر پیدا ہونے والے یہی ہین یہ (وہان سے) اپنے والد کے ہمراہ مدینہ مین گئے - محمد بن ابی بکر صدیق اور یحییٰ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے یہ اخیافی بھائی ہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثین روایت کی ہین دنیز انھون نے اپنی والدہ اسماء اور اپنے چچا علی بن ابی طالب سے حدیث روایت کی ہے اور انسے انکے لڑکے اسمٰعیل اور اسحاق اور معاویہ اور محمد بن علی بن حسین اور قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر اور شعبی وغیرہم نے حدیث روایت کی ہین جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اُسوقت عبداللہ دس سال کے تھے - ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنا اپنی سندون سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے سفیان بن عیینہ نے جعفر بن خالد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جسوقت جعفر کے موت کی خبر آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جعفر کے اہل وعیال کے لیے کھانا طیار کرو اس لیے کہ ان لوگون کو (آج) ایسی خبر پہونچی ہو جو (سب کامون سے) اُن سب کو باز رکھنے والی ہو - اور ہمین ابو فضل بن ابی الحسن مخزومی نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مہدی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب نے حسن بن سعد سے جو حسین بن علی بن عبداللہ بن جعفر کے غلام تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھکو اپنا ردیف بنا کر اپنے پیچھے بٹھلا لیا اور آہستہ سے مجھکو ایک حدیث بتلائی جسکو مین کسی سے بیان نہین کرتا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے وقت پردہ کے لیے ریگستان کے ٹیلہ کو پسند فرماتے تھے یا دیوار دن کو پس (حسب عادت مبارک) ایک انصاری کے باغ مین تشریف لے گئے اُس باغ مین ایک (بھوکا) اونٹ (بندھا) تھا اُس اونٹ نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چیخنے لگا اور اُسکی دونون آنکھون سے پانی جاری ہوا (اسکو دیکھکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے نزدیک تشریف لے گئے اور اپنا دست مبارک اُسپر یعنے اُسکے سر سے کوہان تک اور اُسکے دونون موڈھون تک پھیر دیا پس وہ چپ ہو گیا - اُسکے بعد آنحضرت نے دریافت کیا کہ یہ کسکا اونٹ ہے اتنے مین انصار کا ایک جوان شخص آیا اور اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا اونٹ ہے تو آپنے فرمایا کہ تمکو اس جانور کے متعلق خدا سے خوف نہین ہوتا کہ اُسنے تمکو اسکا مالک بنا دیا ہو اور تم اسکو بھوکا رکھتے ہو) اسنے (مجھسے) شکایت کی ہے کہ تم (سواہو کر) اسکو دوڑاتے ہو اور (پھر بھی) بھوکا رکھتے ہو - ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کر کے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عورتون مین بہتر مریم بنت عمران ہین اور عورتون مین

بہتر خدیجہ بنت خویلد ہین عبداللہ بن جعفر ایک کریم اور سخی اور بردبار شخص تھے انکو لوگ بحر الجود کہا کرتے تھے۔ ہمین ابو محمد
یعنی قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اذناً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے ابو الحسن یعنی علی
ابن احمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن بن ابی الحدید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابو بکر نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن احمد بن ربیعہ بن زبیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن قاسم بن خلاد نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمے اصمعی نے عمری وغیرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر نے زبیر بن عوام کو دس لاکھ درہم
قرض دیے پس جب زبیر شہید ہوے تو انکے لڑکے عبداللہ نے عبداللہ بن جعفر سے کہا کہ مینے اپنے والد کے وصیت نامہ مین
لکھا ہوا دیکھا ہے کہ انکا دس لاکھ درہم آپکے ذمہ چاہیے عبداللہ بن جعفر نے جواب دیا بیشک وہ سچے ہین جب تم چاہو مجھ سے وصول
کرلو اسکے بعد جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن جعفر سے کہا کہ اے ابو جعفر مجھکو وہم ہو گیا تھا وہ مال
آپ ہی انکے ذمہ ہے اسپر ابو جعفر نے جواب دیا نہین اب وہ مال انھین کا ہے اسے مین نہین لونگا عبداللہ بن زبیر نے کہا مین
اسکو گوارا نہین کرتا کہ آپ نہ لین اسپر پھر ابو جعفر نے کہا کہ اگر تم منظور کرو تو وہ مال انھین کا ہے اسے دینے کی ضرورت نہین اور اگر تم
اسکو بہتر نہین سمجھتے تو مین تمھین مہلت دیتا ہون تم جب چاہو ادا کر دو اور اگر تم اسے بھی پسند نہین کرتے تو میرے ہاتھ انکا کوئی
مال فروخت کر دو عبداللہ بن زبیر نے اسکو پسند کیا اور کہا کہ مین ضرور کوئی چیز آپکے ہاتھ فروخت کرونگا مگر ذرا پہلے لوگون سے
قیمت کرالون۔ پس وہ گئے اور قیمت کرا کر ابو جعفر کے پاس آئے اور کہا کہ مین یہ سمجھتا ہون کہ آپ ہی تنہا چلین اور کسی دوسرے کی
جانیکی ضرورت نہین مگر چنانچہ ابو جعفر انکے ہمراہ گئے اور عبداللہ بن زبیر نے انکو ایک ویران زمین دیدی اور انکی قیمت انسے بیان
کر دی جب اس سے فارغ ہو گئے تو عبداللہ بن جعفر نے اپنے غلام سے اسی جگہ اشارہ کر کے کہا کہ اس جگہ مصلی بچھا دو پس اس
غلام نے اسی جگہ ایک غیر ہموار زمین مین مصلی بچھا دیا۔ اسپر عبداللہ بن جعفر نے دو رکعت نماز نہایت ہی طویل سجدے کے ساتھ پڑھی
اور دعا کی جب دعا وغیرہ سے فارغ ہوے تو آپنے غلام کو حکم دیا کہ میرے سجدہ کی جگہ کو کھودو چنانچہ اسنے کھودا پس یکایک وہان
پانی کا چشمہ نکل آیا۔ عبداللہ بن زبیر نے اسکو دیکھکر کہا کہ میری زمین واپس کر دیجئے تو عبداللہ بن جعفر نے جواب دیا کہ میری
دعا اور اسکی مقبولیت کہان جائیگی مین (ہرگز) واپس نکرونگا۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور جب اسکے قبضہ مین وہ زمین آگئی تو عبداللہ
ابن زبیر کے زمانہ کے اعتبار سے بہت کچھ زیادہ آباد ہو گئی۔ عبداللہ بن جعفر کے جود و کرم اور تحمل و بردباری کے اتنے واقعات
ہین کہ انکا احاطہ نہین ہو سکتا انکی وفات مدینہ مین حجاف کے سال سنہ ۸۰ ہجری مین ہوئی تھی اسوقت حاکم مدینہ ابان بن عثمان
تھے انھون نے خود آکر انکے غسل اور تجہیز و تکفین مین شرکت کی لونڈیان انکے تخت کے پیچھے تھین اور انھون نے اپنے گریبانون
کو چاک کر ڈالا تھا۔ بہت بڑا اژدحام انکے جنازہ پہ تھا۔ ابان بن عثمان نے انکے جنازہ کو اٹھایا اور بقیع تک برابر ساتھ رہے

اُنکی دونون آنکھون سے آنسو بہ رہے تھے اور کہتے تھے واللہ تم بہت اچھے آدمی تھے تم مین کوئی برائی نہ تھی واللہ تم شریف اور بہت ہی بھلائی اور صلہ رحم کرنیوالے آدمی تھے۔ سال حجاف کی وجہ تسمیہ یہ ہو کہ (حجاف کے معنی سیلاب کے ہین) اُس سال مدینہ مین بہت بڑا سیلاب آیا تھا جسمین بہت سے حجاج اور اونٹ مع اسباب کے بہ گئے تھے اِنکے جنازہ کی نماز ابان بن عثمان نے پڑھائی۔ انکی قبر پر (بعد مین) یہ دو شعر لکھے ہوئے دیکھے گئے اشعار

مقیم الی ان یبعث اللہ خلقہ لقاؤک لا یرجی وانت قریب تزید بلی فی کل یوم ولیلۃ وتنسی کما تبلی وانت حبیب

بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکی وفات ۸۲ھ مین ہوئی تھی مگر پہلا قول اکثر وں کا ہو مدائنی نے کہا ہو کہ اسوقت انکی عمر نوے سال کی تھی اور بعض کا بیان ہو کہ ۹۱ سال کی تھی اور بعض اسکے قائل ہین کہ اسوقت ۹۲ سال کی عمر تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو حمزہ ہو۔ یہ بوعی ہین۔ انسے انکی لڑکی حمزہ نے حدیث روایت کی ہو اور وہ بھی صحابیہ ہین چنانچہ وہ کہتی تھین کہ مجھکو میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے اور یہ عرض کیا کہ میری اس لڑکی کے لیے دعاء برکت کردین پس آپنے مجھکو اپنی گود مین بٹھال لیا اور اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جہم بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی قریشی عدوی۔ یہ عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی ہین فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے ملک شام مین غزوہ کے لیے گئے اور بمقام اجنادین شہید ہوئے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جہیم بن الحارث بن الصمہ بن زید مناہ بن حبیب اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ بیٹے ہین عمرو بن جموح بن حرام بن غنم ابن کعب بن سلمۃ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردۃ بن تزید بن جشم بن خزرج کے۔ انصاری ہین سلمی ہین۔ انکی کنیت ابو جہیم ہو۔ یہ معاذ اور خراش فرزندان صمہ کے بھتیجے ہین اور ابی بن کعب کے بھانجے ہین۔ انسے بشیر بن سعید اور عمیر نے جو ابن عباس کے غلام تھے حدیث روایت کی ہو۔ یزید بن خصیفہ نے مسلم بن سعید سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مجھے ابو جہیم نے خبر دی کہ دو شخصون نے ایک آیت مین اختلاف کیا اور دونون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا (کہ صحیح کون ہو) تو آپ نے جواب دیا کہ بلاشبہ قرآن سات لغتون مین نازل کیا گیا ہو پس تم لوگ ہرگز قرآن مین نہ جھگڑو اس لیے کہ قرآن مین جھگڑنا موجب کفر ہو جاتا ہو

۵۱ ترجمہ۔ اسوقت تک کہ اللہ اپنی مخلوق کو مبعوث فرمائے تلوار پہین رہنا ہو اب تمھارے دیدار کی امید نہین حالانکہ تم قریب ہو۔ روز بروز تمھارا جسم گھٹتا چلا جائیگا اور جیسے جیسے تمھارا جسم گھٹیگا تمھاری یاد بھی فراموش ہو جائیگی حالانکہ تم محبوب ہو ۱۲

اور یہ حارث یزید بن بشر بن سعد سے بھی مروی ہے اور یہی صحیح ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث۔ انکی کنیت ابو اسحاق ہے۔ انکا تذکرہ عسکری اور ابو بکر بن ابی علی وغیرہما نے صحابہ میں کیا ہے۔ ہمام بن قتادہ سے انھوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن الحارث سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حلہ ستائیس اونٹنی کے عوض میں خرید کیا تھا اور اسکو پہنا بھی کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عبد اللہ حارث بن نوفل کے بیٹے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں اس لیے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ کیا جائیگا ان عبد اللہ کا پورا نسب یہ ہے۔ عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم۔ ہاشمی ہیں مدینہ کے رہنے والے تھے بعد کو بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا تو بصرہ والوں نے بالاتفاق انکو پسند کیا اور سب نے ملکر اپنا سردار بنا لیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ انکے والد ہاشمی ہیں اور انکی والدہ خاندان بنی امیہ سے ہیں اس لیے کہ انکی والدہ ہند بنت ابی سفیان بن حرب ہیں اور ان لوگوں نے خلیفہ وقت کے متعلق بھی بیان کیا کہ وہ بھی ہمارے کام سے راضی ہے انکا لقب ببہ ہے انکی کنیت انکے لڑکے اسحاق کی وجہ سے ابو اسحاق ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے مگر انکی حدیث مرسل ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور انھوں نے حضرت عمر اور عثمان اور علی اور عباس اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم وغیرہم سے حدیث روایت کی ہے اور ان سے انکے دونوں لڑکے اسحاق اور عبد اللہ اور سلیمان بن یسار اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور بیہقی اور عمر بن عبد العزیز نے حدیث نقل کی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن اسد بن جندل بن عامر بن مالک بن تیم بن الدول بن حل بن عدی بن عبد مناہ بن اد بن طانجہ۔ بعض نے انکے دادا کا نام امیہ بیان کیا ہے انکی کنیت ابو رفاعہ ہے۔ عدوی ہیں انکا شمار بہترین صحابہ میں تھا۔ انکے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ انکا نام عبد اللہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تیم بن اسد ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت باب میں انکا تذکرہ پوری طرح کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن امیۃ الاصغر بن عبد شمس۔ لوگ حارث کو ابن علیہ بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ امیۃ اصغر کی اولاد کو امیہ کی والدہ عبلہ کی طرف منسوب کر کے عبلات بھی کہتے ہیں۔ عبد اللہ نے بڑی عمر پائی تھی یہانتک کہ انھوں نے بڑھاپے میں حضرت

معاویہ کے خلافت کا زمانہ پایا تھا چونکہ عبد شمس انکے قریبی رشتہ کے تھے لہذا مکہ مین انکا مکان عبد اللہ کو دیا تھا جب حضرت معاویہ اپنی خلافت کے زمانہ مین حج کے لیے مکہ مین تشریف لے گئے تو اس مکان مین بھی گئے اور اسکو دیکھنا شروع کیا پس یہ تلوار لیکر انکے مارنیکو نکل آئے اور یہ کہا کہ اللہ تمھارا پیٹ نہ بھرے کیا تمکو خلافت کافی نہین ہو کہ یہان آکر اب مکان چھیننے کی فکر کرتے ہو۔ پس انکے بعد حضرت معاویہ ہنستے ہوے اس مکان سے نکل کر چلے گئے یہ دادا ہین ثریا بنت علی بن عبد اللہ کے جنکے ساتھ عمر بن ابی ربیعہ کو عشق تھا۔ اسکو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن اوس۔ عارم۔ ابو فضل نے ابن مبارک سے انھون نے حجاج بن ارطاۃ سے انھون نے عبد الملک بن مغیرہ سے انھون نے عبد الرحمن بن بیلمانی سے انھون نے اوس سے انھون نے عبد اللہ بن الحارث بن اوس سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی حج کرے یا عمرہ تو چاہیئے کہ چلتے وقت خانہ کعبہ کا طواف کرلے اوس کہتے تھے اس حدیث کو سنکر حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ تمھاری خرابی ہو تمنے مجھسے پہلے سے یہ حدیث کیون نہ بیان کی انکے علاوہ اس حدیث کو اور لوگون نے ابن مبارک سے نقل کر کے بیان کیا ہو مگر ان لوگون نے ابن بیلمانی سے انھون نے عمرو بن اوس سے انھون نے حارث بن عبد اللہ بن اوس سے روایت کر کے بیان کیا ہو نیز اس حدیث کو محاربی نے حجاج سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہو اور وہ صحیح ہو۔ ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سند ون سے ابو عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نصر بن عبد الرحمن کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محاربی نے حجاج بن ارطاۃ سے انھون نے عبد الملک بن مغیرہ سے انھون نے عبد الرحمن بن بیلمانی سے انھون نے عمرو بن اوس سے انھون نے حارث بن عبد اللہ بن اوس سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے ہوے سنا تھا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث جابلی۔ انکی کنیت ابو مجیبہ ہو انکی حدیث صوم کے متعلق مشہور ہے۔ ابو عبد اللہ بن علی بن بحر بلخی نے مفردات اسماء مین بیان کیا ہو کہ انکا نام عبد اللہ بن الحارث ہو مگر ابن مندہ وغیرہ نے انکو ان لوگون مین بیان کیا ہو جنکا نام معلوم نہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن جزء بن عبد اللہ بن معد یکرب بن عمرو بن عسیم بن عمرو بن عمرو بن زبید۔ زبیدی۔ زبید یمن کے قبیلہ کے

یہ دارث تھے - یہ ابو وداعہ سہمی کے حلیف تھے انھون نے مصر مین سکونت اختیار کرلی تھی اور بڑی عمر پاکر وہین انکی وفات ہوئی یہ بھتیجے ہین محمیہ بن جزء کے جو غزوۂ بدر کے دن تقسیم غنیمت پر مامور تھے - ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ عبد اللہ بیٹے ہین ابو مالک بن حارث بن عبید بن مالک کے - قبیلۂ بنی سہم کے حلیف تھے انکی کنیت ابو حارث ہو غزوۂ بدر مین شریک تھے ۸۶ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی - بعض لوگون کا بیان ہو کہ غزوۂ یمامہ مین شہید ہوے اسکو مجھسے ابو سعید بن یونس نے بیان کیا - یزید بن ابی حبیب اور عقبہ بن مسلم وغیرہما نے انسے حدیث روایت کی ہو - ہمین اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سند وان سے محمد ابن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے عبد اللہ بن مغیرہ سے انھون نے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مینے کسی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تبسم کرنیوالا نہین دیکھا - اور دراج یعنے ابو سمح نے عبد اللہ بن حارث زبیدی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا تھا کہ بلاشبہہ دوزخ مین بہت سے سانپ اونٹ کی گردنون کے برابر ہوتے ہین اگر وہ کسی کو ایک ڈنک لگا دینگے تو وہ شخص چالیس سال تک اُسکے زہر مین مبتلا رہیگا انکی وفات ۸۵ھ یا ۸۶ ہجری مین ہوئی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - میرے نزدیک ابن مندہ کے اس قول مین کہ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوے شبہہ ہو - واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن ابی ربیعہ بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم - قریشی مخزومی یہ صحابہ مین ذکر کیے گئے ہین مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ میرے نزدیک انکا صحابی ہونا صحیح نہین اور انکی حدیث بھی مرسل ہو اسلیے ابن جریج نے عبد اللہ بن ابی امیہ سے انھون نے عبد اللہ بن حارث بن ابی ربیعہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے ایک حدیث سارق کے قطع ید کے متعلق روایت کی ہو - پس ابو عمر کہتے تھے کہ میرا گمان ہو کہ یہ عبد اللہ راوی حدیث وہ ہین جو حارث بن عبد اللہ ابن عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کے بیٹے ہین اور عبد الرحمن بن حارث کے بھائی ہین - پس اگر واقعی یہ عبد اللہ وہی ہین تو اس حدیث کے مرسل ہونے مین کوئی شک نہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو - مگر انکے متعلق اُنکا کلام بھی یہی ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن زید بن صفوان بن صباح بن طریف بن زید بن عمرو بن عامر بن ربیعۃ بن کعب بن ربیعۃ بن ثعلبہ بن سعد ابن ضبیعہ بن اد ضبی صباحی - یہ وفد بکر بن وائل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے تو آپنے انکا نام عبد اللہ رکھدیا انکا (یہ) نسب ابن کلبی اور ابن حبیب نے بیان کیا ہو - اور ابن حبیب نے (یہ بھی) کہا ہو کہ قبیلہ عنزہ مین بھی صباح ہین اور

قبیلہ عبد قیس میں بھی ایک صحابی ہیں - اس جگہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور انہوں نے ابن حبیب اور کلبی سے نقل کرکے انکے نسب کو ایسا ہی بیان کیا ہو - اور میں میرہ روایت کو جمہرہ کلبی کے متعلق خیال کر رہا ہوں وہ روایت ان لوگوں کی ہو جنکو میں نے عبد اللہ بن زید بن صفوان کے تذکرہ میں لکھا ہو جو عنقریب ذکر کیے جائینگے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث - انکی کنیت ابو رفاعہ ہو - عدوی ہیں انکا تذکرہ تمیم بن اُسید اور عبد اللہ بن حارث بن اسد کے تذکرہ میں گذر چکا ہو - انشاء اللہ تعالی پھر انکا ذکر کنیت کے باب میں کیا جائیگا - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن ابی ضرار - ابو ضرار کا نام حبیب ہو وہ بیٹے ہیں حارث بن عائذ بن مالک بن جذیمہ کے جو مصطلق کے لقب سے مشہور تھے - انکے مصطلق کہلانیکی وجہ یہ تھی کہ مصطلق کے معنی خوش گلو کے ہیں اور انکی آواز اچھی تھی - جذیمہ بیٹے ہیں سعد بن کعب ابن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو مزیقیہ بن عامر کے جنکا لقب ماء السماء تھا - لوگ عمرو بن ربیعہ کی اولاد کو خزاعہ کہتے ہیں - عبد اللہ بھائی تھے جویریہ بنت حارث کے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ بنی مصطلق کے قیدیوں میں آئی تھیں عبد اللہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور راستہ میں کسی جگہ توشہ دان جو انکے ہمراہ تھا وہ اور ایک سیاہ فام لونڈی گم ہوگئی - جب آپکے حضور میں پہنچے تو آپنے سب قیدیوں کو دیکھ بھالا فرمایا کہ تم کیا اچھی چیز لائے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو کچھ نہیں لایا تو آپنے فرمایا توشہ دان اور سیاہ لونڈی کہاں ہو جو فلاں جگہ غائب ہوگئی ہیں انہوں نے یہ عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ معبود ہو اور آپ اُسکے رسول ہیں واللہ میرے ساتھ کوئی نہ تھا اور کوئی مجھسے سبقت کرکے آپکی خدمت میں حاضر ہوا - اُسکے بعد عبد اللہ اسلام لے آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمادیا کہ تم ہجرت کرکے بمقام برک الغماد چلے جاؤ - انکا ذکر ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم جوکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے - انکا نام (پہلے) عبد شمس تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھدیا - عبد اللہ کی وفات (بمقام) صفراء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں ہوئی اور آنحضرت نے انکو قمیص مبارک میں کفنادیا اور آپنے (اُسوقت) یہ فرمایا کہ یہ سعید تھے انکو انکی سعادت نے اٹھالیا - انکا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہو اور کہا ہو کہ انکو مصعب وغیرہ نے بیان کیا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمرو بن مومل- قریشی عدوی- یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے مگر صحابی نہیں ہیں انکی اولاد مین ابوبکر یعنے محمد بن عبد اللہ بن حارث بن عمر ہین وہ خوارج کی رائے کو پسند کرتے تھے اور قدیم کے وان جعبدلہم ابن یحیی کندی کے ساتھ کہ جنکو لوگ طالب حق کہتے تھے اتفاق کرکے آئے تھے اور اپنی قوم سے مقاتلہ کرتے تھے- انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے-

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن عویمر- انصاری اور بعض لوگون نے مزنی کہا ہے- انسے محمد بن نافع بن عجیر نے حدیث روایت کی ہے انھون نے کہا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پھوپھی سہیمہ بنت عویمر کے بارہ مین وہی حکم فرمایا تھا جو حکم پہلے مسلمانون کی عورت کے لیے فرما چکے تھے- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے-

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم- قریشی سہمی- یہ سائب کے بھائی ہین- ابن کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے واقدی اور ابن اسحاق نے انکے نسب مین بجائے سعد کے سعید بیان کیا ہے- انکو ابوعمر نے کہا ہے یہ حبش مین ہجرت کرکے گئے تھے اور شاعر بھی تھے یہ وہی ہین جو مبرق کے لقب سے بوجہ اس شعر کے مشہور تھے شعر

اذا انا لم ابرق فلا یسعنی   من الارض بر ذو فضاء ولا بحر

اسی قصیدہ کا ایک شعر یہ بھی ہے ؎

وتلک قریش تجحد اللہ ربہا   کما جحدت عاد و مدین و الحجر

یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ اُن اشعار مین جو حبش مین کہے گئے تھے عبد اللہ بن حارث بن قیس بن عدی کے بھی اشعار ہین جب انھون نے حبش مین امان پائی تو نجاشی کے وزیر وزرا کی تعریفین کین اور لاخوف و خطر اللہ کی عبادت کرنے لگے اپنے دین مین کسی سے خوف نہین کرتے تھے پس اُسیوقت انھون نے چند اشعار کہے انکے بعض شعر یہ ہین

اذ وجدنا بلاد اللہ واسعۃ   تنجی من الذل والمخزاۃ والہون

فلا تقیموا علی ذل الحیاۃ ولا   خزی فی الممات وعتب غیر مامون

؎ ترجمہ اگر مین اپنی تلوار نہ نکالون تو مجھے کوئی حکومت والی زمین جگہ نہین دیسکتی خواہ خشکی ہو یا تری ۱۲ ؎ ان قریشیون نے بھی اپنے پروردگار کا یعنے انکار کیا ہے جس طرح قوم عاد اور اہل مدین اور اہل حجر نے کیا تھا ۱۲ ؎ ترجمہ ہمنے خدا کے شہرون کو بہت وسیع پایا کہ وہ ذلت و رسوائی اور خواری سے نجات دیتے ہین پس اے لوگو تم ذلت کی زندگی پر قائم نہ رہو اور نہ موت کی ذلت پر اور نہ ایسی جگہ جہان ہلاکت کا اندیشہ ہو امن نہ ہو ۱۲

انا تبعنا رسول اللہ واطرحوا قول النبی وعاقوا فی الموازین

جبد اللہ بن حارث اور اُنکے بھائی سائب بن حارث غزوۂ طائف کے دن شہید ہوے۔ یونس نے ابن اسحاق سے نقل کرکے ایسا ہی بیان کیا ہو ونیز اسکو زبیر وغیرہ نے بیان کیا ہو اور بعض لوگوں نے کہا ہو کہ یہ اور انکے بھائی ابو قیس غزوہ یمامہ کے دن شہید ہوے پس اُسی دن سے بنی حارث کی اولادوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم۔ قریشی ہاشمی۔ یہ اور انکے والد صحابی تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہو کہ انھوں نے آنحضرت کا زمانہ پایا تھا اور انکے والد صحابی تھے۔ انکی والدہ ہند بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو برس پہلے یہ پیدا ہوے تھے انکو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لیگئے تو آپنے اپنے منھ سے چھوہارا چبا کر انکے تالو میں لگا دیا اور انکے لیے دعا فرمائی۔ کنیت انکی ابو محمد ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو اسحاق لقب انکا ببہ ہو یہ لقب اسوجہ سے ہوا کہ انکی والدہ بچپن میں انکو کھلایا کرتی تھیں اور کہتی تھیں شعر

لانکحن ببہ جاریۃ خدبہ مکرمۃ محبہ تجب اہل الکعبہ

یہی ابن جنکو یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد اہل بصرہ نے انکو اپنا سردار بنالیا تھا اُس وقت تک کے لیے جب تک کہ لوگ کسی خلیفہ کی خلافت پر متفق ہوں اُنکے سردار بنانے کی وجہ یہ تھی کہ انکے والد بنی ہاشم سے تھے اور انکی والدہ خاندان بنی امیہ سے تھیں پس لوگوں نے یہ خیال کیا کہ جو خلیفہ ہوگا وہ انکی سرداری سے خوش رہیگا۔ پھر یہ عبد اللہ بصرہ ہی میں رہے اور عمان میں بمقام عمان وفات پائی عمان جانیکی وجہ یہ ہوئی کہ یہ ابن اشعث کے ہمراہ تھے جب ابن اشعث نے حجاج کی بیعت توڑی اور اُس سے جنگ کی تو ابن اشعث کو شکست ہوئی پس عبد اللہ عمان کی طرف بھاگ گئے اور وہیں وفات پائی۔ علی بن مدینی نے کہا ہو کہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عمر و عثمان اور علی اور ابن عباس اور صفوان بن امیہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہو۔ بہت معتبر شخص تھے ان سے انکے بیٹے عبد اللہ اور عبید اللہ اور اسحاق اور عبد الملک بن عمیر وغیرہم نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہو اور انکا نام اسی طرح بیان کیا ہو عبد اللہ بن حارث ابو اسحاق۔ انکا تذکرہ اور جو کچھ اسکے متعلق باتیں تھیں اوپر بیان ہو چکی ہیں۔

۱؎ ترجمہ۔ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرلی ہو اور ان لوگوں نے نبی کے قول کو چھوڑ دیا ہو یہ لوگ قیامت کے دن نقصان میں رہینگے ۱۲ ۲؎ ترجمہ۔ میں ببہ کا نکاح کسی فربہ لڑکی سے کردونگی جو عزت دار اور (اپنے شوہر سے) محبت کرنے والی ہوگی اور حسن وجمال میں تمام اہل کعبہ سے فائق ہوگی ۱۲

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ہشام بن مغیرہ۔ مخزومی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو مگر بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکی حدیث مرسل ہو اور یہ صحابی نہین ہین واللہ اعلم بان اتنا ضرور ہو کہ انکی پیدائش آنحضرت علیہ السلام کے زمانہ مین ہو چکی تھی اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے یہ ابوجہل بن ہشام کے بھتیجے ہین اور اُنکے والد مشہور شخص ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک۔ انصاری۔ یہ غزوۂ احد مین شہید ہوے اور انکی کوئی اولاد باقی نرہی اور انکے بھائی عمرو بن حارث بھی غزوۂ اُحد مین شہید ہوے اور انکی بھی کوئی اولاد باقی نرہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن النعمان۔ انصاری۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہو۔ یہ اہل مدینہ مین شمار کیے جاتے ہین۔ اسحاق بن ابراہیم بن عبداللہ بن حارثہ بن نعمان نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن حارثہ سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ جب صفوان بن امیہ جمحی مدینہ مین گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تم کسکے مکان پر اُترے ہوے ہو۔ انھون نے جواب دیا کہ عباس بن عبدالمطلب کے مکان پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تو بہت بڑے قریشی کے یہان ٹھیرے ہو جو کہ قریش کے ساتھ بہت ہی محبت کرنیوالے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حبشی خثعمی۔ یہ برابر مکہ مین رہے۔ صحابی ہین۔ عبید بن عمیر اور محمد بن جبیر بن مطعم نے انسے حدیث روایت کی ہو۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عثمان بن ابی سلیمان نے علی ازدی سے انھون نے عبید بن عمیر سے انھون نے عبداللہ حبشی سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہو تو آپنے جواب دیا کہ وہ ایمان جسمین کسی طرح شک نہو اور وہ جہاد جسمین خیانت نہو اور حج مبرور۔ اُسکے بعد پھر اُسنے دریافت کیا کہ نمازون مین سب سے افضل کون نماز ہو تو آپنے فرمایا کہ وہ نماز جسمین قرات اور دعا زیادہ ہو۔ پھر اُسنے دریافت کیا کہ صدقون مین افضل صدقہ کون ہو تو آپنے جواب دیا کہ بدکلامی کو چھوڑ دینا۔ پھر اُسنے پوچھا کہ افضل ہجرت کون ہی تو آپنے فرمایا افضل مہاجر وہ شخص ہو کہ جتنی چیزین اللہ نے اسپر حرام کی ہین سب کو چھوڑ دے۔ پھر اسنے عرض کیا کہ افضل جہاد کون ہو آپنے فرمایا کہ افضل مجاہد وہ شخص ہو جو اپنا مال و جان دیکر کافرون سے لڑے اُسکے بعد اسنے دریافت کیا کہ سب سے

اچھا قتل کون ہی تو آپنے جواب دیا کہ اچھا مقتول وہ شخص ہی جو (اللہ کی راہ مین) مارا جائے اور اسکے ہاتھ پیر دیا کاٹ لیے جائین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب انکا پورا نسب معلوم نہین - انسے عبید بن عمیر نے یہ حدیث روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس شخص کی طبیعت مین مال خرچ کرنے مین بخل (کا مرض) ہو اور رات کو اُسکی حفاظت مین تکلیف اُٹھاتا ہو اُسکو چاہیے کہ سبحان اللہ وبحمدہ کا ورد رکھے (انشاء اللہ مرض بخل زائل ہو جائیگا) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حبیبہ - ابوحبیبہ کا نام ادرع ہی - انکا نسب عبداللہ بن ادرع کے تذکرہ مین گذر چکا ہی - اور بعض لوگون نے کہا ہے عبداللہ بیٹے ہین ابوحبیبہ بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ کے جو خاندان عمرو بن عوف سے ہین اور وہ انصاری ہین قبیلہ بنی عبدالاشہل کے لوگون مین ہین - اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ خاندان عمرو بن عوف بن مالک بن اوس مین پس یہ دونون تقریر پراوسی ہین صحیح یہی ہو کہ یہ خاندان عمرو بن عوف سے ہین - ہمین یحیی بن محمود ثقفی نے اجازتاً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یونس بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مجمع بن یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ کسی نے عبداللہ بن ابی حبیبہ سے دریافت کیا کہ آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کون حدیث لی تو انھون نے جواب دیا کہ (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا مین تشریف لائے اور ہم وہان موجود تھے - مین (اسوقت) لڑکا تھا لہذا قریب آکر آپکے داہنے جانب بیٹھ گیا اُسکے بعد آپنے پانی منگوا کر نوش فرمایا پھر وہ پانی آپنے مجھے عنایت فرمایا پس اس پانی کو مینے بھی پیا اُسکے بعد آپ نماز کے لیے کھڑے ہوے پس مینے آپکو دیکھا کہ آپ اپنے دونون جوتون کو پہنے ہوے نماز پڑھ رہے تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

مین کہتا ہون کہ عبداللہ بن ابی حبیبہ کا یہ قول کہ ہم لوگون کے پاس آنحضرت مسجد قبا مین تشریف لائے اسپر دلالت کرتا ہو کہ یہ خاندان عمرو بن عوف سے ہین بنی عبدالاشہل سے نہین اس لیے کہ قبا رقبیلہ بنی عمرو بن عوف کے لوگون کا مسکن تھا

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوحجاج ہی - ثمالی ہین - انکا نسب معلوم نہین - بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام عبد تھا - انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ پھر کیا جائیگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدرد - اسلمی - ابو حدرد کا نام سلامہ ہے وہ بیٹے ہیں عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن مساب بن الحارث بن عبس بن ہوازن
ابن اسلم کے یہ صحابی ہیں انکی کنیت ابو محمد ہے سب سے پہلا غزوہ جسمین یہ شریک ہوے حدیبیہ ہے اور اُسکے بعد خیبر وغیرہ غزوات
مین بھی شریک ہوئے - رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مالک بن عوف نصری کے پاس جاسوس بناکر بھیجا تھا اور ایک
دوسرے سریہ مین بھی بھیجا تھا جسمیں عامر بن اضبط (غلطی سے) قتل کردیے گئے تھے (انکے قتل کی یہ صورت ہوئی کہ انھون نے
مسلمانون کی طرح آکر سلام کیا مگر محلم بن جثامہ نے (کچھ خیال نکیا اور کافر سمجھ کے) انکو مار ڈالا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی - یا
ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا الآیہ - محققین کا اسپر اتفاق ہے بعض لوگ بلا تعلق سمجھے ہیں کہتے ہیں یہ صحابی نہیں انکی حدیثین مرسل
ہین مگر یہ انکی غلطی ہے اس لیے کہ بیان سابق ہین انکا جاسوس بناکر بھیجا جانا اور ایک مرتبہ اس لشکر مین بھیجا جانا جسمین محلم نے
عامر بن اضبط کو قتل کردیا تھا انھین لوگون کی تائید کرتا ہے جو انکے صحابی ہونیکے قائل ہین - اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اور
جعفر بن زبیر نے عبد اللہ بن ابی حدرد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مین اُس سریہ مین تھا جسکو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے مقام اضم کی طرف بھیجا تھا اضم نام ہے ایک نالے کا قبیلہ اشجع کے نالون مین سے - ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگون کا یہانتک قول ہے
کہ راستہ تو یہ انکے بیٹے قعقاع بھی صحابی ہین مگر یہ قول قابل سماعت بھی نہین - جو لوگ انکے صحابی ہونے سے انکار کرتے ہین انکی دلیل یہ ہے
کہ یہ اپنے والد سے حدیث روایت کرتے ہین مگر یہ دلیل ہرگز قابل حجت نہین اس لیے کہ ابن عمر نے بھی اپنے والد سے حدیث
روایت کی ہے تو کیا وہ صحابی نہین اور بہت سے لوگ ایسے ہین کہ وہ اور انکے والد دونون صحابی ہین اور وہ کبھی (خود) نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین اور کبھی اپنے والد کے واسطہ سے روایت کرتے ہین اور ایسی بھی روایتین بہت ہین جنکو بعض
صحابہ نے بعض صحابہ سے روایت کیا ہے حتی کہ حضرت علی نے باوجود کثرت صحبت و خدمت کے حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے
واسطہ سے روایت کی ہے - ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے
مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جابر بن اسمعیل مدنی نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن محمد بن ابی یحیی نے اپنے والد سے انھون نے ابن ابی حدرد اسلمی سے روایت کرکے بیان کیا
وہ کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ابی حدرد کے ذمہ ایک یہودی کے چار درہم آتے تھے پس اُسنے اُنپر نالش کردی اور آنحضرت علیہ السلام
سے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عبد اللہ بن ابی حدرد کے ذمہ میرے چار درہم چاہیے وہ مجھے نہین دیتے آپنے اُنسے فرمایا
کہ تم اسکا حق دیدو تو عبد اللہ بن ابی حدرد نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) مجھکو قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے

سلہ حاصل ترجمہ پوری آیت کا یہ ہے کہ اے مسلمانو جب جہاد کے لیے نکلو تو بے تحقیق کسی پر ہاتھ نہ چلایا کرو اور نہ کسی کو بے وجہ کافر سمجھ لیا کرو ۱۲

میرے پاس اتنا نہین جو اُسکے حق کو ادا کرون - اسکے بعد پھر آپنے یہی فرمایا کہ اس کا حق دیدو - پھر عبد اللہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میری اتنی استطاعت نہین جو اسکے حق کو ادا کرون ہان مَین نے اس یہودی سے کہدیا ہے - کہ آپ مجھے غزوہ خیبر مین بھیجین گے تو مجھے امید ہے کہ مال غنیمت سے کچھ مل جائے گا پس جب مین وہان سے واپس آؤن تو تم اپنا حق لے لینا مگر پھر بھی آپنے یہی فرمایا کہ اسکا حق دیدو جب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری دفعہ فرمایا تو عبد اللہ نے پھر اعادہ کیا اُس یہودی کو لیکر بازار مین چلے گئے اسوقت انکے سر پر ایک مختصر سا عمامہ تھا اور ایک چادر کی تہ بند باندھے ہوئے تھے جب بازار مین پہونچے تو انھون نے اس عمامہ کو اتار کر تہ بند بنا لیا اور تہ بند والی چادر کو علیحدہ کر کے اُس یہودی سے کہا کہ تم اس چادر کو مجھسے خرید لو چنانچہ انھون نے اُس چادر کو اُسی یہودی کے ہاتھ چار درہم مین فروخت کر دیا - اتنے مین ایک بڈھی عورت آئی - اور اس نے عبد اللہ بن ابی حدرد سے پوچھا کہ اے صحابی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کیا حالت ہے تو انھون نے اس بڈھی عورت کو اپنی پوری سرگزشت کہہ سنائی بڈھیا نے کہا اچھا آپ میری یہ چادر لے لیجیے یہ کہکر اسنے اپنی چادر اتار کر انکے جسم پر ڈالدی عبد اللہ کی وفات ۷۱ سنہ ہجری مین ہوئی - اس کو واقدی اور ضمرہ بن ربیعہ اور یحیی بن بکیر اور ابراہیم بن منذر نے بیان کیا ہے اسوقت انکی عمر اکاسی برس کی تھی اور خلیفہ نے کہا ہے کہ انکی موت مصعب بن زبیر کے زمانہ مین ہوئی تھی - ان سے انکے لڑکے قعقاع وغیرہ نے حدیث روایت کی ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی - انکی کنیت ابو حذافہ ہے ان کو ابو نعیم اور ابو عمر نے بیان کیا ہے - اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبد اللہ بیٹے ہین حذافہ بن سعد بن عدی بن قیس بن سعد بن سہم کے مگر صحیح اول ہی ہے جسے ابن مندہ کے قول کو صحیح نسخون سے نقل کیا ہے گر وہ غلط ہے - انکی والدہ حرثان کی صاحبزادی تھین جو کہ خاندان بنی حارث بن عبد مناۃ سے تھے - عبد اللہ قدیم الاسلام تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد بھی رہ چکے ہین - یہ معہ اپنے بھائی قیس بن حذافہ کے دوسری دفعہ ہجرت کر کے حبش مین گئے تھے بھائی مین خنیس بن حذافہ کے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حفصہ بنت عمر بن خطاب کے شوہر تھے - ابو سعید خدری نے کہا ہے کہ عبد اللہ غزوہ بدر مین شریک تھے مگر صحیح نہین اسلیے کہ موسی بن عقبہ اور عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے انکو اصحاب بدر مین شمار نہین کیا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے گواہی دی تھی کہ یہ حذافہ کے بیٹے ہین ہمین ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے انس بن مالک نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس کے بعد مکان سے نکلے اور ظہر کی نماز پڑھی پھر جب آپ سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو وعظ کے لیے منبر پر کھڑے ہوئے پس آپنے پہلے قیامت کا

بیان فرمایا (بعدہٗ) فرمایا کہ قیامت کے قریب چند بڑے بڑے حوادث ہونگے اسکے بعد آپنے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کا
پوچھنا چاہے تو پوچھے واللہ میں جبتک یہان پر کھڑا ہوا ہون تم لوگ جو پوچھو گے ضرور اُسکا جواب دونگا پس عبداللہ بن حذافہ نے
آپسے یہ دریافت کیا کہ میرے باپ کون ہین تو آپنے فرمایا کہ تمھارے باپ حذافہ ہین الخ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ
ایک خط دیکر کسریٰ (شاہ فارس) کے پاس بھیجا تاکہ اسکو دعوت اسلام دین مگر (یہ جب وہان پہونچے تو) اُس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے خط کو کسریٰ نے چاک کردیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسوقت) یہ بددعا کی کہ اے اللہ اسکی سلطنت کو (اسی طرح) چاک کر
چنانچہ اس کو اُسکے بیٹے شیرویہ نے قتل کردیا (اور اسکی سلطنت حضرت فاروق اعظم کے مقدس ہاتھون سے چاک ہوگئی) عبداللہ کی
طبیعت میں (ایک قسم کی) ظرافت تھی انکو اہل روم نے بمقام قیسارہ کے کسی لڑائی مین قید کرلیا تھا۔ ہمین ابو محمد بن ابی القاسم بن عساکر
نے اذناً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سعید مطرز اور ابو علی حداد نے خبر دی وہ دونون
کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ثابت بن بندار بن اسد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن ابراہیم بن اسحاق
استرابادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالملک بن محمد نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین صالح بن علی نوفلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم
عبداللہ بن محمد بن ہبیرہ قدامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن مغیرہ نے عطاء بن عجلان سے انھون نے ابن عباس سے روایت
کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن حذافہ سہمی صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اہل روم نے قید کرلیا تو وہان کے ظالم
بادشاہ نے اُن سے کہا کہ تم نصرانی ہوجاؤ ورنہ میں تم کو تانبے کی اس دیگ میں ڈالدونگا۔ انھون نے کہا مین ایسا نکرونگا اُس ظالم
بادشاہ نے انکو خوف دلانیکے لیے تانبے کی ایک دیگ منگوائی اور اُسمین روغن زیتون بھر دیا اور آگ پر خوب جوش دلایا اسکے بعد
مسلمانون کے قیدیون مین سے ایک قیدی کو بلوایا اور اُس سے کہا کہ تم نصرانی ہوجاؤ اس نیک شخص نے بھی نصرانی ہونے سے انکار کیا
پس اس ظالم نے انکو اسی دیگ مین ڈالدیا۔ اُنکا گوشت پوست جلکر انکی ہڈیان تیل کے اوپر آگئین اسکے بعد ظالم بادشاہ نے
عبداللہ سے کہا کہ تم نصرانی ہوجاؤ ورنہ ہم تمکو بھی دیگ مین ڈال دینگے مگر انھون نے اسوقت بھی نصرانی ہونے سے انکار کیا۔ اُس
بادشاہ نے اپنے خدام کو حکم دیا کہ انکو بھی دیگ مین ڈالدو۔ پس یہ رونے لگے خدام نے جاکر بادشاہ سے کہا کہ وہ ڈر گئے ہین رو رہے ہین
بادشاہ نے کہا اچھا اب انکو پھر میرے پاس لے آؤ (اب میرا کہنا ان پر اثر کریگا) چنانچہ لوگ انکو پھر بادشاہ کے سامنے لے گئے (عبداللہ نے
کہا تم یہ ہرگز نہ سمجھنا کہ مین تمھارے اس فعل سے جو میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو گھبرا کر روتا ہون بلکہ میرے رونیکی وجہ یہ ہے کہ اسوقت
میرے پاس صرف ایک جان ہے اُسی کے ساتھ اللہ کی راہ مین یہ معاملہ کیا جائیگا اور میری خواہش یہ ہے کہ مجھے اسقدر اگر جانین
ملتین جسقدر میرے جسم پر بال ہین پھر تو میرے اوپر مسلط کیا جاتا اور ہر جان کے ساتھ یکے بعد دیگرے یہی معاملہ کرتا یہ گفتگو سنکر

---

[1] اسکو پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ لوگ انکے نسب مین شک کرتے تھے اور انکو حذافہ کے سوا اور کسی کی طرف ناجائز طور پر منسوب کرتے تھے ۱۲

اس ظالم کو سخت تعجب ہوا اور اُس نے چاہا کہ انکو چھوڑ دے چنانچہ اُسنے ان سے کہا کہ تم میرے سر کا بوسہ لے لو تو تم کو چھوڑ دوں۔ مگر انھون نے اس سے بھی انکار کیا اس کے بعد اُس بادشاہ نے یہ کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ تو مین اپنی لڑکی سے تمھاری شادی کردونگا اور اپنا ملک تمھیں بانٹ دونگا مگر انھون نے اسکو بھی منظور نکیا تب اس نے یہ کہا کہ تم میرے سر کا بوسہ لے لو تو تم کو اور تمھارے ساتھ اسی مسلمان قیدیون کو چھوڑ دونگا اسپر انھون نے کہا کہ اچھا (اور مسلمان بھائیون کی رہائی کے لئے) مین اسکو منظور کرتا ہون چنانچہ انھون نے اسوقت اُسکے سر کا بوسہ لیا تو اس نے اُنکو اور انکے ساتھ اسی مسلمانون کو رہا کر دیا۔ جب یہ (وہان سے روانہ ہوکر) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین پہونچے تو حضرت عمر انکی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور انکے سر کا بوسہ لیا۔ بعد مین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بطور مزاح کے عبداللہ سے کہا کرتے تھے کہ تم نے ایک بے دین کے سر کا بوسہ لیا۔ گویہ اسوقت جواب دیتے تھے کہ اللہ تعالی نے اس بوسہ کی وجہ سے اسی مسلمانون کو رہا کر دیا۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبداللہ یعنی ابن ابی بکر اور سالم یعنی ابو نضر سے انھون نے سلیمان بن یسار سے انھون نے عبداللہ بن حذافہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیدیا تھا کہ ایام تشریق مین اعلان کردو کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے۔ عبداللہ کی وفات مصر مین حضرت عثمان کے خلافت کے زمانہ مین ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام۔ انکو ابو بکر بن ابی علی نے ذکر کیا ہے اور انھون نے اپنی سند سے ابراہیم بن ابی عیلہ تک روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مین نے عبداللہ بن حرام کے سر پر چادر دیکھی تھی اور وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونون قبلون کی جانب نماز پڑھی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ روٹی کی قدر کرو اسلئے کہ اللہ تعالی نے اُسکے لئے آسمان اور زمین کی برکتون کو مسخر کر دیا ہے[1] انکا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اور لوگون نے ایسا ہی انکا نسب بیان کیا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ یہ بیٹے ہین عمرو بن ام حرام کے اور کبھی اوقات لوگ انکو ابن ام حرام بھی کہتے ہین پس کوئی تعجب نہین کہ حرام ان کی والدہ ہون یا انکے والد کی والدہ ہون۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

[1] آسمان وزمین کی برکتون کے مسخر کر دینے کا یہ مطلب ہے کہ روٹی کی پیدائش مین بہت سی آسمانی قوتین اور بہت سی زمین کی قوتین خرچ ہوتی ہین اسی مضمون کو حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے ان دو شعرون مین ادا کرتے ہین۔ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند * تا توانی بکف آری و بغفلت نخوری * ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار * شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ۱۲

ابن ام حرام کنیت انکی ابو ابی ہی مین نے اپنے پہلے سودہ مین انکا نام لکھا ہوا دیکھا اور اسپر تینون کی علامت بنی ہوئی تھی مگر اچھے انکا نام اُن تینون کی کتاب مین نہ ملا ہان عبداللہ بن عمرو بن قیس کے نام مین انکا ذکر کیا گیا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرملہ مدلجی۔ انکا پورا نسب معلوم نہین۔ ان سے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام نے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین جہاد مین جانے اور ہجرت کو محبوب رکھتا ہون مگر مین ایک ایسا کام کر رہا ہون جس کو کوئی دوسرا نہین کرسکتا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالی تمھارے کسی عمل کو تلف نہ کرے گا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جریث بکری۔ یہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ سب سے افضل عمل کون ہی تو آپ نے جواب دیا کہ وضو اچھی طرح کرنا اور نماز کو وقت پر پڑھنا۔ ان سے انکی لڑکی بہینہ نے حدیث روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حزابہ۔ یہ صحابہ مین ذکر کیے گئے ہین مگر صحیح یہ ہی کہ یہ شام کے تابعین مین سے ہین ان سے خالد بن معدان نے حدیث روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حسن۔ انکا ذکر علی عسکری ابن ابی علی کے تذکرہ مین کیا ہی اور انھون نے داؤد بن عبدالرحمن عطار سے انھون نے عبداللہ بن حسن سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ (ایکدفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اگر کسی کی بیٹی یا بہن بے شوہر ہو تو وہ عثمان بن عفان کے ساتھ اپنی بہن بیٹی کا نکاح کر دے میری اگر کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو مین ضرور عثمان کے ساتھ اس کا نکاح کر دیتا اور مینے جو اپنی دو بیٹیون کا نکاح عثمان کے ساتھ کیا تو بحکم خدا کیا انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ حدیث مرسل بلکہ منقطع ہی کیونکہ عبداللہ بن حسن صحابی نہین ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصن۔ انکی کنیت ابومدینہ ہی۔ دارمی ہین۔ ہمین ابوموسی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہشام مستملی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عائشہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے ثابت سے انھون نے ابومدینہ دارمی سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے اصحاب مین سے دو شخص ایسے تھے کہ جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہونے لگتے تو ایک دوسرے پر سورۂ والعصر پڑھکر دم کر دیتے بعد اسکے ایک دوسرے کو سلام کرکے جدا ہو جاتے طبرانی نے کہا ہی کہ علی بن مدینی بیان کرتے تھے کہ ابو مدینہ کا نام عبد اللہ بن حصین ہی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن مندہ وغیرہ نے انکی کنیت ابو مدینہ لکھی ہی اور کنیت کے باب مین انکا ذکر تابعین کے ذیل مین کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہین۔

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حکل۔ ازدی شامی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ دار الاسلام کی بنیاد (گویا ملک) شام ہی۔ ان سے خالد بن معدان نے حدیث روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ انکا تذکرہ صحابہ مین کیا گیا ہی مگر (فی الواقع) یہ تابعی ہین۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

بن حکیم جہنی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہی مگر ان سے کوئی حدیث مرفوع مروی معلوم نہین ہوتی۔ اس کو (امام) بخاری نے کہا ہی۔ اور ابو حاتم رازی نے بیان کیا ہی کہ یہ عبد اللہ علیم کے بیٹے ہین انکی کنیت ابو معبد جہنی ہین۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم بن حزام۔ قریشی اسدی۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہی۔ یہ اور انکے والد اور انکی والدہ زینب بنت عوام اور انکے بھائی ہشام اور خالد اور یحیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین تھے یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے واقعہ جمل مین حضرت عائشہ کے ساتھ تھے اور وہین قتل کئے گئے اور یہ (حضرت) طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کے علم بردار وہین تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم ضبی۔ سیف بن عمر نے مصعب بن بلال بن بلال سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد الحارث بن حکیم ضبی سے روایت کی ہی کہ وہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تو آپنے ان سے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہی انھون نے جواب دیا کہ مین عبد الحارث بن حکیم ہون آپنے فرمایا (نہین) تم عبد اللہ ہو۔ اسکے بعد آنحضرت نے انکو انکی قوم کے صدقہ کا عامل بنا دیا۔ نیز اس کو نفیل نے حارث بن حکیم سے روایت کیا ہی۔ مگر صحیح یہی ہی کہ ان کا نام عبد الحارث ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابو موسیٰ نے بھی عبد اللہ بن زید ضبی کو بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ انکا نام (پہلے) عبد الحارث تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رکھدیا تھا۔ اور ابو عمر نے عبد اللہ بن حارث

ظبی کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رکھدیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ تینون ایک ہی ہین
پہلے ان کا نام ورد تھا جنکے خاندان حضبہ سے زیادہ لوگ اسلام لانیوالے نہونگے تاکہ یہ کہا جائے کہ انکا اور انکے باپ دادا کا نام تبدیل
ہوگیا۔ عبد اللہ بن زید کے تذکرہ مین اس سے زیادہ بیان کیا جائیگا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم۔ کنانی۔ یمنی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع مین یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اے اللہ کے بندے
حج کو دکھانے سنانے کے عیب سے پاک رکھ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ اور امیر ابو نصر نے انکا ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن
حکیم کنانی اہل یمن سے ہین بشر بن قدامہ سے مروی ہے کہ انھون نے کہا میری آنکھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو عرفات مین کھڑا دیکھا۔ انکی روایت کردہ حدیث کو محمد بن عبد اللہ ابن الحکم نے سعید بن بشیر سے انھون نے عبد اللہ
بن حکیم سے نقل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تابعی ہین اور ابو عمر نے انکو بشر بن قدامہ ضبابی کے تذکرہ مین ذکر کیا ہے
اور کہا ہے کہ انسے عبد اللہ بن حکیم روایت کرتے ہین اور اسیکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بشر بن قدامہ کے تذکرہ مین بیان
کیا ہے یعنی ان سے عبد اللہ بن حکیم روایت کرتے ہین اور آخر حدیث تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میری آنکھون نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات مین کھڑا دیکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عبد اللہ تابعی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکا لقب حمار تھا۔ انکی طبیعت مین ظرافت تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ہنسا دیا کرتے تھے اور آپ کو ہدیہ بھیجا کرتے تھے
ہمین مسمار ابن عمر بن عویس وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن بکیر نے لیث سے روایت کرکے خبر دی وہ
کہتے تھے مجھسے خالد بن زید نے سعید بن ابی ہلال سے انھون نے زید بن اسلم سے انھون نے اپنے والد سے انھون
نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک آدمی عبد اللہ
نامی تھے جنکا لقب حمار تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہنسا دیا کرتے تھے آپنے انکو شراب پینے پر کوڑے لگائے
تھے ایک دن وہ (شراب نوشی کے جرم مین) پھر پیش ہوئے۔ آپ نے کوڑے مارنے کا حکم دیا اور کوڑے لگائے
گئے۔ ایک آدمی نے کہا اے اللہ اسپر لعنت کر یہ کس قدر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس (پکڑکر) آتا ہے تو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو نہ لعنت کرو۔ خدا کی قسم مین جانتا ہون کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے۔
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحمسار۔ عامری ہین قبیلہ عامر بن صعصعہ سے۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ انکا شمار بصریون مین ہی۔ بعض لوگ کہتے ہین مکہ مین رہتے تھے۔ ہمین ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن علی بن محمد بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد بن ابی عثمان دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبداللہ قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن سنان عوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن طہمان نے بدیل بن میسرہ سے انھون نے عبدالکریم سے انھون نے عبداللہ بن شقیق سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن ابی الحمسار سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بعثت سے پہلے ایک معاملہ بیع کا کیا اور مین نے آپ سے وعدہ کیا کہ مین آپ کے پاس اسی جگہ آتا ہون مگر مین اسدن بھی بھول گیا اور دوسرے دن بھی بھول گیا پھر تیسرے دن آپ کے پاس آیا آپ اسی جگہ پر تھے۔ آپ نے مجھسے فرمایا اے جوان تو نے مجھے سخت تکلیف دی مین اسجگہ تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہون۔ ابن مندہ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگ انکو ابن ابی جدعا کہتے ہین اور یہ اوپر گذر چکا ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی جگہ لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ تمیمی ہین۔ اور بعض لوگ انکو کنانی اور بعض عبدی کہتے ہین۔ اور ابو عمر نے ابن ابی الحمسا کو عامری کہا ہے گویا انھون نے انکو دو شخص خیال کیا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونون جگہ انکا نسب نہین بیان کیا اور دونون تذکرون مین لکھا ہے کہ یہ ابن ابی الحمسا ہین اور بعض لوگ انکو ابن ابی الجدعا کہتے ہین۔ اور ان دونون نے انکو ایک شخص خیال کیا ہے کیونکہ انھون نے ایسا نسب نہین بیان کیا جس سے ان دونون مین فرق ہو سکے اور باوجود اسکے انھون نے انکو ایک شخص قرار دیا ہے دو تذکرے لکھے ہین جنمین سے ہر ایک مین دونون یہی بیان کرتے ہین کہ یہ ابن ابی الحمسا ہین اور بعض لوگ انکو ابن ابی الجدعا کہتے ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر اشجعی قبیلہ بنی دہمان سے ہین۔ انصار کے حلیف ہین۔ بدر مین اپنے بھائی خارجہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور احد مین بھی شریک ہوئے۔ ان کے بھائی خارجہ کے بیان مین اس سے زیادہ گذر چکا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔ اور ابو موسی نے بیان کیا ہے کہ انکا تذکرہ ابو عبداللہ نے خمیر (خائے معجمہ سے) کے نام مین کیا ہے اور ابن ماکولا نے حمیر حائے مہملہ سے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خنطب بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم بن نقطہ۔ قریشی۔ مخزومی مطلب کے والد ہین۔ ہمین ابراہیم بن محمد اور اسمٰعیل
بن علی وغیرہما نے اپنی سندون سے ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے عبداللہ
بن خنطب سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا اور فرمایا یہ کہ دونون کان اور آنکھ ہین
ان سے انکے بیٹے نے بھی روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام جحفہ مین ہم لوگونکے
سامنے خطبہ پڑھا اور پوچھا کیا مین تمسے زیادہ تمھارا دوست نہین ہون لوگون نے جواب دیا ہان یارسول اللہ۔
آپنے فرمایا مین تمسے دو چیزون کے بارے مین جواب طلب کرونگا یعنی قرآن اور میرے عترت ترمذی نے بیان
کیا ہے کہ عبداللہ بن خنطب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین پایا۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ بن ابی عامر راہب انصاری ہین اوسی ہین۔ ان کے والد حنظلہ وہی ہین جنکو ملائکہ نے غسل دیا تھا۔
انکا نسب ان کے والد کے بیان مین گذر چکا ہے۔ یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوئے تھے کیونکہ
ان کے والد احد مین شہید ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت عبداللہ سات برس کے تھے۔
انکی کنیت ابوعبدالرحمن ہے۔ اور بقول بعضے ابوبکر انکی والدہ جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی بن سلول تھین حنظلہ انکے
پاس اس شب کو جسکی صبح کو اُحد کا مقابلہ ہوا داخل ہوئے اور رات بھر انکے پاس رہے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو
پھر انکے پاس سے گئے حملہ نے اپنی قوم کے چار آدمیون کو بلا بھیجا اور انکو حنظلہ پر اس بات کا گواہ کیا کہ وہ ان سے ہم بستر ہوئے
ہین۔ بعد مین انسے دریافت کیا گیا کہ تمنے ایسا کیون کیا۔ انھون نے جواب دیا کہ مین نے دیکھا کہ گویا آسمان پھٹ گیا اور
یہ اسمین داخل ہوگئے پھر وہ برابر ہوگیا تو مین نے کہا کہ یہ شہادت ہے اور مین نے ان پر گواہی کرادی۔ اور جمیلہ اسی شب
مین عبداللہ سے حاملہ ہوئین۔ عبداللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور آپکو دیکھا ہے۔ ان سے
عبداللہ بن یزید خطمی اور اسماء بنت زید بن خطاب اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہم نے روایت کی ہے مسیب بن
رافع اور سعید بن خالد نے عبداللہ بن یزید خطمی امیر کوفہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم قیس بن سعد بن
عبادہ کے پاس ان کے مکان مین گئے اور نماز کے واسطے اذان ہوئی ہمنے کہا چلو نماز مین ہمارا امام بنو انھون نے
جواب دیا کہ مین ایسے لوگون کا امام نہین بنتا جنکا مین سردار نہون عبداللہ بن حنظلہ نے کہا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہو کہ آدمی اپنی سواری پر سوار ہونے اور اپنے فرش کے صدر مقام مین بیٹھنے اور اپنے گھر مین امامت کرنیکا زیادہ مستحق ہے - عبداللہ بن یزید کہتے ہین کہ قیس نے اپنے غلام سے کہا اٹھو اور انکو نماز پڑھاؤ - عبداللہ واقعہ حرہ ذی الحجہ سنہ ۶۳ھ مین شہید ہوئے انکو شامیون نے شہید کیا تھا واقعہ حرہ کا یہ سبب ہوا کہ یہ اور اور لوگ مدینہ سے وفد مین یزید بن معاویہ کے پاس گئے مگر ان لوگون نے اسکے ناشائستہ افعال دیکھکر جو کچھ اس سے حاصل کیا تھا اس سے فائدہ نہین اٹھایا اور مدینہ لوٹ کر یزید کی بیعت توڑ ڈالی اور عبداللہ بن زبیر سے بیعت کر لی اور اہل مدینہ نے ان لوگون کی موافقت کی - یزید نے مسلم بن عقبہ مری کو ان لوگون کی طرف روانہ کیا - اسی مسلم کا نام لوگون نے واقعہ حرہ کے بعد مجرم رکھا - اور مسلم نے اہل مدینہ پر سخت حملہ کیا اور بہت لوگون کو معرکہ مین شہید کیا اور بہتیرون کو قید کرکے بھوکا پیاسا رکھکر مارا - اور عبداللہ بن حنظلہ ان لوگون مین سے ہین جو معرکہ مین شہید ہوئے اور جب لڑائی بہت سخت ہوگئی تو انھون نے اپنے لڑکون کو یکے بعد دیگرے بھیجا یہانتک کہ سب بیٹے شہید ہوگئے اور وہ آٹھ تھے پھر انھون نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور لڑنے لگے یہانتک کہ شہید ہوگئے - یہ فاضل صالح عظیم الشان بڑے مرتبہ والے عالی خاندان شریف النسب تھے کسی قاری کو پڑھتے سنا کہ پڑھ رہا ہے لہم من جہنم مہاد ومن فوقہم غواش (ان کے واسطے جہنم کا فرش ہے اور ان کے اوپر (اسی کا) اوڑھنا ہے) (اسکو سنکر) رونے لگے یہان تک کہ لوگون کو خیال ہوا کہ انکی جان نکل جائیگی پھر کھڑے ہوئے لوگون نے کہا اے ابو عبدالرحمن بیٹھ جاؤ - انھون نے جواب دیا کہ دوزخ کی یاد نے بیٹھنے سے مجھکو منع کر دیا - مجھے کیا معلوم شاید مین انھین مین سے ہون - عبداللہ کے غلام سعید نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ کیواسطے سونے کا بستر نہ تھا بلکہ جب نماز سے تھک جاتے تو اپنے آپ کو زمین پر ڈالدیتے اور اپنی چادر اور ہاتھ کا تکیہ لگا کر کچھ سو لیتے - عبداللہ بن ابی سفیان بیان کرتے ہین کہ مین نے عبداللہ بن حنظلہ کو شہید ہونے کے بعد خواب مین بہت اچھی صورت مین دیکھا مین نے پوچھا کیا تم شہید نہین ہوئے انھون نے جواب دیا ہان اور مین اپنے رب سے ملا اسنے مجھے جنت مین داخل کیا اور مین جنت کے میوون مین سے جو چاہتا ہون کھاتا ہون مین نے پوچھا تمھارے ساتھیون کے ساتھ کیا معاملہ ہوا انھون نے جواب دیا وہ میرے ساتھ میرے جھنڈے کے گرد ہین اسکی گرہ قیامت تک نہ کھلیگی اسکے بعد مین بیدار ہوگیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حوالہ - ہیثم بن عدی نے انکا نسب ازد تک بیان کیا ہے اور واقدی نے بنی عامر بن لوی تک - لیکن پہلا زیادہ مشہور ہے - اور ممکن ہے کہ یہ ازدی ہون اور بنی عامر کے حلیف ہون - ملک شام کے مقام اردن مین رہتے تھے

انکی کنیت ابو حوالہ ہے۔ ہمین ابو یاسر ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یزید بن ابی حبیب نے ربیعہ بن لقیط سے انھون نے عبداللہ بن حوالہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین چیزون سے بچا اُس نے نجات پائی (وہ تین چیزین یہ ہین) میری موت اور دجال اور صابر خلیفہ کا قتل جو حق کا دینے والا ہوگا۔ ابو ادریس خولانی نے عبداللہ بن حوالہ سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تم لوگ لشکر لشکر ہوجاؤگے ایک لشکر شام مین اور ایک عراق مین اور ایک یمن مین ہوگا۔ حوالی نے پوچھا یا رسول اللہ آپ میرے لئے (مقام) تجویز کر دیجیے آپ نے جواب دیا کہ تم شام کو لازم پکڑو۔ مکحول اور جبیر بن نفیر وغیرہما نے عبداللہ بن حوالہ سے اسکے مثل روایت کی ہے اور انسے اہل مصر مین سے ربیعہ بن لقیط تجیبی نے روایت کی ہے۔ یہ مصر مین گئے تھے اور شام مین ۵۸ھ مین وفات پائی ان کی روایت سے اور حدیثین بھی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حولی۔ امیر ابو نصر نے بیان کیا ہے کہ حولی وہی عبداللہ بن حولی ہین بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ابن حوالی صحابی ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حازم بن اسماء بن صلت بن حارثہ بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن سماک بن عوف بن امری القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور۔ انکی کنیت ابو صالح ہے۔ سلمی۔ خراسان کے سردار اور مشہور بہادر اور نامی جوانمرد ہین۔ ان سے سعید بن ارزق اور مصعب بن عثمان نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ انکو صحابی بتاتے ہین۔ انھون نے سرخس کو فتح کیا اور ابن زبیر کے فتنہ کے زمانہ مین یہ خراسان کے سردار تھے۔ یہ پہلے پہل ۶۴ھ مین یزید اور اُس کے بیٹے معاویہ کے انتقال کے بعد خراسان کے والی ہوئے۔ خراسان مین انکے پورے تسلط ہونے تک بہت لڑائیان ہوئین جنکی خبرین پوری طور پر تاریخ کامل مین ہمنے بیان کی ہین اور ۷۱ھ مین خراسان کے فتنہ مین قتل ہوئے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس۔ قریشی۔ اموی عتاب بن اسید کے بھتیجے ہین۔ ان کے صحابی ہونے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے مین اعتراض ہے۔ ان سے انکے بیٹے عبدالعزیز نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ وہ دن ہے جسمین لوگ پہچانے جائین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے

لکھا ہے - اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ وہ مخزومی ہیں لیکن یہ کچھ نہیں ہے یہ بلاشبہ اموی ہیں - انکو زیاد نے بلاد فارس کا عامل مقرر کیا تھا اور مرتے وقت زیاد نے انکو اپنا خلیفہ کیا تھا اور انھیں نے زیاد کی نماز (جنازہ) پڑھائی تھی - انکو حضرت معاویہ نے زیاد کے بعد انکی جگہ پر برقرار رکھا - اسکو زبیر نے ذکر کیا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن سعد - انکو ابوبکر بن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں قبیلہ بنی فہر کے زمرہ میں بیان کیا ہے - ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی مقبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن ابی بکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ ابن محمد قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عائذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہیثم بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علاء نے حرام بن حکیم سے {انکا نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ حرام بن حکیم ابن خالد بن سعد قریشی} انھوں نے اپنے چچا سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے زمانہ میں ہو جسمیں فقہا بہت ہیں خطباء کم ہیں اور مانگنے والے کم ہیں اور دینے والے بہت ہیں عمل اسمیں علم سے بہتر ہے اور عنقریب ایک ایسا زمانہ آئیگا جسمیں خطبا بہت ہونگے فقہا کم ہونگے - مانگنے والے زیادہ ہونگے - دینے والے کم ہونگے علم اُس زمانہ میں عمل سے بہتر ہوگا - اُس آدمی کو (جسکا نسب ابھی بیان ہوا) ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور انکا نام عبداللہ بن سعد بیان کیا ہے اور ان کے نسب میں خالد کو نہیں ذکر کیا واللہ اعلم انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کیونکہ انھوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے - اور اگر ابو موسیٰ پر اُس تذکرہ کا استدراک کریں جسمیں انھوں نے کچھ نسب چھوڑ دیا ہے تو انکو ابن مندہ کی اکثر کتاب پر استدراک کرنا چاہیے کیونکہ انھوں نے اکثر انساب کو چھوڑ دیا ہے اور خاص کر اسکے ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن عروہ بن شہاب - اُنھوں نے بیان کیا ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی - اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکیدر دومۃ الجندل (کے بادشاہ) کو لے آیا تھا -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو خالد ہے شام کے رہنے والے ہیں - انکی روایت کردہ حدیث کو عقیل بن مدرک نے خالد بن عبداللہ

سلمی سے اُنھون نے اپنے باپ سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو تمھارے مال کی تہائی پر تمھین اختیار دیا ہی (کہ بعد موت کے جسکو چاہو دلا جاؤ) تاکہ تمھارے ثواب مین ترقی ہو اسکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ)

ابن ابی خالد بن قیس بن مالک بن کعب بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ ابن دینار بن نجار انصاری خزرجی قبیلہ بنی دینار سے ہین۔ غزوہ خندق مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خباب بن ارت۔ انکا نسب انکے والد کے بیان مین گذر چکا ہی اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا اور آپ کو دیکھا تھا۔ اور ان کے والد صحابی ہین۔ اُنھون نے اپنے والد اور ابی بن کعب سے روایت کی ہی زکریا بن علاء نے بیان کیا ہے کہ اسلام مین سب سے پہلے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن خباب پیدا ہوئے انکو خارجیون نے شہید کیا۔ خارجیون کا ایک گروہ بصرہ سے اپنے کوفی ہم مشرکون کی طرف جا رہا تھا کہ عبداللہ بن خباب سے ملاقات ہوئی انکے ساتھ انکی بی بی بھی تھین۔ خارجیون نے انسے پوچھا تم کون ہو اُنھون نے جواب دیا کہ مین عبداللہ بن خباب صحابی ہون ان لوگون نے ان سے حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی کے بارے مین سوال کیا اُنھون نے سب کی تعریف کی خارجیون نے انکو ذبح کر ڈالا اور انکا خون پانی مین بہگیا اور اُنکی حاملہ بی بی کو جنکی مدت حمل پوری تھی قتل کر ڈالا انکی بی بی نے کہا مین عورت ہون تم خدا سے کیون نہین ڈرتے ان لوگون نے انکا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ یہ واقعہ ۳۷ھ مین ہوا۔ یہ مسلمانون کے سردارون مین سے تھے خدا ان سے راضی ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خبیب جہنی۔ انصار کے حلیف تھے۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے یہ اور انکے والد صحابی ہین۔ انسے ان کے بیٹے معاذ نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو احمد عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ امین نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی فدیک نے ابن ابی ذئب سے اُنھون نے ابو اسید براد سے اُنھون نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ اُنھون نے کہا ہم ایک سخت تاریک بارش کی رات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش مین نکلے تاکہ آپ ہمارے واسطے دعا کرین وہ کہتے ہین مین نے آپ کو پایا آپ نے فرمایا کہو مین نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو مین نے کچھ نہ کہا۔ آپ نے فرمایا کہو مین نے پوچھا کیا کہون آپ نے جواب دیا کہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین صبح و شام تین مرتبہ

پڑھا کرو تمکو ہر چیز سے بچالیگا۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حزیت۔ بکری ہین قبیلہ بنی بکر بن معاویہ سے۔ انکا شمار حجازیون مین ہے۔ نہ ان سے کوئی مسند حدیث ہی اور نہ انکا صحابی ہونا صحیح ہے اور نہ دیکھنا صحیح ہے۔ محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انھون نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انھون نے عبداللہ بن خزیت سے روایت کی ہے (انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے) کہ انھون نے کہا قریش مین کوئی ایسا خاندان نہ تھا جسکے واسطے مسجد (حرام) مین نشست گاہ مقرر نہ ہو جسمین وہ لوگ بیٹھتے تھے چنانچہ بنی بکر کی بھی ایک جائے نشست تھی اس حال مین کہ ہم مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک لڑکا آیا اور مسجد کے دروازہ سے دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا یہان تک کہ خانہ کعبہ کے پردون سے لٹک گیا۔ اِس کے بعد ایک بڈھا اس کے لینے کے ارادہ سے آیا یہان تک کہ اس لڑکے تک پہونچ گیا اور جب اسکو پکڑنے کے لئے بڑھا اسکا ہاتھ خشک ہو گیا۔ ہمنے کہا غالب گمان یہ ہے کہ یہ بڈھا بنی بکر مین سے ہے اور ہم اٹھکر اُسکے پاس گئے اور پوچھا تم کس قبیلہ سے ہو۔ اُس نے جواب دیا بنی بکر سے۔ مین نے کہا (تجھکو کشادگی نہو) تجھکو اس لڑکے سے کیا تعلق ہے۔ اسی لڑکے نے کہا خدا کی قسم کچھ تعلق نہین مگر میرا باپ جب مرا اس وقت ہم لوگ بچے تھے اور ہماری بیوہ مان کے پاس کچھ مال نہ تھا لہذا انھون نے اُس گھر سے پناہ لی اور ہمکو یہان لیکر چلی آئین اور ہمکو وصیت کی کہ جب مین مرجاؤن اور تم میرے بعد باقی رہو اور تمپر کوئی ظلم کرے اور وہ اس گھر کو دیکھے تو اس کے پاس آکر پناہ طلب کرے یہ گھر اُسکو بچالیگا اب اس شخص نے مجھکو پکڑ لیا ہے اور مجھسے خدمت لیتا ہی اور مجھسے اپنے اونٹ چرواتا ہے۔ اور یہ اپنے اونٹون کی ایک جماعت کو لئے آتا تھا اور مجھکو بھی اسی کے ساتھ لاتا تھا جب مین نے اس گھر کو دیکھا اپنی مان کی وصیت یاد کی۔ ہمنے کہا خدا کی قسم ہم دیکھتے ہین کہ اس گھر نے تجھکو بچالیا ہے۔ اور ہم اس آدمی کو پیچھے یکایک دیکھا کہ اسکے ہاتھ سوکھ گئے ہم نے اسکو اسکے ایک اونٹ پر کس دیا اور اس سے کہا خدا تجھپر لعنت کرے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد ابن ملیح بن عمرو بن ربیعہ۔ خزاعی۔ طلحۃ الطلحات کے والد ہین عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے دیوان بصرہ کے کاتب تھے۔ انکی والدہ جبیبہ بنت ابی طلحہ عبدری تھین حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ جنگ جمل مین شہید ہوئے۔ اور ان کے بھائی عثمان بن خلف واقعہ جمل مین حضرت علی کے شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ اور انھون نے بیان کیا ہے کہ مجھے اِنکا صحابی ہونا معلوم نہین

اور ان کے صحابی ہونے مین اعتراض ہی

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن خمیر۔ قبیلہ بنی عبس بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے حلیف ہین۔ خاندان بنی دہمان سے ہین جو قبیلہ اشجع کا خاندان ہے۔ حارثہ بن حمیر کے بھائی ہین۔ بدر مین شریک ہوئے۔ انکو ابن اسحاق اور عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔ اموی نے ابن اسحاق سے انکا نام حمیر حائے حطی کے ساتھ نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے خمیر خائے معجمہ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن خنیس۔ بعض لوگ انکا نام عبدالرحمن بتاتے ہین۔ اور یہی صحیح ہے۔ اور عبدالرحمن کے نام مین انشاء اللہ انکا ذکر ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن خولانی۔ ابی ادریس خولانی کے والد ہین صحابی ہین۔ یہ شام کے رہنے والون مین سے ہین۔ ابوادریس کا نام عائذ اللہ تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔ بخاری نے بیان کیا ہی کہ یہ صحابی ہین ان سے ان کے بیٹے ابوادریس نے سماعت حدیث کی ہی

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خولی۔ کلبی نے انکو شرکائے بدر مین ذکر کیا ہے اور ابو عمر نے انکو ان کے بھائی خولی بن ابی خولی کے تذکرے مین ضمنا ذکر کر دیا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن خیثمہ۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہی۔ محمد بن سعد واقدی کا بیان ہے کہ انکی کنیت ابو خیثمہ ہے سالمی ہین۔ انکا نام عبداللہ بن خیثمہ ہے قبیلہ خزرج کے خاندان بنی سالم سے ہین۔ احد مین شریک ہوئے اور یزید بن معاویہ کے زمانہ تک باقی رہے۔ ابوبکر بن حبان نے کتاب الاخوۃ مین بیان کیا ہی کہ عبداللہ بن خیثمہ سعد یعنی ابن خیثمہ کے بھائی ہین۔ احد مین شریک ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی مین کہتا ہون ابو موسی نے حبان کا کلام ذکر کیا ہی وہ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ ابو موسی نے ان عبداللہ اور سعد کو جنکا ذکر ابن حبانی نے کیا ہی اور ان عبداللہ کو جو اس تذکرے مین مذکور ہین ایک شخص خیال کر لیا ہے حالانکہ ایسا نہین ہے کیونکہ انھون نے ذکر کیا ہی کہ یہ عبداللہ قبیلہ خزرج کے خاندان بنی سالم سے ہین۔ اور اسیطرح ابو موسی کے سوا اور لوگون نے بھی انکو سالمی بیان کیا ہی۔ لیکن وہ عبداللہ اور سعد جو خیثمہ کے بیٹے ہین اور جنکا ذکر ابن حبانی نے کیا ہی وہ

خزرج سے نہین ہین بلکہ وہ دونون قبیلے اوس کے امری القیس بن مالک بن اوس کی اولاد مین ہین اور خزرج سے کچھ بھی تعلق نہین رکھتے ہین - اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ عبداللہ سعد بن خیثمہ کے بیٹے ہین بھائی نہین ہین اور یہی مشہور ہے پس اگر ابن معانی نے سعد بن خیثمہ کو ان عبداللہ بن خیثمہ سالمی کا بھائی خیال کیا تو یہ انکا وہم ہے - کیونکہ سعد بالاتفاق اوس سے ہین اور اگر انھون نے یہ خیال کیا کہ سعد اوس سے ہین اور عبداللہ انکے بھائی ہین تو یہ بھی انکا وہم ہے کیونکہ وہ ان کے بیٹے ہین اور انکا ذکر عبداللہ بن سعد بن خیثمہ کے تذکرہ مین مشرح وارد ہوگا واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دارہ - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین موجود تھے - ان سے محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہے - انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہونا معلوم نہین ہوتا ہے انھون نے عثمان سے انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے - اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے - اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن دارہ عثمان کے غلام تھے - انکو بعض متاخرین نے بیان کیا ہی اور گمان کیا ہی کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین موجود تھے - انکو کسی نے صحابہ مین نہین کہا - ان کے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ انکا نام عبداللہ اور بعض زید بن دارہ بیان کرتے ہین - انکی روایت حمران اور عثمان سے ہی - محمد بن کعب قرظی نے عبداللہ بن دارہ عثمان کے غلام سے انھون نے حمران غلام عثمان سے انھون نے عثمان سے روایت کی ہی کہ انھون نے وضو کیا اور وضو کو پوری طور پر کیا - اور کہا اگر مین نے اسکو ایک یا دو یا تین مرتبہ نہ سنا ہوتا تو مین اسکو تمسے نہ بیان کرتا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ کوئی بندہ پوری طور پر وضو کرکے نماز کے واسطے نہین کھڑا ہوتا ہی مگر خدا اسکے اور دوسری نماز کے درمیان مین جتنے گناہ ہوتے ہین سب کو بخش دیتا ہی اسکو محمد بن عبداللہ بن ابی مریم نے ابن دارہ سے انھون نے خود حضرت عثمان سے نقل کیا ہے اور انکا نام زید بن دارہ بتایا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دیان - دیان کا نام یزید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک ابن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کعب تھا - حارثی ہین - انکا نام عبد حجر تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا - اور بعض لوگ انکا نام عبداللہ بن عبدالمدان بیان کرتے ہین داور کہتے ہین کہ انکا نام عمرو تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے آپنے انکا نام عبداللہ رکھدیا اور یہ مسلمان ہوئے اور آپ سے بیعت کی - انکی بیٹی عائشہ عبیداللہ بن عباس کی زوجیت مین تھین - یہ وہی عائشہ ہین جنکے باپ اور بیٹون کو بسر بن ارطاہ نے قتل کیا تھا اور یہ قصہ مشہور ہے اور ہم اسکو اسی کتاب مین بسر بن ارطاہ کے

تذکرہ مین لکھ چکے ہین۔ اسی طرح اس نام کا ذکر ابو عمر کی کتاب استیعاب مین بیان ہوا ہے اور بعض مین تمیمی وارد ہوا اور شاید یہ
کاتب سے رہگیا ہے۔ لیکن عبداللہ بن عبدالمدان انکی کتاب کے تمام نسخون مین پایا جاتا ہے اور اسکا ذکر اسی جگہ ہوگا اور ہم
اسکی طرف اشارہ کرینگے کہ ہم اسکو اس جگہ ذکر کر چکے ہین۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن درہ۔ مزنی ہین۔ خزاعی بن عبد نہم اور بلال بن حارث کے ہمراہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے۔ انکا
نسب ابو احمد عسکری نے اسطرح بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن درہ مزنی بن عائذ بن طانجہ بن لاحی بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ
ابن لاطم بن عثمان بن عمرو مزنی۔ عبداللہ بن عون بن ارطبان کے دادا ارطبان کے غلام ہین۔ انکی کنیت ابو بردہ تھی۔ انکا
تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھون نے بیان کیا ہے کہ انکا نام ذال معجمہ کے ساتھ ہے۔ اور انکا ذکر خزاعی بن عبد نہم کے تذکرہ مین گزر چکا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن دیدان بن عمرو بن زمزمہ بن عمرو بن عمارہ بن مالک۔ بلوی ہین انصار کے حلیف ہین۔ مالک کا دوسرا نام مجذر ہے زیاد کے بیٹے
ہین۔ مجذر کے معنی درشت خو یہ عبداللہ بھی مجذر ہی کے لقب سے مشہور ہین۔ ردیف میم مین انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ ہوگا۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن راشد کندی۔ اشعث بن قیس کے ہمراہ (قبیلہ) کندہ کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن سوید بن حرام بن تمیم بن ظفر۔ انصاری اوسی خزرجی ظفری غزوہ احد مین شریک ہوئے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن قیس بن عمرو بن عباد بن ابجر یہ ابجر خدرہ (کے نام سے مشہور) ہین جو عوف بن حارث کے بیٹے ہین (یہ عبداللہ) انصاری
خزرجی خدری ہین۔ بیعت عقبہ مین شریک ہوئے تھے عروہ نے کہا ہے کہ بدر مین بھی شریک تھے۔ ابو جعفر بن سمین نے ہمین اپنی
سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے انصار کے نام مین جو خاندان خزرج سے غزوۂ بدر مین
شریک ہوئے کہا ہے کہ بنی ابجر یعنی بنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج سے عبداللہ بن ربیع بن قیس بھی تھے انکا تذکرہ
تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن اغفل عامری۔ بنی عامر بن صعصعہ سے ہین۔ یہ قول ابو عمر کا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسطرح بیان

کیا ہے کہ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بن مسروح بن معاویہ - اور بعض لوگوں نے اسطرح بیان کیا ہی (عبداللہ بن) عامر بن صعصعہ
مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ عبداللہ عامر بن طفیل کے ساتھ وفد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے - عامر
کا قصہ اور انکا اسلام سے باز رہنا اور آنحضرت کا انکے حق میں بددعا کرنا (کتب سیر میں) مذکور ہی - ابن مندہ نے پورا
قصہ بیان کیا ہے لیکن ابن عبدالبر اور ابو نعیم نے اسکو مختصر کرکے لکھا ہی - میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا انکے نسب میں عبد
بن عامر بن صعصعہ کو بیان کرنا محل کلام ہے کیونکہ جو شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہونگے اور عامر بن صعصعہ کے درمیان
ایک پشت نہیں ہوسکتی بلکہ چند پشتیں ہونگی جیسا کہ علقمہ بن علاثہ بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ
اور لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن میں پس یہ لبید باوجود اسکے کہ انکی عمر زمانہ جاہلیت میں بہت گذر چکی تھی انکے
نسب میں عامر تک پانچ پشتیں ہیں اور علقمہ تک چھ پھر کیونکر ہوسکتا ہی کہ عبداللہ اور عامر میں صرف ایک ہی پشت ہو شاید ربیعہ اور عامر
کے درمیانی نام انکو نہیں ملے اسوجہ سے انھوں نے خیال کیا کہ عامر ربیعہ کے والد ہیں واللہ اعلم - بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے
کہ انکا نسل عین معجمہ اور (ف) کے ساتھ ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

بن ربیعہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف - قریشی مطلبی - انکی ماں حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں - عروہ بن
زبیر اور فضل بن حسن ضمری نے انسے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے یزید سے انھوں نے عبداللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہے
کہ ام الحکم بنت زبیر نے انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھیجا آپ ام سلمہ کے مکان کی طرف جارہے تھے یہ اس زمانہ میں
بچے تھے ام حکم نے انسے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جاکر ملجاؤ اور آپکی چادر اُتروالاؤ چنانچہ یہ دوڑتے ہوے آپ کے
پاس گئے کہتے تھے میں نے (جاکر) آپکی چادر پکڑلی تو حضرت نے میری طرف پھر کر دیکھا اور فرمایا تم کون ہو میں نے جواب دیکر کہا
کہ میری ماں نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہی آپنے اپنی چادر لپیٹکر مجھے عنایت کی اور کہا کہ اپنی ماں کے پاس لیجاؤ اور انسے کہو کہ
اسکو پھاڑکر دو ٹکڑے میں بانٹ لو اور اسکو اوڑھو - میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور انکو بنی مطلب سے
بیان کیا ہی جیسا کہ ہمنے (اوپر) ذکر کیا میں نے ایسا ہی کئی نسخوں میں دیکھا ہی حالانکہ وہ بنی عبدالمطلب سے ہیں (چنانچہ) زبیر بن بکار
نے حارث ابن عبدالمطلب کی اولاد کے تذکرہ میں ربیعہ بن حارث کو بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنے چچا عباس سے عمر میں
بڑے تھے اسکے بعد انھوں نے کہا ہی کہ ربیعہ بن حارث کے تین لڑکے تھے محمد اور عبداللہ اور عباس ان سب کی ماں ام الحکم
بنت زبیر بن عبدالمطلب تھیں تینوں صاحب اولاد تھے - ابو عمر نے (بھی) ام حکیم بنت زبیر بن عبدالمطلب کے بیان میں
لکھا ہی کہ وہ ضباعہ بنت زبیر کی بہن تھیں اور ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کو بیاہی تھیں ان سے انکے بیٹے عبداللہ بن

کرتے ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی بنت زبیر کے بیان میں لکھا ہے کہ انکو ام حکیم اور بعض ام الحکم کہتے ہیں اسکے بعد ایک حدیث فضل بن حسن کی روایت سے نقل کی ہو جسکو وہ عبد اللہ ابن ربیعہ بن حارث سے وہ اپنی ان سے روایت کرتے ہیں پھر عبد اللہ کے والد ربیعہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب ابو احمد عسکری نے ربیعہ بن حارث کے ذکر کے بعد بیان کیا ہو کہ انکے بیٹے عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث ہیں۔ ان روایات سے روشن ہو گیا کہ عبد اللہ عبد المطلب بن ہاشم کی اولاد سے ہیں نہ انکے چچا مطلب بن عبد مناف کی اولاد سے۔ انھیں ربیعہ کی بابت آنحضرت نے (حجۃ الوداع) میں فرمایا تھا کہ پہلا خون جسکو میں معاف کرتا ہون ربیعہ ابن حارث کا خون ہے۔ اسکو ہم ربیعہ کے بیان میں ذکر کر چکے ہیں واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ ثقفی۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ ابن ابو عاصم نے انکو احاد میں بیان کیا ہے اور کہا ہو کہ انسے ایک حدیث مروی ہے ابو موسی نے ہمیں اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن احمد مقری نے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے عبد الرحمن بن محمد بن احمد نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے وہ کہتے تھے عبد اللہ بن محمد بن فورک نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے احمد بن عمرو بن ضحاک نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے معاویہ بن ہشام نے ہمسے بیان کیا انھوں نے سفیان سے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے اسود بن یزید سے روایت کی کہ عبد اللہ بن ربیعہ رمضان کے علاوہ اور زمانہ میں بھی اپنے ساتھیوں کو نوافل جماعت سے پڑھایا کرتے تھے اور خود امام ہوتے تھے۔ ابو موسی نے اسکو اسیطرح روایت کیا ہے ابن ابی عاصم نے بروایت ابو بکر بن ابی شیبہ انکو احاد میں ذکر کیا ہے۔ اور اسی حدیث کو انکی روایت سے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو بکر نے بیان کیا ہو کہ ان سے ایک اور حدیث مسند (یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مروی) ہے جو مجھے نہیں ملی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ نمیری۔ کنیت انکی ابو یزید۔ حضرمی نے انکو وحدان میں ذکر کیا ہے عفیف بن سالم نے سالم سے انھوں نے یزید بن عبد اللہ بن ربیعہ نمیری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بستیوں کیطرف دو خط دعوت اسلام کے بھیجے انمیں سے ایک کو مٹی سے خشک کیا تھا اور دوسرے کو اسی طرح رہنے دیا۔ جس بستی میں مٹی سے خشک کیا ہوا خط پہونچا وہاں کے لوگ مسلمان ہو گئے ابو موسی و ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

لہ معلوم ہوا کہ خط کو خشک کرنا باعث برکت ہے ایک حدیث میں اسکی تصریح بھی وارد ہوئی ہے۔

لہ مطلب یہ کہ زمانہ جاہلیت کے جسقدر خون تھے سب معاف کرتا ہون اب انکا کوئی مطالبہ نکرے ۱۲

ابن ابو ربیعہ ثقفی ۔سفیان کے والد ہین انسے انکے بیٹے سفیان روایت کرتے ہین (لیکن) انکی حدیث مین اعتراض ہے ۔ حمید بن اسود نے ہشام ابن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی چیز سے اپنے کو سیراب[1] ظاہر کرنیوالا جو اسے نہین ملی مثل اس شخص کے ہے جو فریب[2] کے دو کپڑے پہنے

(سید نا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابو ربیعہ بن مغیرہ بن عبد اللہ عمرو بن مخزوم ۔قریشی مخزومی ۔انکی ماں قبیلۂ ثقیف کی ہین اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکی ماں اور انکے بھائی عیاش بن ابو ربیعہ کی ماں اسما بنت مخرمہ ہین (جو خاندان) بنی مخزوم سے تھین اور بعض کے نزدیک بنی نہشل بن دارم سے واللہ اعلم یہ عبد اللہ عمر بن عبد اللہ بن ابو ربیعہ شاعر مشہور کے والد ہین ۔کنیت انکی ابو عبد الرحمن ہے انکا نام زمانہ جاہلیت مین بحیر تھا (جب یہ مسلمان ہوئے تو) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھا انھین کی بابت ابن زبعری نے یہ شعر کہا ہے[3]

بحیر ابن ذی الرمحین اجلس مجلسی ۔۔۔ وراح علینا فضلہ غیر عاتم

ابو ربیعہ کے والد کا نام عمرو تھا اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ حذیفہ تھا اور یہ روایت بعضے انکی کنیت ہی انکا نام بھی ہے ۔مگر اکثر لوگ انکو عمرو کہتے ہین ۔ہشام ابن کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو ہے اور انکے بھائی ابو امیہ کا حذیفہ ہے ۔ابو ربیعہ کو ذوالرمحین کہتے تھے ۔زمانہ جاہلیت مین قریش کے بزرگون مین سے تھے ۔فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے ۔بہت خوبصورت تھے یہی ہین جنکو قریش نے عمرو بن عاص کے ہمراہ نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ساتھیون کو لینے کے واسطے بھیجا تھا جو حبشہ مین ہجرت کر گئے تھے بعض لوگون کے نزدیک (یہ نہ تھے) کوئی اور تھا بعض لوگون نے کہا ہے کہ انھون نے حارث بن ہشام کے ساتھ ام ہانی کے گھر مین فتح مکہ کے دن پناہ لی تھی حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے دونون کے مارنے کا ارادہ کیا ام ہانی نے حضرت علی کو روک دیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر آپکو اس واقعہ کی خبر دی آپنے ارشاد فرمایا کہ جسکو تمنے پناہ دی اسکو مینے بھی دی ۔رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو یمن اور اسکے گرد و نواح کی فوج کا افسر مقرر کیا تھا یہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی شہادت تک برابر اسی کام پر مقرر رہے (بلکہ) حضرت عمر نے جنعا کی حکومت بھی انھین کے سپرد کر دی تھی پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انھون نے بھی انکو بدستور

---

[1] یعنی جو وصف اوسمین نہو اوسکو اپنے مین ظاہر کرے مثلاً علم سے بے بہرہ ہو اور اپنے کو عالم کہے سخاوت سے معرا ہو اور اپنے کو سخی بتائے ۱۲ [2] فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل اس سبب سے فرمائی کہ اس شخص نے بھی دو فریب کئے ایک یہ کہ اپنی جھوٹی تعریف کی دوسرے یہ کہ خدا پر جھوٹ جوڑا جو چیز خدا نے نہین دی تھی اسکے دینے کی نسبت اسکی طرف کی ۱۲ [3] بحیر ابن ذی الرمحین مجھے اپنے پاس بٹھایا اور پھر اسکی ہر بانی بیدریغ

قائم رکھا جب حضرت عثمان محصور ہوئے یہ انکی مدد کیواسطے آرہے تھے مکہ کے قریب پہونچکر سواری سے گر کر مر گئے انکا شمار اہل مدینہ مین ہو اور انکی حدیث کی روایت بھی انہین لوگون سے ہے۔ ابو القاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے ہمین اپنی سند سے خبر دی انھون نے ابو عبد الرحمن نسائی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے عمرو ابن علی نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے عبد الرحمن نے ہمسے بیان کیا انھون نے سفیان سے انھون نے اسمعیل بن ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبد اللہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے چالیس ہزار درہم بطور قرض لیے تھے (جب) آپکے پاس مال آیا تو آپنے مجھے دیدیا اور کہا کہ اللہ تمہارے مال اور گھر والو نمین برکت عنایت کرے قرض کا بدلہ یہی ہے کہ ادا کیا جائے اور شکر گذاری کیجائے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ سلمی کوفی عبد الرحمن بن ابی لیلے نے انسے روایت کی ہے حکم اور شعبہ نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی تھے اور ان دونون کے سوا اور لوگ انکے صحابی ہونیسے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ انکی حدیث مرسل ہے۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن ربیعہ سلمی صحابی ہین اور وہ عمرو بن فرقد سلمی کے ماموان ہین اور منصور بن معتمر کے چچا ہین کیونکہ منصور معتمر بن عتاب بن ربیعہ کے بیٹے ہین۔ شعبہ نے حکم سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے عبد اللہ بن ربیعہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سفر مین تھے آپنے موذن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے جواب مین کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اسکے بعد موذن نے کہا اشہد ان محمداً رسول اللہ پھر آپنے فرمایا اشہد ان محمداً رسول اللہ اسکے بعد آپ اپنے اصحاب سے مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ یہ اذان دینے والا یا تو بکریان چرانیوالا ہے یا کوئی گھر بار چھوڑنیوالا (بادیہ نشین) جب نشیب مین اترے تو معلوم ہوا کہ چرواہا ہے وہین ایک مری ہوئی بکری بھی پڑی تھی (اُسکی طرف اشارہ کرکے) فرمایا کیا تم یہ جانتے ہو کہ یہ اپنی مالک کے نزدیک (کیسی) بیقدر ہے بخدا دنیا اللہ کے نزدیک اس مردہ بکری سے بھی زیادہ حقیر و ذلیل ہے۔ عمرو بن میمون اور مالک بن حارث اور علی بن اقمر وغیرہم نے انسے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رزق مخزومی۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہے (لیکن) انکی صحبت اور روایت کا (کچھ) حال معلوم نہین ہے۔ عمران بن ابی انس نے عبد اللہ بن رزق مخزومی سے روایت کی ہے کہ کہتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوق مین اللہ کے نزدیک دو گروہ چنے ہوئے ہین عرب مین خدا کے برگزیدہ قریش ہین اور عجم مین اہل فارس۔ ابن مندہ

اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ بن رافع زرقی - انکا (پورا) نسب انکے باپ کے بیان مین گذرچکا ہے حسن بن سفیان نے انکو وحدان مین ذکر کیا ہی اور بعض متاخرین نے بھی انکی موافقت کی ہی - ابو یاسر بن حبہ نے ہمین اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے مجھسے بیان کیا انھون نے اپنے سے مروان بن معاویہ فزاری نے عبدالواحد بن ایمن مکی سے انھون نے عبید اللہ بن عبداللہ بن رفاعہ زرقی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا۔ (امام احمد کہتے تھے کہ فزاری (راوی) نے ایک دوسری مرتبہ اس سند مین رفاعہ کے بیٹے کا نام تمین ظاہر کیا اور فزاری کے علاوہ اور راویون نے انکا نام بجائے عبداللہ بن رفاعہ کے عبید بن رفاعہ بیان کیا ہی) کہ وہ کہتے تھے جب غزوۂ احد مین مشرکون کو شکست ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگ صف بستہ ہو جاؤ تاکہ مین اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کرون چنانچہ سب لوگ آپکے پیچھے صفین باندھکر کھڑے ہوگئے بس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثنا شروع کی اور کہا اے اللہ تیرے ہی واسطے سب تعریف ہے جسکو تو وسعت دے اسکو تنگی مین ڈالنے والا کوئی نہین اور جسکو تو تنگی مین ڈالے اسکو وسعت دینے والا کوئی نہین - اسکے بعد پوری حدیث بیان کی - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکی حدیث کی اسناد مین اعتراض ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رواحہ بن ثعلبہ بن امرء القیس بن عمرو بن امرء القیس اکبر بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی حارثی انکی کنیت ابو محمد ہے اور بعض نے ابو رواحہ اور ابو عمر بیان کی ہے - انکی والدہ کبشہ بنت واقد بن عمرو بن اطنابہ بھی بنی حارث بن خزرج سے ہین - یہ عبداللہ بیعت عقبہ مین شریک تھے اور بنی حارث بن خزرج کے سردار تھے بدر اور احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر اور عمرۃ القضاء (وغیرہا) تمام مشاہد مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک بجز فتح مکہ اور اسکے بعد کے واقعات کہ یہ اسکے پہلے (یعنی غزوۂ موتہ مین) شہید ہوچکے تھے - غزوۂ موتہ کے سرداروں مین سے ایک یہ بھی تھے - نعمان بن بشیر کے ماموں ہین - حماد بن زید سے ثابت ہے انھون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے آپ اسوقت خطبہ پڑھ رہے تھے اثنائے خطبہ مین آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ یہ سنتے ہی مسجد سے باہر جہانپر کھڑے تھے وہین (فوراً) بیٹھ گئے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوئے اور یہ خبر آپکو پہونچی تو آپنے انسے فرمایا کہ اللہ تمکو (ہمیشہ) زیادہ خدا اور خدا کے رسول کی پیروی کی خواہش عنایت کرے یہ جہاد مین سب

پہلے گھر سے نکلتے اور سب کے بعد لوٹتے۔ یہ اُن شاعروں میں سے ہیں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے (کافروں) کی ہجو کا جواب دیا کرتے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو اشعار انہوں نے کہے ہیں اونمیں سے چند شعر یہ ہیں

انی[1] تفرست فیک الخیر اعرفہ ۞ واللہ یعلم ان ما خانني البصر
انت النبی ومن یحرم شفاعتہ ۞ یوم الحساب فقد ازری بہ القدر
فثبت اللہ ما اتاک من حسن ۞ تثبیت موسی ونصرا کالذی نصرا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان اشعار کو سنکر فرمایا کہ اے ابن رواحہ اللہ تمکو بھی ثابت قدم رکھے۔ ہشام بن عروہ نے کہا ہے کہ اللہ نے انکو اس دعا کی برکت سے خوب ثابت قدم رکھا حتی کہ یہ شہید ہوئے اور انکے واسطے جنت کے دروازے کھول دیے گئے اور یہ شہید ہوکر داخل ہوئے۔ ابو الدرداء کہتے تھے کہ میں اوسدن سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جسمیں عبد اللہ بن رواحہ کا ذکر نکروں (انکو بھی مجھسے بہت محبت تھی) جب وہ مجھسے ملتے اور سامنے کھڑے ہوتے تو میرے سینے پر ہاتھ رکھدیتے اور اگر پیچھے کھڑے ہوتے تو میرے شانوں کے درمیان میں ہاتھ رکھدیتے اور مجھسے کہتے کہ اے عویمر بیٹھو تھوڑی دیر ایمان تازہ کریں پس ہم بیٹھتے اور خدا کا ذکر کرتے جتنا خدا چاہتا تھا پھر وہ کہتے کہ اے عویمر یہ ایمان کی مجلسیں ہیں۔ ہمیں عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا انھوں نے کہا عبد اللہ بن رواحہ غزوۂ موتہ کیطرف جہاد کے واسطے چلے تو زید نے انہیں بوقت شب خود انکے تصنیف کردہ اشعار پڑھتے سنا وہ یہ ہیں

اذا[2] ادنیتنی وحملت رحلی ۞ مسیرۃ اربع بعد الحساء
فشانک فانعمی وخلاک ذم ۞ ولا ارجع الی اہلی ورائی
وجاء[3] المومنون وغادرونی ۞ بارض الشام مشہور الثواء
وردک کل ذی نسب قریب ۞ الی الرحمن منقطع الاخاء
ہنالک لا ابالی طلع بعل ۞ ولا نخل اسافلہا رواء

تب زید نے ان اشعار کو سنا رو دیے

---

[1] یعنے آپ (کی ذات مقدس) میں بھلائی پہچانتا ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میری بصیرت خطا نہیں کرتی آپ نبی ہیں قیامت کے دن جو شخص آپکی شفاعت سے محروم کر دیا گیا بیشک قضا و قدر نے اسکو ذلیل کر دیا پس اللہ آپکو قائم رکھے جو اُسنے آپکو دی ہیں مثل موسیٰ کو ثابت قدم رکھا اور جیسا اگلے نبیوں کی مدد کی گئی ۱۲

[2] ترجمہ (اے اونٹنی) جب تو نے مجھے نزدیک کیا اور میرے کجاوے کو لے کر چار روز کی مسافت کے لئے مقام حسار سے بھی آگے
بس اپنی شان کو دیکھ اور خوش رہ تو مذمت سے دور ہے میں اپنے پیچھے اپنے اہل کی طرف نہ لوٹونگا ۱۲

[3] مسلمان آئے اور مجھے شام کی مشہور خوابگاہ میں چھوڑ گیا اور تجھکو ہر عزیز قریب نے ناطہ توڑ کر خدا کے سپرد کر دیا
اسوقت مجھے نہ کسی خوبصورت بیوی سے شادی کرنے کی کچھ پروا ہے اور نہ ان کھجور کے باغ کی جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ۱۲

عبداللہ بن رواحہ نے انکو بڑے زور سے دھمکا کر کہا اے بچے تیرا کیا نقصان ہے اگر خدا مجھکو شہادت نصیب کرے اور تو (فریبی) اس کجاوے کے بیچون بیچ مین بیٹھکر گھر لوٹ جائے۔ عبداللہ بن رواحہ نے زید سے (خطاب کر کے) یہ شعر کہا ہے

یا زید زید الیعملات الذبل ۞ تطاول اللیل ہدیت فانزل[1]

مجھسے ابن اسحاق نے بیان کیا انھون نے کہا مجھسے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انھون نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ مین زید بن حارثہ کو سردار لشکر بنایا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہوجائین تو جعفر بن ابی طالب انکی جگہہ پر ہون پھر اگر جعفر بن ابو طالب بھی شہید ہوجائین تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہین اگر عبداللہ بھی شہید ہون تو مسلمان جسکو پسند کرین اوسکو اپنا سردار بنالین پس جب لشکر تیار ہوگیا اور اہل لشکر کوچ کرنیلگے تو لوگون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے (بنائے ہوئے) سردارونکو رخصت کیا اور انکو سلام کیا جب لوگون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے (بنائے ہوئے) سردارونکو اور عبداللہ بن رواحہ کو رخصت کیا تو عبداللہ بن رواحہ رونے لگے لوگون نے رونے کا سبب دریافت کیا انھون نے جواب دیا کہ بخدا مجھے کچھ دنیا کی محبت اور اسکا خیال نہین ہے (جسکے چھوٹنے پر روتا ہون) بلکہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو (یہ) آیت پڑھتے سنی ہے کہ وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا یعنی تم مین کوئی ایسا نہین جو دوزخ پر (ہو کر) گذرنے والا نہو (کیونکہ صراط اسی پر ہوگا) تمہارے رب پر (وعدہ) مقرر ہے پس مین نہین جانتا کہ پل صراط پر چڑھنے کے بعد یا اترنے مین میرا کیا حال ہو۔ مسلمانون نے کہا اللہ تمہارے ہمراہ ہے اور وہی تمکو ہم تک خیر و خوبی سے واپس لائے اور تمپر نظر عنایت رکھے۔ عبداللہ بن رواحہ نے اسوقت یہ اشعار کہے

لکننی اسئل الرحمن مغفرۃ ۞ وضربۃ ذات فرغ یقذف الزبدا[2]

او طعنۃ بیدی حران مجہزۃ ۞ بحربۃ تنفذ الاحشاء والکبدا

حتے یقولوا اذا مروا علے جدثی ۞ یا ارشد اللہ غاز و قد رشدا

پھر عبداللہ (مسلمانون کے پاس سے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین حاضر ہوے آپنے انکو رخصت کیا۔ پھر لوگ چلے یہانتک کہ (مقام) معان مین جاکے فروکش ہوے (وہان جاکر) معلوم ہوا کہ ہرقل ایک لاکھ رومی اور ایک لاکھ عربی فوج کے

---

[1] اے زید اے زید اونٹنیان (ہماری) تھک گئی ہین اور رات بہت آگئی خدا تمہین ہدایت دے اب (اتر پڑو یعنے اب ساتھ والے جب آجاوین تو اونکے ساتھ جانا۔

[2] ترجمہ۔ لیکن مین خدا سے مغفرت طلب کرتا ہون۔ اور تلوار کے ایک ایسے کشادہ گھاؤ کو جو تازہ خون پھینکتا ہو۔ یا تیار کئے ہوے نیزہ کے ایک زخم کو جو کسی خون کے پیاسے کے ہاتھ مین ہو اور وہ ایسا وار کرے کہ جگر اور اندرونی اعضا کے پار ہو جاے۔ یہانتک کہ جب لوگ میری قبر کے پاس سے گذرین تو کہین اے غازی اللہ تجھے رشد عنایت کرے اور آپنے عنایت کر دیا۔

ساتھ (مقام) مآب مین پڑا ہوا مسلمانون نے دو دن معان مین مقام کیا اور آپس مین کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کسیکو بھیجکر اپنے دشمن کی کثرت سے خبر دین یا تو وہ (اور مجاہدین بھیجکر) ہماری مدد کرینگے یا کچھ اور ہی حکم دین گے مگر عبد اللہ بن رواحہ نے مسلمانون کو جوش دلایا چنانچہ وہ لوگ باوجودیکہ تین ہزار تھے آگے بڑھے یہانتک کہ شہر بلقا کی ایک بستی مین جسکو مشارف کہتے ہین رومیون سے جا لڑے پھر مسلمان (وہان سے) موتہ کی طرف ہٹ آئے۔ عبد السلام بن نعمان بن بشیر نے روایت کی ہے کہ جعفر بن ابی طالب جب شہید ہوگئے تو لوگون نے عبد اللہ بن رواحہ کو (سپہ سالاری کیواسطے) بلایا۔ (اسوقت) لشکر کے ایک گوشہ مین تھے (جلدی) آگے بڑھے اور لڑنے لگے اور اپنے نفس کو مخاطب کرکے یہ اشعار پڑھے

یا نفس[1] الا تقتلی تموتی ؛ ہذا حیاض الموت قد صلیت ؛ وما تمنیت فقد لقیت ؛ وان تفعلی فعلہما ہدیت ؛

وان تاخرت فقد شقیت

پھر اپنے نفس سے کہا تو کس چیز کا مشتاق ہے کیا تجھکو (اپنی بیوی کا نام لیکر) فلانی کا اشتیاق ہے اُسکو طلاق ہے اور فلان فلان غلامون کا تجھکو خیال ہے (جاؤ) وہ بھی آزاد ہین اور کیا تجھکو اپنے باغ مجف (نامے) کا خیال ہے بس وہ بھی خدا و رسول کیواسطے (وقف) ہے پھر کہا۔

یا نفس[2] مالک تکرہین الجنۃ ؛ اقسم باللہ لتنزلنہ ؛ طائعۃ او لتکرہنہ

فطالما قد کنت مطمئنہ ؛ ہل انت الا نطفۃ فی شنہ ؛ قد اجلب الناس وشدوا الرنہ

مصعب بن شیبہ نے روایت کی ہے کہ ابن رواحہ لڑنے کیواسطے میدان مین گئے انکے نیزہ لگا انھون نے خون کو اپنے ہاتھ سے پونچھ کر منہ پر ملا پھر دونون صفون کے درمیان مین گر گئے اور (مسلمانون سے پکار کر) کہا اے مسلمانون اپنے بھائی کے جسم کی حفاظت کرو۔ مسلمان حملہ کرکے انکو برابر بچاتے رہے حتی کہ یہ اسی مقام پر انتقال کر گئے۔ یونس بن بکیر کہتے تھے ہمسے ابن اسحاق نے بیان کیا انھون نے کہا ان لوگون پر جب یہ مصیبت واقع ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ مین اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ (اسوقت) زید بن حارثہ نے فوج کا علم لیا اور اسکو لیکر بڑھے یہانتک کہ شہید ہوگئے پھر اسکو جعفر بن ابی طالب نے لیا وہ بھی شہید ہوئے پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چپ ہوگئے یہانتک کہ انصار کے چہرے متغیر ہوگئے اور انھون نے خیال کیا کہ عبد اللہ بن رواحہ

---

[1] ترجمہ۔ اے نفس اگر تو قتل نہ کیا جائیگا تو (بھی ایک نہ ایک دن) مریگا۔ یہ حوض موت کے (تیار) ہین انمین تو بھی ڈالا جائے گا۔ تیری جو آرزو تھی وہ تجھے مل گئی۔ اگر تو زید اور جعفر کے مثل کام کریگا تو (مقصود کو) پہنچ جائیگا۔ اور اگر تو (انسے) پیچھے رہجائیگا تو (البتہ) نامراد ہوگا۔

[2] ترجمہ۔ اے نفس تجھے کیا ہوا کہ تو جنت کو ناپسند کرتا ہے مین خدا کی قسم کھاتا ہون کہ تو ضرور اسمین داخل ہوگا۔ (خواہ خوشی سے یا ناخوشی سے) بہت زمانہ تک تو اطمینان سے تھا۔ تو (مثل) آب صافی (کے) ہے جو مشک مین ہو۔ لوگ آگئے ہین۔ اور انھون نے نالہ کھینچ لی ہین۔

کی نسبت جس امر کو برا جانتے تھے وقوع مین آیا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس علم کو عبد اللہ بن رواحہ نے لیا اور لڑتے رہا تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے پھر تینون آدمی سونے کے تختون پر جنت مین بلند کر کے دکھائے گئے۔ مینے عبد اللہ بن رواحہ کا تخت انکے ساتھیونکے تختون سے کچھ ہٹا ہوا دیکھا مینے پوچھا اس دوری کا کیا سبب مجھسے کہا گیا کہ ان دونون نے بے کھٹکے کام کیا اور عبد اللہ بن رواحہ نے کچھ تردد کے بعد۔ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی غزوہ موتہ جمادی ۸ھ مین ہوا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

یہ رباب کے بیٹے ہین۔ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور انکی حدیث مرسل ہے جسکو معمر نے کثیر سے انھون نے عبد اللہ بن رباب سے روایت کیا ہے یہ ابو عمر کا بیان ہے

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عاتکہ بن اصم۔ یہ ابن ام مکتوم کے نام سے مشہور ہین ایسا ہی انکا نام قتادہ نے بیان کیا ہے اور دوسرون نے کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن قیس بن زائدہ (ہے) اور اسکے سوا بھی لوگونکے اقوال ہین جنکا ذکر انشاء اللہ اپنے مقام پر ہوگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زبعری بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لؤی۔ قریشی سہمی شاعر انکی والدہ عاتکہ بنت عبد اللہ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح تھین۔ زمانہ جاہلیت مین یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر اپنی زبان وجان سے بہت ہی سخت تھے۔ قریش کی طرف سے مقابلہ کرتے اور مسلمانون کی ہجو کرتے تھے۔ یہ قریش کے بہترین شاعرون مین سے تھے ابن زبیر نے کہا ہے کہ قریش کے راوی ایسا ہی بیان کرتے ہین کہ جاہلیت مین یہ قریش کے بہترین شاعر تھے لیکن انکے اور ضرار بن خطاب کے اشعار جو ہمین پہونچے ہین انکے لحاظ سے ضرار انسے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہین انکے کلام مین گرے ہوئے الفاظ کم ہین۔ عبد اللہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور انکا اسلام اچھا رہا۔ یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو ہبیرہ بن وہب اور عبد اللہ بن زبعری نجران کیطرف بھاگ گئے۔ جسوقت یہ نجران مین تھے حسان بن ثابت نے انکی بابت یہ شعر کہا

لاتعدمن رجلا احلک بغضہ ۔۔۔ نجران فی عیش احذ لئیم

ابن زبعری نے جب اس شعر کو سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے اور مسلمان ہو گئے مسلمان ہوتے وقت انھون نے اشعار کہے جنمین سے چند شعر یہ ہین۔

---

[1] ترجمہ۔ تو اس شخص کو نہ دور کر جسکے بغض نے تجھکو (شہر) نجران مین سخت بری زندگی مین پہونچا دیا۔

زبیا ہے اور اسکی پاس والی انگلی کیطرف اشارہ کرکے کہا ہو یعنے بہت ہی قریب ہو ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ رضی اللہ عنہ

ابن زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف۔ قریشی ہاشمی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہین۔ انکی ماں عاتکہ بنت وہب ابن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھین۔ انکے اولاد نہین ہے۔ یہ ضباعہ بنت زبیر کے بھائی ہین اور زبیر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ اور ابوطالب کے حقیقی بھائی تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلافت مین جنگ روم پر گئے اور اجنادین کے معرکہ مین شہید ہوئے انکے گرد رومیون کی ایک جماعت کشتہ پڑی ہوئی تھی جسکو انھون نے قتل کیا تھا پھر زخمون نے انکا خون بہایا اور انکی جان نکلگئی۔ واقدی نے لکھا ہے کہ رومیون کا پہلا آدمی جو اجنادین کی جنگ مین مارا گیا وہ وہی بطریق تھا جسکو عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب نے قتل کیا تھا۔ بطریق نشان لگائے ہوئے نکلا عبداللہ بن زبیر نے بڑھکر اسکو مار ڈالا اور اُسکے سامان کی طرف کچھ نہ متوجہ ہوئے پھر دوسرا بطریق آیا عبداللہ بن زبیر اسکی طرف بھی بڑھے دونون مین نیزہ بازی ہونےلگی تھوڑی دیر کے بعد دونون نے تلوارین میان سے نکال لین پھر عبداللہ بن زبیر نے اوس پر وار کیا رومی کے کندھون پر زرہ تھی ایک ہی ہاتھ مین کاٹکر مونڈھون تک ضرب پہونچادی اور کہا کہ اسکو لے مین عبدالمطلب کا بیٹا ہون رومی ایکدم ہی دار مین بھاگ گیا۔ عمرو بن عاص نے انکو قسم دیکر کہا کہ اب نہ لڑو انھون نے جواب دیا کہ بخدا مجھے اب صبر کی طاقت نہین ہی۔ جب باہم تلوارین چلنے لگین اور ایک دوسرے کو کاٹنے لگے (اسوقت) عبداللہ ایک ٹیلہ پر شہید ملے انکے گرد دس رومی کٹے پڑے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکو محبت سے اے میرے چچا کے بیٹے اور میرے دوست کہا کرتے تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ آپ میری ماں کے بیٹے، فرمایا کرتے تھے انکی روایت سے کوئی حدیث محفوظ نہین ہی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت انکی عمر قریب تیس سال کے تھی۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ قریشی اسدی۔ انکی کنیت ابوبکر ہی۔ انکی دوسری کنیت ابو خبیب دانکے بڑے بیٹے کے نام سے) بھی ہے۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکو اس کنیت سے وہ لوگ پکارتے تھے جو انکو عیب لگاتے تھے۔ انکی والدہ اسماء بنت ابی بکر بن ابی قحافہ ہین جو ذات النطاقین کے لقب سے مشہور ہین اور انکی دادی صفیہ بنت عبدالمطلب ہین جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین اور خدیجہ بنت خویلد انکے باپ زبیر بن عوام کی پھوپھی تھین اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا انکی خالہ ہین۔ ہجرت کے بعد مہاجر مسلمانون مین سب سے پہلے یہی پیدا ہوئے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خرمے کو اپنے دہن مبارک مین چبا کر انکے تالو مین ملا سلئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن سب سے پہلے انکے پیٹ مین گیا۔ نبی صلے اللہ

علیہ وسلم نے انکے نانا ابو بکر کے نام اور کنیت پر انکا نام اور کنیت رکھی۔ یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ انکی والدہ نے جب ہجرت کی ہے تو یہ پیٹ مین
تھے۔ اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ہجرت کے بعد یہ حمل مین آئے۔ ہجرت سے دس مہینے بعد پیدا ہوئے اور بعض لوگون کا بیان ہے
کہ ہجرت کے پہلے سال مین پیدا ہوئے ان کی پیدائش کے وقت تمام مسلمانون نے اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے اسوجہ سے
کہ یہود کہا کرتے تھے کہ ہمنے مسلمانون پر جادو کر دیا ہے اب انکے اولاد نہ ہوگی۔ انکی پیدائش سے خدا نے یہود کی بات جھوٹی کر دی
یہ بڑے نمازی روزہ دار بہادر تھے۔ جب یہ سات آٹھ برس کے ہوئے انکے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ انکو بیعت کے واسطے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھکر تبسم فرمایا پھر انسے بیعت لی۔ انھون نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے والد اور حضرت عمر وغیرہم سے روایت کی ہے۔ اور انکے بھائی عروہ اور انکے دونون صاحبزادے عامر اور
عباد اور عبیدہ سلمانی اور عطا بن رباح اور شعبی وغیرہم نے انسے روایت کی ہے ہمین ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے کتابۃً خبر دی
وہ کہتے تھے میرے والد نے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ابو الحسن بن ابی علی اور بنا کے دو بیٹون ابو غالب اور ابو عبد اللہ نے ہمین خبر دی
وہ کہتے تھے ابو جعفر نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے ابو طاہر مخلص نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن سلیمان نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے زبیر
بن ابی بکر نے ہمسے بیان کیا۔ انھون نے کہا عبد الملک بن عبد العزیز نے مجھسے بیان کیا انھون نے اپنے مامون یوسف بن ماجشون
سے انھون نے ایک ثقہ کی سند سے روایت کی انھون نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر نے اپنے وقت کو تین راتون پر بانٹ دیا تھا ایک
رات قیام کی جسمین وہ صبح تک کھڑے رہتے ایک رات رکوع کی جسمین وہ صبح تک رکوع مین رہتے ایک رات سجدہ کی جسکو وہ صبح تک سجدہ ہی
مین گذارتے۔ احمد بن سلیمان نے کہا ہے کہ زبیر نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے سلیمان بن حرب نے مجھسے بیان کیا انھون نے یزید
ابن ابراہیم تستری سے انھون نے عبد اللہ بن سعید سے انھون نے مسلم بن نیاق مکی سے روایت کی انھون نے کہا کہ ابن زبیر نے
ایک دن ایک ایسا لمبا رکوع کیا کہ مینے سورہ بقرہ اور آل عمران اور نسا اور مائدہ ختم کر دی (مگر) انھون نے سر نہ اٹھایا۔ ہشیم نے مغیرہ
سے انھون نے قطن بن عبد اللہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ مینے ابن زبیر کو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلا افطار برابر[1] روزہ
رکھتے دیکھا ہے جب افطار کی رات آتی تو دودھ کا ایک پیالہ منگواتے پھر روغن کی ایک قب منگوا کر دودھ پر چھوڑ دیتے پھر کچھ ایلوا منگوا کر
چھڑکتے اسکے بعد اسکو پی جاتے۔ دودھ سے قوت حاصل ہوتی روغن سے پیاس مرجاتی۔ ایلوے سے آنتون کے دہن کھلجاتے۔ ہمسے
ابو الفضل بن ابو الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلے موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ابو خیثمہ نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے یحیی بن سعید
نے ہمسے بیان کیا انھون نے محمد بن عجلان سے انھون نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
جب تشہد مین بیٹھتے تو

---

[1] معلوم ہوا کہ اس قدر کثرت عبادت ممنوع نہین ہے بشرطیکہ نفس متحمل ہو سکے۔

عبد اللہ بن زبیر نے عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کے ہمراہ افریقہ مین جہاد کیا تھا جرجیر افریقہ کا بادشاہ ایک لاکھ بیس ہزار فوج لیکر مسلمانون
کے مقابلہ کو آیا مسلمانون کی تعداد صرف بیس ہزار تھی مسلمان متحیر ہوئے۔ عبد اللہ نے (دشمنون پر) ایک نگاہ ڈالی دیکھا کہ جرجیر
اپنے لشکر سے باہر نکلا ہے۔ عبد اللہ مسلمانون کی ایک جماعت اپنے ہمراہ لیکر بادشاہ کو مارنے کے ارادے سے چلے اور جاتے ہی اسکو
مار ڈالا اور انھین کے ہاتھون یہ مہم فتح ہوئی۔ انھون نے جنگ جمل مین اپنے والد حضرت زبیر کے ہمراہ حضرت علی سے مقابلہ کیا تھا
حضرت علی کہا کرتے تھے کہ زبیر برابر ہم مین یعنے اہلبیت مین رہے یہانتک کہ انکے بیٹے کا نشو نما ہوا۔ انھون نے حضرت معاویہ کے انتقال
کے بعد انکے بیٹے یزید کی بیعت سے انکار کیا یزید نے مسلم بن عقبہ مری کو انکی طرف بھیجا اُسنے مدینہ کا محاصرہ کرلیا اور اہل مدینہ کے ساتھ
بہت ظلم کیا جو واقعہ حرہ کے نام سے مشہور ہے۔ پھر ابن زبیر سے لڑنیکے واسطے مکہ کی طرف بڑھا اور راستہ مین مرگیا۔ اور اپنی جگہہ
حصین بن نمیر سکونی کو مقرر کیا حصین نے مکہ پہونچکر ابن زبیر کو گھیر لیا یہ حصار ۲۶ محرم سنہ ۶۴ھ مین ہوا تھا اور اسی حصار مین خانہ کعبہ
اور حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم خلیل اللہ کے مینڈھے کے سینگ جو انکے فدیہ مین آیا تھا جلگئے۔ یہ محاصرہ یزید کے مرنے تک برابر قائم رہا
یزید کا انتقال نصف ربیع الاول سنہ ۶۴ھ مین ہوا۔ اسکے بعد حصین نے عبد اللہ کو بلایا تاکہ انسے بیعت کرے اور انکو ساتھ لیکر شام کو جاوے
اور جو کچھ مکہ اور مدینہ کے واقعات مین اُنسے دونون مین کشت وخون ہوا ہے درگذر کیجائے۔ ابن زبیر نے اسکو نامنظور کیا اور کہا کہ مین
خون نہ معاف کرونگا حصین نے کہا خدا تمھارا برا کرے کون شخص تمکو ہوشیار وعقلمند خیال کر سکتا ہے مین تو تمکو خلافت کیواسطے بلاتا ہون
اور تم مجھے لڑائی کیطرف بلاتے ہو۔ عبد اللہ بن زبیر کی بیعت خلافت یزید کے مرنیکے بعد ہوئی۔ اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان
انکے مطیع ہوے۔ انھون نے خانہ کعبہ کو نئے سرے سے بنوایا اور (مقام) حجر کو کعبہ کی بنا مین داخل کر دیا۔ جب ابن زبیر شہید ہوئے
عبد الملک ابن مروان نے حکم دیا کہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی پھر بنا دیا جائے اور (مقام) حجر کعبہ کی بنا سے نکال دیا جائے چنانچہ ایسا ہی
کیا گیا۔ اور ابتک اُسی طرح موجود ہے۔ ابن زبیر کی خلافت عبد الملک بن مروان کی تخت نشینی تک رہی جب عبد الملک اپنے باپ کی جگہہ
پر بیٹھا اور مصر و شام مین پورا تسلط ہوگیا تو عراق پر فوج کشی کی اور مصعب بن زبیر کو قتل کر ڈالا اور حجاج بن یوسف کو حجاز کیطرف
روانہ کیا اسنے جاکر یکم ذیحجہ سنہ ۷۲ھ کو عبد اللہ بن زبیر کا محاصرہ کرلیا اور خود لوگون کو حج کرایا خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف نہین
کیا۔ جبل ابو قبیس پر منجنیق قائم کی وہان سے مسجد حرام پر پتھر مارتا تھا۔ جب تک ابن زبیر شہید نہوئے برابر محاصرہ قائم رکھا۔ نصف
جمادی الاخری سنہ ۷۳ھ مین عبد اللہ بن زبیر شہید ہوگئے۔ عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ جب عبد اللہ پر حصار سخت ہوا قتل سے
دس دن پہلے اپنی والدہ اسمار کے پاس آئے وہ بیمار پڑی تھین عبد اللہ نے اپنی مان سے کہا کہ مرنے مین راحت ہے انھونے عبد اللہ
کو جواب دیا کہ شاید تجھے موت کی آرزو میرے واسطے کی ہے مین مرنیکو اسوقت تک ہرگز نہین پسند کرتی جب تک مجھے تمھاری دو
حالتون مین سے ایک نہ ظاہر ہو جائے یا تو تم شہید ہو اور مین تمپر صبر کرکے خدا کے یہان ثواب کی مستحق ہون اور یا تم دشمن

پر کچھ میاب ہوا اور میری آنکھ کو ٹھنڈک نصیب ہو جو عبد اللہ پہ کیا م سنگ بن پڑے - جس دن عبد اللہ شہید ہوگئے اُس دن اپنی والدہ کے پاس گئے انھون نے کہا کہ بیٹا مرنے سے ڈر کر کسی ایسے امر کو ہرگز نہ گوارا کرنا جسمین ذلت ہو بخدا عزت کے ساتھ تلوار کی مار کھانا ذلت کے کوڑون سے بہتر ہے - پھر عبد اللہ دشمن کے لشکر کی طرف گئے اور مسجد حرام مین لڑنے لگے جس طرف رخ کرتے تھے اسطرف شامیون کے پیر اوکھڑ جاتے تھے (اسی اثنا مین) ایک پتھر صفا کی طرف سے آیا اور عبد اللہ کی پیشانی پر لگا انھون نے سر جھکا لیا اور یہ شعر پڑھا

ولسنا علے الاعقاب تدمی کلومنا ولکن علے اقدامنا تقطر الدم[1]

اسکے بعد لوگ انکے اوپر ٹوٹ پڑے اور انکو شہید کر ڈالا - جب شامیون نے انکو شہید کیا کہیں نہ کہین عبد اللہ بن عمر نے کہا انکی پیدایش کے وقت تکبیر کہنے والے وفات پر تکبیر کہنے والون سے بہتر تھے - یعلے بن حرملہ نے بیان کیا ہے کہ جب عبد اللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد مین مکہ مین آیا (دیکھا کہ) عبد اللہ کی والدہ (جو دراز قد بوڑھی نابینا تھین) بکڑا کر آئین اور حجاج سے کہا کیا اس سوار (یعنی عبد اللہ بن زبیر) کے اترنے کا وقت نہین آگیا - حجاج نے انسے کہا کہ اس منافق کا انھون نے کہا خدا کی قسم وہ منافق نہ تھا بلکہ وہ بڑا روزہ دار نمازی صلہ رحم کرنیوالا تھا حجاج نے کہا تم لوٹ جاؤ تم سٹھیا گئی ہو انھون نے کہا خدا کی قسم مین سٹھیائی نہین ہون مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ قبیلہ ثقیف مین جھوٹا اور ہلاک کرنے والا ہوگا سو جھوٹے کو تو ہم دیکھ چکے اور ہلاک کرنیوالا تو ہے - جھوٹے سے مراد مختار بن ابی عبید ہے - ابن زبیر کوسج تھے - ابن عمر عبد اللہ کے پاس سے گذرے یہ سولی پر لٹکے ہوئے تھے انھون نے ٹھہر کر سلام کیا اور انکے حق مین دعائے خیر کی اور کہا بخدا جس امت کے بُرے تم ہو وہ امت کیا ہی اچھی ہے - یہ ابن عمر نے اسوجہ سے کہا کہ شامی عبد اللہ بن زبیر کو بُرے بُرے نامون مثل ملحد منافق وغیرہ کے یاد کیا کرتے تھے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زغب آبادی - ابو زرعہ دمشقی نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہین اور دوسرون نے انکے صحابی ہونے سے انکار کیا ہے - عبد الرحمن بن عائذ نے انسے روایت کی ہے انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ جو شخص مجھپر قصداً جھوٹ باندھے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا آگ مین کرے - ضمرہ بن حبیب نے بھی انسے روایت کی ہے - انھون ہی نے قیس بن ساعد کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے - تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی - قریشی اسدی - انکی والدہ قریبہ بنت ابی امیہ بن مغیرہ ام المومنین ام سلمہ کی بہن تھین - یہ عبد اللہ سرداران قریش سے تھے - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دربان تھے لوگون کو آپ سے اجازت لا دیا

[1] ترجمہ ہماری ایڑیون پر ہمارے زخمون کا خون نہین گرتا - بلکہ ہمارے قدمون پر گرتا ہے

لادیا کرتے تھے۔ ابوبکر بن عبدالرحمن اور عروہ بن زبیر نے انسے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن محمد فقیہ اور اسمٰعیل بن علی وغیرہما نے اپنی سند سے ابوعیسی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہارون بن اسحق ہمدانی نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدہ بن سلیمان نے بیان کیا انھون نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن زمعہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ ایکدن (حضرت صالح علیہ السلام کی) ناقہ اور اوسکے مارنے والے کا ذکر کر رہے تھے اسی ذکر مین آپ نے فرمایا کہ اونٹنی مارنے کیواسطے قوم کا ایک شخص مستعد ہوا جو زمعہ کی طرح شریر وقوت دار تھا۔ پھر عورتون کا ذکر کرنے لگے کہ تم مین سے بعض اپنی عورتون کو مثل غلامون کے کوڑون سے مارتے ہین اور شاید دوسرے وقت اوسی سے ہمبستر ہون پھر لوگون کو خروج ریح پر ہنسنے کی بابت نصیحت کی کہ تم اس بات سے ہنستے ہو جسکو خود کرتے ہو۔ ابو زمعہ اسود بن مطلب کی کنیت ہے جو بدر کی لڑائی مین بحالت کفر مارا گیا یہ اسود اُن لوگون مین سے تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استہزا کیا کرتے تھے جنکی بابت یہ آیت نازل ہوئی انا کفیناک المستھزئین یعنی ہم تمکو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہنسی کرنیوالون سے بچا لینگے۔ عبداللہ عثمان کے ہمراہ یوم الدار مین شہید ہوے۔ ابو احمد عسکری نے اسکو ابو احسان زیادی کی روایت سے بیان کیا ہے۔ عبداللہ کے ایک بیٹیا یزید نامی تھا جو واقعہ حرہ مین مسلم بن عقبہ مری کے ہاتھ سے شہید ہوا۔ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زمل جہنی۔ سلمہ بن عبداللہ جہنی نے اپنے چچا ابو مسجعہ بن ربعی سے انھون نے ابن زمل جہنی سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے ستر بار سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ ان اللہ کان توابا فرماتے اس حال مین آپ دو زانون (بیٹھے) ہوتے اور انھون نے ابن زمل کا خواب بھی نقل کیا ہے جو انھون نے دیکھا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور دونون نے انکا نام عبداللہ بن زمل بیان کیا ہے اور ابونعیم نے انکا نام ضحاک بن زمل (جہنی) بیان کیا ہے لیکن یہ دونون قول صحیح نہین ہین کیونکہ عبداللہ تابعی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابن زمل اور ضحاک تبع تابعی ہین صحیح یہ ہے کہ ابن زمل کا نام معلوم نہین اور یہ عبداللہ اور ضحاک دونون کے سوا ہین واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر عسکری نے انکو افراد مین بیان کیا ہے۔ ابوبکر بن ابوعلی نے حماد بن سلمہ کی سند سے انکو بیان کیا ہے انھون نے عطاء بن سائب سے انھون نے عبداللہ بن زہیر سے روایت کی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج مین خرچ کرنا مثل خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ہے۔ یعنے ایک درہم بعوض سات سو درہم کے۔ ابوموسی نے انکو ابن مندہ پر استدراک بیان کیا ہے۔ ابن مندہ نے بھی انکو ذکر کیا ہے مگر انھون نے (بجاے ابن زہیر کے) ابوزہیر لکھا ہے۔ یہ بعض راویون کا

وہم ہے جنہون نے اسمین غلطی کی یا لکھنے والون سے سہو ہو گئی یا یہ کہ بعض راویون نے انکو انکے والد کی طرف منسوب کیا ہو اور
دوسرون نے انکے بیٹے کو انکی تعریف مین ذکر کر دیا جو انسے روایت کرتے ہین۔ عنوان دو قرار دیئے ہین لیکن بیان دونون کا
ایک ہی ہے۔ ہم اسکو بعد کے عنوان مین انشاء اللہ ذکر کرینگے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابو زہیر انکے بیٹے نے انسے روایت کی ہے اور یہ درست نہین اسکی اسناد مین اختلاف ہے۔ علی بن عاصم نے عطاء بن
سائب سے انھون نے زہیر بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ حج مین خرچ کرنا مثل خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ہے۔ علی بن عاصم نے اسکو عطاء سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور یہ
وہم ہے۔ اس حدیث کی اسناد مین عطاء بن سائب پر اختلاف واقع ہوا ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے
کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور انھون نے اسکو علی بن عاصم کی روایت سے انھون نے
عطاء بن سائب سے انھون نے زہیر سے انھون نے انکے والد سے نقل کر کے بیان کیا ہے انھون نے (یعنے ابو نعیم نے) کہا ہے کہ ٹھیک
وہی ہے جو ہمسے محمد بن علی نے اپنی سند سے منصور بن ابی الاسود سے انھون نے عطاء بن سائب سے انھون نے
ابو زہیر جہنی سے انھون نے ابو بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا حج مین خرچ کرنا مثل خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ہے یعنی ایک درہم سات سو درہمون کے برابر۔ ابو عوانہ اور ایک جماعت
نے اسکو عطاء سے منصور کی روایت کی طرح بیان کیا ہے۔ وہم کرنیوالے نے جو کچھ علی بن عاصم سے انھون نے عطاء سے
انھون نے زہیر سے انھون نے اپنے والد سے بیان کیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اور یہ ابو زہیر سے ابو کا لفظ گر گیا اور (صحیح
یون ہے کہ) ابو زہیر نے عبداللہ بن یزید سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی وہم کرنیوالے نے دیکھا اسلئے یہ کہا کہ
زہیر بن عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کی۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید۔ خاندان بنی جشم مین حارث بن خزرج سے ہین انصاری خزرجی حارثی ہین انکی کنیت
ابو محمد ہے۔ یہ ابو عمر کا بیان ہے۔ عبداللہ بن محمد انصاری نے کہا ہے کہ ثعلبہ انکے آبا مین نہین ہین یہ تو عبداللہ بن زید
بن حارث ہین۔ اور ثعلبہ بن عبد ربہ عبداللہ بن زید کے چچا ہین جنکو نسب بیان کرنیوالون نے انکے نسب مین داخل کر دیا
اور یہ محض خطا ہے۔ ابن مندہ اور ابن کلبی اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ہم (اوپر) بیان کر چکے
ہین۔ اور ثعلبہ کو ثابت رکھا ہے۔ عبداللہ بیعت عقبہ اور بدر اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے

ہوئے - انہیں کو اذان خواب مین دکھائی گئی تھی جسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ عبد اللہ کے خواب کے مطابق اذان دیا کرین - انکا خواب پہلے سال ہجری مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد نبوی بنانیکے بعد ہوا تھا ہمین اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے بیان کیا انھون نے عبد اللہ بن زید سے روایت کی انھون نے کہا کہ ہمنے جب صبح کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انسے اپنا خواب عرض کیا آپ نے فرمایا یہ سچا خواب ہی پس تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو کیونکہ وہ تمسے بلند آواز ہین اور جو کچھ تمسے خواب مین کہا گیا ہے وہ بلال کو بتاؤ تاکہ وہ اوسکو پکار کر کہدین پس جب عمر بن خطاب نے نماز کی اذان حضرت بلال سے سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور کہا اس ذات کی قسم جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے مینے بھی ایسا ہی خواب مین دیکھا جیسا کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ اسکو یاد رکھو - محمد بن عیسی نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن زید وہ ابن عبد ربہ ہین - اور ہم کوئی صحیح حدیث انکی روایت سے بجز اس ایک حدیث کے نہین جانتے ہین - اور عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی کی روایت سے بہت سی حدیثین مروی ہین اور یہ یزید بن تمیم کے چچا ہین - اور زید بن ثعلبہ بن حارث یعنے عبد اللہ کے والد کے بیان مین گذر چکا ہے کہ انکے بیٹے عبد اللہ نے اپنا تمام مال خیرات کر دیا تھا - تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابو عمر کا بیان عبد اللہ کے نسب مین کہ خاندان جشم بن حارث بن خزرج سے ہین صرف ابو عمر کا وہم ہے (کیونکہ) وہ تو زید بن حارث بن خزرج کی اولاد سے ہین - ابن اسحاق نے بیعت عقبہ کے شرکا کے بیان مین لکھا ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ پر انھون نے اور عبد اللہ ابن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن حارث بن خزرج اور زید ابن حارث بن خزرج (یہ دونون (یعنے جشم بن حارث اور زید بن حارث) جو بیان کئے ہین) سے حبیب بن اساف بن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن جشم اور عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید ابن حارث بن خزرج شریک (بدر) ہوگئے - اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہے - اس سے ظاہر ہو گیا کہ عبد اللہ بنی جشم سے نہین ہین - ابو عمر کو اسوجہ سے دہوکا ہوا کہ انھون نے ابن اسحاق کو دیکھا کہ انھون نے لکھا ہے کہ خاندان بنی جشم بن حارث اور زید بن حارث سے حبیب (شریک بدر) ہوگئے - اور انکو جشم کی طرف منسوب کر دیا پھر کہا اور عبد اللہ بن زید پس ابو عمر نے انکو بھی بنی جشم سے خیال کر لیا اور اگر وہ تامل کرتے تو انکو معلوم ہو جاتا کہ وہ زید کی اولاد سے ہین نہ جشم کی اولاد سے واللہ اعلم - ابو عمر نے اسی نسب کو جسکو ہمنے شروع مین زید تک بیان کیا ہی عبد اللہ سے نقل کر کے بیان کیا ہی (مگر) انکے نسب مین ثعلبہ کا نام گر گیا ہی

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جہنی - انکی حدیث کی سند مین اعتراض ہے - حرام بن عثمان نے معاذ بن عبد اللہ بن حبیب سے انھون نے عبد اللہ بن زید جہنی سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جو شخص) چوری کرے اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالو (اگر دوبارہ) چوری کرے اسکا

پیر کاٹ ڈالو (اگر تیسری بار) چوری کرے اوسکا (دوسرا) ہاتھ کاٹ ڈالو (اگر چوتھی مرتبہ) چوری کرے اُسکا (دوسرا) پیر کاٹ ڈالو (اگر پھر
بھی) چوری کرے گردن مار دو۔ حرام نے معاذ بن عبداللہ سے اسیطرح روایت کیا ہے۔ اور دوسرون نے انکی مخالفت کی ہے
ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے عبداللہ بن زید کو بیان کرکے
کہا ہے کہ انکی حدیث کی اسناد مین اعتراض ہے۔ ابن مندہ نے اس حدیث کو محمد بن یحییٰ مازنی کی روایت سے انھون نے حرام
سے انھون نے معاذ سے انھون نے عبداللہ ابن حبیب سے انھون نے عبداللہ بن زید سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چوری کرے اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالو الخ یحییٰ نے حرام سے انھون نے معاذ سے ایسا ہی بیان کیا ہے اور درست
یون ہے کہ معاذ بن عبداللہ بن حبیب نے عبداللہ بن بدر جہنی سے روایت کی جیسا اوپر گذر چکا

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن صفوان بن صباح بن طریف ضبی۔ انکا نسب عبداللہ بن حارث بن زید کے بیان مین گذر چکا ہے۔ دار قطنی نے اسکو
اپنی سند سے سیف سے انھون نے عمر سے انھون نے سعب بن عطیہ سے انھون نے بلال بن ابی بلال ضبی سے انھون نے
اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ عبدالحارث بن زید ضبی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے اپنا نسب بیان کیا آپنے انکو دعوت اسلام کی یہ مسلمان ہوگئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عبداللہ ہو نہ عبدالحارث
انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ و درست فرمایا نہیں ہے پرہیزگاری مگر خدا کے بچانیسے اور نہین ہے کوئی عمل
مگر توفیق سے اور ثواب کیواسطے کام کرنا سب سے زیادہ درست ہے۔ اور عذاب سے ڈرنا سب سے زیادہ زیبا ہے خدا کی پروردگاری
سے ہم راضی ہوئے اور ہم اوسکے حکم تک پہونچے تاکہ ہم اوسکے وعدہ سے حصہ پاوین اور اوسکے عذاب سے بچین یہ کہکر لوٹ گئے
اور ہجرت نہین کی۔ ابوموسیٰ نے اسکو بیان کیا ہے۔ مین کہتا ہون ابوموسیٰ نے اس نام کو اس مقام پر اور عبداللہ بن حکیم کے تذکرہ
مین بیان کیا ہے اور بعینہ یہی روایت موسیٰ نے سیف سے انھون نے صعب سے روایت کی ہے اور ابوعمر نے اسکو عبداللہ بن
حارث کے تذکرہ مین لکھا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ وہ عبداللہ بن زید ہے جیسا کہ ابوموسیٰ نے اسکو ذکر کیا ہے اور ماکولا اور ابن حبیب
اور ابن کلبی وغیرہم نے انکی موافقت کی ہے۔ ابوعمر نے شاید عبدالحارث کو دیکھا ہو اسکو عبداللہ بن حارث خیال کرلیا۔ لیکن
معلوم نہین کہ ابوموسیٰ نے اسکو دو بیان کیون قرار دیدیے۔ غایۃ الامر یہ کہ انکے والد مین اختلاف واقع ہوا ہو۔ حالانکہ قبیلہ ضبہ کا وفد
کچھ اتنا بڑا بھی نہ تھا جسمین تین شخص عبدالحارث نام کے ہون جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلکر عبداللہ کردیا ہو

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم ابن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی مازنی۔ ابن ام عمارہ

کے نام سے مشہور ہیں۔ ابو محمد انکی کنیت ہے۔ ابو عمر نے انکے والد کے بیان میں انکا نسب بیان کیا ہے۔ بعض جگہ کچھ اختلاف بھی کیا ہے جسکو ہم وہیں بیان کر چکے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ احد وغیرہ میں شریک تھے اور بدر میں نہ تھے اور یہی صحیح ہے۔ خلیفہ بن خیاط وغیرہ کے بیان کے موافق یہی مسیلمہ کذاب ملعون کے قاتل ہیں مسیلمہ نے انکے بھائی کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تھا جسکو ہم ذکر کر چکے ہیں پس عبداللہ کی یہ خواہش ہوئی کہ اپنے بھائی کا بدلہ لیں (چنانچہ عبداللہ انکو مسیلمہ کے مارنے میں وحشی کا شریک کر دیا وحشی نے مسیلمہ کو حملہ کر کے گرا دیا اور عبداللہ نے تلوار سے اسکو مار ڈالا۔ عبداللہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت حدیث کی ہے اور انکے بھتیجے عباد بن تمیم اور یحییٰ بن عمارہ اور واسع بن حبان وغیرہم نے انسے روایت کی ہے۔ ہمسے عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم جریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن بخیت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو کریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی زائدہ نے بیان کیا انھوں نے شعبہ سے انھوں نے حبیب بن زید سے انھوں نے عباد بن تمیم سے انھوں نے عبداللہ بن زید سے انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے وضو کیا اور دونوں کانوں کا مسح کیا۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن محمد نے بیان کیا انھوں نے ابن جریج سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھے یحییٰ بن جریج نے خبر دی انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عباد بن تمیم سے انھوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے روایت کی انھوں نے کہا کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پیر پر پیر رکھے چت لیٹے دیکھا ہے۔ مالک اور یونس اور ابن جریج اور یحییٰ بن سعید اور معمر اور عبداللہ بن عمر اور ابراہیم بن سعد وغیرہم (جیسے سفیان) نے اس حدیث کو ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور عبدالعزیز بن ماجشون نے انکی مخالفت کی ہے انھوں نے کہا ہے کہ زہری نے محمد بن ولید سے انھوں نے عباد بن تمیم سے انھوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے (لیکن) پہلا قول صحیح ہے۔ عبداللہ بن زید واقعہ حرہ ۶۳ھ زمانۂ یزید میں شہید ہوئے۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عمرو بن مازن۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر مقرر تھے۔ یونس نے ابن اسحاق سے روایت کی انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ لوٹ آئے تھے آپکے ہمراہ اسباب غنیمت تھا جسپر عبداللہ بن زید بن مازن مقرر تھے۔ یہ ابن مندہ کا کلام ہے۔ ابو نعیم نے اسکو نقل کر کے کہا ہے کہ انھوں نے اسمیں وہم و تصحیف کی ہے۔ وہم تو یہ کہ وہ عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہیں۔ اور تصحیف یہ کہ نفل جو انفال کا مفرد ہے اور جسکے معنی عطیہ کے ہیں اسکو نقل سے

جسکے معنی سواری اور عورتون کے تھے بدل دیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر سے مدینہ کی واپسی مین غنائم کی دیکھ بھال انکے سپرد کی تھی۔ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکو باب الکاف مین عبداللہ بن کعب کے بیان مین ذکر کیا ہی۔ لیکن ابو نعیم کا قول درست ہی۔ ابو عمر اور ابن کلبی وغیرہما نے انکی موافقت کی ہے۔ علاوہ اسکے ابن مندہ کو اس بارے مین کچھ معذوری بھی ہی کیونکہ ابن اسحاق نے بواسطۂ یونس بن بکیر کے عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بدر سے لوٹے ہوئے مدینہ آرہے تھے اور جو مال غنیمت آپ کو ملا تھا وہ ساتھ تھا اوس مال کی حفاظت کیلیے عبداللہ بن زید بن عمرو بن مازن کو اپنے مقرر کیا تھا ابن مندہ نے جو کچھ سنا اسکو نقل کردیا مگر اسمین بھی کلام نہین کہ ابن مندہ نے نقل کی لفظ کو بدلکے نقل کردیا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سابط بن ابی حمیضہ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی مکی ہین انسے انکے بیٹے عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط نے روایت کی ہے۔ بعض لوگون نے جو انکے بیٹے کو عبداللہ بن سابط لکھدیا ہی انھون نے دادا کی طرف منسوب کردیا ہی۔ تابعین کے اعلے طبقہ مین ہین۔ اکثر لوگ انکو ابن سابط اور بعض لوگ عبدالرحمن بن سابط کہتے ہین۔ انکے والد عبداللہ صحابی ہین۔ اور بعض علمائے نسب نے بیان کیا ہی کہ عبداللہ اور عبدالرحمن فرزندان سابط دونون بھائی بھائی ہین۔ اور دونون صحابی نہین ہین دونون فقیہ تھے۔ زبیر نے اور انکے چچا مصعب نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن سابط کی مان اور انکے بھائیون عبداللہ اور ربیعہ اور موسی اور فراس اور عبداللہ اور اسحاق۔ اور حارث کی مان ام موسی بنت جواعور کی بیٹی تھین۔ اعور کا نام خلف بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا اور ام موسی کا نام ہاضرہ تھا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط بڑے تابعین مین تھے اور فقیہ تھے۔ انسے ابن جریج وغیرہ نے روایت کی ہے انکے والد عبداللہ بن سابط کا ذکر صحابہ مین کیا جاتا ہی۔ قریش کے قبیلہ بنی جمح کے مشہور صحابی اور مشہور نسب کے آدمی ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عامر کنیت انکی ابو خیثمہ ہے۔ انصاری ہین ہمنے انکا تذکرہ عامر کے نام مین بھی کیا ہی۔ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہین۔ سہل بن ابی خیثمہ کے والد ہین۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالے کنیت کے باب مین کیا جائے گا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عائش بن قیس بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی ہین۔ ابن کلبی نے انکا تذکرہ اسی طرح بیان کیا ہی اور کہا ہے کہ اصل مین یہ قبیلہ بلی سے ہین۔ عویم بن ساعدہ کے بھائی ہین۔ مدینہ کے رہنے والے

ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہو چکے تھے۔ انسے سلم بن جندب نے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جسکے پاس بکریان ہون اُسے چاہئے کہ مدینہ سے لیکر اُنکو چلا جائے۔ کیونکہ مدینہ خدا کی زمینون مین بلحاظ پانی کے سب سے
کم ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ انکی وفات سنہ ہجری مین ہوئی۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ ہذلی۔ کنیت انکی ابو محمد ہو۔ انھون نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے۔ سنہ ہجری مین انکی وفات ہوئی
انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے عبداللہ بن ساعدہ انصاری کا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہے کہ سنہ ہجری
مین انکی وفات ہوئی۔ ممکن ہے کہ یہ دونون ایک ہون انکا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہی۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم۔ انسے عبادہ بن نسی نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم کتاب خدا یعنی توراۃ مین
مین ایک حمد کرنیوالی اُمت کا ذکر پاتے ہین۔ بعد اسکے اُنھون نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ۔ انکی والدہ عاتکہ بنت اسود بن مطلب بن اسد عقیل تھے۔ بزرگ شخص
انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔ اور کہا ہو کہ ہمارے بعض مشائخ نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہو۔ یہ فاطمہ بنت ابی حبیش
کے بھتیجے ہین۔ بہت بعید معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحابی ہون۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن ابی سائب۔ ابو سائب کا نام سیفی بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے قریشی ہین مخزومی ہین۔ قاری
ہین۔ انسے اہل مکہ نے قرأت حاصل کی تھی اور انہین کی قراءت کے موافق مجاہد وغیرہ قراء مکہ پڑھتے تھے۔ یہ مکہ ہی مین رہتے
تھے اور وہین عبداللہ بن زبیر کی شہادت سے کچھ پہلے وفات پائی۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ مجاہد کے آقا تھے اور
بعض نے کہا ہے کہ مجاہد کے آقا قیس بن سائب تھے۔ ابن کثیر نے قرآن مجاہد سے پڑھا۔ اور مجاہد نے عبداللہ بن عباس
سے پڑھا۔ ہشام بن محمد کلبی نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ زمانہ جاہلیت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک رہتے تھے اور زبیر ابن بکار
نے کہا ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک سائب بن ابی سائب تھے اور اور لوگون نے کہا ہے کہ آپ کے شریک قیس بن
سائب تھے۔ ہر ایک کے متعلق حدیث وارد ہوئی ہے اور یہ اختلاف مجاہد سے شروع ہوا ہے۔ یہ کلام ابو عمر کا تھا
اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عبداللہ بن سائب بن ابی سائب عابدی مخزومی قاری قبیلہ قارہ سے ہین۔

کنیت انکی ابوعبدالرحمن ہے - ہمین ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوغالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بشر بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہوزہ بن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن جریج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عباد ابن جعفر نے ایک حدیث بیان کی - جسکی سند ابوسلمہ بن سفیان اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عائب تک پہونچائی کہ عبداللہ بن سائب کہتے تھے مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین فتح مکہ کے دن حاضر ہوا - آپ نے صحن خانہ کعبہ مین نماز پڑھی اور اپنی نعلین مبارک اتار کر بائین جانب رکھ لین - پھر آپ نے سورۃ مومنون پڑھنا شروع کی - جب حضرت موسی یا عیسی (علیہما السلام) کا ذکر آیا آپکو کھانسی آئی اور آپ نے رکوع کر دیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان کہ یہ عبداللہ قاری) مین قبیلہ قارہ سے - یہ ان دونون کے الفاظ تھے - قارہ ایک مشہور قبیلہ ہے جسکی طرف ان کی نسبت کی جاتی ہے - قارہ کا نام اثیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ ابن مدرکہ بن الیاس بن مضر ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام دیش بن محکم بن غالب بن عابدہ بن اثیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ ہے - اسکو ابن کلبی نے بیان کیا ہے لہذا انکی طرف نسبت قاری تشدید یا کے ساتھ ہونا چاہئے - حالانکہ ایسا نہین ہے اور یہ عبداللہ بنی مخزوم سے ہین قبیلہ قارہ سے نہین ہین - اور یہ قاری ہمزہ کے ساتھ (یعنے قرائت سے) ہے جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے پھر ابن مندہ اور ابونعیم انکو مخزوم کی طرف منسوب کرتے ہین اور باوجود اسکے انکو قبیلہ قارہ سے بھی بتلاتے ہین - واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ - جہنی ہین - انکا شمار اہل بصرہ سے ہے - ان سے انکے بیٹے مسلم نے روایت کی ہے کہ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مین تمکو تین باتون (یعنی قیل و قال اور کثرت سوال - اور بربادی مال) سے منع کرتا ہون انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ - ہمدانی ہین - مجہول شخص ہین - انکو ابن ابی خیثمہ نے صحابہ مین ذکر کیا ہے محمد بن مہاجر نے محمد بن سعد سے انھون نے عبداللہ بن سبرہ ہمدانی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپاہج ہو جانے کی وجہ سے تندرست آدمیون کی طرح کام نکر سکتا ہو اور پہلے وہ اچھے کام کرتا تھا تو خدا اسکی اپاہجی کو اسکے گناہون کا کفارہ کر دے گا اور اسکے اعمال زائد رہینگے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - ابوعمر کہتے ہین کہ یہ عبدی ہین قبیلہ عبدالقیس سے ہین

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

سدوسی ہین - عمیر سدوسی کے بیٹے ہین - انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عبداللہ سدوسی سے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے - انکا ذکر اپنے مقام پر انشاء اللہ تعالے آئیگا -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ - بن معتمر بن انس بن اذاہ بن ریاح بن عبداللہ ابن قرظ بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی - انکا نسب کلبی نے بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کے نسب مین معتمر اور عبداللہ کے درمیانی نام گرادئی ہین - یہ قریشی ہین - عدی ابن یہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ریاح مین مل جاتے ہین - یہ عمرو بن سراقہ کے بھائی ہین - ان دونون کی والدہ امۃ بنت عبداللہ ابن عمیر بن اہیب بن حذافہ بن جمح ہین - ابن اسحاق اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن سراقہ اور انکے بھائی عمرو بدر مین شریک ہوئے تھے موسی بن عقبہ اور ابو معشر نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بدر مین نہین شریک ہوئے اور احد اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوئے - اسکو ابوعمر نے نقل کیا ہے - ابن مندہ اور ابونعیم نے موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے نقل کرکے انکا بدر مین شریک ہونا بیان کیا ہے - عمران قطان نے قتادہ سے انھون نے عقبہ بن وشاح سے انھون نے عبداللہ بن سراقہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (رمضان مین) پچھلے کو ناشتہ ضرور کرو کچھ نہو تو پانی ہی سہی - اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے - ابونعیم نے عمران کی روایت کو محمد بن بلال تک نقل کیا ہے - انھون نے عمران سے انھون نے قتادہ سے انھون نے عقبہ سے انھون نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رمضان مین) پچھلے کو ناشتہ ضرور کرو کچھ نہو تو پانی ہی سہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سرجس - مزنی ہین - بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ بنی مخزوم کے حلیف تھے - انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گوشت اور روٹی کھائی تھی - اور آپ نے انکے واسطے استغفار کیا تھا - انکا شمار بصریون مین ہے - ان سے عاصم احول اور قتادہ نے روایت کی ہے - عاصم کہتے ہین کہ عبداللہ ابن سرجس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا - اور یہ صحابی نہ تھے - ابوعمر کہتے ہین کہ انکا صحابہ مین بغیر اختلاف کے ذکر ہے - اور یہ ان لوگون کے مذہب پر جو صحابی ہونے مین لقاء اور روئیت اور سماع کو کافی سمجھتے ہین صحابی ہین لیکن عاصم نے میرے خیال مین صحابیت سے اس معنی کو لیا ہو جسکی طرف تھوڑے سے علما گئے ہین - ہمین ابویاسر بن ابی حبہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بن حصین نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی بن مذہب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبردی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن زید نے عاصم سے انھون نے عبداللہ بن سرجس سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سفر کرتے فرماتے "اے اللہ تو ہی سفر مین ساتھی ہے اور گھر مین خلیفہ ہے - اے خدا سفر مین ہمارے ساتھ رہ - ہمارے پیچھے ہمارے گھر کی کفالت کر خدا سفر کی سختی اور لوٹنے کے

رنج سے اور آسانی کے بعد سختی سے پناہ مانگتا ہون"۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ ازدی ہین۔ شامی ہین۔ ہمین یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ نے بحیر بن سعد سے انھون نے خالد بن معدان سے انھون نے عبداللہ بن سعد سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا خدا نے مجھکو ملک فارس اور وہان کی عورتین اور لڑکے اور ہتھیار اور مال عنایت کئے۔ اور خدا نے مجھکو روم اور وہان کے لڑکے اور ہتھیار عنایت کئے۔ اور قبیلہ حمیر سے میری مدد کی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبداللہ بن سعد انصاری کے تذکرے مین لکھا ہے اور ان دونون نے اس تذکرے کو نہین لکھا۔ اور ابو عمر نے دونون تذکرون کو لکھا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ اسلمی ہین۔ مدنی ہین۔ انکی روایت واقدی کے پاس ہے انھون نے ہشام بن عاصم اسلمی سے انھون نے عبداللہ ابن سعد اسلمی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسافت رات مین اسقدر طے ہوتی ہے جتنی دن مین نہین ہوتی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ انصاری ہین۔ حرام بن حکیم کے چچا ہین۔ اور بعض لوگ انکو حرام بن معاویہ کا چچا بتاتے ہین۔ انکا شمار شامیون مین ہے۔ بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ جنگ قادسیہ مین شریک ہوئے تھے اور یہ اسعان مقدمۃ الجیش کے سردار تھے۔ انکی روایت کردہ حدیث کو انکے بھتیجے حرام بن حکیم اور خالد بن معدان نے نقل کیا ہے۔ ہمین ابو احمد یعنے عبدالوہاب ابن علی صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معاویہ نے علاء ابن حارث سے انھون نے حرام بن حکیم سے انھون نے اپنے چچا عبداللہ ابن سعد انصاری سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اُن چیزونکو) پوچھا جنسے غسل واجب ہوتا ہے اور یہ کہ اگر غسل کے بعد پھر رطوبت نکلے (تو کیا پھر غسل کرنا چاہئے) آپ نے (اُن چیزونکو بیان کرکے جنسے غسل واجب ہوتا ہے میرے دوسرے سوال کے جواب مین) فرمایا کہ وہ رطوبت مذی ہے اور ہر مرد کے مذی نکل آتی ہے۔ تم اسکی وجہ سے اپنی شرمگاہ دہو ڈالا کرو اور جس طرح نماز

نماز کے واسطے وضو کرتے ہو وضو کر لیا کرو۔ بقیہ بن ولید نے بحیر ابن سعد سے انھون نے خالد بن معدان سے انھون نے عبد اللہ بن سعد القاری سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے مجھکو ملک فارس اور اور وہان کی عورتین اور لڑکے اور ہتھیار اور اموال عنایت کیئے اور خدا نے مجھکو ملک روم اور وہان کے لڑکے اور ہتھیار اور مال دیا اور قبیلۂ حمیر سے میری مدد کی"۔ ابو احمد عسکری نے انکو ذکر کیا ہے اور انکو قبیلہ عنبر کے خاندان تمیم سے بیان کیا ہے اور انکو ذویب بن شعثم بن قرط عنبری کا بھائی بتایا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے انکے تذکرہ مین اس حدیث کو نہین ذکر کیا ہے اور انکا جنگ قادسیہ مین شریک ہونا اور انسے خالد بن معدان اور حرام بن حکیم کا روایت کرنا ذکر کیا ہے۔ فارس اور روم کی حدیث کو عبد اللہ بن سعد ازدی کے تذکرہ مین بیان کیا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو اسی مقام پر ذکر کیا ہے اور ان کے سوا کسی کا ذکر نہین کیا۔ اور ابو عمر نے انکو دو تذکرون مین بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن خیثمہ بن مالک بن حارث بن نحاط بن کعب ابن عمرو۔ خاندان بنی عمرو بن عوف سے ہین اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ کلبی اور ابن حبیب نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بیٹے ہین سعد بن خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن سلم بن امرئ القیس بن مالک بن اوس کے۔ یہ اور انکے والد اور دادا صحابی ہین۔ ان کے والد بدر کے دن اور دادا احد کے دن شہید ہوئے۔ ابن مبارک نے رباح بن ابی معروف سے انھون نے مغیرہ بن حکم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے عبد اللہ بن سعد بن خیثمہ انصاری سے پوچھا کہ کیا تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد مین شریک ہوئے تھے،، انھون نے جواب دیا ہان اور بیعت عقبہ مین بھی۔ اور اسوقت مین اپنے والد کا ردیف تھا۔ اور بشر بن سری نے رباح سے انھون نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے عبد اللہ سے پوچھا کہ کیا تم بدر مین شریک تھے،، انھون نے جواب دیا ہان بلکہ بیعت عقبہ مین بھی اور مین اسوقت اپنے والد کے پیچھے سوار تھا۔ ابو عمر کہتے ہین کہ روایت مین اسی طرح بدر کا لفظ ہے لیکن ابن مبارک احفظ اور اضبط ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ اس حدیث کو ابو عامر عقدی اور ابو احمد زبیری اور ابو داؤد طیالسی اور ابو عاصم نے رباح بن ابی معروف سے نقل کیا ہے اور سبھون کی روایتون مین ہے کہ مین نے عبد اللہ سے پوچھا کیا تم بدر مین شریک ہوئے تھے، انھون نے جواب دیا ہان بلکہ بیعت عقبہ مین بھی، اور مین اسوقت اپنے والد کا ردیف تھا،،

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ ابن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ قریشی ہین۔ عامری ہین

یہ قریش ظواہر مین سے ہین قریش بطاح مین سے نہین ہین - انکی کنیت ابو یحیی ہے - عثمان بن عفان کے رضاعی بھائی ہین انکی والدہ نے حضرت عثمان کو دودھ پلایا تھا - یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوے - اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی اور آپکی خدمت مین یہ کتابت کیا کرتے تھے - پھر یہ مرتد ہوکر مشرکین مکہ سے مل گئے تھے اور اُن سے بیان کیا کہ مین محمد کو جس طرح چاہتا تھا پھیر دیتا تھا وہ مجھکو عزیز حکیم لکھاتے ہین مین پوچھتا کیا علیم حکیم وہ کہتے ہان ہر ایک ٹھیک ہے - جب مکہ فتح ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ کے مار ڈالنے کا حکم دیا - اگرچہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردون مین چھپے ہوے ملین - عبداللہ ابن سعد عثمان بن عفان کے پاس بھاگ کر گئے اور عثمان نے انکو پوشیدہ کر دیا یہانتک کہ جب مکہ مین اطمینان ہوگیا وہ انکو لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوے اور آپ سے امان کے خواستگار ہوے - آپ بہت دیر تک خاموش رہے - پھر آپ نے درخواست منظور کرلی - جب عثمان چلے گئے آپ نے اپنے گرد وپیش والون سے فرمایا مین اس وجہ سے خاموش تھا تاکہ تم مین سے کوئی شخص اٹھکر اسکی گردن اُڑا دے - ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے میری جانب کیون نہ اشارہ کیا - آپ نے جواب دیا کہ نبی کی آنکھ کو خائن نہونا چاہئے" اور یہ اسی دن مسلمان ہوگئے اور پھر اسلام پر ثابت قدم رہے اور پھر انسے کوئی ایسی بات نہین ظاہر ہوئی جس سے انکو ملامت کی جاتی - یہ قریش کے دانشمندون اور بزرگون مین سے ہین - پھر حضرت عثمان نے ۲۵ھ مین انکو مصر کا سردار مقرر کیا - اور خدا نے انکے ہاتھ پر افریقہ کو فتح کیا یہ فتح بہت بڑی تھی - اسمین سوار کو تین ہزار مثقال سونا ملا اور پیادہ کو ایک ہزار مثقال"
اس فتح مین انکے ساتھ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمرو بن العاص شریک تھے - یہ خاندان بنی عامر بن لوی کے شہسوارون مین تھے اور فتح مصر کے دن عمرو بن العاص کے میمنہ پر تھے - اور اس جگہ انکی جتنی لڑائیان ہوئین ان سب مین شریک رہے - جب حضرت عثمان نے انکو مصر کا عامل مقرر کیا اور عمرو کو معزول کر دیا تو وہ حضرت عثمان پر اعتراض کرنے لگے اور انکی مخالفت اور انکے انتظام بگاڑنے مین کوشان ہوے عبداللہ بن سعد نے افریقہ کے بعد سرزمین نوبہ مین حبشیون سے جنگ کی اور انھون نے انکو ایسا پست کر دیا جسکا اثر آج تک باقی ہے - اور انھون نے جہاد صواری سمندر مین روم تک کیا تھا - اور جب لوگون نے حضرت عثمان پر زرخہ کیا تو یہ مصر مین سائب بن ہشام بن عمرو عامری کو اپنا خلیفہ کرکے حضرت عثمان کے پاس حاضر ہونیکے ارادے سے چلے - ادہر سائب پر محمد ابن ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن امیہ اموی نے غلبہ کرکے وہان سے انکو ہٹا دیا اور خود مصر کے سردار بن گئے - اور جب عبداللہ بن سعد لوٹ کر آئے محمد بن حذیفہ نے انکو فسطاط مصر کے

اندر داخل ہونے سے روکا- وہ عسقلان چلے گئے اور وہیں اقامت کی یہانتک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے-
اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے فتنوں سے بچنے کے لئے رملہ میں سکونت اختیار کی اور انتقال کر گئے- ہم اُن لڑائیوں
اور واقعات کو تاریخ کامل میں کامل طور سے درج کر چکے ہیں- عبداللہ بن سعد نے دعا کی تھی کہ اے خدا میرا آخری
عمل نماز کو کرنا- چنانچہ انھوں نے (ایکدن) فجر کی نماز پڑھی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور والعادیات پڑھی اور دوسری
میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت پڑھی اور داہنی طرف سلام پھیرنے کے بعد بائیں طرف سلام پھیرتے تھے کہ انتقال
کر گئے- انھوں نے نہ حضرت علیؓ کی بعیت کی اور نہ حضرت معاویہؓ کی- بعض لوگ کہتے ہیں کہ صفین میں حضرت معاویہ کے
ساتھ شریک ہوئے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نہیں شریک ہوئے اور یہی صحیح ہے انکی وفات عسقلان میں ہوئی
اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ افریقہ میں- ۳۶ھ میں یا ۳۷ھ میں انکا انتقال ہوا- اور بعض کا قول ہے کہ حضرت معاویہ کے اخیر زمانہ
تک زندہ رہے اور ۵۹ھ میں انتقال کیا- لیکن پہلا قول اصح ہے- انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے- میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ
اور ابو نعیم نے انکے نسب میں غلطی کی ہے کیونکہ ان دونوں نے حبیب کو حارث پر مقدم کر دیا ہے حالانکہ یہ بالکل بے اصل ہے
پھر ان دونوں نے بیان کیا کہ جذیمہ بیٹے ہیں نصر بن مالک کے حالانکہ وہ مالک کے بیٹے ہیں- پھر انھوں نے کہا کہ وہ
قریشی ہیں خاندان بنی معیص سے اور یہ دوسرا وہم ہے کیونکہ حسل معیص بن عامر کے بھائی ہیں- انکے باپ اور بیٹے
نہیں ہیں- اور صحیح یہ ہے کہ حارث کو حبیب پر مقدم کرنا چاہئے- زبیر بن بکار جو انساب قریش کے بہت بڑے ماہر
ہیں انکا بیان ہے کہ عامر بن لوی بن غالب سے حسل بن عامر اور معیص بن عامر پیدا ہوئے- اور حسل بن عامر سے
مالک بن حسل پیدا ہوئے اور مالک بن حسل سے نصر اور جذیمہ بن مالک بن حسل پیدا ہوئے- پھر زبیر نے نصر بن مالک
کی اولاد کو ذکر کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ جذیمہ یعنے شحام بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے حبیب پیدا ہوئے اور یہی
حبیب ابن شحام ہیں- اور حبیب بن جذیمہ سے حارث پیدا ہوئے اور حارث بن حبیب سے ربیعہ اور ابوسرح پیدا ہوئے
اور ابوسرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل سے سعد پیدا ہوئے اور سعد سے عبداللہ بن سعد پیدا ہوئے
اور یہ عبداللہ حضرت عثمان کے رضاعی بھائی تھے- یہ ابن زبیر کے کلام کا ماحصل ہے- اور اسی طرح ابن کلبی نے بیان کیا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن سفیان بن خالد بن جبیہ شاعر بن سالم بن مالک بن سالم بن عوف- انکی کنیت ابو سعد ہے احد اور اسکے
بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک سے واپسی میں انتقال کر گئے- بنو عوف
بن خزرج کا بیان ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے قمیص کا کفن دیا- انکا تذکرہ غسانی نے ابن قداح

سے نقل کرکے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن معاذ۔ اشہلی ہین۔ انکی اولاد نہین ہے۔ انکا تذکرہ غسانی نے عدوی سے نقل کرکے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعدی۔ انکے والد کے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ قدامہ اور بعض وقدان اور بعض عمرو بن وقدان بیان کرتے ہین اور یہی صحیح ہے۔ اور وقدان بیٹے ہین عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے قریشی ہین۔ عامری ہین۔ انکے والد کو سعدی اسوجہ سے کہتے ہین کہ انھون نے قبیلۂ سعد بن بکر مین دودھ پیا تھا۔ یہ اور سہیل بن عمرو عبد شمس مین ملجاتے ہین۔ انکی کنیت ابو محمد ہے۔ عطاء خراسانی نے عبداللہ بن محیریز سے انھون نے عبداللہ بن سعدی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین اپنی قوم کے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا مین اُن سب مین سب سے کمسن تھا۔ وہ لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوگئے اور اپنی حاجتین پوری کین اور مجھکو فرودگاہ پر چھوڑ دیا۔ پھر مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے حاجت ہے۔ آپ نے پوچھا تمھاری کیا حاجت ہے مین نے عرض کیا ہجرت منقطع ہوگئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب کفار سے لڑائی ہوتی رہیگی ہجرت منقطع نہوگی۔ انکی وفات ۵۷ھ مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاصی بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ قریشی ہین۔ اموی ہین۔ انکی والدہ صفیہ بنت عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھین۔ انکا نام جاہلیت مین حکم تھا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے انھون نے جواب دیا کہ حکم، آپ نے فرمایا تمھارا نام عبداللہ ہے۔ یہ جاہلیت مین لکھنا جانتے تھے اسوجہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ اہل مدینہ کو لکھنا سکھادین۔ یہ اچھے کاتب تھے۔ بدر مین شہید ہوئے۔ زُبیر کہتے ہین کہ غزوۂ موتہ مین شہید ہوئے۔ اور ابو معشر نے بیان کیا ہے کہ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے اور یہی زیادہ مشہور ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ ازدی ہین۔ شامی ہین۔ حمص مین رہتے تھے۔ انسے عثامہ بن قیس نے روایت کی ہے (اور یہ دونون صحابی ہین) کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کے واسطے ایک دن روزہ رکھے خدا اسکو دوزخ سے بقدر سو برس کے راہ کے دور کردیتا ہے۔ عبداللہ بن سفیان کہتے ہین کہ مین تمسے وہی بیان کرتا ہون جسکو

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہین۔ ہاشمی ہین۔ انکا ذکر صحابہ مین ہے لیکن انکا صحابی ہونا اور آپکو دیکھنا صحیح نہین ہے۔ انکی روایت کردہ حدیث کو شعبہ نے سماک سے انھون نے عبداللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے (اور یہ کبیر السن تھے) کہ انھون نے کہا ایک یہودی کچھ خرمے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تھے وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا آپ نے خولہ بنت حکیم سے خرمے قرض لیکر اوسکو دیدیئے الی آخرہ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن صفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر ابن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ سلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے ہین اور ہبار بن سفیان کے بھائی ہین۔ ان دونون نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ یہ یرموک مین شہید ہوئے۔ اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ ابو سلمہ بن عبدالاسد کے چچازاد بھائی ہین۔ اور صحیح یہ ہے کہ ابو سلمہ عبداللہ کے چچا ہین

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ انکو ابن ابی عاصم نے ذکر کیا ہے۔ ہمین یحیی ابن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبردی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معمر بن سلیمان نے زید بن حیان سے انھون نے ابو امیہ سے انھون نے مجاہد سے انھون نے عبداللہ بن سفیان سے روایت کر کے بیان کیا انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ظہر سے پہلے) قبل زوال آفتاب کے چار رکعتین پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسوقت آسمان کے دروازے کھلتے ہین اسوجہ سے مین دوست رکھتا ہون کہ میرا کوئی نیک عمل آسمان مین چڑھے

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سفیان تھی۔ عروہ بن زبیر نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ اس روایت مین سفیان بن عبداللہ کا اپنے والد سے راوی ہونا صحیح نہین ہے۔ بلکہ یہ روایت خود سفیان سے درست ہوجاتی ہے بغیر والد کے ذکر کے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سلام بن حارث - اسرائیلی ہین - انصار کے حلیف تھے - قبیلۂ بنی قینقاع سے ہین - یہ یوسف بن یعقوب
علیہما السلام کی اولاد سے ہین - انکا نام جاہلیت مین حصین تھا جب یہ مسلمان ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکا نام عبد اللہ رکھا - یہ اسوقت مسلمان ہوئے ہین جب آپ مدینہ ہجرت کر کے آئے تھے - انسے
انکے دونون بیٹون یوسف اور محمد اور انس بن مالک اور زرارہ بن اوفی نے روایت کی ہے ہمین ابراہیم
بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے ابو عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن سعید کندی نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو محیاۃ یعنے یحیی بن یعلے نے عبد الملک بن عمیر سے انھون نے عبد اللہ بن سلام کے
بھتیجے سے روایت کر کے بیان کیا - انھون نے بیان کیا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو باغیون نے
شہید کرنا چاہا، عبد اللہ بن سلام آئے - حضرت عثمان نے انسے پوچھا تم کیون آئے ہو؟ انھون نے جواب دیا
کہ تمہاری مدد کو آئے ہین - حضرت عثمان نے کہا "لوگون کے پاس جا کر ان کو مجھسے ہٹا دو اور تمھارا باہر رہنا
میرے واسطے تمھارے اندر رہنے سے بہتر ہے" پھر عبد اللہ بن سلام لوگون کے پاس گئے اور کہا اے لوگو
میرا نام جاہلیت مین فلان تھا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبد اللہ رکھا - اور میری بابت
قرآن مین بہت سی آیتین نازل ہوئی ہین - وشہد شاہد من بنی اسرائیل علی مثلہ فامن واستکبرتم، میری حق مین
نازل ہوئی ہے" اور یہ آیت بھی میرے ہی بابت ہے کہ قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب
بیشک خدا کے (غضب کی) تلوار میان مین ہے اور فرشتے تمھارے اس شہر کی مجاورت کرتے ہین
جس مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نازل ہوئے - سو تم اس شخص کے قتل مین خدا سے ڈرو خدا کی قسم
اگر تم انکو قتل کر ڈالوگے تو فرشتے تمھاری ہمسائیگی سے بھاگ جائینگے - اور خدا کی بند تلوار تم لوگون پر کھنچ جائیگی
پھر قیامت تک میان مین نہوگی" باغیون نے کہا اس یہودی کو مار ڈالو - اور ان لوگون نے حضرت عثمان کو
شہید کر ڈالا - راوی کہتا ہے ہمین ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
لیث نے معاویہ سے انھون نے ابن صالح سے انھون نے ربیعہ سے انھون نے یزید سے انھون نے
ابو ادریس خولانی سے انھون نے زید بن عمیرہ سے روایت کر کے بیان کیا انھون نے کہا جب معاذ بن جبل
کی وفات کا وقت آیا - لوگون نے انسے کہا اے ابو عبد الرحمن ہمکو وصیت کیجیے - انھون نے کہا مجھکو اٹھا کر
بٹھا لو - پھر انھون نے کہا کہ علم اور ایمان کے مرتبہ کو جو شخص طلب کرتا ہے انکو پالیتا ہے - اور تم علم کو چار
شخصون (عویمر یعنے ابو الدرداء اور سلمان فارسی اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن سلام) کے پاس طلب کرو

عبداللہ بن سلام وہ شخص ہین جو یہودی تھے پھر مسلمان ہوئے۔ مینے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین۔ زرارہ بن اوفی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین آئے، مین بھی آپ کے دیدار کرنے والون مین گیا۔ جب مین نے آپ کا چہرہ دیکھا پہچان لیا کہ آپ جھوٹے نہین ہین۔ اور سب سے پہلے مین نے آپ سے جو کلام سنا وہ یہ تھا کہ "سلام کو پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور صلۂ رحمی کرو اور رات کو جب لوگ سوتے ہون نماز پڑھو۔ سلامتی کے ساتھ جنت مین داخل ہو" عبداللہ بن سلام کی وفات ۴۳ھ مین ہوئی۔ اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن عمیر یعنے عبداللہ بن ابی حدرد۔ اسلمی ہین۔ معززین صحابہ مین سے تھے۔ انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لشکرون کا سردار مقرر کیا کرتے تھے۔ انکا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ صرف ابو احمد نے انکی صحابیت اور سماعت حدیث سے انکار کیا ہے اور لکھا ہے کہ انکے والد صحابی اور صاحب روایت تھے۔ لیکن یہ انکی غلطی اور وہم ہے واللہ اعلم۔ مدائنی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن ابی حدرد کی کنیت ابو محمد تھی۔ انکی وفات ۷۱ھ مین بعمر ۸۱ سال ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن مالک بن حارث بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بلوی ہین۔ عجلانی ہین۔ انصاری اوسی ہین یہ قبیلۂ بلی سے ہین اور انکے حلف انصار کے قبیلۂ بنی عمرو بن عوف سے تھے۔ انکی کنیت ابو محمد تھی۔ انکی والدہ انیسہ بنت عدی تھین۔ یہ بدر مین شریک ہوئے اور احد مین شہید ہوئے۔ انکو ابن زبعری نے شہید کیا تھا یہ ابن اسحاق وغیرہ کا کلام تھا۔ دارقطنی اور ابن ماکولا کا بیان ہے کہ سلمہ جب شہید ہوگئے تو یہ اور مجذر ابن زیاد دونون ایک ہی عباء مین لپیٹ کر سلمہ کے اونٹ پر اٹھا آئے۔ اور سلمہ کی والدہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ میرا بیٹا عبداللہ بن سلمہ بدری تھا اور احد مین شہید ہوا مین چاہتی ہون کہ اوسکو لے آؤن تاکہ اوسکی نزدیکی سے مانوس رہون" آپ نے انکو لانے کی اجازت دی عبداللہ بہت ہی جسیم تھے اور مجذر بہت ہی دبلے پتلے، لیکن اونٹ پر دونون برابر رہے۔ لوگون کو ان دونون کے حال سے بہت تعجب ہوا۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونون کے عمل نے ان دونون مین مساوات کردی۔ ابن اسحاق نے اُن لوگون کے بیان مین (جو بدر مین شریک ہوئے) ذکر کیا ہے

کہ انصار کے قبیلہ اوس سے عبداللہ بن سلمہ بن مالک بن حارث بن عدی بن عجلان بنی عبید بن زید کے حلیف (شریک بدر ہوئے) اور احد مین شہید ہوئے۔ موسی ابن عقبہ بیان کرتے ہین کہ عبداللہ بن سلمہ بن مالک بن حارث بن زید قبیلہ بنی عجلان سے ہین یہ انصاری ہین۔ بدر مین شریک ہوئے۔ لیکن انھون نے انکا بلوی ہونا نہین بیان کیا۔ حالانکہ بنو عجلان بلوی ہین۔ اور یہ نسب کے سب بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ۔ مرادی ہین۔ تابعی ہین کوفہ کے رہنے والے ہین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے زمانہ جاہلیت پایا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلیط۔ انکے والد بدری تھے۔ اور انکے صحابی ہونے مین اعتراض ہے۔ یہ مدینہ کے باشندے ہین انھون نے پالو گدھون کے گوشت کھانیکی ممانعت مین حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیمان بن اکیمہ۔ لیثی ہین۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہے۔ محمد ابن عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ سے حدیث سنتا ہون لیکن جس طرح مین سنتا ہون اسکو اسی طرح نہین ادا کر سکتا۔ بلکہ کوئی حرف گھٹ بڑھ جاتا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ جب تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال نکرو اور ٹھیک ٹھیک معنی بیان کردو تو کچھ حرج نہین ہے پھر اسکا ذکر حسن (بصری) کے سامنے ہوا۔ انھون نے کہا اگر یہ نہوتا تو ہم حدیث نہ بیان کرتے۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابونعیم نے ابن مندہ کا کلام ذکر کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی روایت ولید بن سلمہ طبرانی نے یعقوب سے انھون نے عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ اور اسکا ذکر حرف سین مین گذر چکا ہے لہذا ابونعیم اور ابن مندہ کے بیان پر یہ سلیمان صحابی ہون گے نہ عبداللہ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان مزنی ہین۔ ابن ابی خیثمہ بیان کرتے ہین کہ عبداللہ بیٹے ہین عمرو بن سنان بن نبشہ بن سلمہ کے خاندان بنی لاطم بن عثمان بن عمرو سے۔ یہ علقمہ بن عبداللہ مزنی کے والد ہین۔ بصرہ مین فروکش ہوئے۔ انکو ابن مند

سے نے عبداللہ بن عمرو کے نام میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سندر جذامی ہیں۔ انکی کنیت ابوالاسود تھی۔ ان کے والد سندر زنباع بن سلامہ جذامی کے غلام تھے سندر اور انکے بیٹے عبداللہ صحابی ہیں۔ انسے انکے بیٹے اور ابوالخیر یعنے مرثد بن عبداللہ مزنی اور ربیعہ بن لقیط نے روایت کی ہے۔ ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ ابوالخیر نے انسے بیان کیا کہ انھوں نے ابن سندر سے سُنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلۂ اسلم کو خدا سلامت رکھے اور قبیلۂ غفار کو خدا بخشدے اور قبیلۂ تجیب نے خدا اور اُسکے رسول کی دعوت کو قبول کیا۔ ابوالخیر نے پوچھا اے ابوالاسود کیا تمنے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو قبیلۂ تجیب کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے! انھوں نے جواب دیا ہاں، ابوالخیر نے پوچھا کیا لوگوں نے تمسے اسکی روایت کی ہے انھوں نے کہا ہاں، اور عبداللہ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ انکے والد زنباع جذامی کے غلام تھے انھوں نے انکے والد کو خصی کر ڈالا اور انکی ناک کاٹ لی۔ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے حال بیان کیا۔ آپ نے زنباع کو سخت ملامت کی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حنیف۔ انصاری ہیں۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔ انکی والدہ امیمہ تھیں جو حسان بن دحداح کی زوجیت میں رہ چکی تھیں۔ انھیں کے بارے میں آیت ,,اذا جاءک المومنات یبایعنک،، نازل ہوئی۔ اسکی روایت ابن وہب نے ابن لہیعہ سے انھوں نے یزید بن ابی حبیب سے کی ہے کہ انکو یہ خبر پہونچی ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ عبداللہ اپنے والد سہیل بن حنیف سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زکریا بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن عمر نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انھوں نے عبداللہ بن سہل بن حنیف سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا انھوں نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے یا مکاتب کی گلو خلاصی میں مدد کی خدا اسکو اس دن سایہ میں رکھیگا جسدن اسکے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم

نے بیان کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن رافع - انصاری ہین - اشہلی ہین خاندان بنی زعورا بن عبدالاشہل سے - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ قبیلۂ غسان سے ہین اور بنی عبدالاشہل کے حلیف ہین - ابو عمر کہتے ہین کہ بعض لوگون نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری ہین - اوسی ہین - پہلے نسب کو ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور انھون نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ نے انکو ان لوگون مین ذکر کیا ہے جو قبیلۂ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل اور اونکے حلفا مین سے بدر مین شریک ہوئے ہین - ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے (ان لوگون کے نامون مین جو قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل سے بدر مین شریک ہوئے) روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سہل شریک بدر تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے ابو موسی نے ابو نعیم سے انکی سند سے ابن شہاب تک روایت کر کے بیان کیا - کہ یہ بدر مین شریک ہوئے اور انہین ابو موسی نے بیان کیا کہ تنہا ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ممکن ہے کہ جنکا ذکر ہمنے رافع بن سہل کے تذکرہ مین کیا ہے کہ وہ خیبر مین شہید ہوئے یہی ہون - ابو موسی کا کلام ختم ہو گیا - ابن اسحاق نے اُن لوگون کے بیان مین جو غزوہ خندق مین شہید ہوئے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سہل اشہلی بھی انہین شہدا رخندق مین تھے - واللہ اعلم - مین کہتا ہون کہ میرا گمان ہے کہ جس نسب کو ابو عمر نے بعض لوگون سے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ پہلا نسب نہین ہے اسوجہ سے کہ پہلا نسب خاندان عبدالاشہل سے ہے اور یہ خاندان بنی عمرو بن جشم بن حارث سے اور عمرو عبدالاشہل کے بھائی ہین - اور اکثر کم اولاد والے بھائی کے لڑکے نامی بھائی کی طرف منسوب کر دئیے جاتے ہین - اور ہم اس قسم کی بہت سی مثالین اسی کتاب کے متعدد مقامون پر ذکر کر چکے ہین واللہ اعلم - اور یہ عبداللہ وہ نہین ہین جنکا ذکر اس [illegible] کے بعد آویگا کیونکہ جنکا ذکر اس تذکرہ کے بعد ہے وہ عبداللہ بن سہل بن زید ہین جو حویصہ کے بھتیجے ہین خاندان بنی حارثہ بن حارث بن خزرج سے - یہ اور جنکا ذکر ابو عمر نے کیا ہے حارث بن خزرج مین ملجاتے ہین پس [illegible] عبداللہ [illegible] دونون سے علحدہ ہین اور یا دونون ایک ہین اختلاف نسب سے الگ الگ ہوگئے ہین اور انکا نسب انکے بھائی رافع بن سہل [illegible] نسب جدا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید۔ انصاری ہین۔ حارثی ہین۔ یہود نے خیبر مین انکو شہید کرڈالا تھا۔ یہ عبد الرحمن کے بھائی
اور حویصہ اور محیصہ کے بھتیجے ہین۔ اور انہین کی وجہ سے قسامت ہوئی تھی۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے
یونس بن بکیر سے انہون نے بن اسحاق سے انھون نے زہری سے انھون نے بشیر بن ابی حبشان یعنے بنی حارثہ
کے غلام سے انھون نے سہیل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ عبد اللہ بن سہل خیبر مین
شہید ہوئے۔ یہ خیبر اپنے ساتھیون کے ساتھ گئے تھے وہ لوگ خرمے چکانے گئے تو یہ ایک چشمہ مین ملے انکی
گردن توڑکر کسی نے انکو اسمین ڈالدیا تھا۔ ان لوگون نے ان کو دفن کیا۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آکر آپ کو انکے حال سے آگاہ کیا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا۔ اسکی روایت امام مالک
نے موطا مین ابو لیلے یعنے عبد اللہ بن عبد الرحمن ابن سہل سے انھون نے سہل بن حنیف سے کی ہے۔
اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم کہتے ہین کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے یونس کی سند سے
انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے زہری سے انھون نے بشیر بن ابی حبشان سے (یعنے بنی حارثہ کے
غلام سے) انھون نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہے۔ انھون نے اس سند مین دو جگہ غلطی کی ہے ایک
ابی حبشان مین۔ حالانکہ وہ بشار ہے۔ اور باتفاق بشیر بشار کے لڑکے ہین۔ اور دوسری سہل بن حنیف
مین۔ حالانکہ وہ سہل بن ابی خیثمہ ہین۔ اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے۔ اور تعجب ہے کہ انھون نے
امام مالک کی حدیث کو شہادت مین پیش کیا کہ اسکو امام مالک نے موطا مین ابو لیلی سے انھون نے سہل
بن حنیف سے نقل کیا ہے باوجودیکہ موطا مین اسکے برخلاف ہو۔ کیونکہ انھون نے سہل بن ابی خثیمہ کو
ذکر کیا ہے۔ اور سہل بن حنیف کا اس حدیث مین نام بھی نہین۔ مین کہتا ہون کہ جو ہین نے بیان کیا ہے
اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے کتاب المغازی مین نقل کیا ہے کہ وہ بشیر بن بشار ہین۔ جس طرح
کہ اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے پھر مین نہین جانتا کہ ابن مندہ کو کہان سے دہوکا ہو گیا شاید کاتب نے
یسار یا کے ساتھ لکھدیا ہو۔ جسکو انھون نے حار خیال کر لیا ہو۔ لیکن موطا کی حدیث اسکی خبر ہمین فتیان
جوہری نے اپنی سند سے قعنبی تک دی۔ انھون نے مالک سے انھون نے ابو لیلی بن عبد اللہ بن
عبد الرحمن بن سہل سے انھون نے سہل بن ابی خیثمہ سے روایت کی ہے کہ انکو انکی قوم کے بڑے لوگون
نے خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونون مصیبت کی وجہ سے خیبر گئے اور محیصہ نے آکر خبر دی کہ

عبد اللہ بن سہل مار کر چشمہ مین ڈالدیئے گئے - یہودیون نے آکر کہا کہ خدا کی قسم تمہین نے انکو مارا ہے - اور حدیث آخر تک بیان کی - اور سہل بن حنیف کا اس حدیث مین ذکر تک نہین ہے - واللہ اعلم - اور امام مالک نے اسکی روایت یحیٰے بن سعید سے انھون نے بُشیر بن یسار سے بھی کی ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن عمرو - عامری ہین قبیلہ بنی عامر بن لوی سے - انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہے - انکے اور انکے بھائی ابو جندل کی والدہ فاختہ بنت عامر بن نوفل بن عبد مناف تھین - اور ابو ناب بن عزیز بن قیس بن سوید تیمی ان دونون کے مادر زاد بھائی تھے - ابن مندہ انکو صحابی بتاتے ہین - انھون نے انکا ذکر کتاب المغازی مین کیا ہے - انکا روایت کرنا نہین معلوم ہوتا ہے - ابن مندہ نے اسکو ابن اسحاق سے نقل کیا ہے - ابو عمر کہتے ہین کہ انکی کنیت ابو سہل تھی - انھون نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی یہ موافق بیان ابن اسحاق اور واقدی کے پھر یہ مکہ مین لوٹ کر آئے - اور انکے والد نے انکو پکڑ کر قید کیا - اور دین کے بارے مین انکو بہت ستایا مجبوراً انھون نے اپنا اسلام سے لوٹنا ظاہر کیا - حالانکہ انکا دل اسلام کی طرف سے مطمئن تھا - پھر یہ اپنے والد کے ساتھ بدر مین گئے اور یہ اپنے والد سے اپنے مسلمان ہونے کو چھپائے ہوئے تھے - اور جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم بدر مین اُترے تو یہ بھی اپنے باپ کے پاس سے بھاگ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے - یہ بدر اور تمام مشاہد مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے - یہ بزرگ صحابہ مین سے ہین - اور یہ صلح حدیبیہ کے گواہون مین سے ہین - یہ اپنے بھائی ابو جندل سے بڑے تھے - انھین نے فتح مکہ کے دن رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد کے واسطے امان لی تھی - انھون نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے والد کو امان دینگے؟ آپ نے جوابدیا کہ وہ خدا کی امان سے بے خوف ہین انکو چاہیے کہ ظاہر ہو جائین - پھر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والون سے فرمایا کہ جو شخص سہیل بن عمرو کو دیکھے تو انکو سختی کی نگاہ سے نہ دیکھے - زندگی کی قسم ہے کہ وہ عقلمند اور شریف آدمی ہین - اور سہیل جیسا آدمی اسلام سے جاہل نہین رہ سکتا - عبد اللہ اُٹھکر اپنے والد کے پاس گئے اور انکو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سے آگاہ کیا - سہیل نے کہا کہ خدا کی قسم وہ بڑھاپے اور بچپن مین نیکوکار تھے - عبد اللہ سنہ ۱۲ھ بعمر ۳۸ سال جنگ یمامہ مین شہید ہوے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل بن عمرو- ابوجندل بن سہیل کے بھائی ہین- بدر مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے
صرف ابن مندہ نے انکا دوسرا تذکرہ لکھا ہے- اور انہین ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے روایت
کہ انھون نے شرکاء بدر کے نامون مین بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی عامر بن لوی کے خاندان بنی مالک بن حسل سے عبداللہ
بن سہیل بن عمرو شریک بدر ہوئے انتہی کلامہ- ابونعیم کہتے ہین کہ بعض متاخرین نے ان عبداللہ کو مکرر بیان کیا ہے
اور انکے دو تذکرے لکھے ہین- ایک مین عبداللہ بن سہیل بن عمرو بن عبدشمس بیان کیا ہے اور دوسرے تذکرہ مین
عبداللہ بن سہیل ابوجندل بن سہیل کا بھائی بیان کیا ہے حالانکہ دونون ایک ہی شخص ہین- مین کہتا ہون کہ ابونعیم
کا کہنا کہ وہ دونون ایک ہی شخص ہین ٹھیک ہے لیکن انھون نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکو
مکرر بیان کیا ہے اور انکے دو تذکرے لکھے ہین- حالانکہ ابن مندہ کے متعدد نسخون مین مین نے دیکھا ہے کہ انھون نے
تین تذکرے انکے نام کے لکھے ہین- باوجودیکہ سب ایک ہی ہین- جنمین سے دو اوپر گذر چکے تیسرے تذکرہ کو
مین اسکے بعد بیان کرتا ہون- انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل- مہاجرین حبشہ مین سے ہین- بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ پہلے عبداللہ سے علحدہ ہین- اسکے قائل ابن مندہ
ہین- اور انھون نے اپنی سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ان لوگون مین سے جنھون نے
حبشہ کو ہجرت کی عبداللہ بن سہیل (بھی) ہین- ابن مندہ کا کلام ختم ہوگیا- مین کہتا ہون کہ یہ عبداللہ وہی پہلے اور
دوسرے شخص ہین اسمین کوئی (شک و) شبہہ نہین ہے اور شاید ابن مندہ کو اس وجہ سے غلطی ہوئی کہ انھون نے
انکا ذکر (ایک جگہ) شرکاء بدر مین دیکھا- اور مہاجرین حبشہ مین نہین دیکھا اور دوسری جگہ انکا ذکر مہاجرین حبشہ
مین دیکھا تو انکو گمان ہوا کہ یہ دوسرے شخص ہین اور ابوعمر نے انکا تذکرہ لکھنے مین بہت خوبی کی ہے کہ انھون نے
سب کو ایک ہی تذکرہ مین بیان کر دیا ہے واللہ اعلم-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید- انصاری ہین- حارثی ہین قبیلہ بنی حارثہ سے- صحابی ہین- انکا شمار اہل مدینہ مین ہے- لیث بن سعد
نے عقیل سے انھون نے زہری سے انھون نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کی ہے کہ انھون نے
عبداللہ بن سوید حارثی صحابی سے عورات ثلاث کے اذن کے بارے مین سوال کیا جنکا ذکر اس آیت مین

لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم الایہ عبداللہ بن سوید نے کہا ان ان اوقات کے سوا بغیر اجازت اندر جانے مین کچھ حرج نہین۔ ابواحمد عسکری نے کہا ہی کہ بعض لوگون کا بیان کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین اور کہا ہی کہ یہ اپنی پھوپھی ام حمید سے روایت کرتے ہین وہ ابو حمید ساعدی کی بی بی تھین انسے ثعلبہ بن ابی مالک نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیدان سلمی۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ لوگون نے بیان کیا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی انھون نے ابوبکر صدیق سے روایت کی ہی۔ انھون نے انکے پیچھے نماز پڑھی اور کہتے تھے کہ مینے ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے بھی نماز پڑھی ہی اسکو ابن شاہین نے محمد بن سعد کاتب واقدی سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیلان۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی۔ انسے قیس بن ابی حازم نے روایت کی۔ حافظ ابوعلی نیشاپوری نے انکا نام لکھا ہی۔ قیس نے ابن سیلان سے روایت کی ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا سبحان اللہ تم لوگون پر فتنے اس طرح اترتے ہین جس طرح پانی برستا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔ امیر ابونصر نے بیان کیا ہی سیلان کی سین مکسور اور یائے تحتانیہ ساکن ہی وہ صحابی ہین انکی حدیث بیان بن بشر نے قیس سے انھون نے سیلان سے روایت کی ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل بن عمرو بن نجدہ بن مالک بن عمرو۔ بنی سمیعہ سے ہین پھر خزرج مین داخل ہوے سرداران انصار مین سے ہین ابن عیسی نے بیان کیا ہی کہ عبداللہ بن شبل سرداران انصار مین سے ایک شخص تھے اور ان لوگون مین تھے جو مقام حمص مین فروکش ہوے۔ بیعۃ الرضوان مین شریک تھے بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ عبداللہ۔ عبدالرحمن بن شبل کے بھائی تھے ابن ابی عاصم اور ابوعروبہ اور ابن شاہین وغیرہم نے انکا تذکرہ لکھا ہی ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ضحاک ابن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل بن عیاش نے اپنے والد سے انھون نے ضمضم سے انھون نے زرعہ سے انھون نے شریح بن عبید سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے یزید ابن حمیر نے بواسطہ عبداللہ بن شبل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے ایک شخص کا نام لیکر فرمایا کہ یا اللہ اسکو لعنت کر اور اسکے دل کو بہت برا دل بنادے اور اسکے پیٹ کو جہنم کی آگ سے بھر دے۔ ان کی وفات حضرت معاویہ کے زمانے مین ہوئی۔ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل احمسی۔ انکے صحابی ہونے مین کلام ہے ۲۸ھ ہجری مین بعہد خلافت حضرت عثمان جہاد کرنے کے لیے آذربیجان گئے تھے وہان کے لوگون نے ان شرائط کو پورا کردیا جنپر حضرت حذیفہ سے اوران لوگون سے صلح ہوئی تھی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور طبری نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن شبیل غزوہ آذربیجان مین جبکہ اُن لوگون نے نقض صلح کی ولید بن عقبہ کے لشکر کے سردار تھے پس عبداللہ نے اہل موقان اور تبر اور طیلسان پر شبخون مارا اوران مقامات کو فتح کیا اور مال غنیمت حاصل کیا اور کچھ لوگون کو قید کیا پھر آذربیجان والون نے صلح کی درخواست کی لہذا انھون نے ان لوگون سے صلح کرلی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شخیر بن عوف بن کعب بن وقدان بن حریش۔ نام انکا معاویہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔ عامری ہین کعبی ہین قبیلہ بنی حریش سے ہین جو بنی عامر بن صعصعہ کی ایک شاخ ہے صحابی ہین بصرہ مین رہتے تھے ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن یعنے علی بن محمد بن حسین بن سنون نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد یعنے احمد بن علی بن حسن دقاق نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابوالقاسم بن حسن بن علی بن منذر نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی یعنے ابوعلی حسین بن صفوان بردعی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن خداش نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین مہدی بن میمون نے غیلان بن جریر سے انھون نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی عامر کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا ان لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ ہمارے سردار ہین اور آپ ہمارے باپ ہین اور آپ ہمسے افضل ہین اور آپ ہمارے محسن ہین اور آپ بڑے مہمان نواز ہین غرض اُن لوگون نے بہت کچھ تعریف آپ کی بیان کی آپنے فرمایا تم اپنا مطلب بیان کرو اور شیطان کے پھندے مین نہ آؤ۔ ہمین اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند سے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے قتادہ سے انھون نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچے اسوقت آپ الھٰکم التکاثر پڑھ رہے تھے اور فرماتے تھے کہ ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ میرا مال وہی ہے جو تو خیرات کرجاے یا کھا کے ختم کردے یا پہن کر ختم کردے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شداد بن اسامہ بن عمرو۔ عمرو کا مشہور نام ہاد بن عبداللہ بن جابر بن بشر بن عتوارہ بن عامر بن لیث بن بکر بن

عبدمناۃ بن کنانہ کنانی لیثی ثم القوداری۔ انکے دادا کو ہاد اس وجہ سے کہتے ہین کہ وہ شب کے وقت مہانون کو راہ معلوم ہونے کی غرض سے آگ جلادیا کرتے تھے ان عبداللہ کے والد کو شداد بن ہاد دادا کی طرف منسوب کرکے کہتے ہین۔ یہ عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکے تھے انھون نے اپنے والد سے اور حضرت عمر سے اور حضرت علی سے روایت کی ہے۔ انسے شعبی نے اور اسمعیل بن محمد بن سعد وغیرہما نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شدیدہ۔ انکا شمار اہل طائف مین ہے انکا صحابی ہونا صحیح نہین۔ انسے مغیرہ بن سعید طائفی نے روایت کی ہے مغیرہ کہتے تھے مین عبداللہ بن ابی شدیدہ کے ہمراہ ایک باغ مین گیا وہان ایک بیری کا درخت بہت بلند تھا مینے کہا کاش آپ اس درخت کو کاٹ ڈالتے انھون نے کہا معاذاللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر ضرورت کا شفت بیری کا درخت کاٹ ڈالے اللہ اسکے لیے جہنم مین گھر بنائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابن قانع نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبداللہ بن ابی شدیدہ بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن قسی قسی کا نام ثقیف ہے ثقفی ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل۔ کنیت انکی ابو علقمہ ہے۔ انکا نسب یحییٰ بن یونس شیرازی نے بیان کیا ہے انکا ذکر صحابہ مین کیا جاتا ہے اور شمار انکا تابعین مین ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام عمرو ہے کنیت انکی ابن ام مکتوم ہے قبیلہ بنی عبد غنم بن عامر بن لوی سے ہین۔ انکا نسب ابو موسیٰ نے ابن شاہین سے اسی طرح نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ غزوۂ بدر کے دو برس بعد ہجرت کرکے مدینہ آئے تھے انکی بینائی چلی گئی تھی غزوۂ قادسیہ مین شریک تھے اور جھنڈا انھین کے پاس تھا پھر مدینہ لوٹ کر آگئے اور وہین وفات پائی حضرت عمر کے بعد انکا ذکر نہین سنا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات مین انکو مدینہ پر خلیفہ بنایا تھا انکے نام مین اختلاف ہے انکا تذکرہ عمرو بن قیس کے نام مین ہوگا اور وہین انکے نسب کی تحقیق بھی انشاء اللہ تعالیٰ کی جائیگی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریک بن انس بن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل۔ انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ احد مین اپنے والد شریک کے ہمراہ حاضر تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شفی بن رقی بن ذی العابل بن رحیب بن یحیص بن تزاید بن عبل بن عمرو بن مالک بن زید بن رعین ۔رعینی ثم العبلی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے اور وہان سے لوٹ کر یمن گئے یمن میں حضرت معاذ نے انکے لیے ایک جھنڈا باندھ دیا تھا یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جو یمن میں باندھا گیا انھون نے مرتدین سے جہاد کیا انکے بھائی جبار بن ابن شفی اسی مین شہید ہوئے یہ عبداللہ فتح مصر میں شریک تھے انکا تذکرہ ہانی بن منذر نے کیا ہے اہل مصر میں یہ ایک مشہور شخص ہین قبیلہ عبل سے ہین یہ سب حالات ابوسعید بن یونس نے لکھے ہین ۔انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شمر خولانی ۔صحابی ہین ۔فتح مصر مین شریک تھے ۔یہ ابن یونس کا قول ہے ۔انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انکا شمار تابعین میں ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب بن عبداللہ بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی زہری ۔بقول بعض یہ عبداللہ ابن شہاب زہری فقیہ کے دادا ہین اور زبیر نے کہا ہے کہ یہ دو بھائی تھے دونون کا نام عبداللہ تھا یہ عبداللہ بڑے بھائی تھے انکا نام عبدالجان تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا یہ ان لوگون مین ہین جو حبش کی طرف ہجرت کرکے گئے تھے مدینہ کی طرف ہجرت سے پہلے ہی مکہ مین انکی وفات ہوگئی تھی انکے بھائی عبداللہ اصغر غزوۂ احد مین مشرکون کی طرف تھے پھر بعد مین اسلام لائے مکہ ہی مین انکی بھی وفات ہوئی یہی ابن شہاب زہری کے دادا ہین یہ قول زبیر کا ہے ۔ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہی ابن قمیہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک زخمی کیا تھا اور ابن قمیہ نے آپکا رخسارہ زخمی کیا تھا اور عتبہ بن ابی وقاص نے آپکا دندان مبارک شہید کیا تھا اور زبیر نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عتبہ بن ابی وقاص کی اولاد مین جو شخص سن بلوغ کو پہونچا یا تو اسکے منہ مین بو آنے لگی یا اسکے دانت گر گئے یہ اسی کی سزا تھی جو عتبہ نے آپکا دندان مبارک شہید کیا تھا بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن شہاب اصغر زہری فقیہ کے نانا تھے اور عبداللہ اکبر انکے دادا تھے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ عبداللہ اصغر ہی حبش کی طرف ہجرت کرکے گئے تھے اور وہی زہری کے دادا ہین اور وہی ہین جو حبش سے لوٹ کر مکہ مین انتقال کر گئے قبل اسکے کہ مدینہ کی طرف ہجرت کرین اور یہ بھی روایت ہے کہ ابن شہاب زہری سے پوچھا گیا کہ کیا آپکے جد غزوۂ بدر مین شریک تھے انھون نے کہا ہان مگر مشرکون کی طرف سے واللہ اعلم انھون نے جد سے دادا مراد لیا یا نانا ۔انکا تذکرہ ابوعمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب زہری- یہ انھین عبداللہ کے بھائی ہین جنکا ذکر پہلے ہوا یہ اُنسے چھوٹے ہین انکا ذکر انکے بھائی کے تذکرہ مین ہو چکا ہے جو کافی ہے شہاب بن عبداللہ کی نسل بہت جلد ختم ہو گئی- یہ زبیر کا قول ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شبابہ- انکا شمار اہل حمص مین ہے- انکا نام ابن ابی داؤد نے عبداللہ رکھا ہے- خالد بن معدان نے ابن ابی بلال سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ابن شباب نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شعب کے دن اپنے تمام صحابہ کے پیچھے تھے آپکے اور دشمن کے درمیان مین آپکے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہ تھا وہ کافرون سے لڑ رہے تھے وحشی اُنکی گھات مین بیٹھا ہوا تھا پس یکایک اُسنے انھین شہید کر دیا اللہ نے حضرت حمزہ کے ہاتھ سے اکتیس کافرون کو قتل کرایا حضرت حمزہ کو اسی وجہ سے شیر خدا کہتے تھے- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شیخ محاربی- ابن ابی داؤد نے انکا نام عبداللہ بتایا ہے- انسے عاصم بن بجیر نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے گھر مین گئے اور آپنے فرمایا کہ اے گروہ محارب خدا انھین فتحمند رکھے تجھے کسی عورت کا دودھ اور دودھ نہ پلانا ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ابی شیخ نے اسکے سوا اور کوئی حدیث روایت نہین کی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی ثم النجاری احد مین اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک ہوئے اور یوم جسر مین شہید ہوئے-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن امیہ بن خلف - انکا نسب انکے والد کے نام مین بیان ہو چکا ہے- انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا ایک لشکر اس گھر (یعنے کعبہ) پر چڑھائی کریگا وہ لشکر جنگل مین دھنس جائیگا بعض لوگون نے اس حدیث کو مرسل قرار دیا ہے اور بعض لوگ اسکو مسند کہتے ہین- انسے بہت لوگون نے روایت کی ہے منجملہ انکے انکے بیٹے امیہ ہین- یہ ابن زبیر کے ہمراہ تھے جب حجاج نے انکا محاصرہ کیا جب ابن زبیر کی جماعت ٹوٹی تو مخالفین سے انکو امان دی ابن زبیر نے بھی انسے کہا کہ مینے اپنی بیعت سے تمکو آزاد کر دیا تم امان قبول کر لو مگر انھون نے کہا کہ واللہ مین آپکے ساتھ آپکے لیے نہ لڑتا تھا بلکہ مین تو اپنے دین کے لیے لڑتا تھا اور انھون نے امان نہ قبول کی- یہ بھی ابن زبیر کے ساتھ شہید ہوئے

جس دن عبداللہ بن زبیر شہید ہوگئے یعنے نصف جمادی الآخرہ ۷۳ھ ہجری مین حجاج نے انکا سر اور ابن زبیر کا سر اور
عمارہ بن عمرو بن حزم کا سر مدینہ بھیجا وہان لوگون نے اُن سرون کو لٹکایا اور بطور مسخراپن کے ابن صفوان کا سر ابن زبیر کے
سر کے پاس رکھتے تھے کہ گویا یہ انسے کچھ آہستہ باتین کر رہے ہین بعد اُسکے پھر اِن سرون کو عبدالملک بن مروان کے پاس
بھیجدیا مجاہد نے عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہو کہ مینے حضرت عباس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین سفارش کرائی
کہ آپ میرے والد سے ہجرت کے لیے بیعت لے لین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہین ہی
حضرت عباس نے آپکو قسم دلائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے بیعت لے لی اور فرمایا کہ مینے اپنے چچا کی قسم پوری کردی مگر
فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہین رہی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان - انصاری - بعض لوگ انکو صفوان بن عبداللہ کہتے ہین اور بعض لوگ محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد کہتے
ہین - داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انھون نے صفوان بن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے
ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوکر گذرا یعنے دو خرگوش شکار کیے تھے انکو لٹکائے ہوئے جا رہا تھا اسکے بعد
انھون نے پوری حدیث ذکر کی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو پورا تذکرہ انکا محمد بن صفوان کے نام مین
ان شاء اللہ تعالیٰ آئیگا -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان خزاعی - صحابی ہین حماد بن سلمہ نے ابو سنان سے انھون نے یعلی بن شداد سے روایت کی ہو کہ عبداللہ بن
صفوان جو صحابی تھے انھون نے وصیت کی تھی کہ انکے کفن کا جو حصہ زمین سے ملا ہوا رہے وہ چاک کردیا جائے اور انپر
مٹی اچھی طرح ڈالدی جائے یہ ابن مندہ کا قول ہو اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھکر کہا ہو کہ بعض متاخرین کا گمان ہو کہ یہ صحابی
ہین مگر انھون نے انسے کوئی حدیث روایت نہین کی اور انکو ردیف صاد مین صفوان بن عبداللہ لکھا ہو اور یہی حدیث
بعینہ حماد سے نقل کی ہو اور کہا ہو کہ اسکو ابو سنان نے عبداللہ بن اوس سے انھون نے صفوان بن عبداللہ سے روایت
کیا ہو - ابو عمر نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے انکو حدیث کے راویون مین ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ صحابی ہین مگر میرے نزدیک یہ
ایک مجہول شخص ہین انکا صحابی ہونا صحیح نہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قدامہ تمیمی - اپنے والد صفوان کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے - جدالرحم

ابن صفوان کے بھائی ہین - یہ اور انکے والد اور انکے بھائی سب صحابی ہین جب یہ اور انکے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے تو ان دونون کا نام عبد العزی اور عبد نہم تھا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ اور عبد الرحمن رکھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

صنابحی - انسے عطاء بن یسار نے روایت کی ہے - ابن ابی خیثمہ نے یحیی بن معین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین انکا نام عبد اللہ یا ابو عبد اللہ بیان کیا جاتا ہے اور اور لوگون نے انکی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو عبد اللہ کے علاوہ دوسرے شخص ہین ابو عبد اللہ کا نام عبد الرحمن ہے اور انکا نام عبد اللہ ہے - ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنے احمد بن علی ابن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مصعب بن عبد اللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے انھون نے عطاء سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے عبد اللہ صنابحی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آفتاب کے ساتھ شیطان کا سینگ بھی نکلتا ہے پھر جب آفتاب بلند ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر جب آفتاب سمت الراس پر آتا ہے تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے زوال کے بعد پھر شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر جب آفتاب قریب غروب آتا ہے تو شیطان اس سے ملجاتا ہے اور بعد غروب کے پھر اس سے جدا ہو جاتا ہے اسی وجہ سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات مین نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور نیز انسے عطاء نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے گناہ اُسکے منھ سے نکلجاتے ہین اُسکے بعد پوری حدیث انھون نے ذکر کی ہے - اور امام مالک نے موطا مین زید بن اسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے - ابو عمر نے کہا ہے کہ ابو عبد اللہ صنابحی بڑے درجہ کے تابعین مین سے ہین انکا نام عبد الرحمن بن عسیلہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ملے اور عبد اللہ صنابحی صحابہ مین مشہور نہین ہین ابن معین نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ انکی حدیث مرسل ہے اور ایک مرتبہ کہا کہ عبد اللہ صنابحی انسے اہل مدینہ روایت کرتے ہین ممکن ہے کہ صحابی ہون مگر میرے نزدیک وہ ابو عبد اللہ ہین نہ عبد اللہ اور ابو عیسی ترمذی نے لکھا ہے کہ صنابحی جنھون نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہین سنی نام انکا عبد الرحمن بن عسیلہ ہے کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین اور صنابح بن اعسر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انکو لوگ صنابحی بھی کہتے ہین انکی حدیث یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مین (قیامت کے دن) سب امتون سے اپنی امت کے زیادہ ہونیکا فخر کرونگا بس لوگ باہم میرے بعد قتال نکرنا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

عبد اللہ

ابن صیاد- انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ صائد کے بیٹا تھا اسکے والد یہودی تھے یہ نہین معلوم کرکس خاندان سے ہین- اسکی نسبت بعض لوگون کا خیال ہو کہ دجال تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکا تھا ایک چشم تھا اور مختون تھا اسکی اولاد مین سے عمارہ بن عبد اللہ بن صیاد اچھے مسلمانون مین سے تھے سعید بن مسیب کے شاگرد تھے انسے امام مالک وغیرہ نے روایت کی ہو کئی آدمیون نے اپنی سند سے ابو عیسی سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ ہمسے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معمر نے زہری سے انھون نے سالم سے انھون نے ابن عمر سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک مرتبہ ابن صیاد کی طرف ہوا آپکے ساتھ آپکے صحابہ بھی تھے حضرت عمر بن خطاب بھی تھے ابن صیاد لڑکون کے ساتھ بنی مغالہ کے ٹیلہ کے پاس کھیل رہا تھا اُس زمانے مین کم سن تھا اسے بالکل خبر نہین ہوئی یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی پیٹھ پر ہاتھ مارا اُسکے بعد پوری حدیث ذکر کی نیز ہمین ابو عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الاعلی نے جریر سے انھون نے ابو نضرہ سے انھون نے ابو سعید سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ابن صیاد ہمارے ساتھ ہوا ہم حج کر رہے تھے یا عمرہ کر رہے تھے اُسکے بعد پوری حدیث ذکر کی کہتے تھے مجھسے ابن صیاد کہتا تھا کہ میرا ارادہ یہ ہوتا ہو کہ ایک رسی لیکر درخت مین باندھون اور اُس سے گلا گھونٹ لون بوجہ اسکے کہ لوگ میری نسبت یہ باتین کہہ رہے ہین کیا کوئی شخص ہو جو میرے حالات نہ جانتا ہو کیا تم نہین جانتے کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ دجال لاولد ہوگا اسکی کوئی اولاد نہوگی حالانکہ مین مدینہ مین اپنی اولاد چھوڑ آیا ہون اور کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ دجال مکہ اور مدینہ مین داخل نہوگا مگر مین خاص مدینہ کا رہنے والا ہون اور اب مکہ جا رہا ہون ابو سعید کہتے تھے کہ اسنے اسی قسم کی بہت سی باتین کین یہانتک کہ مینے اپنے دل مین کہا کہ شاید اسپر جھوٹ جوڑا جاتا ہو پھر اسنے کہا کہ اے ابو سعید واللہ مین تمسے ایک سچی بات بیان کرتا ہون واللہ مین دجال کو پہچانتا ہون اور اُسکے والد کو بھی پہچانتا ہون اور یہ بھی جانتا ہون کہ وہ اسوقت کہان ہو مینے کہا تیری خرابی ہو- یہ تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو-

مین کہتا ہون کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہو کہ یہ دجال نتھا جیسا کہ اسی حدیث مین بیان ہوا اور اس وجہ سے کہ ابن صیاد کی وفات مدینہ مین بحالت اسلام ہوئی پس اگر وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اسلام لے آیا تھا تو صحابی ہو کیونکہ اسنے حضرت کو دیکھا اور حضرت سے باتین کین اور اگر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام لایا تو صحابی نہوگا مگر

صحیح یہی ہی کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام لایا کیونکہ بہت سے صحابہ جنمین حضرت عمر بھی تھے اس شخص کو دجال سمجھتے رہے اور اگر وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اسلام لے آیا ہوتا یہ گمان جاتا رہتا - واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صیفی بن وبرہ بن ثعلبہ بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف بلوی انصار کے حلیف ہین پھر بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہوئے حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے درخت کے نیچے آپ سے بیعت الرضوان کی تھی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ بن مالک بن سلمہ بن عبد العزی بجلی - انکا شمار اہل بصرہ مین ہی - یزید بن عبد اللہ بن ضمرہ نے اپنی بہن ام تصاف بنت عبد اللہ بن ضمرہ سے انھون نے اپنے والد عبد اللہ بن ضمرہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ایک دن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تھا اور آپکے پاس اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے انمین اکثر لوگ یمن کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اس پہاڑی کیطرف سے ایک شخص آنے والا ہی جو تمام اہل یمن سے بہتر ہی پس سب لوگ اس بات کی آرزو کرنے لگے کہ کاش وہ شخص ہمارے ہی گھرانے کا ہو پس یکایک جریر بن عبد اللہ اس سے برآمد ہوئے جب وہ آگئے تو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جتنے لوگ موجود تھے اُن سب نے سلام کا جواب دیا پھر حضرت نے اپنی چادر انکے لیے بچھادی اور فرمایا کہ اے جریر اسپر بیٹھو مگر جریر اور صحابہ کے پاس ہی بیٹھ گئے اور تھوڑی دیر کے بعد چلے گئے جب وہ جاچکے تو چند صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آج ہمنے جو کیفیت آپکی جریر کے ساتھ دیکھی وہ کسی کے ساتھ نہین دیکھی آپنے فرمایا ہان وہ اپنی قوم کے بزرگ تھے اور جب تمھارے پاس کسی قوم کا بزرگ آئے تو اسکی عزت کرو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی اولاد مین صابر بن سالم بن حمید بن یزید بن عبد اللہ بن ضمرہ محدث تھے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق ظفری - بدر مین شریک تھے یہ زہری کا قول ہی اور عروہ نے کہا ہی کہ عبد اللہ بن طارق بلوی جو انصار کے حلیف تھے بدر مین شریک تھے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکا نام عبد اللہ بن طارق بن عمرو بن مالک بلوی تھا انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے حلیف تھے بدر و احد مین شریک ہوئے تھے - یہ اُن چھ آدمیون مین تھے جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۳ ہجری کے آخر مین قبیلہ عضل اور قارہ کے چند آدمیون کے پاس بھیجا تھا تاکہ انھین علم دین سکھائین اور قرآن اور شرائع اسلام کی تعلیم کرین چنانچہ یہ لوگ جب مقام رجیع مین پہونچے رجیع حجاز مین ایک چشمہ ہی جو قبیلہ ہذیل کی ملک تھا اسوقت ہذیل نے ان لوگون پر تاخت کی اور بے وفائی سے اُنسے قتال کیا ان چھ آدمیون کے نام یہ ہین - عاصم بن ثابت - مرثد بن ابی مرثد

خبیب بن عدی۔ خالد بن بکیر۔ زید بن دثنہ۔ عبد اللہ بن طارق بس مرثد اور خالد اور عاصم تو وہین مقتول ہو گئے اور خبیب اور عبد اللہ اور زید نے صلح کر لی لہذا اُن کافرون نے انھین قید کر لیا اور انکو لے چلے جب مقام ظہران مین پہونچے تو عبد اللہ بن طارق نے اپنا ہاتھ رسی سے چھوڑا لیا اور اپنی تلوار ہاتھ مین لی یہ کیفیت دیکھکر کافر انسے پیچھے ہٹ گئے اور انکو پتھرون سے مار کر قتل کر دیا اور وہین مقام ظہران مین انکو دفن کر دیا حضرت حسان نے اپنے شعر مین انکا تذکرہ کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی طلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام انکا نسب اور پر انکے والد کے نام مین گذر چکا ہو یہ انصاری ہین قبیلہ خزرج کی شاخ بنی مالک بن نجار سے۔ کنیت انکی ابو یحییٰ ہو نام انکا عبد اللہ بن ابی طلحہ ہو۔ انس بن مالک کے اخیافی بھائی ہین ماں ان دونون کی ام سلیم بنت ملحان ہین۔ یہی ہین جنکا ذکر اس حدیث مین ہو ہمین یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن احمد بن یعقوب وراق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد الرحمن سقطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے ابن عون سے انھون نے ابن سیرین سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا ابو طلحہ اپنے کسی کام سے گئے انکے پیچھے لڑکے کا انتقال ہو گیا جب ابو طلحہ لوٹ کر آئے تو انھون نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہو ام سلیم نے کہا پہلے سے اچھا ہو اور کھانا انکے سامنے رکھا ابو طلحہ نے کھانا کھایا پھر ام سلیم سے ہمبستری بھی کی جب فارغ ہوے تو ام سلیم نے کہا کہ اس لڑکے کو دفن کر آؤ صبح کو ابو طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور یہ کیفیت آپ سے بیان کی آپنے پوچھا کہ کیا تم شب کو اپنی بی بی کے پاس بھی رہے ابو طلحہ نے کہا ہان حضرت نے فرمایا اللہ تمھین برکت دے چنانچہ جب وہ بچہ پیدا ہوا تو مجھسے ابو طلحہ نے کہا کہ اس بچہ کو تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاؤ پس مین آپکے پاس اُسے لے گیا ام سلیم نے میرے ساتھ کچھ چھوہارے بھی کر دیے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن چھوہارون کو لیکر چبایا اور اپنے منہ سے نکالکر بچہ کے منہ مین دیدیا اور اُسکے تالو مین لگا دیا اور اسکا نام عبد اللہ رکھا اور بعض روایتون مین اس طرح ہو کہ جب ابو طلحہ (ہمبستری سے) فارغ ہوے تو ام سلیم نے کہا کہ اے ابو طلحہ دیکھو فلان لوگون نے فلان لوگون سے کچھ عاریت لی تھی اب جو وہ لوگ عاریت طلب کرتے ہین تو یہ نہین دیتے ابو طلحہ نے کہا یہ انھین مناسب نہین ہو ام سلیم نے کہا تو سنو وہ تمھارا بیٹا خدا کی عاریت تھا جب تک خدا نے چاہا اسے رکھا اور جب چاہا لے لیا حضرت انس کہتے تھے کہ انصار مین کوئی نوجوان عبد اللہ بن ابی طلحہ سے افضل نہ تھا علی بن مدینی کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ابی طلحہ کے دس بیٹے ہوئے سب قاری قرآن تھے اور ان مین سے اکثر لوگون نے علم کی

روایت کی ہی عبداللہ حضرت علی کے ہمراہ صفین مین شریک تھے انکے دونون بیٹون اسحاق اور عبداللہ نے روایت کی ہو یہ عبداللہ فارس مین شہید ہوئے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ مدینہ مین بعہد خلافت ولید بن عبدالملک وفات پائی اور وہ بچہ یعنے انکا بھائی جسکا انتقال ہو گیا تھا ابوعمیر تھا جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزاح فرمایا کرتے تھے اور (یا ابا عمیر) فرماتے تھے کہ اسے ابو عمیر تمھارا لال کیا ہو گیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

غفاری ہیں اور انکے والد دونون صحابی ہین۔ اصحاب صفہ سے ہین علما کا انکے بارے مین بہت سخت اختلاف ہو ہمنے انکا ذکر طہفہ کے نام مین کیا ہو۔ انکی حدیث بہت مضطرب ہو ابن ابی ذیب نے حارث بن عبدالرحمن سے انھون نے ابوسلمہ ابن عبدالرحمن سے انھون نے عبداللہ بن طہفہ کے ایک بیٹے سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپکے یہان بہت سے مہمان آجاتے تو آپ فرماتے کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے اپنے مہمان کو لیجائے اُسکے بعد انھون نے پورا قصہ ذکر کیا ہو۔ انکا ذکر تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن انیس بنی ثقیف بن عامر بن عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہین۔ انسے ابو لیلی بن اشدق نے روایت کی ہو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنی قوم کے اسلام کی خبر لیکے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے مصافحہ کیا اور دعا دی اور فرمایا کہ تم مبارک وفد ہو پھر صبح کے وقت بنی عامر کے لوگ بھی انکے پاس آپہنچ گئے اور وہ سب مسلمان ہو گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بنی عامر کے ساتھ بھلائی کے سوا اور کچھ نہین کرنا چاہتا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بلوی۔ انصار کے قبیلہ بنی ساعدہ کے حلیف ہین۔ بدر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن مالک بن عامر عنزی۔ بنی عدی بن کعب کے حلیف ہین اس قبیلہ مین ایک شخص خطاب تھے اُنسے اور انسے حلف کی دوستی تھی۔ یہ قبیلہ عنز بن وائل سے ہین جو بکر بن وائل کا بھائی تھا بکر بن وائل ربیعہ بن نزار کا مشہور قبیلہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ یمن کے قبیلہ مذحج سے تھے۔ یہ عبداللہ وہی ہین جنکا لقب اکبر ہو۔ یہ اور انکے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے ہین طائف کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت مین شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر

لکھا ہی اور انھون نے اس نام کے دو آدمی لکھے ہین ایک یہی عبد اللہ اکبر اور دوسرے عبد اللہ اصغر۔ زبیر بن بکار نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہو انھون نے بھی اس نام کے دو آدمی لکھے ہین ایک اکبر اور دوسرے اصغر مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے صرف ایک ہی شخص کو ذکر کیا ہو جنکا ذکر ہم بعد اس تذکرہ کے لکھتے ہین۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن مالک بن عامر عنزی حضرت عمر کے والد خطاب کے حلیف تھے یہ انھین عبد اللہ کے بھائی ہین جنکا ذکر اوپر ہوا ان عبد اللہ کا لقب اصغر ہو کنیت انکی ابو محمد ہو اور قبیلہ عنزہ کے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین یمن کے قبیلہ مذحج کے ہین ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ عنزہ یمن کا ایک قبیلہ ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ ۶ھ ہجری مین پیدا ہوئے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو انکی عمر چار برس کی تھی ابونعیم نے کہا ہو کہ پانچ برس کی تھی انکی والدہ وہی ہین جو انکے بھائی کی والدہ تھین یعنے لیلی بنت ابی حثمہ بن عبد اللہ ابن عویج بن عدی بن کعب۔ ان دونون کے والد حضرت عامر تھے جو اکابر صحابہ مین تھے انھین عبد اللہ بن عامر نے زید بن عمر بن خطاب کے مرثیہ مین یہ اشعار کہے زید اس لڑائی مین مقتول ہوگئے تھے جو عدی بن کعب مین ہوئی تھی یہ لڑائی بنی ابی حذیفہ اور ابن مطیع کے درمیان مین تھی **اشعار**

ان عدیا لیلۃ البقیع　　تکشفوا عن رجل صریع　　مقاتل فی الحسب الرفیع　　ادرکہ شوم بنی مطیع

شعیب نے زہری سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مجھے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے جو بنی عدی مین سب سے بڑے تھے خبر دی ابو عمر کہتے تھے کہ نسب انکا انکے حلیف قبیلہ کی طرف ہو اور اکثر لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہین۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہاشم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث بن سعد نے محمد بن عجلان سے انھون نے زیاد سے جو عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی کے غلام تھے انھون نے عبد اللہ بن عامر سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہمارے گھر مین آئے اسوقت مین بچہ تھا کھیل رہا تھا میری والدہ نے کہا اے عبد اللہ یہان آؤ مین تمھین چیز دون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انکو کیا دینا چاہتی ہو انھون نے کہا مین اسکو ایک چھوہارا دینا چاہتی ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اگر تم ایسا نکروگی تو ایک جھوٹ تمھارے ذمہ لکھ لیا جائیگا۔ عبد اللہ بن عامر کی وفات ۸۵ھ مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قریشی عبشمی۔ حضرت عثمان بن عفان کے ماموں کے

بیٹے ہین حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز ہین اور اروی کی اور عامر بن کریز کی والدہ ام حکیم بیضا بنت عبد المطلب ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین اور ان عبداللہ کی والدہ دجاجہ بنت اسما بن صلت سلیمہ ہین ۔ یہ عبداللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہو چکے تھے یہ بچپن مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے گئے تھے حضرت نے فرمایا یہ لڑکا ہمارے مشابہ ہے اور حضرت نے انپر پڑھکر پھونکا عبداللہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن نگل لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لڑکے کو پانی بہت ملیگا چنانچہ جب یہ زمین کھودتے تھے تو فوراً پانی نکل آتا تھا بڑے بزرگ اور بابرکت تھے حضرت عثمان نے انکو ۲۹ھ ہجری مین بعد ابو موسیٰ کے بصرہ کا حاکم بنایا تھا اور بعد عثمان بن ابی العاص کے بلاد فارس کا بھی انکو حاکم کر دیا تھا جب یہ بصرہ کے حاکم ہوئے تو انکی عمر چوبیس یا پچیس برس کی تھی انھون نے خراسان پورا فتح کر لیا اور اطراف فارس و سجستان و کرمان و زابلستان کو جو غزنہ کے متعلقات سے فتح کر لیا تھا انھون نے لشکر کشی کر کے ان تمام مقامات کو فتح کیا انھین کی حکومت مین کسریٰ یزدگرد قتل ہوا ۔ انھون نے نیشاپور سے بطور شکرانہ ان فتوحات کے عمرہ اور حج کا احرام باندھا اور مدینہ مین حضرت عثمان کے پاس پہونچے حضرت عثمان نے انسے کہا کہ اپنے قرابت والون سے اور اپنی قوم سے نیک سلوک کرو تو انھون نے بہت مال اور کپڑے اپنی قوم کو دیے سب انکی تعریف کرتے تھے بعد اسکے پھر یہ اپنی حکومت پر واپس گئے یہی ہین جنھون نے عامر بن عبد القیس کو بصرہ سے شام کی طرف بھیجا تھا اور انھین نے بصرہ مین بازار بنائی تھی کئی گھر مول لیکر انھون نے گرا دیے اور وہان بازار بنادی انھین نے سب سے پہلے بصرہ مین اونی جبہ پہنا تو لوگون نے کہا دیکھو امیر نے سوسمار کی پوستین پہنی ہے پھر انھون نے سرخ جبہ پہنا ۔ انھین نے سب سے پہلے مقام عرفہ مین حوض بنائے اور وہان نہر پہونچائی ۔ حضرت عثمان کی وفات تک یہ بصرہ کے حاکم رہے جب انھون نے حضرت عثمان کی شہادت کی خبر سنی تو بیت المال کا ذخیرہ لے کے مکہ کی طرف چل دیے مکہ مین انھین طلحہ اور زبیر اور حضرت عائشہ ملے وہ لوگ شام جانیکا ارادہ رکھتے تھے انھون نے کہا نہین بلکہ بصرہ جاؤ وہان میٹھے بہت کچھ بنایا ہے اور وہ زرخیز زمین ہے اور وہان بہت سے مرد ہین چنانچہ وہ لوگ بصرہ کی طرف چلے واقعہ جمل مین یہ بھی طلحہ اور زبیر کے ہمراہ شریک ہوئے جب ان لوگون کو شکست ہوئی تو یہ دمشق چلے گئے اور وہین مقیم رہے صفین مین انکا کوئی ذکر نہین سنا گیا مگر جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی اور خلافت انکو سپرد کر دی اور حضرت معاویہ نے بسر بن ارطاۃ کو حاکم بصرہ مقرر کیا تو ابن عامر نے حضرت معاویہ سے کہا کہ بصرہ مین کچھ لوگون کے پاس میرا مال ہے اگر آپ مجھے حاکم بصرہ مقرر نکرینگے تو وہ مال جاتا رہیگا چنانچہ تین برس کے لیے حضرت معاویہ نے انکو حاکم بصرہ مقرر کیا مصعب بن عبداللہ زبیری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے میرے دادا مصعب بن ثابت سے انھون نے حنظلہ بن قیس سے انھون نے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عامر سے روایت

لڑ نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے لیے مقتول ہو وہ بھی شہید ہی ابن عامر کی وفات ۵۸ھ اور بقول بعض ۵۹ھ مین ہوئی انھون نے عبداللہ بن زبیر کو اپنا وصی بنایا تھا یہ اُن سخی لوگون مین سے تھے جنکی تعریف کی جاتی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن لویم۔ انکا ذکر عبداللہ بن عمرو بن لویم کے نام مین آئیگا ابونعیم نے انکا ذکر عبداللہ بن عمرو کے نام مین کیا ہی اور کہا ہی کہ بعض لوگ انکو ابن عامر کہتے ہین۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ ثمالی۔ ابو حاتم نے کہا ہی کہ انکا نام عبداللہ بن عبد ہی اور بعض لوگ عبدالرحمن بن عائذ کہتے ہین اور بعض لوگ انکو عبد بن عبد کہتے ہین یحیی بن جابر نے کہا ہی کہ عبدالرحمن بن عائذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپکے صحابہ کے اصحاب مین سے تھے صفوان بن عمرو نے عبدالرحمن بن ابی عوف حرشی سے انھون نے عبداللہ بن عائذ ثمالی سے روایت کی ہی کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر مین کسی بات پر قسم کھاؤن تو ضرور اسکو پورا کرون الحدیث انکا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ بن قرط۔ بعض لوگ انکو ابن قرط کہتے ہین صحابی ہین عمرو بن عثمان اور محمد بن ہاشم نے ابن خمیر سے انھون نے عمرو بن قیس سکونی سے انھون نے عبداللہ بن عائذ بن قرط سے جو صحابہ مین سے ایک شخص تھے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن آدمی کی نماز لائی جائیگی اگر اسنے کامل طریقہ سے نماز ادا کی ہی تو فبہا ورنہ وہ نوافل سے پوری کی جائیگی اس حدیث کو حیوۃ بن شریح اور ابو التقی یعنے ہشام بن عبدالملک نے ابن خمیر سے انھون نے عمرو سے انھون نے ابن عائذ بن قرط سے روایت کیا ہی اور نام ابن عائذ کا نہین لیا اور ولید بن شجاع اور حسین بن ابی السری اور ہیثم بن خارجہ نے ابن خمیر سے انھون نے عمرو بن عائذ بن قرط سے اسکو روایت کیا ہی اور ابن مہنا نے اسکو ابن خمیر سے انھون نے عمرو بن عائذ بن عمرو سے روایت کیا ہی حالانکہ یہ وہم ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

خیر الامۃ ابن عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ کنیت انکی ابوالعباس ہی قریشی ہین ہاشمی ہین۔ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہین انکی کنیت انکے والد عباس ہی کے نام پر رکھی گئی ہی - حضرت عباس کی اولاد مین
یہ سب سے بڑے ہین - انکی والدہ لبابہ کبری بنت حارث بن حزن ہلالیہ ہین - یہ عبد اللہ حضرت خالد بن ولید کے خالہ زاد
بیٹے تھے - انکو لوگ بحر کہتے تھے بوجہ اسکے کہ انکا علم بہت وسیع تھا اور لوگ انکو حبر الامۃ بھی کہتے تھے جب یہ پیدا ہوے
اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت کہ مین شعب (ابی طالب) مین رہتے تھے انکو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے گئے آپنے اپنا لعاب دہن انکے منہ مین ڈالدیا یہ ہجرت سے تین برس پہلے کا واقعہ ہی انھون نے جبریل کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس دیکھا تھا - ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے
ہمسے بندار اور محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو احمد نے سفیان سے انھون نے لیث سے انھون نے ابی جہضم
سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے جبریل کو دو مرتبہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکے لیے دو مرتبہ دعا کی نیز ابراہیم کہتے تھے ہمسے محمد بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد حذاء نے عکرمہ سے انھون نے حضرت ابن عباس سے
روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لپٹایا اور فرمایا کہ یا اللہ اسکو حکمت تعلیم کر - ہمین ابو یاسر
ابن ابی حبہ وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی اسمعیل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن
نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
یوسف بن محمد بن سابق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو مالک جنبی نے جویبر سے انھون نے ضحاک سے انھون نے
حضرت ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم اہل بیت (نبی) ہین ہم شجرۂ نبوت ہین ہمارے گھر مین ملائکہ
کی آمد و رفت تھی ہم اہل بیت رسالت ہین ہم اہل بیت رحمت ہین اور معدن علم ہین - ہمین ابو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ
کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ام بہا یعنی فاطمہ بنت محمد نے خبر دی وہ کہتی تھین ہمین ابو طاہر
ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنی محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن جعفر زراد نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے عبید اللہ بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شریح بن نعمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی
الزناد نے اپنے والد سے انھون نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ حضرت عمر کے پاس جب پیچیدار
مقدمات آتے تو وہ حضرت ابن عباس سے کہتے کہ یہ پیچیدار مقدمات ہمارے پاس آئے ہین ایسے مقدمات کے لیے تمہین ہو
پھر انہین کے قول پر عمل کرتے اور اس قسم کے کامون مین سوا ابن عباس کے کسی کو طلب نہ کرتے تھے حالانکہ حضرت عمر حضرت
عمر تھے یعنی خلافت مین اور ائمہ کے لیے اور مسلمانون کے لیے اجتہاد کرنے مین (بے نظیر تھے) عبید اللہ بن عبد اللہ بن

عتبہ کہتے تھے کہ حضرت ابن عباس چند باتون مین تمام لوگون سے فوقیت رکھتے تھے انسے پہلے جسقدر احادیث ہو چکی تھین
انکے علم مین اور علم فقہ مین جسکی لوگون کو ضرورت رہتی ہو اور حلم مین اور نسب مین اور تاویل مین مینے کسی کو نہین دیکھا کہ انسے
زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گذشتہ حدیثون کا علم رکھتا ہو یا ابو بکر و عمر و عثمان کے فیصلون کا علم انسے زیادہ رکھتا ہو
یا شعر و عربیت یا تفسیر قرآن یا حساب یا فرائض کا علم انسے زیادہ رکھتا ہو یا لوگون کو جن باتون کی ضرورت ہو ان باتون مین
انسے زیادہ مضبوط رائے رکھتا ہو وہ ایک دن بیٹھتے تھے اور سوا فقہ کے اُسدن اور کچھ نہ بیان کرتے تھے اور ایک دن
تفسیر بیان کرتے تھے اور ایک دن شعر اور ایک دن واقعات عرب مینے جس عالم کو دیکھا کہ اُنکے پاس بیٹھا اُسنے ضرور انکے
سامنے سر جھکا لیا جس سائل نے انسے کوئی بات پوچھی اُسنے اُنکے پاس علم پایا۔ لیث بن ابی سلیم کہتے ہین مینے طاؤس سے
کہا کہ تم اس لڑکے یعنے ابن عباس کے پاس بیٹھتے ہو اور بڑے اکابر صحابہ کو چھوڑ دیا طاؤس نے جواب دیا کہ مینے ستر آدمیون کو
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا کہ جب وہ کسی امر مین اختلاف کرتے تھے تو حضرت ابن عباس کے قول کی طرف
رجوع کرتے تھے اور معتمر بن سلیمان نے شعیب بن درہم سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے حضرت ابن عباس کا یہ مقام یعنے
رخسارون مین آنسو بہنے کی جگہ پوشیدہ چمڑے کی طرح (سیاہ) ہو رہی تھی بوجہ اسکے کہ وہ زیادہ روتے تھے۔ انکو حضرت علیؑ نے بصرہ کا
حاکم بنایا تھا چنانچہ یہ وہان رہے مگر قبل شہادت حضرت علیؑ کے یہ وہان سے چلے آئے تھے اور حجاز مین لوٹ گئے تھے
حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے اور اس جنگ مین یہ بھی ایک سردار تھے۔ حضرت ابن عباس نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر اور حضرت علی اور معاذ بن جبل اور ابو ذر سے روایت کی ہو اور انسے حضرت عبد اللہ بن عمر
اور انس بن مالک اور ابو الطفیل اور ابو امامہ بن سہل بن حنیف اور اُنکے بھائی کثیر بن عباس اور انکے بیٹے علی بن عبد اللہ
ابن عباس اور اُنکے غلامون عکرمہ اور کریب اور ابو معبد نافذ نے اور عطا بن ابی رباح اور مجاہد اور ابن ابی ملیکہ اور عمرو
ابن دینار اور عبید بن عمیر اور سعید بن مسیب اور قاسم بن محمد اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور سلیمان بن یسار اور عروہ
ابن زبیر اور علی بن حسین اور ابو الزبیر اور محمد بن کعب اور طاؤس اور وہب بن منبہ اور ابو الضحی اور بہت سے لوگون نے
علاوہ انکے روایت کی ہو۔ ہمین کئی آدمیون نے اپنی سند سے ابو عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن موسی نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث اور ابن لہیعہ نے قیس بن حجاج سے نقل کرکے
بیان کیا ترمذی کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو الولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے قیس بن حجاج نے بیان کیا مضمون دونون روایتون کا ایک ہی قیس بن حجاج نے
حنش صنعانی سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مین (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضرت نے فرمایا اے لڑکے میں تجھے چند باتیں تعلیم کرتا ہون تو اللہ پاک کو یاد رکھ اللہ تجھے یاد رکھیگا تو اللہ کو یاد رکھ ہر وقت اسکو اپنے سامنے پائیگا جب کوئی سوال کرنا ہو تو اللہ سے سوال کر اور جب مدد مانگنا ہو تو اللہ سے مدد مانگ اور یہ سمجھ لے کہ اگر تمام دنیا اس بات پر اتفاق کرلے کہ تجھے مضرت پہونچائے تو وہ مضرت نہین پہونچا سکتے سوا اسکے جو اللہ نے تیری قسمت مین لکھدیا ہو یہ بات لکھی جاچکی ہے۔ محمد بن سعد کہتے تھے ہمین محمد بن عمر واقدی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے قاضی حسین ابن حسین بن عطیہ بن سعد بن جنادہ عوفی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب عبداللہ بن زبیر اور عبدالملک بن مروان کے درمیان مین فتنہ واقع ہوا تو حضرت عبداللہ بن عباس اور محمد بن حنفیہ اپنے بچون اور عورتون کو لیکر مکہ چلے گئے عبداللہ بن زبیر نے ان لوگون سے کہلا بھیجا کہ میری بیعت کرو مگر ان دونون نے منظور نہین کیا اور کہا تم جانو اور تمھارا کام ہم نہ تمسے کچھ مطلب رکھتے ہین نہ تمھارے دشمن سے ابن زبیر نے نہ مانا اور سخت اصرار کیا یہانتک کہ کہلا بھیجا یا تو بیعت کرلو ورنہ مین تمھین آگ مین جلادونگا پس ان دونون نے ابوالطفیل کو کوفہ مین اپنے دوستون کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ ہمکو ابن زبیر کی طرف سے کھٹکا ہے پس چار ہزار آدمی وہان سے مکہ آئے اور انھون نے بلند آواز سے تکبیرین کہین کہ تمام مکہ والون نے اور ابن زبیر نے سنین ابن زبیر بھاگ کر دار الندوہ مین چھپ گئے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ کعبہ کا پردہ پکڑکر لٹک گئے اور کہا مین خدا کے گھر سے پناہ لیتا ہون بعد اسکے سب لوگ ابن عباس اور ابن حنفیہ اور انکے دوستون کے پاس گئے مسجد کے قریب ہی گھرون مین وہ لوگ ٹھہرے ہوئے تھے لکڑیان انکے گرد جمع تھین دیوار تک لکڑیون کا ڈھیر تھا اگر ان لکڑیون مین آگ دیدیجاتی تو پھر کسی کا پتہ نہ چلتا لوگون نے ان لکڑیون کو ہٹایا اور حضرت ابن عباس سے کہا کہ اگر آپ اجازت دیجیے تو ہم ابن زبیر کو قتل کردین حضرت ابن عباس نے کہا نہین یہ حرمت والا شہر ہے خدا نے اسمین قتل کو حرام کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے لیے یہان قتال جائز نہین کیا اور آپ کے لیے بھی تھوڑی دیر کو جائز ہوا تھا ہان تم ہماری حفاظت کرو اور ہمین پناہ دو پس وہ لوگ حضرت ابن عباس کو لیکے چلے اسوقت ایک منادی یہ اعلان کر رہا تھا کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی لشکر کو ایسا مال غنیمت حاصل نہین ہوا جیسا تمکو حاصل ہوا اور لشکر تو سونا چاندی غنیمت مین حاصل کرتے ہین اور تم ہماری جانین غنیمت مین حاصل کر رہے ہو پس ان لوگون نے حضرت ابن عباس کو لیجاکر مقام منیٰ مین ٹھہرایا اور (وہان) قیام کیا جبتک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر (وہان سے) ان لوگون کے ہمراہ طائف کی طرف چلے گئے۔ (طائف مین پہونچکر) عبداللہ بن عباس بیمار ہوگئے۔ پس جسوقت کہ ہم لوگ انکے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے تو انھون نے اپنی حالت مرض مین یہ فرمایا کہ مین ایک ایسی جماعت مین مرتا ہون جو روئے زمین پر سب سے بہتر و افضل ہے۔ وہ جماعت جو کہ عند اللہ محبوب اور مکرم ہے اور وہ جماعت جو کہ (از روے تقویٰ کے) اللہ کے نزدیک مقرب ہے

پس اگر بین تم لوگون مین مرد ن تو وہ جماعت تم ہی لوگ ہو - اسکے فرمانے کے بعد آٹھ شب سے زیادہ زندہ نہین رہے کہ انکی وفات ہوگئی [اللہ تعالی ان پر رحمت کرے] انکے جنازہ کی نماز محمد بن حنفیہ نے پڑھائی پس (اتنے مین) ایک سفید چڑیا آکر انکے کفنون مین گھس گئی اور وہ چڑیا انکے کفنون سے نہین نکلی یہانتک کہ وہ بھی انکے ساتھ مدفون ہوگئی - جب قبر کی مٹی برابر کردی گئی تو محمد ابن حنفیہ نے یہ فرمایا کہ واللہ آج کے دن اس امت کا عالم مرگیا - جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی اسوقت انکی عمر تیرہ ۱۳ سال کی تھی اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ پندرہ سال کی تھی - انکی وفات (بمقام) طائف ۶۸ھ ہجری مین ہوئی اسوقت انکی عمر ستر سال کی تھی اور بعض کا قول ہے کہ انکی عمر ۷۱ سال کی تھی اور بعض کا بیان ہے کہ انکی وفات ۶۹ھ ہجری مین ہوئی اور بعض اسکے قائل کہ انکی وفات ۷۰ھ ہجری مین ہوئی - مگر یہ قول خلاف جمہور ہے یہ اپنی داڑھی مین زرد خضاب لگاتے تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ مہندی کا خضاب لگاتے تھے خوبصورت اور طویل قد اور موٹے آدمی تھے انکا سینہ ابھرا ہوا تھا چہرہ روشن تھا (گفتگو مین) فصیح و بلیغ تھے (حضرت) عثمان محبوس ہوئے تھے - اسی سال مین انھون نے حج کیا تھا - یہ آخر عمر مین نابینا ہوگئے تھے تو انھون نے اسی کے متعلق (یہ اشعار کہے تھے) اشعار

ان یاخذ اللہ من عینی نورہا … ففی لسانی وقلبی منہما نور
قلبی ذکی وعقلی غیر ذی دخل … وفی فمی صارم کالسیف ماثور

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرۃ بن کعب لوی - قریشی مخزومی - انکی کنیت ابو سلمہ ہے - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی کے لڑکے تھے - انکی والدہ برہ بنت عبد المطلب ہین اور یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور (حضرت) حمزہ بن عبد المطلب کے رضاعی بھائی بھی ہین اس لیے کہ ان سبھون کو ثویبہ نے جو کہ ابی لہب کی باندی تھین دودھ پلایا تھا - پس انھون نے پہلے حمزہ رضی اللہ عنہ کو (دودھ) پلایا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے بعد ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو - ابو سلمہ ان لوگون مین ہین جو اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہین - انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین (پھر) انکا تذکرہ کیا جائیگا - ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ (حضرت) ابو سلمہ غزوہ بدر اور احد اور حنین اور بہت سے غزوات مین شریک تھے پس غزوہ احد سے واپس آکر مدینہ مین مرے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے (حضرت) ام سلمہ کے خاوند تھے - انھون نے دس آدمیون کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور گیارھوین شخص یہی تھے - اسکو ابن اسحاق نے

۱؎ ترجمہ اگر اللہ نے میری آنکھون سے روشنی لے لی (تو کچھ پروا نہین) میری زبان اور میرے قلب مین آنکھون کی روشنی موجود ہے میرا دل ہوشیار ہے اور میری عقل صحیح و سالم ہے اور میرے منھ مین برہنہ تلوار کی طرح ایک شمشیر ہے ۱۲

بیان کیا ہو - یہ ملک حبش میں ہجرت کرکے چلے گئے تھے اور حبش کے مہاجرین میں پہلے مہاجر یہی تھے - اسکو ابو عمر نے
بیان کیا ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ پہلے شخص ہیں جو طیبہ سے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کرکے گئے اور ابو نعیم کا یہ بیان
ہو کہ یہ اول اُن لوگوں کے ہیں جو خاندان قریش سے ہجرت کرکے مدینہ میں گئے قبل بیعت کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے انصار کو بیعت عقبہ میں - اور (اُسوقت) انکی بی بی (حضرت) ام سلمہ انکے ساتھ تھیں اور بعض لوگوں نے کہا ہو
کہ ام سلمہ انکے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ میں نہیں گئی تھیں بلکہ انھوں نے انکے بعد ہجرت کی تھی ہمنے اسکو انکے نام میں
بیان بھی کر دیا ہو - اور حضرت ابو سلمہ کو حبش میں لڑکا ہوا تھا (کہ جسکا نام عمر بن ابی سلمہ تھا) اور وہ غزوۂ بدر میں شریک
تھے چنانچہ انہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ہاؤم اقرءوا کتابیہ الایۃ ہمسے یونس بن بکیر نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ قریش نے اہل قبائل کے اسلام لانیوالوں پر تعدی
کی انکو باندھا اور (طرح طرح کی) ایذائیں دین مسلمانوں پر مصیبت سخت ہو گئی اور وہ بڑی آزمائش میں پڑگئے اور سخت
زلزلہ میں ڈالے گئے قبیلۂ بنی جمح کے لوگوں نے (حضرت) عثمان بن مظعون پر تعدی کی اور ابو سلمہ بن عبد الاسد بھاگ کر
(حضرت) ابو طالب کے پاس گئے تاکہ انکو بچالیں [ابو طالب کے پاس گئے تاکہ ابو سلمہ کو گرفتار کرلیں مگر ابو طالب نے
انکو نہیں دیا - تو ان لوگوں نے کہا کہ اے ابو طالب تمنے ہم لوگوں سے اپنے بھتیجے کو بچا لیا تو اب کیا تم ہمارے بیٹے کو
بھی بچاتے ہو - ابو طالب نے کہا ہان میں اپنے بھانجہ کو (بھی) اس چیز سے بچاؤنگا جس سے میں اپنے بھتیجے کو بچاتا ہوں ابو لہب
نے کہا کہ ابو طالب سچ کہتے ہیں وہ ابو سلمہ کو تمھارے حوالہ نکرینگے ابو لہب سے سوا اسدن کے کبھی کوئی کلمہ خیر نہیں سنا گیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو سلمہ کو مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جسوقت کہ آپ ہجرت سے دوسرے برس غزوۂ عشیرہ میں تشریف
لے گئے تھے - ہمیں ابو الفرج بن ابی رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے قراءۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد
ابن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن احمد بن مثنی نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جعفر بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی ذئب نے زہری سے انھوں نے
قبیصہ بن ذویب سے انھوں نے ام سلمہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ جب ابو سلمہ کی موت قریب آپہونچی
تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے جب انکی روح قبض ہو گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکی دونوں آنکھوں کو بند کر دیا اور اس حدیث کو ابو قلابہ نے (بھی) قبیصہ سے روایت کرکے بیان کیا مگر انھوں نے
اتنا اور زیادہ بیان کیا ہو کہ آپنے آنکھ کے بند کرنے کے بعد یہ فرمایا کہ جسوقت روح قبض ہوتی ہو تو آنکھ اسکو دیکھتی

لہ ترجمہ پس جسکا اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ (کہیگا) لو آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو

رہتی ہین (لہذا آنکھ کھلی رہجاتی ہی) - پس بعد قبض روح انکے اہل وعیال چیخنے (اور کچھ زبان سے نکالنے لگے) تو آپنے فرمایا کہ تم لوگ اپنے نفسون کے لیے خیر کے سوا کوئی دعا نکرو - اس لیے کہ ملائکہ آمین کہتے ہین - اُسکے بعد آپنے دعا کی کہ اے خداوند کریم تو ابو سلمہ کی مغفرت کر اور انکے درجہ کو مہدیین مین بلند کر اور انکے بعد انکے باقی ماندہ مین (کوئی) خلیفہ کر اے رب العالمین میرے لیے اور انکے لیے مغفرت کر مصعب زبیری نے بیان کیا ہو کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد کی وفات بعد غزوۂ احد کے سلمہ ہجری مین ہوئی تھی اور بعض نے کہا ہو کہ انکی وفات سلمہ ہجری جمادی الاخری کے مہینہ مین ہوئی تھی اور ابو عمر کا بیان ہو کہ انکی وفات سلمہ ہجری مین بعد غزوۂ بدر کے ہوئی تھی اور ابن اسحاق کا یہ قول ہے کہ انکی وفات بعد (غزوۂ) احد کے ہوئی تھی - لوگون کا بیان ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بی بی ام سلمہ سے ماہ شوال سلمہ ہجری مین نکاح کیا (حضرت) ابو سلمہ کی وفات کا وقت جب قریب پہونچا - تو انھون نے یہ دعا کی کہ اے اللہ تعالی میرا خلیفہ میری اہل سے بہتر شخص کو بنا پس اللہ تعالی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکا خلیفہ انکی بی بی (حضرت) ام سلمہ پر بنا دیا جسکے باعث وہ تمام مسلمانون کی مان ہوگئین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی اولاد عمر و سلمہ و زینب و درہ کے نگہبان و محافظ ہوگئے - الکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے یہ کہا ہو کہ ابو سلمہ (غزوۂ) بدر اور احد اور غزوۂ حنین اور بہت سے غزوات مین شریک تھے پھر بعد اسکے یہ بیان کیا ہو کہ انکی وفات مدینہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اُسوقت ہوئی جبکہ وہ غزوۂ بدر سے واپس آئے پس جو شخص کہ غزوۂ بدر سے لوٹ کر مرجائے تو وہ غزوۂ حنین مین کیونکر شریک ہو سکتا ہو اس لیے کہ غزوۂ حنین سلمہ ہجری مین ہوا ہو - پس انکا یہ قول کہ غزوۂ بدر سے واپس آنے کے بعد انکی وفات ہوئی اسمین شبہہ ہو - اس لیے کہ وہ غزوۂ احد مین شریک تھے اور اسکے بعد انکی وفات ہوئی جیسا کہ مینے اسکو ذکر کیا ہو - ابو عمر نے کہا ہو کہ انکی وفات سلمہ ہجری مین بعد (غزوہ) بدر ہوئی تھی - اور غزوۂ بدر سلمہ ہجری کے رمضان شریف مین ہوا تھا -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن الخزرج - انصاری خزرجی سالم کا پیٹ چونکہ بڑا تھا لہذا لوگ انکو حبلی کہتے تھے - عبد اللہ انصار مین معزز اور شریف تھے - انکے والد عبد اللہ بن اُبی ہین وہ ابی جو ابن سلول کے ساتھ مشہور تھے سلول قبیلۂ خزاعہ کے ایک عورت کا نام تھا وہ اُبی کی والدہ تھین ہائی کے لڑکے عبد اللہ بن اُبی منافقین کے سردار تھے سا ہدان عبد اللہ بن ابی کے لڑکے (حضرت) عبد اللہ بن عبد اللہ فضل اور بہترین صحابہ مین تھے - انکا نام (قبل اسلام کے) حباب تھا اسی وجہ سے انکے والد ابو حباب کے ساتھ پکارے جاتے تھے جب یہ اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھدیا - یہ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد اور کل غزوات مین

رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے - قبل اسلام کے قبیلہ خزرج کے لوگون نے اتفاق کر کے انکے والد عبد اللہ بن ابی کو اپنا سردار بنا لیا تھا - اور اپنے کل کامون کا ذمہ دار انھین کے سپرد کر دیا تھا - پس جب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو لوگ اس معاہدہ سے لوٹ گئے (اور انکا اتباع چھوڑ دیا) پس انکو انکی بڑائی اور عظمت نے گمراہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رشک کرنے لگے اور دلمین نفاق رکھنے لگے - یہ وہی ہین جنھون نے آنحضرت سے غزوہ بنی مصطلق مین یہ کہا تھا - لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل تو انکے لڑکے عبد اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا تھا کہ قسم خدا کی وہی ذلیل وخوار ہے اور آپ غالب و معزز ہین - یارسول اللہ اگر آپ مجھکو اُسکے قتل کے لیے حکم دین تو مین فوراً اُسے قتل کر دون اس حالت مین کہ واللہ آپ بھی جانتے ہین کہ قبیلہ خزرج مین مجھسے زیادہ کوئی اپنے والد کے ساتھ نیک سلوک کرنیوالا نہین تھا مگر مین اس سے خوف کرتا ہون کہ آپ کسی مرد مسلمان کو اُسکے قتل کا حکم دین پس وہ شخص اُسے قتل کر دے اور میرا نفس اُسکو نہین دیکھ سکے کہ اپنے والد کے قاتل کو زمین پر زندہ چلتا ہوا دیکھے یہانتک کہ مین بھی اُسے قتل کر دون پس مین ایک مومن کو ایک کافر کے عوض مین قتل کر دون جسکے باعث مین جہنم مین داخل ہو جاؤن - اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ تم قتل نہین کرو) بلکہ اُسکی اچھی طرح خدمت کیا کرو - جبتک میرے ساتھ رہیگا مین بھی اُسکے ساتھ نرمی کیا کرونگا - ہرگز اسکی نوبت نہین آئیگی کہ لوگ یہ گفتگو کرین کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین (ہرگز ایسا نہوگا) تم اپنے والد کے ساتھ احسان و نیک سلوک کیا کرو جب انکے والد مرے تو اُنکے بیٹے (حضرت) عبد اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی درخواست کی کہ آپ اُنکے جنازے کی نماز پڑھا دین - ہمین اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے خبر دی اُن سبھون نے اپنی اپنی سندون سے ابو عیسٰی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیٰی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین نافع نے ابن عمر سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کے والد کا انتقال ہوا تو وہ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور یہ عرض کیا کہ آپ اپنا قمیص (مبارک) دین کہ مین اُسمین اپنے والد کو کفناؤن اور آپ اُنکے جنازے کی نماز پڑھا دین اور اُنکے لیے دعاے مغفرت کرین پس آپنے اُنکو اپنا قمیص دیدیا اور یہ فرمایا کہ جب تم لوگ (غسل وغیرہ سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھکو خبر دیدینا (چنانچہ انھون نے خبر دی اور آپ تشریف لے گئے) پس جب آنحضرت نے اُنپر نماز پڑھانیکا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے (آپکا دامن پکڑ کر) کھینچا اور یہ عرض کیا کہ کیا اللہ عزوجل نے آپکو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہین کیا ہے تو آپنے جواب دیا کہ مجھکو دونون باتون کا اختیار ہے (فرمایا اللہ تعالیٰ نے) چاہے تم اُن لوگون کے لیے طلب استغفار کر دیا ہے نہین کرو اسکے بعد آپنے اُنپر نماز پڑھائی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی -

ترجمہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائینگے تو جو ہم مین باعزت ہے وہ ذلیل کو وہان سے نکال دیگا -

ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ پس اُسکے بعد آپ نے منافقین پر نماز پڑھانی چھوڑدی ابن مندہ نے بیان کیا ہو کہ غزوۂ احد مین عبداللہ بن عبداللہ کی ناک کٹ گئی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لیے حکم دیا تھا کہ چاندی کی ناک بنوالین اور ابونعیم کا بیان ہو کہ عروہ بن زبیر نے عائشہؓ سے انھون نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی سے نقل کرکے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ میرا دانت ٹوٹ گیا تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تم چاندی کا بنوالو۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ یہی قول مشہور ہو اور قول متاخرین یعنے ابن مندہ کا یہ قول کہ انکی ناک کٹ گئی تھی (فقط) وہم ہو۔ حضرت عبداللہ زندہ رہے یہانتک کہ یمامہ کے دن بعہد خلافت حضرت ابوبکر مسیلمۃ الکذاب کی لڑائی مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ۔ اعشی مازنی۔ انکا تذکرہ ہمزہ کے باب مین گذرچکا ہو۔ عبداللہ والے نامون مین سب سے پہلے انھیں کا ذکر ہوا ہو اسلیے کہ انکے والد عبداللہ اعور کے لقب سے مشہور تھے۔ انسے معن بن ثعلبہ اور صدقہ مازنی نے جو طیلہ بن صدقہ کے والد تھے حدیث روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ابی امیہ۔ مخزومی۔ یہ بھائی تھے (حضرت) ام سلمہ کے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھین۔ ایک گروہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ مگر اسمین شبہہ ہو اس لیے کہ ابوعمر نے بیان کیا ہو کہ بوجہ انکی صغرسنی کے انکا صحابی ہونا میرے نزدیک صحیح نہین۔ عروہ بن زبیر اور محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے انسے حدیث روایت کی ہو۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے مین نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا کہ آپ اُسکو لپیٹے ہوئے تھے اور آپ پر کوئی دوسرا کپڑا نہین تھا۔ اُسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسوقت انکی عمر آٹھ سال کی تھی۔ انسے مروی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ طبری نے بیان کیا ہو کہ عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زندہ رہے انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو۔ مگر ابوموسی نے یون بیان کیا ہو۔ عبداللہ بن ابی عبداللہ بن امیہ

لہ ترجمہ اور (اے نبی) اگر انمین سے کوئی مرجائے تو تم اسکی نماز نہ پڑھو اور اسکی قبر پر نہ کھڑے ہو۱۲

پس انھون نے ابی کو امیہ سے بدل دیا اور اسکو عبداللہ ثانی کے ساتھ کر دیا مگر یہ صحیح نہین بلکہ صحیح وہ ہی جسکو مینے اول ترجمہ
مین بیان کیا ہو (انکا پورا) نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہی-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ثابت بن قیس بن ہیشہ۔ انکی کنیت ابو ربیع ہی- انصاری ہین- واقدی اور کلبی نے کہا ہی کہ یہ وہی ہین
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی عیادت کی تھی اور یہ فرمایا کہ اے ابو ربیع ہم تمھارے بارہ مین مجبور ہین اور بعض لوگون کا
قول ہی کہ یہ اپنے والد کے ہمراہ تھے- واقدی اور کلبی نے بیان کیا ہی کہ جب یہ عبداللہ مرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکو اپنی قمیص مین کفنایا- واللہ اعلم- غسانی نے اسکو ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن عثمان- یہ عبداللہ (حضرت) ابو بکر صدیق کے لڑکے ہین- انکا (پورا) نسب انکے والد حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنہا کے تذکرہ مین لکھا جائیگا اور یہ اسماء بنت ابی بکر کے عینی بھائی ہین- ان دونون کی والدہ قتیلہ تھین جو کہ قبیلہ بنی عامر
ابن لوی کی ایک عورت تھین- یہ عبداللہ وہی ہین جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے والد حضرت ابو بکر کے پاس غار مین
ہر شب کھانا اور اہل قریش کی خبرین پہونچایا کرتے تھے- آپ دونون حضرات غار مین تین شب ٹھہرے تھے- اسمین بعض
لوگون کے اور اقوال بھی ہین- عبداللہ جوان وبہادر آدمی تھے (جب رات کو خبر لیکر جاتے تو) تمام رات وہین غار مین
آپ دونون حضرات کی خدمت مین رہتے- اور سحر کے وقت اٹھکر (اسقدر جلد) آتے کہ صبح ہوتے ہوتے قریش مین پہونچ
جاتے اور تمام دن وہان رہکر جن جن باتون کو سنتے خوب خیال کر لیتے- جب رات خوب اندھیری ہو جاتی تو ان خبرون کو
لیکر پھر آپ حضرات کی خدمت مین پہونچ جاتے- یہ عبداللہ غزوہ طائف مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک
تھے پس انکو وہان ایک تیر لگا کہ جسکو ابو محجن ثقفی نے چلایا تھا تو انھون نے اس تیر کو نکال لیا اور زخم بھی بھر گیا مگر بعد مین
پھر زیادتی پس اسی زخم سے اپنے والد (حضرت) ابو بکر کے شروع خلافت مین انتقال کر گئے یہ واقعہ ماہ شوال ۱۱ھ ہجری
مین ہوا تھا- یہ قدیم الاسلام تھے- انکا شریک ہونا فتح مکہ اور غزوہ حنین اور طائف کے سوا اور کسی غزوہ مین نہین سنا گیا
انھون نے ایک چوغہ کو سات دینار مین اس ارادہ سے خرید کیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انھین دفن کیے جائین
مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انھین دفن نکیے گئے تو انھون نے اسکو اپنے لیے رکھ لیا تا کہ انھین دفن کیے جائین مگر جب
انکی موت کا وقت قریب پہونچا تو انھون نے لوگون کو منع کر دیا۔ کہ مجھکو اسمین ہرگز نکفنانا اگر اسمین کوئی بھلائی ہوتی تو ضرور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انھین کفنائے جاتے- یہ بعد ظہر کے دفن کیے گئے اور انکے جنازہ کی نماز انکے والد نے

بڑھائی انکی قبرین انکے بھائی عبدالرحمن اور عمر اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم اُترے تھے اس جگہ انکا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہی اور نقل ہین ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہی اور ابوموسی نے یہان پر انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن عمر بن الخطاب - انکا تذکرہ ابن ابی عاصم نے احادین بیان کیا ہی - یزید بن ہارون نے کہا ہی کہ عبداللہ ابن عبداللہ بن عمر (اپنے والد) عبداللہ کی اولادون مین سب سے بڑے تھے سعید بن جبیر نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت (حجۃ الوداع مین) عرفہ سے چلے تو آپنے اپنے پیچھے سے شور و غل اور اعراب مین لڑائی کی آواز سنی تو آپ اُنکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو خاموشی اختیار کرو شور اور غل مین کوئی بھلائی نہین - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ابی مالک - یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کرکے روایت کی ہی وہ کہتے تھے انصار مین خاندان بنی عوف بن خزرج سے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی مالک غزوۂ بدر مین شریک تھے - اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہی۔
مین کہتا ہون جیسا کہ مینے سنا ہی ایسا ہی انکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا ہی مگر یہ وہم ہے اسلیئے کہ جو قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے غزوہ بدر مین شریک تھے وہ عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی بن مالک ہین ایسا ہی اسکو ابن ہشام نے بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہی و نیز اس کو سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہی یہی صحیح ہی - تینون نے یعنی یونس اور بکائی اور سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کرکے ان لوگون مین جو غزوہ بدر مین قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے شریک تھے دو شخصون کو بیان کیا ہی ایک تو یہی عبداللہ دوسرے اوس بن خولی لیکن یونس نے یون کہا ہی عبداللہ بن ابی مالک پس چونکہ انھون نے خلاف کیا لہذا درست نہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالرحمن انصاری اشہلی - یہ صحابی ہین اور ان سے حدیث بھی مروی ہی ہمین ابوالفرج بن ابی الرجا نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے اسمعیل بن ابی حبیبہ سے انھون نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم لوگون کے پاس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پس ہم لوگون کو مسجد بنی عبدالاشہل مین

نماز پڑھائی تو مین نے آپ کو اس حال مین دیکھا کہ جسوقت آپ سجدہ کرتے تو آپ پہلے اپنے دست مبارک کو کپڑے پر رکھتے
انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن۔ انکی کنیت ابو درد ہی خثعمی ہین۔ انشاء اللہ تعالے ان کا تذکرہ کنیت کے باب مین کیا جائے گا
ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق یہ غزوہ طائف مین شہید ہوئے تھے انکے تذکرہ کو فقط ابن مندہ نے ایسا ہی مختصر لکھا ہی
مین کہتا ہون کہ یہ غلط ہی اسلیئے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اولاد مین جو طائف کے دن شہید ہوئے تھے وہ عبد اللہ
بن ابی بکر ہین یعنی وہ آپکے صاحبزادے ہین نہ پوتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المدان۔ عبد المدان کا نام عمر تھا وہ بیٹے ہین دیان کے دیان کا نام یزید تھا وہ بیٹے ہین قطن بن زیاد بن
الحارث بن مالک بن ربیعہ بن کعب بن الحارث بن کعب بن عمرو بن علۃ بن جلد کے حارثی ہین۔ وفد بنکر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوئے تھے اسکو طبری نے بیان کیا ہی پس (جب یہ حاضر ہوئے) تو آپنے ان سے پوچھا کہ تمہارا
نام کیا ہی تو انھون نے عرض کیا کہ عبد الحجر تو آپنے فرمایا (نہین بلکہ) تم عبد اللہ ہو جب حضرت معاویہ انکو جہاد کیلئے یمن کی جانب
(حضرت) علی سے مقابلہ کرنے کیلئے گئے تھے تو وہان انکو بسر بن ابی ارطاۃ نے قتل کر دیا۔ اسوقت حضرت علی کے لشکر کے
سردار عبد اللہ بن عباس تھے۔ اور یہ عبد اللہ بن عباس کے داماد تھے پس انھون نے انکو قتل کرا دیا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الغافر حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے انھون نے عبد اللہ بن غافر سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے
روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جسوقت میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو انکی برائی نہ بیان کرو اور جب علم
نجوم کا تذکرہ ہو تو کوئی دخل نہ دو اور جسوقت قرآن کا تذکرہ ہو تو تم لوگ کہدو کہ اللہ عز وجل کا کلام ہی غیر مخلوق ہی۔ اور
جو اسکے خلاف کہے وہ کافر ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الملک۔ بعض نے یون بیان کیا ہی عبد اللہ بن عبد اللہ بن مالک اور بعض نے یون کہا ہی عبد اللہ بن عبد بن

مالک کے بیٹے ہیں عبداللہ بن ثعلبہ بن غفار بن ملیل کے۔ یہ عبداللہ آبی اللحم کے (لقب کے) ساتھ مشہور تھے اس لقب کے ساتھ مشہور ہونیکی وجہ یہ تھی کہ زمانہ جاہلیت میں جو جانور بتوں کے اوپر ذبح کئے جاتے تھے انکا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ (مطلقاً) گوشت نہیں کھاتے تھے بلکہ اس سے انکار کرتے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام حویرث تھا ہم نے اسکو ذکر کر دیا ہے یہ غزوہ حنین کے دن شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد مناف بن النعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ یعنی جشم بن خزرج سے ہیں۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں سلمی ہیں کنیت انکی ابو یحییٰ ہے غزوہ بدر میں شریک تھے یہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے اور واحد میں بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بن ہلال۔ انصاری۔ انکا شمار اہل قبا میں ہے بشر بن عمران نے جو اہل قبا سے تھے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے مولیٰ عبداللہ بن عبد بن ہلال بیان کرتے تھے کہ مجھے یاد ہے جب میرے والد مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکے لئے دعا فرمایئے اور برکت مانگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک مجھے نہیں بھولتی۔ بشر بن عمران کہتے تھے کہ یہ عبداللہ رات بھر نماز پڑھا کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھتے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو انکی سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے بالوں کی کثرت کے سبب سے انکے بال علیحدہ نہیں کئے جا سکے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے انکے والد کا نام صرف عبد ہے اللہ تعالیٰ کے نام کیطرف مضاف نہیں ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بیٹے ہیں عبد بن ہلال کے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ عبداللہ بیٹے ہیں عبداللہ بن ہلال کے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے بھی لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ہلال یا عبید بن ہلال اور بعض لوگوں نے کہا ہے عبد ہلال۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اور بعض لوگ انکو عبد بن عبد کہتے ہیں ثمالی ہیں کنیت انکی ابو الحجاج ہے ثمالہ ایک شاخ ہے قبیلۂ ازد کی۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ حمص میں رہتے تھے بقیہ نے صفوان بن عمرو سے انھوں نے عبدالرحمن بن عوف جرشی سے انھوں نے عبداللہ بن عبد ثمالی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا اگر میں قسم کھاؤں تو سچ ہوگی کہ میری امت کے سابقین سے پہلے صرف چند لوگ جنت میں داخل ہونگے یعنی ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور انکی اولاد اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام ہونگے انسے ایک حدیث اور بھی مروی ہے اسکو اسمٰعیل بن عیاش نے صفوان سے

روایت کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ عبدالرحمن بن عائذ سے اور وہ عبداللہ بن عبد ثمالی سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور سب نے کہا ہی کہ ان عبداللہ کی کنیت ابوالحجاج ہی ثمالی ہی اور ابن مندہ نے انکو عبداللہ ثمالی لکھا ہی اور بیان کیا کہ انسے عبدالرحمن بن ابی عوف نے روایت کی ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

بن عبس بعض لوگ انکو عبیس کہتے ہین انصاری ہین۔ بنی عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج بدر مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ زہری نے کہا ہی کہ غزوہ بدر مین انصار کے خاندان بنی حارث بن خزرج سے عبداللہ بن عبس بھی شریک تھے انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ ہمین عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے ان لوگون کے نام مین جو خزرج کے خاندان بنی زید بن مالک بن ثعلبہ سے غزوہ بدر مین شریک تھے عبداللہ بن عبس کا نام بھی روایت کیا ہی۔ یہ ثعلبہ بیٹے ہین کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج کے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ اور ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ عبداللہ ابو عبس نہین ہین یہ خزرجی ہین اور ابو عبس اوسی ہین یہ دونون انصار سے ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبس۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ غزوہ بدر مین شریک تھے لوگون نے انکا نسب نہین بیان کیا اور کہا ہی کہ یہ بنی حارث بن خزرج کی اولاد سے ہین۔ مین کہتا ہون کہ میرے خیال مین یہ وہی شخص ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا ابو عمر کو اشتباہ اس وجہ سے ہوا کہ انھون نے اس تذکرہ مین نہ کہا کہ یہ حلیف ہین اور پہلے تذکرہ مین اسکا ذکر نہین دیکھا حالانکہ اس قسم کے اختلافات بہت ہوا کرتے ہین بعض علما ایک شخص کو ایک قبیلہ کا حلیف لکھتے ہین اور بعض اسی شخص کو اسی قبیلہ سے لکھدیتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبیداللہ بن عتیق۔ عسکری نے انکا تذکرہ افراد مین لکھا ہی اور ابوبکر بن تلی نے اپنی سند سے علی بن سعید عطاردی سے انھون نے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انھون نے محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عتیق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے گھر سے اللہ عزوجل کی راہ مین ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر آپنے اپنی تین انگلیان ملائین اور فرمایا کہ پھر وہ اپنی سواری سے گر کر مرجائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہی یا اسے کوئی جانور کاٹ لے اور اس سے مرجائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہی یا اور کسی طرح مرجائیگے تب بھی اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہی یا کوئی شخص لڑائی مین مارا جائیگا تو اسکا بھی انجام بخیر

ہوگا انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور عنقریب انکا ذکر عبداللہ بن عتیک کے نام مین آئیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبان انصاری عبدالباقی بن قانع نے انکا یہی نام تمام لکھا ہے۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انھون نے ابواحمد زبیری سے انھون نے کثیر بن زید سے انھون نے مطلب بن عبداللہ سے انھون نے ابن عتبان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین اپنی بی بی کیساتھ (خلوت مین) تھا آپ کی آواز سنکر مینے جلدی کی (اور قبل از فراغت اٹھ کھڑا ہوا) اور مینے غسل کر لیا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایسی حالت مین تمھین غسل کی ضرورت نہ تھی[1]) غسل تو انزال سے واجب ہوتا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے صالح کے نام مین بیان ہو چکا ہے کہ یہ واقعہ انکا ہے اور بعض لوگو نکا بیان ہے کہ یہ واقعہ عتبان کا ہے عبداللہ بن عتبان کا ذکر اس حدیث مین نہین ہے مین نہین جانتا کہ عبداللہ کا نام کیون لیا گیا۔ ابوجعفر طبری نے ذکر کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے عبداللہ بن عتبان کو عراق سے جزیرہ کیطرف بھیجا تھا اور وہ مقام نصیبین کیطرف جو مضافات موصل سے ہے گئے تھے اور وہان کے لوگون سے صلح کی تھی اب نہین معلوم کہ یہ وہی ہین یا کوئی اور۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ کنیت انکی ابوقیس ہے۔ ذکوانی ہین مدنی ہین انسے سالم بن عبداللہ بن عمر نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے ابوموسیٰ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا ذکر صحابہ مین لکھا ہے اور انھون نے ان عبداللہ اور عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے درمیان مین فرق بیان کیا ہے اور انھون نے زہری سے روایت کی ہے وہ سالم سے وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتے تھے ہم عبداللہ بن عتبہ کے ہمراہ مقام یریم مین گئے تھے یریم مدینہ سے بیس فرسخ ہے وہان ہم نے نماز مین قصر کیا تھا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ بن مسعود ہذلی حجازی ہین۔ انکا نسب انکے چچا عبداللہ بن مسعود کے ذکر مین آئیگا انسے انکے بیٹے حمزہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مینے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات یاد ہے انھون نے کہا ہان مجھے یاد ہے کہ مین پانچ یا چھ سال کا تھا آپنے مجھے لیکر اپنی گود مین بٹھا لیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے اور میری اولاد کیلئے برکت کی دعا فرمائی۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ عقیلی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے حالانکہ یہ تابعی ہین کیونکہ یہ تابعین کے اعلیٰ طبقہ مین تھے یہ والد ہین عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود فقیہ مدنی کے جو زہری کے استاد تھے حضرت عمر بن خطاب نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو عامل بنایا تھا۔

---

[1] یہ حکم بعد مین منسوخ ہوگیا اور صرف دخول پر غسل واجب کیا گیا خواہ انزال ہو یا نہو حنفیہ کا یہی مسئلہ ہے۔

الے انکے بیٹے عبد اللہ نے اور حمید بن عبد الرحمن اور محمد بن سیرین اور عبد اللہ بن معبد۔ ذراتی نے روایت کی ہے۔ بخاری نے
انکا ذکر تابعین میں کیا ہے اور عقیلی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے بوجہ اس حدیث کے جو ابو اسحاق سبیعی نے عبد اللہ بن عتبہ بن
مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجاشی کے پاس بھیجا ہم قریب اسی آدمی کے تھے
جنمیں ابن مسعود اور جعفر (طیار) بھی تھے جعفر نے کہا تھا میں آج تم سب کیطرف سے (بادشاہ سے) گفتگو کرونگا عقیلی نے کہا ہے کہ
اگر یہ حدیث صحیح ہے تو انکی ہجرت حبش کیطرف ثابت ہے مگر صحیح یہ ہے کہ ابو اسحاق نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عتبہ سے انھوں نے
ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا ہمیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے پاس بھیجا۔ انکا تذکرہ تینوں نے
لکھا ہے میں کہتا ہوں ابو عمر کا یہ کہنا کہ حضرت عمر نے عبد اللہ کو عامل بنایا تھا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عبد اللہ صحابی تھے کیونکہ
حضرت عمر کی وفات رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ برس بعد ہوئی پس اگر یہ صحابی نہوتے اور رسولِ خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی حیات میں انکی عمر زیادہ نہ ہوتی تو حضرت عمر انکو عامل نہ بناتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک انصاری۔ جابر بن عتیک اوسی کے بھائی ہیں جو مالک بن معاویہ کی اولاد سے ہیں یہ بھی ان لوگوں میں سے تھے
جنھوں نے ابو رافع بن ابی الحقیق یہودی کو قتل کیا تھا۔ انکا نسب ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ اس میں
اعتراض ہے جسکو ہم انکے تذکرہ میں لکھینگے اور ہم انکا صحیح نسب انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے۔ اور ابن ابی داود نے کہا ہے کہ یہ
والد ہیں جابر اور جبر فرزندان عتیک کے انکی حدیث انکے بیٹے کے پاس اور کعب بن مالک اور عبد الرحمن بن کعب کے پاس ہے جنگ یمامہ
واقع سنہ ۱۲ھ میں شہید ہوئے۔ ہمیں ابو جعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے
محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن عتیک سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسولِ خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص خدا کی راہ میں جہاد کرنیکے لئے نکلے۔ پھر آپنے اپنی انگلیاں یعنی انگوٹھے اور
انگشت شہادت اور درمیان کی انگلی کو ملایا اور کہا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کہاں ہیں بعد اسکے کہا پھر وہ اپنی
سواری سے گر کر مر جائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا اسکو کوئی جانور کاٹ کھائے اور مر جائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے
یا یونہیں مر جائے تب بھی اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو شخص مارا جائے اسکا خاتمہ بھی بخیر ہوگا یہ انہیں میں تھے جنھوں نے
رافع کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا تھا انکی بینائی میں کچھ ضعف تھا جب اسکو قتل کرکے زینہ سے اترنے لگے تو گر پڑے اور انکے پیر میں
چوٹ آگئی انکے ساتھی انکو اٹھا کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیگئے آپنے انکے پیر پر ہاتھ پھیر دیا یہ کہتے تھے کہ مجھے
ایسا معلوم ہوا کہ گویا اسمیں کبھی درد تھا ہی نہیں یہ لوگ جب واپس آکر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے

تو آپ خطبہ پڑھ رہے تھے ان لوگون کو دیکھتے ہی آپ نے فرمایا کہ تمھارے چہرے کامیاب ہین - ابو عمر نے کہا ہی میرا خیال ہی کہ یہ
اور ان کے بھائی بدر مین شریک تھے اور اسمین تو کسی کا اختلاف ہی نہین کہ عبد اللہ بن عتیک احد مین شریک تھے - ہشام کلبی
اور انکے والد محمد بن سائب نے کہا ہی کہ عبد اللہ صفین مین علی بن ابی طالب کے ہمراہ تھے اگر یہ صحیح ہی تو معلوم ہوا کہ یہ جنگ یمامہ
مین شہید نہین ہوے بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ جابر بن عتیک کے بھائی نہین ہین جابر کے بھائی کا نام حارث ہی مگر
پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہی کیونکہ جن لوگون نے ابن ابی حقیق کو قتل کیا تھا وہ سب لوگ خزرج کے تھے اور جن لوگون نے
کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا وہ سب لوگ اوس کے تھے ابن اسحاق وغیرہ نے ایسا ہی ذکر کیا ہی اسمین کسی کا اختلاف نہین
اس سے اسی قول کی تائید ہوتی ہی کہ عبد اللہ بن عتیک قبیلۂ اوس سے نہین ہین اور جابر بن عتیک کے بھائی نہین ہین -
انکا نسب خلیفہ بن خیاط نے اس طرح بیان کیا ہی عبد اللہ بن عتیک بن قیس بن اسود بن مری بن کعب بن غنم بن سلمہ
قبیلۂ خزرج سے ہین - مین کہتا ہون کہ ابن کلبی اور ابن حبیب وغیرہما نے بھی خلیفہ بن خیاط ہی کے مثل نسب بیان کیا ہی
باقی رہے جابر بن عتیک تو وہ بیٹے ہین عتیک بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن
عمرو بن عوف کے جو قبیلۂ اوس کی ایک شاخ ہی ابن اسحاق وغیرہ نے بھی قبیلۂ اوس تک انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی پس یہ
عبد اللہ جابر کے بھائی نہین ہو سکتے - اسکی ایک دلیل یہ بھی ہی کہ قبیلۂ اوس کے لوگون نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور
قبیلۂ خزرج کے لوگون نے ابو رافع کو قتل کیا اسمین اہل سیر کا اختلاف نہین ہی - ابو موسی نے اس تذکرہ سے پہلے عبد اللہ بن
عبید بن عتیق کا تذکرہ لکھا ہی اور انکے تذکرہ مین یہی حدیث لکھی ہی جو ابن بکیر نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے جہاد کی فضیلت
مین روایت کی ہی ابو موسی نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عبید بن عتیق کے تذکرہ مین لکھا ہی اسمین شک نہین کہ بعض کاتبون نے
یا راویون نے عتیک کو عبید کر دیا یعنی کاف کو الفون نے دال سمجھا یہی صحیح ہی اور پہلا تذکرہ کوئی چیز نہین ہی اسکے صحیح ہونے کی
تائید اس سے بھی ہوتی ہی کہ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے وہی حدیث روایت کی ہی جو ہم شروع تذکرہ مین لکھ چکے پس
معلوم ہوا کہ پہلا تذکرہ غلط ہی واللہ اعلم اور ابن ابی داؤد کا یہ کہنا کہ یہ جابر اور جبر فرزندان عتیک کے والد ہین انکی غلطی ہی
کیونکہ بالفرض اگر یہ قبیلۂ اوس سے ہوتے تو انکے بھائی ہوتے نہ کہ والد کیونکہ یہ سب عتیک کے بیٹے ہوتے ہین اور زیاد لوگ
اس طرف ہین کہ جابر بن عتیک ہی کا نام جبر بھی ہی یہ دونون دو شخص نہین ہین اور اگر یہ عبد اللہ قبیلۂ خزرج سے ہون تو پھر
اسمین کلام نہین کہ جابر اور جبر کے بھائی نہین ہو سکتے کیونکہ وہ دونون انصار سے ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان اسدی - قبیلۂ اسد بن خزیمہ سے بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہین جنگ یمامہ مین شہید ہوئے ان کا تذکرہ

ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان تیمی بعض لوگ انکا نام عبد الرحمن کہتے ہین یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب نے عبد اللہ بن عثمان تیمی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیون کی گری ہوئی چیز کے اٹھانے سے منع فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان ثقفی۔ ہمام نے قتادہ سے انھون نے حسن سے انھون نے عبد اللہ بن عثمان ثقفی سے انھون نے ایک عور شخص سے جو قبیلہ ثقیف سے تھے { قتادہ کہتے تھے کہ لوگ انکو معروف کہتے تھے اگر انکا نام عبد اللہ بن عثمان نہو تو مین نہین جانتا کہ انکا کیا نام تھا } روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن باعث ثواب ہے اور دوسرے دن بھی جائز ہے اور تیسرے دن تو دکھانے سنانے کیلئے ہے بعض لوگون نے انکا نام زہیر بن عثمان بیان کیا ہے۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

امیر المومنین حبیب رسول اللہ صدیق اکبرؓ

ابن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لوی۔ قریشی تیمی کنیت ابوبکر لقب صدیق۔ والد کی کنیت ابو قحافہ اور نام عثمان۔ والدہ ام الخیر سلمی بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد ابن تیم بن مرہ۔ ابو قحافہ کے چچا کی بیٹی تھین۔ اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام لیلی بنت صخر بن عامر تھا یہ محمد بن سعد کا قول ہے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکا نام سلمی بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم تھا مگر یہ غلط ہے اسلئے کہ اس صورت مین وہ ابو قحافہ کے بھائی کی بیٹی ہو جائینگی اور اہل عرب بھائی کی بیٹی سے (زمانہ جاہلیت مین بھی) نکاح نہ کرتے تھے پہلا ہی قول صحیح ہے۔ حضرت ابوبکر غار مین بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہجرت مین بھی ساتھ تھے اور آپ کے بعد خلیفہ بھی ہوئے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہے اور انسے حضرت عمر و عثمان و علی و عبد الرحمن بن عوف و ابن مسعود و ابن عمر و ابن عباس و حذیفہ و زید بن ثابت وغیرہم نے روایت کی ہے انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہین عبد الکعبہ تھا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رکھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انکے گھر والون ہی نے انکا نام عبد اللہ رکھا تھا ایک لقب انکا عتیق بھی ہے عتیق کی وجہ تسمیہ مین لوگون کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہین حسن و جمال کی وجہ سے لوگ انکو عتیق کہتے تھے لیث بن سعد اور بہت سے لوگون کا یہی قول ہے اور زبیر بن بکار اور بہت سے لوگون کا قول یہ ہے کہ عتیق انکو اسوجہ سے کہتے ہین کہ انکے نسب مین کوئی بات ایسی نہ تھی جو قابل عیب ہو اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ عتیق انکو اسوجہ سے کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا تھا کہ

ہو تم آگ سے خدا کے عتیق (یعنی آزاد کئے ہوئے) ہو۔ ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسٰی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن موسٰی انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن یحیٰی بن طلحہ نے اپنے چچا اسحاق بن طلحہ سے انھون نے حضرت عائشہؓ سے روایت کرکے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے انسے فرمایا کہ تم آتش جہنم سے آزاد ہو اُسی دن سے انکا نام عتیق ہوگیا۔ یہ حدیث معن سے بھی مروی ہی اور موسی بن طلحہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہی۔ انکا لقب صدیق اسوجہسے ہی کہ ہم سے ابومحمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃً بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوسعد مطرز اور ابوعلی حداد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد بن حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مفضل بن غسان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے معمر سے انھون نے زہری سے انھون نے عروہ سے انھون نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی تھین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ نے صبح کو لوگون سے بیان کیا کچھ لوگ جو ایمان لاچکے تھے اسکو سنکر فتنہ مین پڑگئے اور مرتد ہوگئے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ مین اس سے زیادہ بعید از قیاس باتون مین انکی تصدیق کرتا ہون ہر روز تمام آسمانی خبرون مین انکی تصدیق کرتا ہون پھر معراج کی کیون نہ تصدیق کرون اسی وجہ سے انکا نام ابوبکر صدیقؓ مشہور ہوگیا ابومحجن ثقفی نے یہ اشعار نظم کئے ہین ؎

وسمیتہ صدیقا وکل مہاجر ۔ سواک یسمی باسمہ غیر منکر
سبقت الی الاسلام واللہ شاہد ۔ وکنت جلیسا فی العریش المشہر

حضرت صدیق کا اسلام

ابوبکر رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت مین (بھی) سرداران قریش سے تھے اور انمین بڑے مرید (؟) دوستی (؟) انکی تالیف کیا کرتے تھے۔ زمانہ جاہلیت مین دیت کے فیصلہ انھین کے متعلق تھے جب یہ کسی بات کی ذمہ داری کرلیتے تو تمام قریش اسکو مانتے اور انکی ذمہ داری کا پاس و لحاظ کرتے اور اگر کوئی اور ذمہ داری کرتا تو اسکی بات نہ مانتے تھے پھر جب اسلام کا دور آیا تو انھون نے اسلام کی طرف سبقت کی انکے ہاتھ پر بہت لوگ اسلام لائے اسوجہ سے کہ لوگ ان سے محبت رکھتے تھے اور انکی طرف مائل تھے یہانتک کہ عشرہ مبشرہ کے پانچ آدمی انھین کے ہاتھ پر اسلام لائے ہین جیسا کہ اُن کے نامون مین بیان کیا جائیگا۔ ایک جماعت علما کی اس طرف ہی کہ یہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے ابن عباس بھی بروایت شعبی اسی کے قائل ہین اور حسان بن ثابت نے بھی اپنے شعر مین اسکو بیان کیا ہی اور عمرو بن عنبسہ اور ابراہیم نخعی وغیرہم کا بھی یہی قول ہی۔ ہمین ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن حصین

اؔ ترجمہ (اے ابوبکر) آپ کا نام صدیق رکھا گیا اور آپکے علاوہ اور مہاجرین اپنے اپنے نام سے کہ وہ بھی برے نہین ہین پکارے جاتے ہین ۔ آپنے اسلام کیطرف سبقت کی اسکا اللہ شاہد ہی اور آپ عریش مین نبی کے ہمنشین تھے ۔ ۱۲

تیمی نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جسکو اسلام کی طرف بلایا کچھ نہ کچھ لغزش اور تردد اسے ضرور ہوا سوا
ابوبکر کے کہ میں نے جس وقت ان سے ذکر کیا انھیں کچھ بھی تردد نہیں ہوا ـ ہمیں حافظ ابو القاسم بن علی بن حسین نے کتابۃً خبر دی وہ
کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن احمد بن محمد بن بیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل
بن خیرون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منجاب بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن یوسف نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خاعت عرفطی یعنی ابو امیہ نے جو خالد بن عرفطہ کی اولاد سے تھے ابن داب یعنی عیسیٰ بن یزید سے روایت
کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابوبکر صدیق بیان کرتے تھے کہ میں (ایک دن) کعبہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا اور زید بن عمرو بن نفیل بھی وہان بیٹھے
ہوئے تھے امیہ بن ابی الصلت انکے پاس آیا اور اُس نے پوچھا کہ اے طالب خیر تمھارا کیا حال ہے زید نے کہا اچھا حال ہے امیہ نے پوچھا کہ کیا
تم اپنا مقصود پا گئے زید نے کہا نہیں مگر جستجو میں ہوں اور یہ شعر پڑھا کل دین یوم القیامۃ الا ما قضی اللہ والحنیفۃ بور[1] اچھا بتاؤ کہ یہ نبی جنکا
انتظار ہے ہم میں سے ہوں گے یا تم میں سے یا اہل فلسطین سے حضرت ابوبکر کہتے ہیں میں نے اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا کہ کسی نبی کا انتظار
ہے یا وہ مبعوث ہوں گے لہذا اسکے بعد میں ورقہ بن نوفل کے پاس گیا انکی نظر کتب آسمانی میں زیادہ تھی اور ان کا دل بہت الٹا تھا میں ان سے
جاکے ملا اور سب حال ان سے جاکر بیان کیا انھوں نے کہا ہاں اے میرے بھتیجے اہل کتاب اور علما سب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ نبی جنکا
انتظار ہے عرب کے اعلیٰ خاندان سے ہوں گے میں نسب سے واقف ہوں تمھاری قوم عرب کے اعلیٰ خاندان میں ہے حضرت ابوبکر کہتے تھے میں نے
کہا اے چچا نبی کیا بات کہتے ہیں انھوں نے کہا جو انکو خدا کی طرف سے حکم ملتا ہے وہ بیان کرتے ہیں اور کبھی ظلم کی بات نہیں کہتے چنانچہ جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی ـ ہمیں قاسم نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح نصر اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر یعنی محمد بن علی بن عمر بخاری نیشاپوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے ابو العباس یعنی احمد بن حسن رازی نے مکہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد یعنی اسماعیل بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ابو یعقوب قزوینی صوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو القاسم یعنی عبد اللہ بن محمد بن ادریس رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو القاسم
یعنی یحییٰ بن حمید تگلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ محمد بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو خالد نے عبد العزیز بن معاویہ
جو عتاب بن اسید کی اولاد سے تھے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو داؤد طیالسی نے شعبہ سے انھوں نے منصور سے انھوں نے
زید سے انھوں نے خالد جہنی سے انھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابوبکر صدیق بیان فرماتے تھے کہ
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے ایک مرتبہ یمن گیا اور بنی ازد کے ایک شیخ کے یہاں مہمان ہوا یہ شیخ عالم تھا کتب سماویہ

[1] ترجمہ سب دین قیامت کے روز سوا اسکے جسکا اللہ نے حکم دیا ہو اور سوا ملت حنیفہ کے ہلاک ہو جائینگے ۱۲

پڑھا ہوا تھا اور اسکے علاوہ دوسرے علوم بھی جانتا تھا اس نے مجھے دیکھا تو کہا میرا خیال ہے کہ تم حرم کے رہنے والے ہو میں نے کہا ہاں میں حرم کا
رہنے والا ہوں پھر اُس نے کہا میں تمکو قریشی سمجھتا ہوں میں نے کہا ہاں میں قریشی ہوں پھر اسنے کہا میں تم کو تیمی سمجھتا ہوں میں نے کہا ہاں میں تیم
بن مرہ کی اولاد سے ہوں میں عبد اللہ بن عثمان ہوں کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کی اولاد سے اس نے کہا اب صرف ایک بات باقی
رہگئی ہے میں نے کہا وہ کیا کہا کہ تم اپنا پیٹ کھولدو میں نے کہا میں ایسا نکرونگا تم مجھے بتاؤ کہ ایسا کیوں چاہتے ہو اسنے کہا کہ علم صحیح صادق میں مجھے
یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایک نبی حرم میں مبعوث ہوں گے انکے کام میں ایک جوان اور ایک ادھیڑ مددگار ہوں گے جوان کا تو حلیہ یہ ہوگا اور
ادھیڑ کا حلیہ یہ ہے سفید رنگ جسم لاغر شکم میں ایک تل بائیں ران پر ایک نشانی تھا سا کیا حرج ہے اگر تم مجھے اپنا پیٹ دکھا دو کیونکہ اور سب باتیں
تو تم میں موجود ہیں صرف یہی ایک بات باقی ہے پس میں نے اپنا پیٹ کھولدیا اس نے دیکھا تو ناف کے اوپر ایک سیاہ تل تھا کہنے لگا کہ قسم ہے رب
کعبہ کی وہ تمہیں ہو میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں اسکو یاد رکھنا میں نے کہا وہ کیا اس نے کہا کہ خبردار ہدایت سے انحراف نکرنا اور
راہ راست کے تمسک کو نہ چھوڑنا اور خدا جو تمہیں مال و دولت دے اسمیں خدا سے ڈرتے رہنا حضرت ابو بکر کہتے تھے کہ یمن میں میں نے اپنا کام
پورا کیا بعد اسکے میں اُس شیخ کے پاس رخصت ہونے کو گیا اسنے کہا کیا تم میرے چند اشعار جو میں نے اس نبی کی شان میں کہے ہیں یاد کرو گے
میں نے کہا ہاں نہیں اُسنے چند اشعار مجھے سنائے حضرت ابو بکر کہتے تھے پھر میں مکہ میں آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تھے پس عقبہ
بن ابی معیط و شیبہ اور ربیعہ اور ابو جہل اور ابو البختری اور نیز اور سرداران قریش میرے پاس آ بیٹھے کہا کیا کوئی مصیبت تمپر آگئی یا کوئی واقعہ
ہوگیا سب ملکر اسوقت کیوں آئے ہو ان لوگوں نے کہا کہ ای ابو بکر بہت بڑا واقعہ ہوگیا ابو طالب کا یتیم یہ کہتا ہے کہ میں خدا کا بھیجا ہوا نبی ہوں ہمیں
صرف تمہارا ہی خیال تھا ورنہ ہم اُسکے معاملہ میں انتظار نکرتے اب تم آگئے ہو تو تمہیں کافی ہو میں نے ان لوگوں کو لطائف الحیل سے ٹالدیا اور میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا معلوم ہوا کہ آپ خدیجہ کے مکان میں ہیں میں نے جا کے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت باہر تشریف لائے میں نے کہا کہ ای
محمد آپ اپنے خاندانی گھر سے اٹھ جائے اور آپنے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا حضرت نے فرمایا کہ ای ابو بکر میں خدا کا رسول ہوں تمہاری
طرف بھی اور تمام لوگوں کی طرف پس تم ایمان لاؤ میں نے کہا آپ کے نبی ہونے کی دلیل کیا ہے حضرت نے فرمایا وہ شیخ جس سے تم نے یمن میں ملاقات
کی تھی میں نے کہا یمن میں تو بہت سے شیخ ہیں جن سے میں نے ملاقات کی تھی حضرت نے فرمایا وہ شیخ جسنے تمہیں اشعار سنائے تھے میں نے عرض کیا
ای حبیب میرے آپ سے کس نے یہ خبر بیان کی حضرت نے فرمایا اس بڑے فرشتے نے جو مجھ سے پہلے انبیا کے پاس بھی آتا تھا میں نے عرض کیا آپ
اپنا ہاتھ بیعت کیلئے بڑھائیے میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ خدا کے رسول ہیں حضرت ابو بکر کہتے تھے کہ پھر
میں لوٹا اور میرے اسلام کی وجہ سے جسقدر خوشی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی اسقدر خوشی مکہ میں کسی کو نہ تھی ہمیں کئی محدثین نے اجازۃً
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن عبد الرحمن
بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ہارون بن حمید بن مجدر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے

ہمسے عبدالرحمن بن مغرا نے مجالد سے انھون نے شعبی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے ابن عباس سے پوچھا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا تھا انھون نے کہا کہ حضرت ابوبکر کیا تمنے حسان کے یہ اشعار نہین سنے ؎

اذا تذکرت شجوا من اخی ثقۃ ۔ فاذکر اخاک ابابکر بما فعلا
خیر البریۃ اتقاہا و اعدلہا ۔ بعد النبی و اوفاہا بما حملا
الثانی التالی المحمود مشہدہ ۔ و اول الناس منہم صدق الرسلا

ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ضحاک بن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابوسلام حبشی نے بیان کیا کہ انھون نے عمرو بن عبسہ سلمی سے سنا وہ کہتے تھے میرے دل مین یہ بات آئی کہ بتون کی عبادت باطل ہے مین ایک روز یہی کہہ رہا تھا کہ ایک شخص نے سنا اسنے کہا کہ اسے عمرو مکہ مین بھی ایک شخص ہے وہ بھی ایسی ہی باتین کرتا ہے جیسی تم کرتے ہو عمرو کہتے تھے پس مین اس شخص کی تلاش مین مکہ گیا معلوم ہوا کہ وہ چھپے ہوے ہین رات کے سوا انسے ملاقات نہین ہوسکتی بات کو وہ کعبہ کا طواف کرنے آتے ہین مین کعبہ کے پردون کے درمیان مین بیٹھ گیا مینے انکی آواز کو اسی سے پہچانا کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ رہے تھے پس مین باہر نکل آیا اور مینے پوچھا کہ آپ کون ہین حضرت نے فرمایا مین خدا کا رسول ہون مینے پوچھا کہ خدا نے آپکے ذریعہ سے کیا پیغام بھیجا ہے آپنے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک نکرو اور خونریزی نکرو اور رشتہ دارون کے ساتھ سلوک کرو عمرو کہتے تھے مینے پوچھا کہ کسی نے آپکی پیروی بھی کی ہے آپنے فرمایا ہان ایک آزاد (یعنی ابوبکر) اور ایک غلام (یعنی زید بن حارثہ) سنے مینے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے مین آپسے بیعت کرون پس آپنے اپنا ہاتھ بڑھا یا مینے آپ سے بیعت کی بیشک مینے اپنے کو دیکھا مین اسوقت چوتھا مسلمان تھا۔ ہمین اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوسعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عقبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے جریری سے انھون نے ابونضرہ سے انھون نے ابوسعید سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر نے (سقیفہ مین) فرمایا تھا کہ کیا مین سب لوگون سے زیادہ مستحق خلافت نہین ہون کیا مین سب سے پہلے اسلام نہین لایا کیا فلان فضیلت مجھ مین نہین ہے کیا فلان فضیلت مجھ مین نہین ہے۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر اسلام لائے تھے۔

حضرت ابوبکر کی ہجرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی اور بوقت ہجرت غار مین آپکے ساتھ تھے اور وہان آپکے مونس تھے اور اپنی جان آپ پر سپر کردی تھی بعض علما کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص سوا حضرت ابوبکر کے اور تمام صحابہ کو کہدے کہ وہ صحابی نہ تھے تو کافر نہوگا اور اگر کہدے کہ حضرت ابوبکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نہ تھے تو کافر ہوجائیگا کیونکہ قرآن عزیز اس بات کی شہادت دیتا ہے

؎ ترجمہ جب تم اپنے کسی برادر ثقہ (یعنی بھائی) کی مصیبت یاد کرو تو چاہیے کہ ابوبکر کے حالات پیش نظر رکھو وہ بعد نبی کے تمام مخلوق سے بہتر اور سب سے زیادہ پرہیزگار

کہ وہ آنحضرت کے صحابی تھے ہمیں ابوجعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اسی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے
روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں خدا کے حکم کے منتظر تھے پس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے
آپ کو حکم پہونچایا کہ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر جائیں کفار قریش سب جمع ہوئے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچانی
چاہی جبرئیل آئے اور انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ اپنے مکان میں شب کو نہ رہیئے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا جبکہ آپ گھر سے نکلے تو تمام کفار
آپ کے دروازہ پر جمع تھے آپ نے ایک مشت خاک لیکر سب کے سروں پر ڈالدی اللہ نے اسوقت انکی بینائی زائل کر دی۔ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیعت عقبہ کے دو مہینے بعد ہجرت کی تھی جس زمانہ میں یہ بیعت ہوئی ہے وہ زمانہ ایام تشریق کا تھا اور آپ شروع ربیع الاول
میں مکہ سے چلے تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ حضرت ابوبکر (بہت دنوں سے) آپ سے ہجرت کی اجازت مانگ رہے تھے مگر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جلدی نکرو امید ہے کہ اللہ کسی اور کو بھی تمہارے ساتھ کردے چنانچہ جب حضرت کو ہجرت کی اجازت
ملی تو آپ حضرت ابوبکر کے یہاں تشریف لے گئے وہ سو رہے تھے آپ نے انہیں جگایا اور ان سے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت ملگئی ہے حضرت
عائشہ کہتی ہیں میں نے اسوقت ابوبکر کو دیکھا کہ مارے خوشی کے انکے آنسو نکل پڑے بعد اسکے دونوں چلدیے یہانتک کہ غار میں
پہونچے اور تین روز اس میں قیام کیا۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ثابت نے انس سے روایت
کر کے خبر دی کہ حضرت ابوبکر نے کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غار میں ایک مرتبہ عرض کیا کہ اگر ان کافروں میں سے کوئی
شخص اپنے پیروں کے نیچے نظر ڈالے تو ہمیں دیکھ لیگا حضرت نے فرمایا کہ اے ابوبکر ان دو آدمیوں کی طرف تمہارا کیا خیال ہے جنکے
ساتھ اللہ ہے۔ ہمیں ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریف ابوطالب علی
بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد اسدی نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں فقیہ ابوالقاسم علی
بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمیں ابوالحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن احمد دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے عبید اللہ بن محمد قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے روایت
کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ کی طرف چلے تو ابوبکر کو اکثر لوگ پہچانتے تھے جو شخص راہ میں ملتا وہ
پوچھتا کہ اے ابوبکر یہ تمہارے ہمراہ کون شخص ہیں تو حضرت ابوبکر جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ بتاتے ہیں۔ ہمیں ابوالفضل
عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن علی بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں ابومحمد حسن بن علی بن محمد فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن

احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن محمد یعنی ابو سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے براء بن عازب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر نے میرے
والد سے ایک سواری تیرہ درہم مین مول لی اور کہا کہ براء کو حکم دیجیے کہ وہ اسکو میرے مکان مین پہونچا دین میرے والد نے کہا
یہ نہوگا تا وقتیکہ آپ مجھ سے اس وقت کے حالات نہ بیان کر دیجیے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے چلے اور آپ
اُنکے ہمراہ تھے حضرت ابو بکر نے فرمایا (اچھا سنو مین بیان کرتا ہون) ہم بہت تڑکے اندھیرے سے چل دیے تھے پھر ہم اس دن
اور اس شب برابر جاتے رہے یہانتک کہ دوسرے دن دوپہر کا وقت آیا اور آفتاب سمت الراس پر آیا مینے ادھر ادھر نظر ڈالی
کہ اگر کہین سایہ معلوم ہو تو وہان قیام کرین مجھے ایک پتھر دکھائی دیا اسکے قریب گیا تو دیکھا کہ اسکے نیچے سایہ ہے پس مینے وہ جگہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صاف کی اور ایک پوستین آپ کے لیے بچھا دی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ لیٹ جائیے
(چنانچہ آپ لیٹ رہے) بعد اسکے مین دیکھنے کے لیے چلا گیا کہ کوئی شخص تعاقب مین تو نہین آتا اتفاقاً مجھے ایک چرواہا ملگیا
مینے پوچھا تو کسکا چرواہا ہے اُسنے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جسکو مین جانتا تھا مینے اُس سے پوچھا کہ تیری بکریون مین
کچھ دودھ بھی ہے اُسنے کہا ہان مینے کہا کیا تو مجھے دودھ دیگا اُس نے کہا ہان پس مینے اس سے کہا کہ دودھ دے تو اُسنے ایک
بکری کے پیر باندھے مینے اس سے کہا تو اُس نے اپنے ہاتھون کو غبار سے صاف کر ڈالا میرے ساتھ ایک برتن تھا جسکے منھ پر
کپڑا بندھا ہوا تھا اس چرواہے نے ایک ہانڈی بھر کر دودھ مجھے دوہ دیا مینے یہ دودھ اسی ظرف مین ڈالدیا یہانتک کہ وہ خوب ٹھنڈا
ہوگیا بعد اسکے مین اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا مین جسوقت آپکے پاس پہونچا تو آپ بیدار ہو چکے تھے
مینے عرض کیا یا رسول اللہ اسکو آپ پی لیجیے چنانچہ آپ نے پیا یہانتک کہ مین خوش ہوگیا پھر مینے عرض کیا کہ اب چلنے کا وقت
آگیا بعد اسکے وہان سے چلے اور لوگ ہماری جستجو مین چارون طرف چھوٹے ہوے تھے مگر بجز سراقہ بن مالک بن جعشم کے
ہم کو کسی نے نہ پایا وہ اپنے گھوڑے پر سوار چلا آرہا تھا مینے کہا یا رسول اللہ یہ دوڑ آگئی حضرت نے فرمایا کچھ غم نہ کرو اللہ ہمارے
ساتھ ہے یہانتک کہ جب وہ ہمارے قریب آگیا اور ہمارے اور اُسکے درمیان مین ایک یا دو نیزے کا فاصلہ رہگیا یا تین نیزہ کا
فاصلہ رہگیا تو مینے کہا کہ یا رسول اللہ یہ دوڑ آگئی اور ہمارے پاس پہونچ گئی اور مین رو دیا حضرت ابو بکر کہتے تھے کہ مینے عرض کیا
واللہ مین اپنے خیال سے نہین روتا بلکہ صرف آپ کے خیال سے روتا ہون پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کو بد دعا
دی اور فرمایا کہ اے اللہ تو ہمسے اسکو روک لے جس طرح تجھے منظور ہو پس اسکا گھوڑا شکم تک دھنس گیا حالانکہ زمین بڑی سخت
تھی سراقہ گھوڑے سے اتر پڑا اور کہنے لگا اے محمد مین سمجھ گیا کہ یہ آپکے عمل کا نتیجہ ہے اب آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے اس
حالت سے نجات دے خدا کی قسم اور لوگ جو میرے پیچھے آپکی جستجو مین آرہے ہین انسے مین آپ کی خبر چھپا دونگا اور یہ میرا ترکش

اسمین سے ایک تیر نکال لیجیے عنقریب آپکا گذر فلان مقام پر میرے اونٹون اور بکریون پر ہوگا آپ اُنمین سے بقدر ضرورت کے لے لیجیے گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انکی کچھ ضرورت نہین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے لیے دعا کی تو اُسکا گھوڑا زمین سے نکل آیا اور وہ اپنے اصحاب کے پاس لوٹ گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلدیے اور مین آپکے ساتھ ہی ساتھ تھا یہانتک کہ ہم مدینہ پہونچ گئے لوگ راستون مین آکر حضرت سے ملے اور کچھ لوگ بلند مقامات پر بیٹھے ہوئے تھے خدام اور لڑکے راستے مین چلا چلا کر یہ کہتے تھے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر جاء رسول اللہ جاء محمد پھر لوگون مین باہم اختلاف ہونے لگا کہ آپ کسکے یہان مہمان رہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین آج شب کو بنی نجار کے یہان اترونگا جو عبد المطلب کے ماموں مین مین آج انکی عزت افزائی کرونگا حضرت براء کہتے تھے کہ سب سے پہلے جو شخص مہاجرین مین سے ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیر تھے جو بنی عبد الدار کے بھائی تھے پھر ابن ام مکتوم نابینا آئے جو بنی فہر کے بھائی تھے بعد اُسکے حضرت عمر بن خطاب بیس سواروں کے ساتھ آئے ہ لوگون نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارادہ ہے حضرت عمر نے کہا وہ بھی میرے پیچھے آرہے ہین بعد اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر آپکے ساتھ تھے حضرت براء کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تشریف لائے ہین کئی سورتین مفصل کی پڑھ چکا تھا اسرائیل (راوی) نے بیان کیا ہوکہ حضرت براء انصار کے خاندان بنی حارثہ سے تھے ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مالک بن اسمعیل نے منصور بن ابی الاسود سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے کثیر یعنے ابو اسمعیل نے جمیع بن عمیر سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت ابو بکر سے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو اور میرے صاحب انغار ہو۔

حضرت صدیق کا بدر وغیرہ مین شریک ہونا

ہمین ابو القاسم یعنے حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریف ابو طالب یعنے علی بن حیدرہ بن جعفر حسینی اور ابو القاسم یعنی حسین بن محمد اسدی نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبد اللہ یعنے عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنے خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد ابی عطار نے بصرہ مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسعر بن کدام نے ابو عون سے انھون نے ابو صالح حنفی سے انھون نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے اور حضرت ابو بکر صدیق سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ترجمہ آگئے رسول خدا آگئے محمد ۱۲

بدر کے دن فرمایا کہ تم مین سے ایک کے ساتھ جبرئیل ہین اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہین اور اسرافیل بھی ایک بہت بڑے فرشتے ہین جو لڑائی مین شریک ہین۔ ہمین ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مجھسے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ بدر کے دن جب لڑائی شروع ہوگئی تو سعد بن معاذ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم آپ کے لیے ایک عریش (خیمہ) بنادین آپ اسی مین رہین اور آپ کے قریب آپکی سواریون کو ٹھادین اور ہم دشمن سے لڑنے چلے جائین پس اگر اللہ ہمین فتح دیدے اور ہمین غالب کردے تو یہ ہمارا مین مقصود ہی اور اگر کوئی دوسری صورت ہو تو آپ اپنی سواری پر بیٹھکر جو لوگ باقی رہ گئے ہین اُنسے ملجائیے گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بہت تعریف کی اور انکو دعا دی پس رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے عریش بنادیا گیا اسمین آپ تھے اور حضرت ابوبکر تھے کوئی اور نہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار سے اُسکے وعدۂ نصرت کے ایفا کی التجا کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ اے اللہ اگر یہ چند مسلمان ہلاک ہو جائینگے تو پھر تیری عبادت کوئی نکریگا حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ یارسول اللہ بس اتنی ہی مناجات کافی ہی اللہ نے جو وعدہ نصرت آپسے کیا ہی اسکو پورا کریگا۔ محمد بن سعد نے لکھا ہی کہ اہل سیر نے بیان کیا ہی کہ حضرت ابوبکر بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور حدیبیہ مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بڑا جھنڈا تبوک کے دن حضرت ابوبکر کو عنایت فرمایا تھا یہ جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا خیبر کے دن انکو رسُولِ خدا صلی نے سو وسق عنایت فرمائے تھے حضرت ابوبکر اُن لوگون مین تھے جو احد اور حنین کے دن جبکہ لوگون کے قدم پیچھے ہٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔ اہل سیر کا اس بات پر اتفاق ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی غزوہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہین رہے۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

ہمین عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن احمد سراج نے خبر دی ہمین حسن بن احمد بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن احمد دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حامد بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن جعفر رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبیداللہ بن عمرو نے زید بن ابی انیسہ سے انھون نے عمرو بن مرہ سے انھون نے عبداللہ ابن حارث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جندب بن عبداللہ نے بیان کیا کہ انھون نے رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے ایک دن پہلے یہ فرماتے ہوے سنا کہ تم مین کچھ لوگ میرے بھائی تھے کچھ میرے دوست تھے لیکن مین خدا کی طرف برارت کرتا ہون اگر مینے تم مین سے کسی کو خلیل (جانی دوست) بنایا ہو اگر مین کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا مگر میرے پروردگار نے مجھے خلیل بنایا ہو جس طرح اُسنے ابراہیم کو خلیل بنایا تھا۔ عبداللہ بن احمد خطیب کہتے تھے کہ ہمین ابوالقاسم

یعنے علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو سعید یعنے حسن بن جعفر بن محمد بن وضاح حرفی سمسار نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے ابو شعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن عبد اللہ بابلتی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اوزاعی نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی کثیر نے محمد بن حارث تیمی سے انھون نے عروہ بن زبیر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمنے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کہ سب سے زیادہ سخت واقعہ جو تمنے مشرکون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے
دیکھا ہو بیان کرو انھون نے کہا (ایک روز) عقبہ بن ابی معیط آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے
اسنے اپنا کپڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گلوے مبارک میں ڈالکر سختی کے ساتھ گھونٹنا شروع کیا اتنے میں حضرت ابو بکر
آگئے اور انھون نے اسکا شانہ پکڑکر اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹایا بعد اُسکے حضرت ابو بکر نے کہا کہ اے لوگو
کیا تم ایسے شخص کو قتل کیے ڈالتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اور تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی طرف سے معجزات بھی لایا ہے
ہمین ابو منصور یعنے مسلم بن علی بن محمد بن منصور سیحی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات محمد بن محمد بن خمیس جہنی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنے احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے نصر بن احمد بن خلیل
مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ بن
سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عبد الرحمن بن حمید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے
اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
(ایک دن) فرمایا کہ ابو بکر جنت میں ہین اور عمر جنت میں ہین اور عثمان جنت میں ہین اور علی جنت میں ہین طلحہ جنت میں ہین
زبیر جنت میں ہین عبد الرحمن بن عوف جنت میں ہین سعد بن ابی وقاص جنت میں ہین سعید بن زید جنت میں ہین ابو عبیدہ بن
جراح جنت میں ہین — ہمین عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد وغیرہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر یعنے محمد بن عبد اللہ
ابن محیت دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو ہاشم یعنے محمد بن ابراہیم غلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن موسی بن
معدان کرامیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زکریا بن رویدکندی نے حمید بن انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے
جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ عزوجل کی طرف سے وحی لیکر آئے اور کہا کہ اے محمد اللہ تعالی آپ کو سلام فرماتا ہے اور
فرماتا ہے کہ عتیق بن ابی قحافہ سے کہدیجیے کہ مین انسے راضی ہون — نیز ہمین ابن محیت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن
داؤد بن کثیر بن وفدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سوار بن عبد اللہ عنبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن عیینہ
بیان کرتے تھے کہ اللہ سبحانہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سب مسلمانون کو عتاب
کیا سوا حضرت ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے کہ انپر کچھ عتاب نہین ہوا اور فرمایا کہ

الا تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین اذ هما فی الغار[له]۔ ہمیں ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن مهدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن محمد ابن اسحاق بن حبابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بغوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالجہم یعنی علاء بن موسی باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سوید بن مصعب نے عطیہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دو وزیر آسمان پر ہیں اور دو وزیر زمین پر آسمان کے وزیر تو جبریل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین کے وزیر ابوبکر و عمر ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کہ علیین کے رہنے والے نیچے والوں کو ایسے نظر آتے ہیں جیسے تم ستاروں کو دیکھتے ہو اور بیشک ابوبکر و عمر اہل علیین میں سے ہیں اور وہ اسی لائق ہیں۔ حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر زبیر اور عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور طلحہ اسلام لائے اور انہوں نے سات غلاموں کو جنہیں راہ خدا میں عذاب کیا جاتا تھا مول لیکر آزاد کیا ان لوگوں میں سے حضرت بلال و عامر ابن فہیرہ بھی تھے جنکا ذکر اپنے اپنے مقام پر کیا جائیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر پر اور انکے ایمان و یقین پر بڑا وثوق اور اعتماد تھا اسی وجہ سے جب آپ سے بیان کیا گیا کہ ایک بیل نے کلام کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسپر میں ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی حالانکہ وہ دونوں اسوقت وہاں موجود نہ تھے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوداؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن کو حضرت ابوہریرہ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک بیل پر سوار ہونے لگا تو اس بیل نے کہا میں اس لیے نہیں پیدا کیا گیا میں تو زمین جوتنے کے لیے پیدا کیا گیا ہوں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس موقعہ پر میں ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی ابوسلمہ کہتے تھے کہ اسوقت ابوبکر و عمر وہاں موجود بھی نہ تھے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز بن حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے

[له] ترجمہ اگر تم نبی کی مدد نکرو (تو کچھ پروا نہیں) اللہ نے انکی مدد کی جبکہ کافروں نے انہیں نکالا نبی کے ہمراہ دوسرا ایک اور تھا جب وہ دونوں غار میں تھے ۱۲

ہمسے ہشام بن سعد نے عمر بن اسید سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم لوگون مین یہ چرچہ ہوا کرتا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو اس امت مین سب سے بہتر ہین اور بعد آپکے ابو بکر ہین بعد انکے عمر ہین اور علی بن ابی طالب کو تین باتین ایسی دی گئی ہین کہ اگر وہ مجھے ملتین تو سرخ اونٹون سے زیادہ مجھے پسند ہوتین (وہ تین باتین یہ ہین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ اپنی بیٹی کا عقد کیا اور خیبر کے دن انھین جھنڈا دیا اور انکے سوا مسجد سے سب کے دروازہ بند کرا دیے - ہمین ابو الفرج بن ابی الرجا ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن خلاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل صائغ نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے کہ ہمسے روح بن عبادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید نے قتادہ سے انھون نے حضرت انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (کوہ) احد پر چڑھے اور آپکے ہمراہ ابو بکر و عمر و عثمان تھے تو وہ پہاڑ ہلنے لگا حضرت نے فرمایا کہ ٹھیر جا تیرے اوپر ایک نبی ہو اور ایک صدیق ہو اور دو شہید ہین - ہمین ابو البرکات حسن ابن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العشائر یعنے محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فقیہ ابو القاسم یعنے علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنے عبد الرحمن بن عثمان بن القاسم ابن معروف نے وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق یعنے ابراہیم بن محمد بن احمد بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن داؤد قنطری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن ابی خالد نے عامر شعبی سے انھون نے حارث سے انھون نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ابو بکر و عمر کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ دونون پیران[1] اہل جنت کے سردار ہین یعنے تمام اولین و آخرین کے سوا انبیاء و مرسلین کے اے علی ان دونون سے اسکو نہ بیان کرنا نیز فقیہ ابو القاسم کہتے تھے کہ ہمین ابو محمد یعنے عبد الرحمن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنے خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن محمد محاربی نے جویبر سے انھون نے ضحاک سے اللہ تعالی کے قول یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین[2] کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ صادقین سے مراد ابو بکر و عمر ہین نیز فقیہ ابو القاسم کہتے تھے ہمین خیثمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے

[1] مطلب یہ ہے کہ جن لوگون نے پیرانہ سالی مین وفات پائی ان سب کے یہ سردار ہین ورنہ جنت مین کوئی بوڑھا نہوگا ۱۲ [2] اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقین یعنے سچون کے ساتھ ہو جاؤ ۱۲

محمد بن عبید طنافسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے عامر شعبی سے انھون نے ابو جحیفہ سوائی سے وہ
کہتے تھے حضرت علی نے کہا اے وہب مین تمھین بتاتا ہون کہ اس امت مین نبی کے بعد سب سے بہتر ابو بکر و عمر ہین اور
ایک شخص اور اسی قسم کی روایت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد سے بھی کی ہو نیز فقیہ ابو القاسم نے کہا ہو کہ ہمسے خیثمہ نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن سلیمان صوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
یوسف بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عیاد تا فلانی نے
حسن سے انھون نے حضرت انس سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) سات کنکریان
زمین سے اٹھائین وہ کنکریان آپکے ہاتھ مین تسبیح پڑھنے لگین پھر آپ نے وہ کنکریان حضرت ابو بکر کو دیدین ان کنکریون نے
انکے ہاتھ مین بھی تسبیح پڑھی جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین پڑھی تھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنکریان حضرت عمر
کے ہاتھ مین دیدین ان کنکریون نے انکے ہاتھ مین بھی تسبیح پڑھی جس طرح ابو بکر کے ہاتھ مین پڑھی تھی پھر آپ نے وہ کنکریان
حضرت عثمان کے ہاتھ مین دیدین ان کنکریون نے حضرت عثمان کے ہاتھ مین بھی تسبیح پڑھی جس طرح حضرت ابو بکر و عمر کے ہاتھ مین
پڑھی تھی - ہمین ابو القاسم یعنے حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریف ابو طالب یعنے
علی بن حیدرہ علوی اور ابو القاسم یعنے حسین بن حسن اسدی نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے علی بن محمد
ابن علی بن ابی العلا مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنے عبد الرحمن بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن
یعنے خیثمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد قلانسی نے مقام رملہ مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد بن
ربیع بن مصبح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے انھون نے عطاء بن یسار سے انھون نے
حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) پوچھا کہ آج تم مین سے
کون شخص روزہ دار ہو حضرت ابو بکر نے کہا مین آنحضرت نے پوچھا کہ آج تم مین سے کس نے صدقہ دیا حضرت ابو بکر نے کہا
مینے حضرت نے پوچھا کہ آج تم مین سے کون شخص جنازہ مین شریک ہوا ہو حضرت ابو بکر نے کہا مین حضرت نے پوچھا آج تم مین سے
کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہو حضرت ابو بکر نے کہا مینے آنحضرت نے فرمایا جو شخص یہ سب باتین ایک دن مین کرے اسکے لیے
جنت واجب ہو گیا یہ فرمایا کہ وہ بخشدیا جائیگا - نیز ابو القاسم کہتے تھے ہمسے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حسین حنینی نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عارم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے حصین سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت
کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ کوفہ کے رہنے والے اور کچھ لوگ بصرہ کے رہنے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کے پاس آئے جب وہ مدینہ پہونچ گئے تو آپس مین کچھ باتین کرنے لگے یہانتک کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر آگیا بعض لوگون نے

حضرت ابوبکر کو حضرت عمر پر فضیلت دی اور بعض نے حضرت عمر کو حضرت ابوبکر پر فضیلت دی جارود بن معلی ان لوگوں میں تھے جنھوں نے حضرت ابوبکر کو حضرت عمر پر فضیلت دی تھی پس حضرت عمر درہ لیے ہوے آئے اور جن لوگوں نے انکو حضرت ابوبکر پر فضیلت دی تھی انکی طرف متوجہ ہوے اور درہ سے انکو مارنا شروع کیا یہانتک لوگ اپنے پیروں سے بچانے لگے پس جارود نے کہا کہ اے امیر المومنین ٹھیر جائیے اللہ عزوجل اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ہم آپکو حضرت ابوبکر پر فضیلت دیں حضرت ابوبکر آپ سے فلاں بات میں افضل ہیں فلاں بات میں افضل ہیں یہ سنکر حضرت عمر کا غصہ فرو ہوا اور وہ لوٹ گئے پھر دوسرے وقت منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ آگاہ رہو اس امت میں بعد نبی کے سب سے افضل ابوبکر ہیں جو شخص اسوقت کے بعد اسکے خلاف کہیگا وہ مفتری ہے اسکو وہی سزا دیجائیگی جو مفتری کو دیجاتی ہے۔ نیز ابوالقاسم کہتے تھے کہ ہمسے غنائم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بلال بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوسنان نے ضحاک بن مزاحم سے انھوں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک دن ہمنے علیؓ کو خوش خوش دیکھا تو ہمنے کہا کہ اے امیرالمومنین ہمسے اپنے اصحاب کی حالت بیان کیجیے انھوں نے کہا کہ جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے وہی میرے بھی اصحاب ہیں ہمنے کہا حضرت ابوبکر کی حالت بیان کیجیے انھوں نے فرمایا کہ وہ شخص تھے جنکا نام خدا نے صدیق رکھا ہے جبریل کی زبان پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر نماز میں وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوے خلیفہ تھے آنحضرت نے ہماری دینی پیشوائی کے لیے منتخب فرمایا تھا پس ہم انکی دنیاوی پیشوائی پر راضی ہوگئے۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا علم

ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر حاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حیوۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عمر بن واقد اسلمی نے یحییٰ بن مغیرہ بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے انھوں نے عکرمہ بن خالد سے انھوں نے حضرت عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ انسے پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کون شخص لوگوں کو فتویٰ دیتا تھا انھوں نے کہا ابوبکر وعمر ان دونوں کے علاوہ اور میں کسی کو نہیں جانتا۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید یعنے عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود یعنے سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حافظ ابوبکر بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے دعلج بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد

ابن سنان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سالم یعنی ابو النضر نے عبید بن حنین اور بشر بن سعید سے انھون نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک شخص کو اللہ نے دنیا و آخرت کے درمیان مین اختیار دیا ہو (کہ چاہے دنیا مین رہے چاہے اللہ کے یہان چلا جاے) پس حضرت ابو بکر رونے لگے۔ ہمکو انکے رونے سے تعجب ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک شخص کا حال بیان کر رہے ہین کہ اُسے اختیار دیا گیا ہو اسمین رونے کی کیا بات ہو مگر (بعد مین) معلوم ہوا کہ وہ شخص خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے ابو بکر ہم سب سے زیادہ اسکا علم رکھتے تھے پس آنحضرت نے فرمایا کہ اے ابو بکر تم روو مت سب لوگون سے زیادہ اپنی رفاقت اور اپنے مال سے میرے اوپر احسان کرنے والے ابو بکر ہین اور اگر مین کسی کو جانی دوست بناتا تو انھین کو بناتا مگر اخوت اسلامی و محبت ایمانی (کافی) ہو خبردار مسجد مین سب کے دروازے بند کردو سوا ابو بکر کے دروازے کے۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا زہد اور تواضع اور سخاوت

ہمین ابو محمد قاسم بن علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن ابی الحسن بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی نصر بن احمد ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنی خلیل بن ہبۃ اللہ بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی یعنی حسن بن محمد بن حسن بن قاسم بن درستویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن یعقوب جوزجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حسین بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الواحد ابن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے اسلم کوفی نے مرہ سے انھون نے زید بن ارقم سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر نے پانی مانگا تو شہد کا شربت انکے سامنے لایا گیا جب وہ اسکو اپنے منھ کے قریب لے گئے تو ہٹا لیا اور رونے لگے یہانتک کہ انکے اصحاب بھی رونے لگے پھر وہ سب تو چپ ہو گئے مگر حضرت ابو بکر چپ نہو سکے۔ اُسکے بعد وہ اور زیادہ رونے لگے یہانتک کہ لوگون نے خیال کیا ہم اس رونیکا سبب بھی انسے نہ دریافت کر سکین گے مگر بعد اسکے وہ چپ ہو گئے تو لوگون نے کہا کہ اے خلیفۂ رسول خدا آپ کیون روئے انھون نے بیان کیا کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا مینے دیکھا کہ آپ کوئی چیز ہٹا رہے ہین حالانکہ وہان کوئی چیز نہ تھی مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا چیز ہو جسکو آپ ہٹا رہے ہین حالانکہ یہان اور کوئی چیز مین نہین دیکھتا آپنے فرمایا کہ یہ دنیا ہو میرے پاس آئی ہو مینے اس سے کہا کہ میرے پاس سے ہٹ جا تو وہ ہٹ گئی پھر آئی اور کہنے لگی کہ اچھا اگر آپ مجھسے بچ گئے تو بچ گئے مگر آپ کے بعد والے لوگ مجھسے ہرگز نہ بچین گے

سے میں نے اس وقت اسی حدیث کو یاد کیا اور مجھے خوف آیا کہ کہین دنیا نہ مجھے للچائے نیز ابو محمد کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سعود یعنے احمد بن علی بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن محمد بن احمد عکبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو الطیب یعنے محمد بن احمد بن خلف بن خاقان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنے محمد بن حسن بن درید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حاتم نے اصمعی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر کی عادت تھی کہ جب انکی تعریف کی جاتی تو وہ کہتے کہ یا اللہ تو مجھسے بھی زیادہ میرے نفس کے حال سے واقف ہو اور مین ان سب لوگون سے زیادہ اپنے نفس کے حال سے زیادہ واقف ہون یا اللہ مجھے اس سے بھی بہتر کر دے جیسا یہ لوگ گمان کرتے ہین اور جن باتون کو یہ لوگ نہین جانتے انکو بخشدے اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہین اسکا مواخذہ مجھسے نکر۔ نیز ابو محمد کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ولید بن شجاع سکونی وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسامہ نے مالک بن مغول سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے ابو السفر سے سنا وہ کہتے تھے کہ لوگ حضرت ابو بکر کے مرض (وفات) مین انکی عیادت کو گئے اور کہا کہ اے خلیفہ رسول خدا کیا ہم کسی طبیب کو بلائین کہ وہ آپ کو دیکھے حضرت ابو بکر نے کہا طبیب مجھے دیکھ چکا ہو لوگون نے پوچھا کہ طبیب نے کیا کہا حضرت ابو بکر نے کہا وہ یہ کہتا ہو کہ انی فعال لما ارید[۵۱]۔ ہمین ابو العباس احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو رشید عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسعود یعنے سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنے احمد بن موسی بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے میمون بن اسحاق بن حسن حنفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد الجبار عطاردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو معاویہ ضریر نے اعمش سے انھون نے ابو صالح سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے کسی کے مال نے اسقدر نفع نہین پہونچایا جسقدر ابو بکر کے مال نے نفع پہونچایا پس ابو بکر روئے اور کہا کہ مین اور میرا مال سب یا رسول اللہ آپ ہی کا ہو۔ نیز ابو مسعود کہتے تھے ہمین ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن عمیر قریشی نے شعبی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب آیہ ان تبدوا الصدقات فنعما ہی[۵۲] نازل ہوئی تو حضرت عمر اپنا نصف مال لوگون کے سرون پر لاد کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے اور حضرت ابو بکر اپنا کل مال بہت پوشیدگی کے ساتھ لائے رسول خدا

---

[۵۱] ترجمہ مین جو چاہتا ہون کرتا ہون مراد حضرت صدیق کی طبیب سے ذات پاک حق سبحانہ ہو ۱۲ [۵۲] پوری آیت کا مطلب یہ ہو کہ اگر تم لوگ صدقہ ظاہر کرکے دو تو وہ بھی اچھا ہو اور چھپا کے دو تو وہ تمھارے لیے اور بھی بہتر ہو ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اپنے گھر والون کے لیے کیا چیز چھوڑ آئے حضرت ابوبکر نے کہا اللہ کے وعدہ کو اور اُسکے رسول کے
وعدہ کو حضرت عمر نے یہ دیکھکر حضرت ابوبکر سے کہا کہ میری جان آپ پر فدا ہو جاسے اور میرے گھر والے آپ پر فدا ہو جائین
جس نیکی کی طرف ہم جانا چاہتے ہین آپ اُسمین ہمسے سبقت لیجاتے ہین ۔ اس حدیث کو ابو عیسیٰ ترمذی نے ہارون بن عبد اللہ
بزاز سے انھون نے فضل بن دکین سے انھون نے ہشام بن سعد سے انھون نے زید بن اسلم سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے حضرت عمر سے اس طرح روایت کیا ہو کہ حضرت عمر نے کہا ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین صدقہ
دینے کا حکم دیا اور اتفاق سے اُسوقت میرے پاس مال بھی تھا مینے (اپنے دل مین) کہا آج مین ابوبکر سے سبقت لیجاؤنگا پس
مین اپنا نصف مال لے آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اپنے گھر والون کے لیے کس قدر چھوڑ آئے مینے کہا اسیقدر
اور ابوبکر اپنا کل مال لے آئے حضرت نے پوچھا کہ اے ابوبکر اپنے گھر والون کے لیے کیا چھوڑ آئے انھون نے کہا اللہ اور
رسول کو اُنکے لیے چھوڑ آیا ہون مینے (دل مین) کہا کہ ابوبکر پر مین کبھی سبقت نہ لیجا سکونگا ۔ ہمین ابو القاسم بن علی بن حسن
دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن طبری نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر حمیدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے
روایت کرکے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر جس وقت اسلام لائے اُنکے پاس چالیس ہزار روپیہ تھا سب انھون نے اللہ کی راہ مین
خرچ کر دیا اور سات غلام آزاد کیے جن پر اللہ کی راہ مین عذاب کیا جاتا تھا انھون نے حضرت بلال کو آزاد کیا اور عامر بن
فہیرہ کو اور زنیرہ کو اور نہدیہ کو اور نہدیہ کی لڑکی کو اور بنی مومل کی لونڈی کو اور ام عبیس کو ۔ نیز ابو القاسم کہتے تھے مجھسے
میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خطیب ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے
مجھسے حسن بن علی بن محمد واعظ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو نصر یعنی اسحاق بن احمد بن شبیب بخاری نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے ابو الحسن یعنی نصر بن احمد بن اسمعیل بن سانح بن توامہ نے بخارا مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جبرئیل بن مجاع
کشانی نے بخارا مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے رشدین نے حجاج بن شداد مرادی سے انھون نے ابو صالح غفاری سے روایت کرکے
بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب ایک نابینا بڑھیا کی خبرگیری کیا کرتے تھے جو مدینہ کے کنارہ کسی مقام مین رہتی تھی اُسکے لیے
پانی بھر دیتے تھے اور اُسکے سب کام کر دیتے تھے پھر ایسا ہوا کہ جب حضرت عمر آتے تو دیکھتے کہ کوئی شخص ان کامون کو کر گیا ہو
جب آتے یہی واقعہ پیش آتا پس حضرت عمر تاک مین بیٹھ گئے دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر صدیق تھے جو برابر اُس بڑھیا کے پاس جاتے
تھے حالانکہ وہ اُس زمانے مین خلیفہ تھے حضرت عمر نے جب اُنکو دیکھا تو کہا قسم خدا کی وہ آپ ہی تھے ۔ نیز ابو القاسم کہتے تھے

مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی حسن بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فضیل بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد بن ابی شریح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عقیل بن ازہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علبید اللہ بن معاذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے خبیب بن عبدالرحمن سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھون نے اپنی پھوپھی انیسہ سے سنا وہ کہتی تھین کہ حضرت ابو بکر تین برس ہم لوگون کے پاس رہے دو برس قبل خلافت کے اور ایک برس بعد خلافت کے قبیلہ کی لڑکیان اپنی بکریان اُنکے پاس لیجاتی تھین اور وہ انکا دودھ دوہ دیتے تھے - نیز ابو القاسم کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ نے سورق سے انھون نے ابو سعید معلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مینے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد سے انھون نے عبدالرحمن بن سبیحہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا نیز محمد بن سعد کہتے تھے ہمین محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن عمر نے نافع سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت صدیق سے اسی دن بیعت ہوئی جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یعنے بروز دوشنبہ تاریخ ۱۲- ربیع الاول سلہ ہجری کو اس وقت انکا مکان بمقام سنح مین تھا انکی بی بی حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے پاس جو قبیلہ بنی حارث ابن خزرج سے تھین وہان انھون نے بالون کا ایک حجرہ بنالیا تھا پھر چند روز کے بعد وہ مدینہ مین اُٹھ آئے بعد خلافت کے مقام سُنح مین سات مہینے رہے برابر پیادہ پا آیا کرتے تھے اور کبھی سوار ہو کر آتے تھے مدینہ مین آکر لوگون کو نماز پڑھاتے تھے پھر عشا کی نماز پڑھا کر اپنے گھر لوٹ جاتے تھے قبیلہ کی بکریان دودھ دیا کرتے تھے خلافت کے بعد قبیلہ کی ایک لڑکی نے کہا کہ اب ہمارے لیے دودھ نہ دوہینگے حضرت ابو بکر نے جو اُسکو سنا تو کہا قسم اپنے پروردگار کی مین اب بھی تمھین دودھ دیا کرونگا مین امید کرتا ہون کہ خلافت کی وجہ سے میری کسی قدیم عادت مین تغیر نہ آئیگا چنانچہ برابر اُن لوگون کو دودھ دوہ دیا کرتے تھے کبھی کبھی کسی لڑکی سے کہتے تھے کہ کیا تو چاہتی ہو کہ مین تیرے لیے گاے کی آواز بولون یا چیخون جس بات کو وہ پسند کرتی ویسا ہی کرتے اُنکے تواضع کے بہت حالات ہین جنمین سے صرف اسی قدر پر ہم اکتفا کرتے ہین -

حضرت صدیق کی خلافت

ہمین ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العشائر یعنے محمد ابن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن علاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن معروف بن ابی حبیب نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن بکر بن بالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے داؤد بن حسن مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مبارک بن فضالہ نے حسن سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کرکے
بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ایک حوض پر ہون اور میرے پاس بکریان
آرہی ہین کچھ سیاہ کچھ سفید سیاہ بکریون کی تعبیر تو مینے اہل عجم سے لی اور سفید بکریون کی تعبیر اہل عرب سے پھر ابو بکر آگئے اور انھون نے
ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا اور ایک ڈول یا دو ڈول نکالے انکے نکالنے مین کچھ ضعف تھا اللہ اس کو معاف کرے پھر عمر آئے اور
انھون نے حوض کو بھر دیا اور تمام وارد و صادر کو سیراب کر دیا۔ نیز ابو البرکات کہتے تھے کہ ہمین عبد الرحمن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
ابو الحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن حمید بن ربیع خراز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم
بن اسماعیل بن یحیی بن سلمہ بن کہیل نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سلمہ سے انھون نے ابو الزعراء سے انھون نے حضرت عبد اللہ
بن مسعود سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ان دونون کی اقتدا کرنا یعنی ابو بکر و عمر کی
نیز ابو البرکات کہتے تھے ہمسے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن لاعب بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خلف بن
ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مبارک بن فضالہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے (خلیفہ) عمر بن عبد العزیز
نے حسن بصری کے پاس بھیجا تاکہ مین ان سے کچھ باتین دریافت کرون چنانچہ مین انکے پاس گیا وہ چمڑے کا ایک تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے
مینے کہا مجھے عمر بن عبد العزیز نے آپکے پاس کچھ باتین دریافت کرنے کو بھیجا ہے پس انھون نے میرے سوالات کا جواب دیا بعد اسکے
مینے کہا میری تشفی کر دیجئے اس بات مین جو لوگ اختلاف کرتے ہین کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو خلیفہ بنا دیا تھا
پس حسن بصری سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور کہنے لگے کیا اسمین کچھ شک ہے قسم اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہین کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکو خلیفہ بنایا تھا اور بے شک ابو بکر اللہ کو سب سے زیادہ پہچانتے تھے اور اس سے سب سے زیادہ ڈرتے تھے اور اس بات سے
وہ بہت خائف تھے کہ ایسی حالت مین وفات پائین جس کا حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین نہین دیا۔ ہمین منصور بن
ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زکریا بن یحیی سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن
خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسی بن دینار مکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسی بن طلحہ نے عائشہ بنت سعد سے
انھون نے حضرت عائشہؓ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر لوگون کو نماز پڑھائین بعض لوگون نے
کہا کاش آپ کسی اور کو حکم دیتے حضرت نے فرمایا میری امت کو سزاوار نہین ہے کہ ابو بکر کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا شخص انکی امامت کرے
ہمین اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن عبد الرحمن کوفی نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن بشیر نے عیسی بن میمون انصاری سے انھون نے قاسم بن محمد سے انھون نے حضرت عائشہؓ سے روایت کرکے

بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں ابوبکر ہون اس قوم کو سزاوار نہین ہے کہ کوئی دوسرا انکی امامت کرے
نیز اسمٰعیل بن علی کہتے تھے ہم سے ابویعلیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے
والد نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن جبیر ابن مطعم نے خبر دی کہ انکے والد جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ ایک
عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کام کیلئے آئی آپ نے اسے کچھ حکم دیدیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ بتایئے اگر مین آؤن اور آپکو
نپاؤن حضرتؐ نے فرمایا اگر مجھے نپائے تو ابوبکر کے پاس جانا ہمین احمد بن عثمان بن ابی علی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنی
عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے
ابوبکر یعنی احمد بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سلیمان مالکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یوسف بن محمد بن یوسف واسطی نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ابان واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شریک بن عبداللہ نخعی نے ابوبکر ہذلی سے انھون نے
حسن بصری سے انھون نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابوبکر کو مقدم فرمایا اور انھون نے لوگون کو نماز پڑھائی حالانکہ مین وہان موجود تھا کہین گیا نہ تھا اور مین صحیح تھا مریض نہ تھا اگر آپ
چاہتے تو مجھے مقدم فرماتے پس ہمنے اپنی دنیا کی سرداری کیلئے اس شخص کو پسند کرلیا جس کو اللہ و رسول نے ہماری دینی سرداری
کیلئے منتخب کیا تھا ہمین ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی بن بقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ
بن علی بن بقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنی اسمٰعیل بن احمد بن عمر سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد
بن احمد بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہمین اسحاق ازرق نے سلمہ بن نبیط سے انھون نے نعیم بن ابی ہند سے انھون نے نبیط یعنی ابن شریط سے انھون نے سالم بن عبید سے
جو اصحاب صُفّہ میں سے تھے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض جب سخت ہوگیا تو آپ پر بیہوشی طاری
ہونے لگی جب آپ کو ہوش آیا تو آپنے فرمایا کہ بلال سے کہو اذان دین اور ابوبکر سے کہو نماز پڑھائین حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میرے
والد نرم دل آدمی ہین کاش آپ کسی اور کو یہ حکم دیتے پھر حضرتؐ نے پوچھا کہ نماز قائم ہوگئی حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ میرے والد
نرم دل آدمی ہین کاش آپ کسی اور کو یہ حکم دیتے حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ تو یوسف کے ہمنشین عورتون کے مثل ہو[ا] بلال کو حکم دو کہ
وہ اذان دین اور ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائین اسکے بعد پھر حضرت کو افاقہ ہوا تو آپنے پوچھا کہ کیا نماز قائم ہوگئی تو لوگون نے کہا ہان حضرت
نے فرمایا کسی کو بلاؤ مین اسپر ٹیک لگا کر جاؤنگا پس بریرہ آئین اور ایک اور شخص آیا اور وہ آنحضرت کو پکڑا کے لیچلے آپکے دونون پیر زمین
پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے پھر لوگون نے لیجا کر آپ کو حضرت ابوبکر کے پہلو مین بٹھا دیا حضرت ابوبکر نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائین مگر آپنے انکو

[ا] یعنی جس طرح حضرت یوسف کی ہمنشین عورتین یعنی زنان مصر حضرت یوسف سے ایسی باتین کہتی تھین جسکو انکا دل کبھی منظور نکر سکتا تھا ایسی ہی باتین تم مجھسے کہہ رہی ہو ۱۲

روکا یہانتک کہ لوگون نے نماز سے فراغت پائی پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور اہل عرب امی لوگ تھے آپ سے پہلے انمین کوئی نبی نہوا تھا تو حضرت عمر نے کہا کہ جو شخص آنحضرت کی وفات کا لفظ منہ سے نکالے گا مین اسے اپنی اس تلوار سے مار دونگا پس لوگون نے سالم سے کہا کہ جاؤ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب یعنی حضرت ابوبکر کو بلا لاؤ پس مین گیا تو دیکھا انھین کہ مسجد مین بیٹھے تھے پس مین بے اختیار رونے لگا حضرت ابوبکر نے کہا شاید نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی ہے مینے کہا کہ عمر تو کہتے ہین کہ جو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا کلمہ منہ سے نکالیگا مین اُسے اپنی اس تلوار سے مار ڈالونگا پس حضرت ابوبکر نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور روانہ تشریف لیگئے لوگون نے انکے لئے جگہ چھوڑ دی پس وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جھکے یہانتک کہ قریب تھا انکا چہرہ حضرت کے چہرہ مبارک سے ملجائے پس انھون نے آپکی سانس دیکھی معلوم ہوا کہ آپکی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر نے یہ آیت پڑھی انک میت وانہم میتون لوگون نے پوچھا کہ اے صاحب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا حضرت کی وفات ہوگئی انھون نے کہا ہان پس لوگون نے سمجھا کہ سچ ہے پھر لوگون نے کہا اے صاحب رسول خدا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز پڑھی جائیگی حضرت ابوبکر نے فرمایا ہان ایک ایک جماعت تم مین سے آئے اور تکبیر کہکر دعا مانگے اور چلی جائے یہانتک کہ سب لوگ فارغ ہوجائین پس لوگون نے سمجھا کہ یہ ایسا ہی ہے پھر لوگون نے کہا کہ اے صاحب رسول خدا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دفن کئے جائینگے حضرت ابوبکر نے کہا ہان لوگون نے پوچھا کس مقام پر دفن کئے جائینگے حضرت ابوبکر نے کہا جس مقام پر اللہ نے انکی روح کو قبض فرمایا کیونکہ اللہ تعالی نے آپکی روح مقام طیب مین قبض فرمائی پس لوگون نے سمجھا کہ یہ ایسا ہی ہے پھر حضرت ابوبکر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تم لوگون کے پاس ہین یہ کہکر باہر چلے گئے پس سب مہاجرین یا چند مہاجرین انکے پاس آگئے حضرت ابوبکر نے کہا چاہیے انصاری بھائیون کے پاس جاؤ انکا بھی اس امر مین حصہ ہے چنانچہ وہ لوگ گئے دیکھا تو وہ باہم مشورہ کررہے ہین یہانتک کہ انصار مین سے ایک شخص نے کہا کہ ایک خلیفہ ہم مین سے ہونا چاہیئے اور ایک تم مین سے پس حضرت عمر کھڑے ہوگئے اور انھون نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا دو تلوارین ایک میان مین ہرگز نہین رہسکتین پھر کہا کہ تم مین سے کون شخص ہے جسکی یہ تین فضیلتین ثابت ہون ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اور اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا یہ تینون فضیلتین کس کے پاس ہین پھر انھون نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ بڑھایا اور انکے ہاتھ پر بیعت کی بعد انکے پھر اور لوگون نے بھی بیعت کی اور خوب بیعت کی ہمین ابو عمار بن ابی حبیب اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسعود بن علی نے خبر دی انھون نے عاصم سے انھون نے زر سے انھون نے حضرت عبداللہ (ابن مسعود سے) روایت کرکے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو انصار نے (مہاجرین سے) کہا کہ ایک امیر تم مین سے ہونا چاہیے اور ایک تم مین سے پس حضرت عمر آئے اور انھون نے کہا کہ اے گروہ

ف۵ اے نبی تم بھی مرنے والے ہو اور یہ لوگ بھی مرنے والے ہین ۱۲ ف۵۲ معلوم ہوا کہ خلافت کا انتظام کرنے … مہاجرین و انصار کے اصرار سے حضرت ابوبکر سقیفہ بنی ساعدہ تشریف لیجائیں ۱۲

گروہ انصار کیا تم نہیں جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگون کی امامت کرین پس تم مین سے کس
شخص کا دل اس بات کو گوارا کرتا ہے کہ وہ ابوبکر پر پیشقدمی کرے سب نے کہا کہ ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین اس بات سے کہ ابوبکر پر پیشقدمی
کرین۔ ہمین قاسم بن علی دمشقی نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطالب یعنے علی بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہم سے ابوالحسن خلعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد بن نحاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوسعید بن اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہم سے بشر بن سیف واسطی نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انھون نے زر بن حبیش سے انھون نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کر کے
بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ انصار نے اپنی رائے سے رجوع صرف حضرت عمرؓ کے کلام سے کیا انھون نے کہا کہ مین اللہ کی قسم دلاتا ہون تم کو
ابوبکر کو یہ حکم ملا تھا یا نہین کہ وہ لوگون کو نماز پڑھائین سب لوگون نے کہا ہان حضرت عمرؓ نے کہا پھر تم مین سے کس کا دل اس بات کو گوارا
کرتا ہے کہ جس جگہ پر انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا ہے وہان سے انکو ہٹا دے سب نے کہا کہ ہم مین سے کسی کا دل بھی اس بات کو
گوارا نہین کرتا ہم خدا سے مغفرت چاہتے ہین حضرت عمرؓ کی یہ گفتگو حدیث صحیح مین وارد ہوئی ہے وہ حدیث بہت بڑی ہے ہمنے اسکو بوجہ طویل
اور مشہور ہونے کے ترک کر دیا ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو تمام مکہ مین زلزلہ پڑ گیا اس کیفیت کو ابو قحافہؓ نے سنا تو پوچھا
کہ کیا ہے لوگون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ابو قحافہ نے کہا بڑا سانحہ ہوا پھر آپ کے بعد خلیفہ کون ہوا لوگون نے
کہا تمھارے بیٹے ابو قحافہؓ نے کہا کہ کیا بنی عبد مناف اور بنی مغیرہ اس بات پر راضی ہو گئے لوگون نے کہا ہان ابو قحافہؓ نے کہا جو چیز خدا دے اسکا کوئی
لینے والا نہین حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر سب سے پہلے عمر بن خطاب نے بیعت کی تھی یہ بیعت تمام سقیفہ مین ہوئی اسی دن جسد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
ہوئی پھر بیعت تام دوسرے دن ہوئی علی اور بنی ہاشم اور زبیر بن عوام اور خالد بن سعید بن عاص اور سعد بن عبادہ انصاری بیعت سے علیحدہ رہے پھر
بعد موت فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب نے بیعت کر لی سوا سعد بن عبادہ کے کہ انھون نے کسی سے بیعت نہین کی یہانتک کہ مر گئے
اُن تمام لوگون نے موافق صحیح حدیث[۱] کے چھ مہینہ کے بعد بیعت کی اور اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہین۔

[۱] بیشک یہ حدیث جامع ترمذی سے ہے اور صحیح بخاری مین بھی مروی ہے مگر محققین کے نزدیک یہ حدیث کمزور ہے اور وہ حدیث صحیح ہے جس کو شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے
ازالۃ الخفا مین بطرق متعدد نقل کیا ہے کہ حضرت علی نے تین دن کے بعد بیعت کر لی تھی اسکے صحیح ہونے اور چھ مہینے بعد بیعت کی روایت کے ضعیف ہونیکی وجوہ اگر کسی کو تفصیل
دیکھنا ہو تو ہماری کتاب تنصار الاسلام کی طرف رجوع کرے مختصر بیان وہ ایک باتین نقل کی جاتی ہین (۱) چھ مہینے کے بعد بیعت کی روایت صحیح مانی جائے تو
حضرت مرتضےٰ کا چھ مہینے تک خدا پر الزام آتا ہے امام برحق اور پھر حضرت صدیق جیسے امام کی بیعت نکرنا یقیناً خطا ہے اور اس خطا پر چھ مہینے تک متنبہ نہونا حضرت مرتضیٰ
کی شان سے بہت بعید ہے (۲) اس چھ ماہ مین حضرت مرتضیٰ برابر پانچون وقت نماز مین حضرت صدیق کے ساتھ ہونگے پس درصورت بیعت نکرنے کے کسی قسم کا سوال و استفسار
دریافت نہ کیا جانا کیونکر ہو نہایت بعید ہے (۳) روایات صحیحہ مین وارد ہے کہ حضرت صدیق نے حاضرین بیعت مین علی مرتضیٰ کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ علی کہان ہین لوگ انکو بلا لائے تو حضرت صدیق نے
فرمایا کہ اے ابن عم رسول خدا کیا تم چاہتے ہو کہ مسلمانون مین تفرقہ ڈالو انھون نے کہا نہین مین ایسا نہین چاہتا پھر انھون نے بیعت کر لی اسی طرح حضرت زبیر سے بھی بات چیت ہوئی اور انھون نے بھی بیعت
کر لی ان روایت سے صاف ظاہر ہے کہ توقف بیعت کو بہت زمانہ نہین گزرا۔

حضرت ابوبکر صدیق نے مرتدین کے قتال مین ٹرا کارنمایان کیا جس کو ہم تاریخ کامل مین ذکر کر چکے ہین ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسعر نے سفیان سے انھون نے عثمان بن مغیرہ سے انھون نے علی بن ربیعہ سے انھون نے اسمار بن حکم فزاری سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے حضرت علی کو کہتے ہوئے سنا کہ جب مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ جسقدر چاہتا اس سے مجھکو نفع حاصل ہوتا اگر جب کوئی اور شخص مجھسے حدیث بیان کرتا تو مین اُسے حلف دیدیتا اگر وہ حلف لے لیتا تو مین اُسکی تصدیق کرتا اور مجھسے ابوبکر نے بیان کیا اور ابوبکر سچے تھے (اسلئے مینے اُنسے حلف نہین لیا) انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص گناہ کرے پھر وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور بعد اسکے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ اسکا گناہ بخشدیتا ہے۔

حضرت صدیق کی وفات

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ۷ جمادی الآخرہ سنہ ۱۳ ہجری کو وفات پائی اور حضرت عمر بن خطاب نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات دوشنبہ کے دن بعد زوال کے ہوئی اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ سہ شنبہ ۲۲ جمادی الآخرہ کو ہوئی۔ ہمین ابو محمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو الفتح یعنی یوسف بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شجاع بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو عبداللہ بن مندہ نے خبر دی کہ حضرت ابوبکر کی ولادت واقعہ فیل کے دو برس اور کچھ دن کم چار مہینے بعد ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو برس اور چند ماہ بعد وفات پائی عمر تریسٹھ برس تھی رنگ سفید تھا جسم لاغر تھا رخسارے کم گوشت تھے چہرہ پر رگین ظاہر تھین آنکھین اندر حلقون کے تھین پیشانی بلند تھی حنا اور نیل کا خضاب لگایا کرتے تھے مردون مین سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور انکے والدین بھی اسلام لائے تھے خود بھی صحابی ہین اور ان کے والدین بھی صحابی ہین اور بیٹے بھی صحابی ہین رضی اللہ عنہم۔ ابو محمد نے کہا ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر قرضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمر بن حیوۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے لیث بن سعد نے عقیل سے انھون نے ابن شہاب سے روایت کرکے خبر دی کہ حضرت ابوبکر اور حارث بن کلدہ ایک خزیرہ[1] کھاتے تھے جو حضرت ابوبکر کیلئے ہدیہ مین آیا تھا حارث نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ اپنا ہاتھ اٹھا لیجئے واللہ اسمین ایک سال کی میعاد کا زہر پڑا ہوا ہے اور ہم اور آپ ایک ہی دن مرین گے حضرت ابوبکر نے اس سے ہاتھ اٹھا لیا مگر اس کے بعد دونون برابر علیل رہے یہانتک کہ سال ختم ہونیکے وقت ایک ہی دن مین دونون کی وفات ہوئی۔ نیز ابو محمد کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنی سند کیساتھ محمد بن

[1] ایک خاص ترکیب سے گوشت پکایا جاتا ہے اسکو خزیرہ کہتے ہین ۱۲

ہم سے محمد بن عبداللہ نے زہری سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ... سے روایت کرکے بیان کیا وہ
انھون نے عروہ سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین حضرت ابوبکر کے مرض کی ابتدا
اس طرح ہوئی کہ انھون نے ۷ جمادی الآخرہ کو بروز دوشنبہ غسل کیا اس دن سردی سخت تھی پس ان کو پندرہ دن تک
بخار آیا کہ نماز کیلئے باہر نجا سکتے تھے حضرت عمر کو حکم دیتے تھے کہ وہ لوگون کو نماز پڑھا دین لوگ انکی عیادت کے لئے
آتے تھے اور انکا مرض ہر روز بڑھتا جاتا تھا حضرت عثمان سب سے زیادہ ان کی تیمارداری کیلئے حاضر رہتے تھے وفات انکی سہ شنبہ کو
بتاریخ ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳ ہجری ہوئی پس خلافت انکی دو برس تین مہینہ دس دن رہی اور ابومعشر کہتے تھے دو برس اور چار دن کم چار مہینے
جب وفات ہوئی اسوقت عمر انکی ترسٹھ برس کی تھی تمام روایات اس بات پر متفق ہین کہ انکی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے برابر ہوئی
حضرت ابوبکر واقعہ فیل سے تین برس بعد پیدا ہوئے تھے۔ وہ اسلام مین سب سے پہلے خلیفہ ہوئے اور اسلام مین سب سے پہلے امیر حج وہی تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸ ہجری مین مکہ فتح کیا اور ۹ ہجری مین حضرت ابوبکر کو بھیجا تاکہ وہ لوگون کو حج کرائین اور انھین نے سب سے پہلے
قرآن جمع کیا اور بعض لوگ کہتے ہین سب سے پہلے علی بن ابی طالب نے قرآن جمع کیا تھا حضرت ابوبکر کے جمع قرآن کا حال ہم حضرت عثمان کے
تذکرہ مین لکھین گے اور وہ سب سے پہلے خلیفہ ہین جنکی میراث انکے والد نے بھی پائی زیاد بن حنظلہ نے کہا ہے کہ حضرت ابوبکر کی وفات کا سبب وہ
اندرونی صدمہ تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے انھین پہونچا تھا حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا ہے کہ جب حضرت ابوبکر کی
وفات کا زمانہ قریب آگیا تو انھون نے حضرت عمر بن خطاب کو خلیفہ بنایا اس کی کیفیت ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ مین لکھین گے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدشمس انکی والدہ رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھین حضرت عثمان کی کنیت بھی
انھین کے نام پر تھی سرزمین حبش مین پیدا ہوئے تھے مصعب زبیری نے کہا ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان نے ہجرت کی تو ان کیساتھ انکی بی بی
رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھین وہان انکے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام حضرت عثمان نے عبداللہ رکھا اور عبدالکریم بن روح بن
عنبسہ بن سعید مولای حضرت عثمان بن عفان نے {جنکی والدہ ام عیاش رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھین} اپنے والد
روح سے انھون نے اپنے والد عنبسہ سے انھون نے انکی دادی ام عیاش سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھین حضرت رقیہ سے حضرت عثمان کا
ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا اور حضرت عثمان کی کنیت ابوعبداللہ رکھی یہ صاحبزادے چھ برس زندہ رہکر
عالم جاودانی مین تشریف لے گئے انکی قبر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اُترے تھے۔ زبیر بن بکار کا قول ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ہمدانی قبیلہ بنی عدی سے ہین انکا نام سائب تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا انھون نے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کی ضمانت کے متعلق ابو قتادہ کے مثل ایک روایت کی ہے اور انکی حدیث مین یہ مضمون ہے کہ دو دینار اگر کسی کے ذمہ قرض باقی رہجائین تو سمجھنا چاہئے کہ وہ داغ ہین آتش جہنم کے۔ اس حدیث کو ابولہیعہ نے ابو قبیل سے روایت کیا ہے۔ انکی حدیث اہل بصرہ روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن عدی انصاری ہین۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انھون نے عبدالرزاق سے انھون نے معمر سے انھون نے زہری سے انھون نے عطاء بن یزید سے انھون نے عبیداللہ بن عدی بن خیار سے انھون نے عبداللہ بن عدی انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آپکے پاس آیا اور اسنے ایک منافق کے قتل کی بابت آپ سے آہستہ کچھ بات کہی مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا کہ کیا وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہین دیتا اس شخص نے کہا شہادت تو دیتا ہے مگر اسکی شہادت قابل اعتبار نہین آپنے فرمایا کیا وہ نماز نہین پڑھتا اس شخص نے کہا نماز تو پڑھتا ہے مگر اسکی نماز قابل اعتبار نہین آپنے فرمایا تو ان لوگون کے قتل سے مجھے منع کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن شہاب سے مروی ہے کہ وہ عبیداللہ سے وہ عدی سے روایت کرتے ہین کہ انصار مین سے ایک شخص نے انسے یہ واقعہ بیان کیا تھا اور پھر حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح پہلا ہی قول ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن حمراء قرشی زہری قبیلۂ قریش سے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ثقفی ہین قریش کے حلیف تھے کنیت انکی ابو عمرو ہے اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عمر۔ صحابی ہین اہل حجاز سے ہین قدید اور عسفان کے درمیان مین رہتے تھے۔ ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے عقیل سے انھون نے زہری سے انھون نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کرکے بیان کیا کہ عبداللہ بن عدی بن حمراء زہری نے انسے بیان کیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے ہجرت کرتے وقت ایک ٹیکرے کے پاس کھڑا ہوا دیکھا آپ فرماتے تھے کہ اے مکہ خدا کی زمین مین سب سے بہتر مقام ہے اور خدا کی زمین مین سب مقامات سے زیادہ خدا کو محبوب ہے اگر مین تجھسے نکالا نہ جاتا تو نہ نکلتا۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے زہری سے انھون نے ابو سلمہ سے انھون نے عبداللہ بن عدی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدیس بلوی۔ عبدالرحمن کے بھائی ہین انکا نسب انکے بھائی کے نام مین انشاء اللہ تعالی بیان کیا جائیگا بعض لوگ کہتے ہین یہ صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے وہان انکی کچھ زمین بھی ہے انکی کوئی روایت معلوم نہین یہ سعید بن یونس کا قول ہے بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ اُن لوگون مین ہین جنھون نے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عرابہ جہنی انسے معاذ بن عبداللہ بن حبیب نے روایت کی ہر کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ فتح مکہ سے لوٹے جب مقام کدید مین تو کچھ لوگ آپ سے اپنے گھر واپس جانیکی اجازت طلب کرنے آئے آپنے انھین اجازت دیدی انکا تذکرہ ابن مندہ او رابونعیم نے لکھا ہر۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ۔ سالمی۔ قبیلہ بنی سالم بن مالک بن سے ہین۔ ابن اسحاق نے اُن لوگون کے نام مین جو قبیلہ بنی غنم بن سالم بن مالک بن اوس سے غزوہ بدر مین شریک تھے عبداللہ بن عرفجہ کا نام لکھا ہر۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہر۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف۔ انصاری۔ خدارہ بھائی ہین خدرہ کے یہ ابوعمر کا قول ہر اور ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو خدرہ کی اولاد سے قرار دیا ہر اور کہا ہر کہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے اُن لوگون کے نام مین جو بنی خدرہ بن عوف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر مین شریک تھے عبداللہ بن عرفطہ کا نام بیان کیا ہر اور یہ کہ وہ بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہر۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہر کہ یہ خدرہ کی اولاد سے ہین مگر میرے پاس جو نسخہ سیرت ابن اسحاق کا ہر اسمین بروایت یونس بن بکیر و عبدالملک بن ہشام و سلمہ بن فضل انکو خدارہ کی اولاد سے بیان کیا ہر جو خدرہ کے بھائی تھے غالباً یہ غلطی کاتب کی ہر (کہ اس سے خدارہ کا الف چھوٹ گیا) واللہ اعلم

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

کنیت ابوعصام۔ مزنی ہین۔ انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہر سفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن نوفل بن مساحق قریشی سے انھون نے عصام بن عبداللہ مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہر کہ وہ کہتے تھے ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور فرمایا کہ (جہان پہونچنا) وہان قتل کرتے چلے جانا بشرطیکہ مسجد نہ دیکھو یا موذن کی آواز نہ سنو چنانچہ ہم مقام بطن نخلہ مین پہونچے پس ہمنے ایک شخص کو دیکھا اس سے ہمنے کہا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور اس بات کی شہادت دیتا ہر کہ محمد اللہ کے رسول ہین اُسنے ہمین کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ ہمنے تین مرتبہ ایسا ہی کہا اور اس سے ہمنے کہا کہ اگر تو نہ کہیگا تو ہم تجھے قتل کردین گے اسنے کہا اچھا مجھے مہلت دو مین عورتون سے ایک ضروری بات کہہ آؤن چنانچہ وہ ایک عورت کے پاس گیا اور اس سے یہ دو شعر کہے۔

فلا ذنب لی قد قلت اذ نحن جیرة ⁘ اثیبی بود قبل احدی الصفائق ⁘ اثیبی بود قبل ان تشحط النوی ⁘ و ینای امیری بالحبیب المفارق ⁘

ترجمہ میرا کچھ گناہ نہین مینے کہدیا تھا جب ہم ساتھ رہتے تھے ⁘ کہ محبت کو پورا کرو قبل موت کے ⁘ محبت کو پورا کرو قبل اس کے کہ جان نکلے ⁘ اور میرا امیر جدائی معشوق سے علیحدہ ہو جائے ۱۲۔

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ، گنج بخش روڈ لاہور